

RMPInternational.TK

# سُنَنِ ابْنِ مَاجَهَ (مُتْرَجِم)

جلد چہارم

أبواب الديات - أبواب الطب

أحاديث: 2615 - 3549

RMPInternational.TK

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ شاہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

دار السلام

*£ - BOOKS RELEASER*

*THE REAL MUSLIMS PORTAL*

2446

اس نسی

مُحَمَّدِی شاعرت، دہلی دارالسلام محفوظ ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الزیاض: 11416 سوڈی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659  
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com  
Website: www.darussalam.com

• الزیاض، اٹلی: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سوڈ فون: 2860422 01  
• مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسیم (برید): فون/فیکس: 06 موبائل: 0503417156  
• مکرمہ: موبائل: 0506640175-0502839948 • مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155  
• متحدہ فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الطیر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551  
• شیخ البحر فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • فیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

شارچہ فون: 5632623 00971 6 (امریکہ) • بوئن فون: 7220419 001 713 فیکس: 6255925 001 718  
لندن فون: 4885 539 208 0044 (آسٹریلیا) فون: 4040 9758 2 0061

پاکستان (ہیڈ آفس و سکرٹری شوزوم)

• 36- لورنل، سکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072  
موبائل: 4212174-0321 8484569-0322 8484569 • غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703  
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com  
کراچی طارق روڈ بال تقابل فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937  
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 51 2281513 0092 موبائل: 5370378 0321

© مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ھ

مکتبہ مکتبہ السملک لہذا الوطنیۃ أثناء الشر

ابن ماجہ، محمد بن یزید

سنن ابن ماجہ اللغة الأردیة / محمد بن یزید ابن ماجہ - الریاض، ۱۴۲۸ھ

ص: ۶۵۲ مفاص: ۲۱×۱۴ سم

ردمک: ۴-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸ (مجموعہ)

۱-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۴)

۱- الحدیث - سنن ۲- الحدیث - الکتاب السنۃ ۱. العنوان

دیوبی ۲۳۵، ۱۴۲۸/۴۸۹۸

رقم الإبداع: ۱۴۲۸/۴۸۹۸

ردمک: ۴-۷-۹۹۶۹-۹۹۶۰-۹۷۸

۱-۹۹۷۷-۹۹۶۰-۹۷۸ (ج ۴)



جلد چہارم  
سُنن ابن ماجہ  
(مترجم)

أبواب الديات ... أبواب الطب احاديث: 2615 - 3549

تأليف

امام ابو عبد الله محمد بن زكريا قاضي البغداد

ترجمہ و فوائد

فیضان مولانا عطاء اللہ صاحب مدظلہ

تحقیق و ترجیح

حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی مدظلہ

نظر ثانی، تصحیح و تنقیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف مدظلہ

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار مدظلہ

مولانا ابو محمد محمد اسماعیل مدظلہ

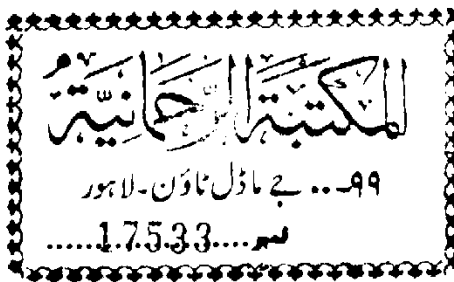
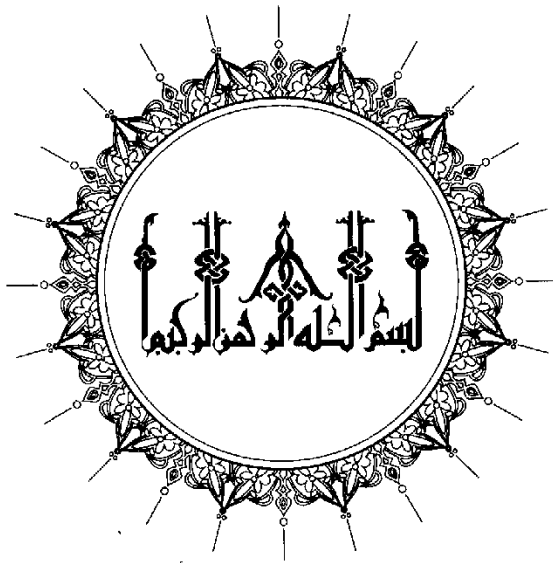
مولانا عثمان منیب مدظلہ

حافظ آصف اقبال مدظلہ

حافظ عبد الحاق مدظلہ







## فہرست مضامین (جلد چہارم)

25	دیتوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۱- أَبْوَابُ الدِّيَاتِ
34	باب: مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے	۱- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا
36	باب: کیا موسن کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟	۲- بَابُ: هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ
40	باب: مقتول کے وارث کو تین میں سے ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے	۳- بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ
42	باب: قتل عمد کی صورت میں وارثوں کی خون بہا لینے پر رضامندی	۴- بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، فَرَضُوا بِالذِّيَّةِ
44	باب: قتل شبہ عمد کی دیت مغلطہ (خحت) ہے	۵- بَابُ: دِيَّةُ شِبْهِ الْعَمْدِ مَغْلُطَةٌ
46	باب: قتل خطا کی دیت	۶- بَابُ دِيَّةِ الْخَطَا
48	باب: (قاتل کی) دیت برادری پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال سے ادا کی جائے	۷- بَابُ الدِّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً
50	باب: جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)	۸- بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّهِ الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَّةِ
51	باب: جس صورت میں قصاص نہیں	۹- بَابُ: مَا لَا قَوْدَ فِيهِ
52	باب: زخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے	۱۰- بَابُ الْجَارِحِ يُقْتَدَى بِالْقَوْدِ
53	باب: نوزائیدہ بچے کی دیت	۱۱- بَابُ دِيَّةِ الْحَبْنَيْنِ
55	باب: دیت میں سے ترے کی تقسیم	۱۲- بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الدِّيَّةِ
57	باب: غیر مسلم کی دیت	۱۳- بَابُ دِيَّةِ الْكَافِرِ
57	باب: قاتل کو وراثت نہیں ملتی	۱۴- بَابُ: الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ
58	باب: عورت کی دیت اس کے عصہ کے ذمے ہے اور اس کا ترکہ اس کی اولاد کے لیے ہے	۱۵- بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصِيَّتِهَا، وَمِيرَاثِهَا يُؤَلَّفَعَا

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- ۶۰ باب: دانت توڑنے کا قصاص ۱۶- بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنَنِ
- ۶۱ باب: دانتوں کی دیت ۱۷- بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ
- ۶۲ باب: انگلیوں کی دیت ۱۸- بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ
- ۶۳ باب: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے ۱۹- بَابُ الْمُوضِحَةِ
- ۶۳ باب: اگر ایک آدمی دوسرے کو دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچے پر کاٹنے والے کے دانت اکھڑ جائیں (تو کیا حکم ہے؟) ۲۰- بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَرَعَ يَدَهُ فَتَنَدَّرَ ثَنَانَاهُ
- ۶۵ باب: غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا ۲۱- بَابُ: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
- ۶۶ باب: باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے ۲۲- بَابُ: لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ
- ۶۷ باب: کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (قصاص) میں قتل کیا جائے گا؟ ۲۳- بَابُ: هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ؟
- ۶۸ باب: قاتل جس طرح قتل کرے اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے ۲۴- بَابُ: يُقْتَلُ مِنَ الْقَاتِلِ كَمَا قَتَلَ
- ۶۹ باب: قصاص صرف تلوار سے قتل کر کے لیا جائے ۲۵- بَابُ: لَا قَوْدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ
- ۷۰ باب: کوئی کسی کے جرم کا ذمہ دار نہیں ۲۶- بَابُ: لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ
- ۷۲ باب: جن چیزوں میں دیت نہیں ۲۷- بَابُ الْجَبَارِ
- ۷۳ باب: قسامت کا بیان ۲۸- بَابُ الْقَسَامَةِ
- ۷۴ باب: اگر کوئی شخص اپنے غلام کا مثلہ کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا ۲۹- بَابُ مَنْ مَثَّلَ بَعْبِدَهُ فَهُوَ حُرٌّ
- ۷۵ باب: مومن قتل کرتے وقت بھی سب لوگوں سے زیادہ تقویٰ کا خیال رکھتے ہیں ۳۰- بَابُ: أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً، أَهْلُ الْإِيمَانِ
- ۷۶ باب: سب مسلمانوں کا خون برابر ہے ۳۱- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَنَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ
- ۷۷ باب: ذی کے قتل کا گناہ ۳۲- بَابُ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا





فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۳۳- بَابُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ باب: کسی کو ایمان دے کر قتل کرنے والے کا بیان 80
- ۳۴- بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ باب: قاتل کو معاف کرنا 82
- ۳۵- بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ باب: قصاص معاف کرنا 84
- ۳۶- بَابُ الْحَاوِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوْدُ باب: اگر حاملہ عورت پر قصاص لازم ہو 85

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۲- أَبْوَابُ الْوَصَايَا

- ۱- [بَاب] وَهَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ باب: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ 89
- ۲- بَابُ الْحُثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب: وصیت کی ترغیب 92
- ۳- بَابُ الْحُثِّ فِي الْوَصِيَّةِ باب: وصیت میں نا انصافی کرنا 94
- ۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيرِ باب: زندگی میں بخل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت 95
- ۵- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْثُلُثِ باب: تہائی ترکے کی وصیت 98
- ۶- بَابُ: لَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ باب: وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں 100
- ۷- بَابُ الدُّنَيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ باب: وصیت پوری کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جائے 102
- ۸- بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ هَلْ يَتَصَدَّقُ عَنْهُ؟ باب: جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ کیا جاسکتا ہے؟ 104
- ۹- بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان: ”اور جو محتاج ہو وہ جائز حد تک کھالے۔“ 105

[النساء: ۶]

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

۲۳- أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

- ۱- بَابُ الْحُثِّ عَلَى تَغْلِيمِ الْفَرَائِضِ باب: علم میراث حاصل کرنے کی ترغیب 110
- ۲- بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ باب: (ترکے میں) حلیبی اولاد کے حصے 110
- ۳- بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ باب: دادا کا حصہ 113
- ۴- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ باب: دادی کا حصہ 114
- ۵- بَابُ الْكَلَالَةِ باب: کالہ کی میراث 116
- ۶- بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الشُّرْكِ باب: مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں کا حصہ کتنا ہے؟ 118
- ۷- بَابُ مِيرَاثِ النِّوَلَاءِ باب: دلاء کی میراث 120

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

123	باب: وراثت میں قاتل کا حصہ	۸- بَابُ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ
124	باب: ذوی الارحام کا بیان	۹- بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ
126	باب: ترکے میں عصبہ کا حصہ	۱۰- بَابُ مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ
127	باب: جس کا کوئی وارث نہ ہو	۱۱- بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ
128	باب: عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے	۱۲- بَابُ تَحْصُورِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ
129	باب: اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا	۱۳- بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ
130	باب: بچے کا دعویٰ کرنا	۱۴- بَابُ: فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ
132	باب: ولاء کو بیعت یا ہبہ کرنا منع ہے	۱۵- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِّهِ
133	باب: ترکے کی تقسیم	۱۶- بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ
134	باب: جو بچہ پیدا ہو کر روئے وہ وارث ہوگا	۱۷- بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ الْمَوْلُودُ وَرِثَ
135	باب: کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا	۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ
137	جہاد سے متعلق احکام و مسائل	۲۴- أَبْوَابُ الْجِهَادِ
142	باب: اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت	۱- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
	باب: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت	۲- بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
144	باب: مجاہد کو سامان مہیا کرنا	۳- بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًا
145	باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۴- بَابُ فَضْلِ التَّقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى
147	باب: جہاد نہ کرنے پر سخت وعید	۵- بَابُ التَّغْلِظِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ
148	باب: جو عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکے	۶- بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُدُوُّ عَنِ الْجِهَادِ
149	باب: اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے کی فضیلت	۷- بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
150	باب: جہاد میں پہرہ دینے اور بکبیر کہنے کی فضیلت	۸- بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
153	باب: جب (جہاد کے لیے) کوچ کا اعلان کیا جائے تو (جہاد کے سفر میں) نکلنا چاہیے	۹- بَابُ الْخُرُوجِ فِي النَّفِيرِ
154	باب: سمندری جہاد کی فضیلت	۱۰- بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ
157	باب: ولیم کا ذکر اور قزوین کی فضیلت	۱۱- بَابُ ذِكْرِ الْوَلِيمِ وَفَضْلِ قَزْوِينَ
159		



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۱۲- بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ ابْنَانِ باب: ماں باپ کے زندہ ہوتے ہوئے جہاد کرنا 161
- ۱۳- بَابُ النَّيَّةِ فِي الْقِتَالِ باب: جنگ میں اخلاص نیت 163
- ۱۴- بَابُ اِزْتِنَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا 165
- ۱۵- بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُبَحَّاتُهُ [وَتَعَالَى] باب: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا 168
- ۱۶- بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت 172
- ۱۷- بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ الشَّهَادَةُ باب: کون کون سی موت سے شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے 176
- ۱۸- بَابُ السَّلَاحِ باب: ہتھیاروں کا بیان 178
- ۱۹- بَابُ الرُّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ باب: اللہ کی راہ میں تیر چلانا 181
- ۲۰- بَابُ الرِّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ باب: جھنڈے اور پرچم 184
- ۲۱- بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاجِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں ریشمی لباس پہننا 186
- ۲۲- بَابُ لُبْسِ الْعَمَامَةِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں عمامہ پہننا 187
- ۲۳- بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْغَزْوِ باب: جنگ کے دوران میں خرید و فروخت 187
- ۲۴- بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ باب: مجاہدین کو الوداع کہنا 188
- ۲۵- بَابُ السَّرَايَا باب: فوجی دستے 189
- ۲۶- بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ باب: غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا کھانا 191
- ۲۷- بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ باب: (جنگ میں) مشرکوں سے مدد لینا 193
- ۲۸- بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ باب: جنگ میں دھوکا 193
- ۲۹- بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلْبِ باب: (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان 194
- ۳۰- بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيْتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ باب: حملہ کرنا شیخوں، مارتا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا 196
- ۳۱- بَابُ التَّحْرِيقِ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ باب: دشمن کے علاقے میں (درختوں اور مکانوں وغیرہ کو) آگ لگانا 199
- ۳۲- بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارِ باب: قیدیوں کا فدیہ 200
- ۳۳- بَابُ مَا أَخْرَزَ الْعَدُوَّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ باب: (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں





سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 201 جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
- 202 باب: مال غنیمت میں خیانت
- 204 باب: (غنیمت کے حصے کے علاوہ) زائد انعام
- 206 باب: غنیوں کی تقسیم کا بیان
- باب: جہاد میں آزاد مسلمانوں کے ساتھ غلاموں اور عورتوں کی شرکت
- 206 باب: امام (خلیفہ) کا (فوج کو روانہ کرتے وقت) نصیحت کرنا
- 208 باب: امام کی اطاعت
- 211 باب: اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں
- 213 باب: بیعت کا بیان
- 216 باب: بیعت پر قائم رہنا
- 219 باب: عورتوں سے بیعت لینا
- 222 باب: گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان
- 224 باب: دشمن کے علاقے میں قرآن لے کر سفر کرنے کی ممانعت کا بیان
- 226 باب: خمس کی تقسیم
- 226 باب: خمس کی تقسیم
- 229 حج و عمرہ کے احکام و مسائل
- 233 باب: حج کے لیے روانگی کا بیان
- 235 باب: حج کی فرضیت
- 236 باب: حج اور عمرے کی فضیلت
- 238 باب: کھاوے پر سوار ہو کر حج کرنا
- 240 باب: حاجی کی دعا کی فضیلت

- ۳۴- بَابُ الْغُلُولِ
- ۳۵- بَابُ الثَّلَا
- ۳۶- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ
- ۳۷- بَابُ الْعَبِيدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
- ۳۸- بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ
- ۳۹- بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ
- ۴۰- بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ
- ۴۱- بَابُ الْبَيْعَةِ
- ۴۲- بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ
- ۴۳- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ
- ۴۴- بَابُ السَّبْقِ وَالرَّهَانِ
- ۴۵- بَابُ التَّنْهِي أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ
- ۴۶- بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ
- ۲۵- أَبْوَابُ الْمَنَاسِكَ
- ۱- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ
- ۲- بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ
- ۳- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
- ۴- بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ
- ۵- بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۶- بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ باب: حج کی ادائیگی کب واجب ہو جاتی ہے؟ 242
- ۷- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ باب: محرم کے بغیر عورت کا حج 244
- ۸- بَابُ: الْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ باب: حج عورتوں کا جہاد ہے 245
- ۹- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ باب: فوت شدہ کی طرف سے حج کرنا 246
- ۱۰- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ باب: زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کرنا جب اسے (خود حج کرنے کی) طاقت نہ ہو 248
- ۱۱- بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ باب: بچے کا حج 251
- ۱۲- بَابُ النِّسَاءِ وَالْحَائِضِ تَهْلُ بِالْحَجِّ باب: نفاس اور حیض والی عورت کا احرام حج 251
- ۱۳- بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَقَاقِ باب: آفاقی لوگوں کے میقات 253
- ۱۴- بَابُ الْإِحْرَامِ باب: احرام کا بیان 254
- ۱۵- بَابُ التَّلْبِيَةِ باب: لبیک پکارنا 256
- ۱۶- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ باب: لبیک بلند آواز سے پکارنا چاہیے 258
- ۱۷- بَابُ الظَّلَالِ لِلْمُحْرِمِ باب: احرام والے کا سائے میں آنا 260
- ۱۸- بَابُ الطَّبْعِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ باب: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا 260
- ۱۹- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ باب: احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟ 262
- ۲۰- بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْخَفَافِينَ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ باب: اگر احرام باندھنے والے کو تہبند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن سکتا ہے 263
- ۲۱- بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ باب: احرام میں نامناسب کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے 264
- ۲۲- بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَمَلَّأُ رَأْسَهُ باب: محرم اپنا سر دھوسکتا ہے 265
- ۲۳- بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدُلُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا باب: احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا 267
- ۲۴- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ باب: حج میں شرط لگانا 267
- ۲۵- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ باب: حرم شریف میں داخلہ 269
- ۲۶- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ باب: مکہ مکرمہ میں داخلہ 269

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 271 باب: حجر اسود کو بوسہ دینا ۲۷- بَابُ اسْتِیْلَامِ الْحَجَرِ
- 273 باب: چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرنا ۲۸- بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمِجْجَتِهِ
- 275 باب: طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنا ۲۹- بَابُ الرَّمْلِ حَوْلَ الْبَيْتِ
- 278 باب: دایاں کندھا نیچا رکھ کر احرام کی چادر اوڑھنا ۳۰- بَابُ الْأَضْطَبَاجِ
- 278 باب: حلیم کا طواف ۳۱- بَابُ الطَّوَافِ بِالْحِجْرِ
- 280 باب: طواف کعبہ کی فضیلت ۳۲- بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ
- 282 باب: طواف کعبہ کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا ۳۳- بَابُ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ
- 284 باب: پیار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے ۳۴- بَابُ الْفَرِيضِيِّ يَطُوفُ رَاكِبًا
- 285 باب: ملتزم کا بیان ۳۵- بَابُ الْمُتَلَزِمِ
- 286 باب: حیض والی عورت طواف کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے ۳۶- بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ إِلَّا الطَّوَافَ
- 287 باب: حج مفرد ادا کرنا ۳۷- بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ
- 287 باب: حج اور عمرے کو ملا کر (ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا ۳۸- بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
- 289 باب: حج قرآن کرنے والے کا طواف ۳۹- بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ
- 291 باب: عمرے کے بعد حج تک احرام کھول دینا ۴۰- بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
- 293 باب: حج کی نیت فسخ (کر کے عمرے کی نیت) کرنا ۴۱- بَابُ فُسْخِ الْحَجِّ
- 296 باب: کیا حج فسخ کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟ ۴۲- بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فُسْخُ الْحَجِّ لَهُمْ خَاصَّةً
- 299 باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان ۴۳- بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
- 300 باب: عمرے کا بیان ۴۴- بَابُ الْعُمْرَةِ
- 302 باب: ماہ رمضان میں عمرہ کرنا ۴۵- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ
- 303 باب: ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا ۴۶- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ
- 305 باب: ماہ رجب میں عمرہ کرنا ۴۷- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ
- 306 باب: معتم (احرام باندھ کر) عمرہ کرنا ۴۸- بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّعْمِيمِ
- 307 باب: بیت المقدس سے عمرے کا احرام باندھنا ۴۹- بَابُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۵۰- باب: حَمَّ اغْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ باب: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ 310
- ۵۱- بابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنَى باب: منیٰ کی طرف روانگی 310
- ۵۲- بابُ التَّوَلَّى بِعَتَّى باب: منیٰ میں ٹھہرنا 311
- ۵۳- بابُ الْعُدُوِّ مِنْ مِنَى إِلَى عَرَفَاتِ باب: منیٰ سے عرفات کی طرف روانگی 312
- ۵۴- بابُ الْمُتَوَلَّى بِعَرَفَةَ باب: عرفات میں ٹھہرنا 313
- ۵۵- بابُ الْمُؤَقِّفِ بِعَرَفَاتِ باب: عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ 314
- ۵۶- بابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ باب: عرفات میں دعا مانگنا 316
- ۵۷- بابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ النَّجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ باب: جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے) 318
- ۵۸- بابُ الدَّلْعِ مِنْ عَرَفَةَ باب: عرفات سے روانگی 320
- ۵۹- بابُ التَّوَلَّى بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ باب: جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آ جائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے 321
- ۶۰- بابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ باب: مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا 322
- ۶۱- بابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ باب: مزدلفہ میں ٹھہرنا 322
- ۶۲- بابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ [إِلَى مِنَى] لِرُمَى الْجِمَارِ باب: حمرات کی رمی کے لیے لوگوں سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلے جانا 325
- ۶۳- بابُ قُدِّرَ حَصَى الرُّمَى باب: حمرات کو کتنی بڑی سنگریاں ماری جائیں؟ 327
- ۶۴- باب: مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ باب: بڑے حجرے پر سنگریاں کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟ 329
- ۶۵- باب: إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا باب: بڑے حجرے کو رمی کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا 330
- ۶۶- بابُ رُمَى الْجِمَارِ رَاكِبًا باب: سوار ہو کر حمرات کو رمی کرنا 331
- ۶۷- بابُ تَأْخِيرِ رُمَى الْجِمَارِ مِنْ عُذْرِ باب: عذر کی وجہ سے رمی کو مؤخر کیا جاسکتا ہے 332
- ۶۸- بابُ الرُّمَى عَنِ الصَّبْيَانِ باب: بچوں کی طرف سے رمی کرنا 333
- ۶۹- باب: مَنْ يَقْطَعُ الْحَاجَّ التَّلْبِيَةَ باب: حاجی بلیک پکارنا کب بند کرے؟ 333
- ۷۰- مَا يَجُزُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ باب: حجرہ عقبہ پر رمی کے بعد آدمی کے لیے کیا حلال 333

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 334 ہو جاتا ہے؟
- 335 باب: سرمند وانا
- 337 باب: سر کے بال جمانا
- 338 باب: قربانی کے جانور ذبح کرنا
- 339 باب: (دس ذوالحجہ کو) حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر
- 340 باب: ایام تشریق میں حمرات کو رہی کرنا
- 341 باب: قربانی کے دن خطبہ دینا
- 346 باب: طواف زیارت کا بیان
- 346 باب: زمزم کا پانی پینا
- 348 باب: کعبہ شریف میں داخل ہونا
- 349 باب: منیٰ کی راقمیں مکہ میں گزارنا
- 650 باب: وادی محصب میں ٹھہرنا
- 352 باب: طواف وداع (خصت ہوئے وقت آخری طواف)
- باب: حیض والی عورت طواف وداع کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے
- 352
- 354 باب: رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل
- 367 باب: جس حاجی کو راستے میں رکاوٹ پیش آ جائے
- 368 باب: رکاوٹ والے کا فدیہ
- 370 باب: احرام کی حالت میں بیٹگی لگوانا جائز ہے
- 370 باب: احرام والا کون سا تیل لگا سکتا ہے؟
- 371 باب: احرام والا فوت ہو جائے تو؟
- 372 باب: احرام کی حالت میں شکار کرنے کا جرمانہ
- 373 باب: احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟
- 375 باب: احرام والے کو کون سا شکار کرنا منع ہے؟
- باب: محرم شکار کا گوشت تب کھا سکتا ہے جب اس
- ۷۱- بَابُ الْحَلْقِ
- ۷۲- بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ
- ۷۳- بَابُ الذَّنَجِ
- ۷۴- بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكَاً قَبْلَ نُسْكِ
- ۷۵- بَابُ رَمَى الْجِمَارِ أَتَامَ التَّشْرِيقِ
- ۷۶- بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
- ۷۷- بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ
- ۷۸- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ
- ۷۹- بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ
- ۸۰- بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لِيَالِي مَنَى
- ۸۱- بَابُ تَرْوِيلِ الْمُحَصَّبِ
- ۸۲- بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ
- ۸۳- بَابُ الْحَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ أَنْ تُودِعَ
- ۸۴- بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۸۵- بَابُ الْمُحْصَرِّ
- ۸۶- بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصَرِّ
- ۸۷- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ
- ۸۸- بَابُ مَا يَذْهَبُ بِهِ الْمُحْرِمُ
- ۸۹- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ
- ۹۰- بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصْبِيهِ الْمُحْرِمُ
- ۹۱- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ
- ۹۲- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ
- ۹۳- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يُصَدِّ لَهُ



376 کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو

377 باب: قربانی کے اونٹوں کو قلاوے پہنانا

378 باب: بکریوں کے گلے میں قلاوہ ڈالنا

378 باب: اونٹوں کی کوبان پر زخم کر کے ہڈی کا نشان لگانا

379 باب: قربانی کے اونٹ کو جھول ڈالنا

380 باب: قربانی کا جانور مادہ یانر (دونوں طرح کا) جائز ہے

باب: ہڈی کا جانور میقات سے قریب تر مقام سے

381 لے کر جانا

381 باب: ہڈی کے جانور پر سواری کرنا

باب: اگر قربانی کا جانور بھگ جائے (اور حرم تک سفر

382 کے قابل نہ رہے)

384 باب: مکہ کے مکان کرائے پر دینا

384 باب: مکہ مکرمہ کی فضیلت

386 باب: مدینہ طیبہ کی فضیلت

389 باب: کعبہ کے مال کا بیان

391 باب: مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنا

391 باب: یارش میں طواف کرنا

392 باب: پیدل چل کر حج کرنا

393 قربانی سے متعلق احکام ومسائل

396 باب: اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان

398 باب: قربانی واجب ہے یا نہیں؟

400 باب: قربانی کا ثواب

401 باب: کون سی قربانی مستحب ہے؟

باب: اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے افراد کی

403 طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟

۹۴- بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذْنِ

۹۵- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۹۶- بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

۹۷- بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُذْنَةَ

۹۸- بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْإِنَاثِ وَالذُّكُورِ

۹۹- بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُونِ الْمِيقَاتِ

۱۰۰- بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ

۱۰۱- بَابُ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ

۱۰۲- بَابُ [أَجْرًا] بَيُوتِ مَكَّةَ

۱۰۳- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

۱۰۴- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

۱۰۵- بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

۱۰۶- بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ

۱۰۷- بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ

۱۰۸- بَابُ الْحَجِّ مَاشِيًا

۲۶- أَبْوَابُ الْأَصْحَابِ

۱- بَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲- بَابُ الْأَصْحَابِ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟

۳- بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحَابِ

۴- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَصْحَابِ

۵- بَابُ: عَنْ كَمْ تُجْزَى الْبُذْنَةُ وَالْبَقَرَةُ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 405 باب: کتنی بکریاں اونٹ کے برابر ہیں؟
- 406 باب: کس عمر کے جانور کی قربانی درست ہے؟
- 409 باب: جس جانور کی قربانی دینا مکروہ ہے
- 411 باب: اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے
- عِنْدَهُ شَيْءٌ
- 412 باب: بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟
- 412 باب: گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا
- 411 باب: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے (ذوالحجہ کے
- پہلے) دس دنوں میں ہال اور ناخن نہیں
- 413 اتارنے چاہئیں
- 412 باب: نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرنے کی
- ممانعت کا بیان
- 414 باب: اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا
- 416 باب: قربانی کی کھالیں
- 417 باب: قربانیوں کا گوشت کھانا
- 418 باب: قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا
- 419 باب: عید گاہ میں جانور ذبح کرنا
- 421 باب: الذبح الثانی
- 421 باب: الذبح الثانی
- 424 باب: عقیقہ کا بیان
- 427 باب: فرم اور عمرتہ کی قربانی
- 429 باب: جب ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو
- 431 باب: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا
- 432 باب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟
- 434 باب: کھال اتارنا
- 435 باب: دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان
- 436 باب: عورت کا ذبح کیا ہوا جانور (کھانے میں کوئی حرج نہیں)
- 6- باب: كَمْ يُجْزَى مِنَ النِّعَمِ عَنِ الْبَذْنَةِ
- 7- بَابُ مَا يُجْزَى مِنَ الْأَصَاغِيِّ
- 8- بَابُ مَا يَكْرَهُ أَنْ يُصْحَى بِهِ
- 9- بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَصْحِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا
- عِنْدَهُ شَيْءٌ
- 10- بَابُ مَنْ صَحَّى بِشَاوٍ عَنْ أَهْلِهِ
- 11- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُصْحَى فَلَا يَأْخُذُ فِي
- الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ
- 12- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُصْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
- 13- بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَصْحِيَّةً بَيْنَهُ
- 14- بَابُ جُلُودِ الْأَصَاغِيِّ
- 15- بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ الضَّحَايَا
- 16- بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ
- 17- بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى



ذبیحہ سے متعلق احکام و مسائل

۳۷- أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ

- 424 باب: عقیقہ کا بیان
- 427 باب: فرم اور عمرتہ کی قربانی
- 429 باب: جب ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو
- 431 باب: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا
- 432 باب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟
- 434 باب: کھال اتارنا
- 435 باب: دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان
- 436 باب: عورت کا ذبح کیا ہوا جانور (کھانے میں کوئی حرج نہیں)
- 1- بَابُ الْعَقِيقَةِ
- 2- بَابُ الْفَرَعَةِ وَالْعَمِيرَةِ
- 3- بَابُ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَخْسِنُوا الذَّبْحَ
- 4- بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ
- 5- بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ
- 6- بَابُ الشَّلْحِ
- 7- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ
- 8- بَابُ ذَبْحِ الْمَرْأَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

436	باب: بھاگ نکلنے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۹- بَابُ ذَكَاةِ النَّادِ مِنَ الْبَهَائِمِ
	باب: جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل	۱۰- بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمُثَلَّةِ
437	بگاڑنے کی ممانعت کا بیان	
	باب: نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
439	کا بیان	
439	باب: گھوڑوں کا گوشت	۱۲- بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ
440	باب: پالتو گدھوں کا گوشت	۱۳- بَابُ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ
443	باب: فچر کا گوشت	۱۴- بَابُ لُحُومِ الْبَنَاقِ
444	باب: پیٹ کے سچے کا ذبح ہونا اس کی ماں کا .....	۱۵- بَابُ ذَكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ
447	<b>شکار کے احکام و مسائل</b>	<b>۲۸- أَبْوَابُ الصَّيْدِ</b>
	باب: شکار یا بھتی (کی رکھوالی) کے کتے کے سوا تمام	۱- بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ ذَرَعَ
448	کے قتل کرنا	
	باب: شکار بھین یا موشیوں کے کتے کے سوا کوئی کتا	۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ
449	رکھنا منع ہے	أَوْ حَزَبٍ أَوْ مَاشِيَةٍ
451	باب: کتے کا کیا ہوا شکار	۳- بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ
	باب: بچوں کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے	۴- بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ [وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ]
453	کا حکم	الْبَيْمِ
454	باب: کمان (اور تیر) سے شکار کرنا	۵- بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ
455	باب: اگر شکار رات بھر لاپتہ رہے	۶- بَابُ الصَّيْدِ يَتَيَّبُ لَيْلَةً
456	باب: معروض سے شکار کرنا	۷- بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ
457	باب: زندہ جانور کے جسم سے کالے ہوئے گوشت کا حکم	۸- بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ
457	باب: مچھلیوں اور مڑی ذل کا شکار	۹- بَابُ صَيْدِ الْحَيَتَانِ وَالْجَرَادِ
460	باب: جن جانوروں کو قتل کرنا منع ہے	۱۰- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ
461	باب: سنکری پھینکنے کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ
463	باب: گرگٹ (یا چھپکلی) کو مارنا	۱۲- بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ

سنن ابن ماجہ

۱۳- بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ

۱۴- بَابُ الذَّنْبِ وَالتَّلَعُّبِ

۱۵- بَابُ الضَّيْعِ

۱۶- بَابُ الضَّبِّ

۱۷- بَابُ الْأَرْنبِ

۱۸- بَابُ الطَّافِي مِنَ صَيْدِ الْبَحْرِ

۱۹- بَابُ الْغَرَابِ

۲۰- بَابُ الْهَرَّةِ

۲۹- أَبْوَابُ الْأَطْعَمَةِ

۱- بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

۲- بَابُ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَخْجِي الْاِثْنَيْنِ

۳- بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَكَافِرٍ

يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

۴- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ

۵- بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ

۶- بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

۷- بَابُ التَّشْوِيعِ عِنْدَ الطَّعَامِ

۸- بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

۹- بَابُ لَعْنِ الْأَصَابِعِ

۱۰- بَابُ تَنْجِيَةِ الصَّخْفَةِ

۱۱- بَابُ الْأَكْلِ وَمَا يَلِيكَ

۱۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيدِ

۱۳- بَابُ اللَّفْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ

۱۴- بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

باب: ہر چکی والے دوندے کا کھانا حرام ہے

باب: بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

باب: لگڑ جھگے کا بیان

باب: ساڑے کا بیان

باب: خرگوش کا بیان

باب: سمندر کا شکار (مرکر پانی پر) تیر آئے تو کیا

حکم ہے؟

باب: کوے کا بیان

باب: ملی کا بیان

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

باب: کھانا کھانے کا بیان

باب: ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سا

آنتوں میں کھاتا ہے

باب: کھانے میں عیب لگانے کی ممانعت کا بیان

باب: کھانا کھاتے وقت ہاتھ منہ دھونا

باب: نیک لگا کر کھانا کھانے کا بیان

باب: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

باب: دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

باب: انگلیاں چاٹنے کا بیان

باب: پلٹ صاف کرنا

باب: اپنے سامنے سے کھانا

باب: ٹرید کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے

باب: اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

باب: کھانوں پر ٹرید کی فضیلت

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۱۵- بَابُ مَنْسَحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ  
باب: کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان 496
- ۱۶- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ  
باب: کھانے سے فارغ ہو کر کیا کہنا چاہیے؟ 497
- ۱۷- بَابُ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ  
باب: مل کر کھانا کھانے کا بیان 498
- ۱۸- بَابُ التَّفْعِ فِي الطَّعَامِ  
باب: کھانے کی چیز میں پھونک مارنا 500
- ۱۹- بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيَأْكُلْهُ مِنْهُ  
باب: جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے 500
- ۲۰- بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخُيَّوَانِ وَالشُّفْرَةِ  
باب: میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے کا بیان 502
- ۲۱- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُزْفَعَ، وَأَنْ يَكُفَّ يَدَهُ حَتَّى يَقْرَعَ الْقَوْمُ  
باب: کھانا اٹھانے جانے سے پہلے اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ روک لینے کی ممانعت کا بیان 503
- ۲۲- بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمِرَ  
باب: ہاتھ میں (کھانے کی) پکنائی کی بو ہو تو (بغیر ہاتھ دھوئے) سو جانا (منہ سے) 503
- ۲۳- بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ  
باب: کھانا کھانے کی پیش کش کرنا 504
- ۲۴- بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ  
باب: مسجد میں کھانا کھانے کا بیان 506
- ۲۵- بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا  
باب: کھڑے ہو کر کھانے کا بیان 506
- ۲۶- بَابُ الذُّبَابِ  
باب: کدو کا بیان 507
- ۲۷- بَابُ اللَّحْمِ  
باب: گوشت کا بیان 509
- ۲۸- بَابُ أَطْيَابِ اللَّحْمِ  
باب: سب سے عمدہ گوشت 510
- ۲۹- بَابُ الشُّوَاءِ  
باب: پھینے ہوئے گوشت کا بیان 511
- ۳۰- بَابُ الْقُدِيدِ  
باب: خشک گوشت کا بیان 512
- ۳۱- بَابُ التَّكْبِيدِ وَالطَّحَالِ  
باب: کلیجی اور تلی 514
- ۳۲- بَابُ الْمُلْحِ  
باب: نمک کا بیان 514
- ۳۳- بَابُ الْإِثْيَامِ بِالْخَلِّ  
باب: سر کے کا سالن کے طور پر استعمال 514
- ۳۴- بَابُ الزَّيْتِ  
باب: زیتون کا تیل 516
- ۳۵- بَابُ اللَّبَنِ  
باب: دودھ کا بیان 516



سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- باب: میٹھی چیز کا بیان 518
- باب: کلزی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا 518
- باب: کھجور کا بیان 520
- باب: جب (فصل کا) پہلا پھل پیش کیا جائے 520
- باب: تازہ پکی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا 521
- باب: (ساتھیوں کی موجودگی میں) دو دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان 522
- باب: (کرم خوردہ) کھجوروں کو صاف کر کے کھانا 522
- باب: کھجور کھن کے ساتھ کھانا 523
- باب: میدے (کی روٹی) کا بیان 524
- باب: باریک چپاٹیاں (پھلکے) 525
- باب: فاموذج 526
- باب: گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پراٹھے) کا بیان 527
- باب: گندم کی روٹی 529
- باب: جو کی روٹی 529
- باب: کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان 531
- باب: ہر مرغوب نفس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے 533
- باب: کھانا پیچھنے کی ممانعت کا بیان 534
- باب: بھوک سے (اللہ کی) پناہ مانگنا 534
- باب: رات کا کھانا ترک کرنا 535
- باب: مہمان نوازی 535
- باب: جب مہمان کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو 535
- باب: (کھانا کھائے بغیر) واپس ہو جائے 536
- باب: گوشت اور گھی ملا کر کھانا 538
- بابُ الْحُلْوَاءِ ۳۶-
- بابُ الْفَنَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ ۳۷-
- بابُ النَّمْرِ ۳۸-
- باب: إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ ۳۹-
- بابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالنَّمْرِ ۴۰-
- بابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ النَّمْرِ ۴۱-
- بابُ تَفْشِيهِ النَّمْرِ ۴۲-
- بابُ النَّمْرِ بِالزُّبْدِ ۴۳-
- بابُ الْمُوَاوِزِ ۴۴-
- بابُ الرِّقَاقِ ۴۵-
- بابُ الْقَالُودَجِ ۴۶-
- بابُ الْخُبْزِ الْمَلْبُوقِ بِالسَّمَنِ ۴۷-
- بابُ خُبْزِ الْبُرِّ ۴۸-
- بابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ ۴۹-
- بابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةِ الشَّبَعِ ۵۰-
- باب: مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْتَيْتَ ۵۱-
- بابُ النَّهْيِ عَنْ إِقْفَاءِ الطَّعَامِ ۵۲-
- بابُ التَّوَعُّذِ مِنَ الْجُوعِ ۵۳-
- بابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ ۵۴-
- بابُ الضَّيَافَةِ ۵۵-
- باب: إِذَا رَأَى الضَّيْفُ مُتَكَرِّرًا رَجَعَ ۵۶-
- بابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمَنِ وَاللَّحْمِ ۵۷-

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

539	باب: سائل پکارتے وقت زیادہ پانی ڈالیں	۵۸- بَابُ مَنْ طَخَّ فَلْيُخَيِّرْ مَاءَهُ
539	باب: لہسن پیاز اور گندنا کھانا	۵۹- بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكَرَّاثِ
542	باب: پنیر اور گھی کھانا	۶۰- بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ
542	باب: پھل کھانا	۶۱- بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ
543	باب: لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان	۶۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنَبِّطًا
545	مشروبات سے متعلق احکام ومسائل	۳۰ أَبْوَابُ الْأَشْرَبَةِ
547	باب: شراب ہر برائی کی کنجی ہے	۱- بَابُ: الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ
	باب: جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں	۲- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ
548	(جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا	
549	باب: عادی شراب نوش	۳- بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ
549	باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی	۴- بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
	باب: کس چیز سے بنی ہوئی (نشہ آور) چیز شراب	۵- بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ
551	ہوتی ہے؟	
552	باب: شراب میں دس طرح پر لعنت ہے	۶- بَابُ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُو
553	باب: شراب کی تجارت کا بیان	۷- بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ
554	باب: لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ لیں گے	۸- بَابُ الْخَمْرِ يُسَمَّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا
555	باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۹- بَابُ: كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ
	باب: جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی	۱۰- بَابُ مَا أَشْكُرُ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ
558	تھوڑی مقدار بھی حرام ہے	
559	باب: دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی نیند کی ممانعت	۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ
560	باب: نیند بنانے اور پینے کی کیفیت	۱۲- بَابُ صِفَةِ النَّبِيدِ وَشُرْبِهِ
	باب: (شراب کے) برتنوں میں نیند بنانے کی ممانعت	۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَبِيدِ الْأَوْعِيَةِ
561	کا بیان	
563	باب: (ان مذکورہ بالا) برتنوں کی اجازت	۱۴- بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ
564	باب: مکے میں بنی ہوئی نیند	۱۵- بَابُ تَبِيدِ الْجَرِّ

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

565	باب: برتن ڈھانپ کر رکھنا چاہیے	۱۶- بَابُ تَحْمِیْرِ الْإِنَاءِ
566	باب: چاندی کے برتن میں کچھ پینا (منع ہے)	۱۷- [بَابُ] الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفِضَةِ
568	باب: تین سانس میں پانی پینا	۱۸- بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ
	باب: منک کے منہ کو اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی	۱۹- بَابُ اخْتِثَاثِ الْأَشْقِيَةِ
568	جانب سے پانی پینا	
569	باب: منک کے منہ سے پانی پینا	۲۰- بَابُ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ
570	باب: کھڑے ہو کر پینا	۲۱- بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا
	باب: پانی (یا کوئی اور چیز) پی کر اپنے دائیں طرف	۲۲- بَاب: إِذَا شَرِبَ أُعْطِيَ الْأَيْمَنَ فَلَا يُمْنَنَ
571	والے کو دے	
572	باب: (پانی وغیرہ کے) برتن میں سانس لینا	۲۳- بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ
573	باب: پینے کی چیز میں پھونک مارنا (منع ہے)	۲۴- بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
574	باب: چلو سے پانی پینا اور منہ لگا کر پانی پینا	۲۵- بَابُ الشَّرْبِ بِالْأُكْفِ وَالْكَرْعِ
	باب: دوسروں کو پانی پلانے والا خود سب سے آخر	۲۶- بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا
576	میں پیے	
576	باب: شیشے کے برتن میں پانی پینا جائز ہے	۲۷- بَابُ الشَّرْبِ فِي الرَّجَاجِ
579	طب سے متعلق احکام و مسائل	۲۱- أَبْوَابُ الطَّبِّ
	باب: اللہ نے ہر بیماری کی شفا (حاصل کرنے کے	۱- بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً
583	لیے) نازل کی ہے	
585	باب: اگر بیمار کسی چیز کو چاہے	۲- بَابُ الْمَرِيضِ يَسْتَهَيِّ الشَّيْءَ
586	باب: پرہیز کا بیان	۳- بَابُ الْحِمْيَةِ
587	باب: بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں	۴- بَاب: لَا تُكْرِهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ
588	باب: تلہین کا بیان	۵- بَابُ التَّلْيِينِ
589	باب: کالا دانہ (کلونجی)	۶- بَابُ الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ
591	باب: شہد کا بیان	۷- بَابُ الْعَمَلِ
592	باب: کھمبی اور عجمہ کھجور	۸- بَابُ الْكُمَاءِ وَالْعَجْمَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابن ماجہ

- ۹- بَابُ السَّنَا وَالسُّنُوتِ باب: سنا کی اور سنوت 595
- ۱۰- بَابُ: الصَّلَاةِ شِفَاءً باب: نماز شفا ہے 596
- ۱۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ باب: بری دوا (زہر) سے ممانعت 597
- ۱۲- بَابُ دَوَاءِ الْمُنْشِي باب: قبض کشا دوا کا استعمال جائز ہے 598
- ۱۳- بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْعَمْرِ باب: گلے پڑنے کا علاج اور (انگلی سے) دبانے کی ممانعت 599
- ۱۴- بَابُ دَوَاءِ عِزْقِ النَّسَا باب: عرق التسا کا علاج 600
- ۱۵- بَابُ دَوَاءِ الْحِرَاخَةِ باب: زخم کا علاج 600
- ۱۶- بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ باب: علم طب نہ جاننے کے باوجود علاج کرنے والا 602
- ۱۷- بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ذات الجنب کا علاج 603
- ۱۸- بَابُ الْحُمَى باب: بخار کا بیان 604
- ۱۹- بَابُ الْحُمَى مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ فَأَيُّرُدُوهَا باب: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے اسے پانی کے ذریعے سے شہدا کرو 605
- ۲۰- بَابُ الْجَحَامَةِ باب: سیٹھی لگوانے کا بیان 607
- ۲۱- بَابُ مَوْضِعِ الْجَحَامَةِ باب: سیٹھی جسم کے کس حصے میں لگائی جائے؟ 609
- ۲۲- بَابُ: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ يَحْتَجِمُ باب: کن دنوں میں سیٹھی لگوانی چاہیے؟ 612
- ۲۳- بَابُ الْكَيْيِ باب: داغنے کا بیان 615
- ۲۴- بَابُ مِنَ الْمُخْتَوِيِ باب: خود کو داغنا 616
- ۲۵- بَابُ الْكُحْلِ بِالْأُتْبِيدِ باب: اشہد سرمہ آنکھوں میں لگانے کا بیان 617
- ۲۶- بَابُ مِنَ الْمُتَحَلِّ وَتَرَا باب: طاق عدد میں سرمہ لگانا 619
- ۲۷- بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَذَوَّى بِالْحَمْرِ باب: شراب سے علاج کرنے کی ممانعت کا بیان 619
- ۲۸- بَابُ الْإِسْتِغْفَاءِ بِالْقُرْآنِ باب: قرآن کے ذریعے سے حصول شفا 620
- ۲۹- بَابُ الْحَنَاءِ باب: مہندی کا بیان 621
- ۳۰- بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ باب: اونٹوں کے پیشاب کا بیان 621
- ۳۱- بَابُ الذُّبَابِ يَغْفُ فِي الْإِنَاءِ باب: برتن میں کبھی گر جائے تو؟ 622

سنن ابن ماجہ	فہرست مضامین (جلد چہارم)
۳۲- بَابُ الْعَيْنِ	باب: نظر بد کا بیان 623
۳۳- بَابُ مَنْ اسْتَرْفَى مِنَ الْعَيْنِ	باب: نظر کا دم کروانا 625
۳۴- بَابُ مَا رُحِّصَ فِيهِ مِنَ الرَّفَى	باب: جودم جائز ہیں 627
۳۵- بَابُ رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ	باب: سانپ اور کچھو کا دم 629
۳۶- بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا عَوَّذَ بِهِ	باب: نبی ﷺ نے جودم کیا اور جودم آپ کو کیا گیا 630
۳۷- بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى	باب: بخار کا دم 634
۳۸- بَابُ الثَّقَفِ فِي الرُّقِيَةِ	باب: دعا پڑھ کر پھونک مارنا 635
۳۹- بَابُ تَغْلِيْقِ التَّمَائِمِ	باب: تعویذ وغیرہ ڈالنا 636
۴۰- بَابُ النُّشْرِ	باب: آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج 639
۴۱- بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ	باب: قرآن مجید کے ساتھ حصول شفا 640
۴۲- بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ	باب: دو دھاریوں والے سانپ کو قتل کرنا 640
۴۳- بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْقَالُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ	باب: اچھی قال پسند کرنا اور بد شگون کو برا جانتا 641
۴۴- بَابُ الْجَذَامِ	باب: کوڑھ کا مرض 644
۴۵- بَابُ السَّحَرِ	باب: جادو کا بیان 645
۴۶- بَابُ الْفَرْعِ وَالْأَرْقِ وَمَا يَتَعَوَّذُ مِنْهُ	باب: پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ کی پناہ لی جاتی ہے 648

## دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

\* دیت کی لغوی تعریف: الدية: وذی بدی سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں: خون بہا، یعنی مقتول کے ولی کو قاتل کی طرف سے جان کے بدلے میں دیا جانے والا مال اس کی جمع الدیات آتی ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: [وَدَيْتُ الْقَتِيلَ، أَيُ أُعْطِيتُ دِيَّتَهُ] ”میں نے مقتول کی دیت ادا کی۔“ دیت کو عقل بھی کہا جاتا ہے۔ عقل کے معنی باندھنے کے ہیں۔ عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ مقتول کی دیت کے اونٹ اس کے گھر کے صحن میں باندھ دیتے تھے اس لیے دیت کو عقل سے تعبیر کیا جانے لگا۔ (فقہ السنة: ۵۱۷/۲، طبع دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

\* اصطلاحی تعریف: دیت سے مراد وہ مال ہے جو کسی آزاد آدمی کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی صورت میں مظلوم یا اس کے ورثاء کو ادا کرنا مجرم پر واجب ہوتا ہے اور اس کی مقدار شریعت میں مقرر ہے۔ یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الفقهية: ۳۳/۲، الطبعة الثانية: ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲ء)

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

\* دیت کی مشروعیت: اللہ رب العزت نے مسلمانوں کا مال اور جان دوسروں پر محترم قرار دیا ہے لہذا فریقین میں سے کسی ایک پر ظلم و زیادتی کی صورت میں تاوان، جرمانہ، ہرجانہ یا خون بہا کی صورت میں سزا مقرر کر دی گئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَّةٌ مُسْلِمَةً إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء: ۹۲) ”اور جو شخص کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اور مقتول کے رشتے داروں کو خون بہا ادا کرنا لازم ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے دیت کی مشروعیت کی بابت یوں فرمایا ہے: [مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا يُؤْذَىٰ وَإِمَّا يُنَاقَا] (صحیح البخاری، الديات، باب من قتل له قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، حدیث: ۶۸۸۰) ”جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے اسے دیت دی جائے یا قصاص دلایا جائے۔“

\* دیت کی ادائیگی: دیت کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ① اگر قاتل نے عہد اُتھل کیا ہے اور مقتول کے ورثاء قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو گئے ہیں تو اس صورت میں قاتل خود دیت ادا کرے گا۔ ② اگر قاتل خطا، یعنی غلطی سے قتل ہوا ہے یا قاتل شہرِ عمدہ ہے تو اس صورت میں دیت قاتل کے رشتے داروں پر ہوگی۔

\* دیت کی مقدار اور تعیین: اللہ تعالیٰ نے انسانی جان اور انسانی اعضاء کو بلا وجہ تلف کرنے پر شدید وعیدیں بیان فرمائی ہیں اور سخت سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کی جان کس قدر قیمتی ہے، اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا جاسکتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدہ: ۳۲) ”جو شخص کسی کو قتل کر دے، بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد کرنے والا ہو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی ایک جان کو (ناحق قتل ہونے سے) بچائے تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچائی۔“ لہذا کسی محترم اور معصوم جان کو ختم کرنے کی سزا نہایت سخت رکھی گئی ہے حتیٰ کہ اگر غلطی سے بھی کسی کی جان ضائع کر دی جائے یا اسے زخمی کر دیا جائے یا اس کے کسی عضو کو نقصان پہنچایا جائے تو اس پر بھی شریعت اسلامی میں سزائیں مقرر ہیں علاوہ ازیں کوئی حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنی مرضی سے ان میں رد و بدل نہیں کر سکتا۔



۲۱۔ أبواب الديات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

اسلامی قانون میں انسان کے مختلف حالات، یعنی مسلمان، آزاد غلام، مذکر اور مؤنث ہونے کے اعتبار سے الگ الگ دیتیں مقرر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① اگر مقتول مسلمان آزاد مرد تھا تو اس کی دیت سواونٹ ہے۔ اگر اونٹ میسر نہ ہوں تو ایک ہزار مشقال سونا یا بارہ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں یا دو ہزار بھیڑ بکریاں ادا کی جائیں گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں والوں پر سواونٹ، گایوں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں کے ذمے دو ہزار بکریاں بطور دیت ادا کرنا فرض قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد، 'الديات' باب الدية کم هي، حدیث: ۲۵۳۳/۲۵۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنو عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو آپ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم طے فرمائی۔ (سنن ابی داؤد، 'الديات' باب الدية کم هي، حدیث: ۲۵۳۶) حضرت عمرو بن حزم کے نوشتے میں ہے کہ سونے کی شکل میں ادا کرنے والوں پر دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (سنن النسائي، 'القسماء' ذکر حدیث عمرو ابن حزم فی.....، حدیث: ۳۸۵۷)

② آزاد اہل کتاب شخص، خواہ ذمی ہو یا امن حاصل کرنے والا یا حلیف اس کی دیت آزاد مسلمان آدمی کی دیت کا نصف ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ "اہل کتاب (یہود و نصاری) کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف ہے۔" (سنن ابی داؤد، 'الديات' باب الدية کم هي، حدیث: ۲۵۳۳، و مسند أحمد: ۱۸۳/۲، ۲۴۲)

③ مجوسی، خواہ ذمی ہو یا حلیف یا پناہ لینے والا یا کوئی بت پرست حلیف ہو یا پناہ لینے والا اس کی دیت آٹھ سو اسلامی درہم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔" (الکامل لابن عدی: ۳۲۷/۵، فی ترجمۃ عبداللہ بن صالح، والسنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۰۱/۸)

④ اہل کتاب مجوس اور بت پرستوں کی عورتوں کی دیت ان کے مردوں کی دیت سے نصف ہے جیسا کہ مسلمان عورتوں کی دیت مسلمان مردوں کی دیت سے نصف ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔" (المغنی والشرح الکبیر: ۵۳۲/۹)



۲۱- أبواب الدیات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

⑤ غلام یا لونڈی کی دیت وہی ہے جو اس کی مناسب قیمت ہو، خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ اگر یہ قیمت آزاد آدمی کی دیت سے کم ہو تو منفقہ طور پر علماء کا یہی موقف ہے لیکن اگر غلام کی قیمت آزادی کی دیت کے برابر یا زیادہ ہو جائے تو امام احمد، امام مالک، امام شافعی اور ابو یوسف رحمہم کا قول ہے کہ اس صورت میں بھی اس کی قیمت ہی ادا کی جائے گی، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو۔

⑥ جنین (پیت میں بچہ) لڑکا ہو یا لڑکی، جب وہ جنائیت (جرم) کرنے والے کی جنائیت کے سبب مر جائے تو اس ضمن میں ایک غلام یا لونڈی دیت ہے، یا اس کی قیمت پانچ اونٹ ادا کرنے ہوں گے، خواہ عمدہ ایسا ہو یا خطا، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لیثیان کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ دیا جس کے پیت کا بچہ قتل کر دیا گیا تھا کہ اسے ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ (صحیح البخاری، الدیات، باب جنین المرأة وأن العقل.....، حدیث: ۶۹۰۹،

و صحیح مسلم، القسامة، باب دية الجنین، و وجوب الدية فی.....، حدیث: ۱۶۸۱)



نورخ: رسول اللہ ﷺ نے ”قتل شبہ عمدہ“ میں دیت کے اونٹوں میں ایک مزید کڑی شرط لگائی ہے جو قتل خطا کی دیت میں نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل دیت اونٹ ہی ہیں۔ تقریباً تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے اور یہی قول رائج ہے کیونکہ اونٹ کے علاوہ دیت میں دی جانے والی تمام اشیاء کی قیمت ہی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ قتل کی مختلف صورتوں میں دیت کی تفصیل درج ذیل ہے: ”قتل خطا“ کی نسبت ”قتل عمدہ“ اور ”قتل شبہ عمدہ“ میں دیت کڑی ہے کہ سو اونٹوں کو تین حصوں میں یوں تقسیم کر دیا گیا ہے کہ تیس حقے (تین سالہ اونٹنیاں)، تیس جذعے (چار سالہ اونٹنیاں) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الدیات، باب من قتل عمداً فرضوا بالدية، حدیث: ۲۶۲۶)

”قتل خطا“ کی دیت میں تخفیف ہے کہ سو اونٹوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی تیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں)، تیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں)، تیس حقے (تین سالہ اونٹنیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، الدیات، باب دية الخطأ، حدیث: ۲۶۳۰) اگر قاتل مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق دیت ادا کر دے تو مقتول کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اسے قبول کر لیں، البتہ اگر قاتل چاہے تو اونٹوں کی مروجہ قیمت بھی بطور دیت ادا کر سکتا ہے۔

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

\* اعضاء کی دیت: بعض علماء کے نزدیک انسان کے جسم کے کل اعضاء پینتالیس ہیں ان میں سے بعض اعضاء ایک ایک ہیں اور بعض دو دو اور کئی دو سے بھی زیادہ ہیں۔

⊗ جسم کا جو عضو صرف ایک ہی ہے مثلاً: ناک، زبان، آلہ تناسل وغیرہ تو اگر کوئی اسے کاٹ دے تو اس کی دیت اتنی ہی ہے جتنی پورے انسان کی ہے۔ اور اس کی مقدار آدمی کی مختلف حیثیتوں کے اعتبار سے مختلف ہے۔ حیثیت سے مراد اس کا مرد، عورت، آزاد، غلام، لونڈی یا ذمی وغیرہ ہونا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عضو انسانی بدن میں ایک ہی پیدا کیا ہے اس کے ضائع ہونے سے اس کا فائدہ بالکل ختم ہو جاتا ہے تو گویا وہ جان جانے کے مترادف ہے لہذا اس کی دیت بھی جان کی دیت ہے۔ اس مسئلے میں علماء کا اتفاق ہے۔ حضرت عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے مکتوب میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور ناک کی مکمل دیت ہے جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے اور زبان کی پوری دیت ہے..... اور آلہ تناسل کے کاٹنے کی صورت میں مکمل دیت ہے۔ (مسند النسائی، القسامۃ، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....، حدیث: ۳۸۵۷)

⊗ جسم کے جو اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً: آنکھیں، کان، ہونٹ، جڑے، عورت کے پستان، مرد کی چھاتی، ہاتھ، ٹانگیں اور خصیے وغیرہ اگر ایسے اعضاء دونوں ہی کاٹ دیے جائیں تو پورے انسان کی دیت ادا کرنی پڑے گی اور اگر ایک کاٹ دیا جائے تو اس میں آدھی دیت ہوگی کیونکہ ایسے دونوں اعضاء کی بقا میں انسان کی منفعت اور حسن و جمال مضر ہے۔ (تفصیل کے لیے گذشتہ حوالہ دیکھیے) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں کسی نے مخالفت نہیں کی نیز علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حزم کا مکتوب اہل علم میں معروف ہے اور جو احکام اس میں درج ہیں ان میں سے چند ایک کے سوا باقی تمام پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

⊗ بعض اعضاء تین اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں ان تینوں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت دینی ہوگی اور اگر ایک حصہ کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت ایک تہائی ہے مثلاً: ناک جو دو وقتوں اور ان کی درمیانی ہڈی پر مشتمل ہے۔

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

❁ انسانی وجود میں جو چار چار اعضاء ہیں ان چاروں کو کاٹ دینے کی صورت میں پوری دیت ہے اور اگر کم ہو تو دیت بھی اسی قدر کم ہوگی مثلاً: چاروں ٹلیکیں جن کا مقصد ظاہری خوبصورتی بھی ہے اور آنکھوں کو گرمی اور سردی سے بچانا بھی ان کی بھی دیت ہے۔ ایک کی دیت چوتھائی حصہ چاروں کی مکمل دیت۔

\* ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت: دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کی مکمل دیت ہے۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیوں کی مکمل دیت ہے ایک انگلی کی دس اونٹ دیت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔“ (جامع الترمذی، الدیات، باب ماجاء فی دية الأصابع، حدیث: ۱۳۹۱) صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یہ انگلی اور یہ انگلی یعنی چھٹلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔“ (صحیح البخاری، الدیات، باب دية الأصابع، حدیث: ۶۸۹۵)، نیز ہر انگلی میں تین جوڑ ہیں ایک جوڑ کاٹ دینے کی صورت میں انگلی کا تیسرا حصہ دیت ہے۔ انگوٹھے میں دو جوڑ ہیں اور ایک جوڑ کی دیت ایک انگلی کا نصف یعنی پانچ اونٹ ہے۔

\* دانتوں کی دیت: ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے کیونکہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے مکتوب میں نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے آپ نے فرمایا: ”ہر دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہیں۔“ (سنن النسائي، القسامة، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی .....، حدیث: ۲۸۵۷) امام ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی بابت فرماتے ہیں کہ ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف ہمیں معلوم نہیں۔ (المغنی والشرح الكبير: ۶۱۲/۹)

\* منافع کی دیت: منافع سے مراد وہ فوائد ہیں جو اعضائے جسمانی سے حاصل ہوتے ہیں مثلاً: سنتا، دیکھنا، سونگھنا، گفتگو کرنا اور چلنا وغیرہ۔ انہی منافع میں سے حواس اربعہ مثلاً: دیکھنا، سونگھنا، چکھنا اور سننا ہیں ان میں سے کوئی ایک حس ختم کر دی جائے تو اس کی کامل دیت ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل علم کا اجماع ہے کہ سماعت کے ضائع ہو جانے پر پوری دیت ادا کی جائے گی نیز امام ابن قدامہ نے اس پر اہل علم کا اجماع نقل کیا ہے۔ (المغنی والشرح الكبير: ۵۹۶/۲)



۲۱۔ ابواب الدیات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

سیدنا عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے مکتوب میں ہے: ”سو گھنے کی قوت ضائع کر دینے کی صورت میں پوری دیت ہے۔“ (المغنی والشرح الكبير: ۱۰۰/۹)

⑤ بولنے، سمجھنے، چلنے، کھانے نکاح (جماع) کرنے اور بول و براز کنٹرول کرنے کی قوت ختم کر دینے پر بھی مکمل دیت لازم ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک نہایت اہم اور انتہائی فائدہ مند ہے نیز بدن میں مذکورہ قوتوں میں سے ہر ایک قوت ایک ہی ہوتی ہے، دونیں۔

⑥ سر کے بال، ڈاڑھی کے بال، ابرو کے بال اور پلکوں کے بال: اگر ان میں سے کسی ایک مقام کو اس قدر متاثر کیا گیا کہ اس میں بال اگنے کی استعداد اور صلاحیت باقی نہ رہی تو اس کی مکمل دیت ہے۔ اگر ایک ابرو ہو تو نصف دیت ہے۔ ایک پلک کی چوتھائی دیت ہے کیونکہ پلکیں چار ہیں۔

\* سر اور چہرے کے زخموں کی دیت: وہ زخم جس سے جلد معمولی طور پر پھیل جائے لیکن خون نہ نکلے، ایسے زخم کو اصطلاح میں حارِصہ کہتے ہیں۔

⑦ وہ زخم جس سے معمولی سا خون نکل آئے، ایسے زخم کو اصطلاح میں بازِ لہ کہتے ہیں۔

⑧ وہ زخم جس سے جلد پھیل جائے اور گوشت کٹ جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں باضِعہ کہتے ہیں۔

⑨ ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں مُتَلَا جَمَہ کہتے ہیں۔

⑩ اور ایسا زخم جو گوشت میں گہرائی تک چلا جائے حتیٰ کہ ہڈی کے اوپر بنی ہوئی جھلی تک پہنچ جائے، ایسے زخم کو اصطلاح میں مُحَاق کہتے ہیں۔

مذکورہ پانچ قسم کے زخموں کے ضمن میں شرعی طور پر دیت کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں، حاکم وقت یا قاضی وغیرہ اپنے اجتہاد سے جرمانہ مقرر کرے گا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (المغنی والشرح

الكبير: ۶۲۱/۹)

⑪ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے بلکہ اسے توڑ دے، اس کی دیت دس اونٹ ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں مُوَضِّعہ کہتے ہیں۔

⑫ وہ زخم جو نہ صرف ہڈی کو ظاہر کر دے اور توڑ دے بلکہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اس ٹوٹے ہوئے حصے کو جوڑ کر اور باندھ کر واپس پہلی حالت میں لانا پڑے، ایسے زخم کو مُنْقَلَعہ کہتے ہیں۔ اس

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کے احکام و مسائل

قسم کے زخم کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔

❶ وہ زخم جو دماغ کی اس جھلی تک پہنچ جائے جس میں دماغ رکھا ہوتا ہے، ایسے زخم کو اصطلاح میں

مَأْمُومَہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک تہائی دیت ہے۔

❷ وہ زخم جو دماغ کی جھلی کو پھاڑ دے اس کو اصطلاح میں دَامِغَہ کہتے ہیں۔ ایسے زخم کی دیت ایک

تہائی دیت ہے۔

❸ وہ زخم جو جسم کے اندر گہرا اور کسی خلا تک پہنچ جائے، مثلاً: پیٹ، سینے، حلق اور مثانے کا خلا وغیرہ اس

میں بھی ایک تہائی دیت ہے۔ ایسے زخم کو اصطلاح میں جَائِفَہ کہتے ہیں۔ (ان تمام کی تفصیل

اور حوالے کے لیے دیکھیے: (سنن النسائي، القسامۃ، ذکر حدیث عمرو بن حزم فی.....،

حدیث: ۳۸۵۷)

\* ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کی صورت میں دیت: ❶ پللی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ علاج کے بعد صحیح طور پر جڑ جائے تو اس کی دیت ایک اونٹ ہے، اسی طرح ہنسی کی ہر ہڈی کی دیت ایک ایک اونٹ ہے کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ہنسی اور پللی کی ہڈی کے معاملے میں ایک ایک اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔ (موطأ امام مالک، العقول، باب جامع عقل الإنسان، حدیث: ۱۶۵۳) تاہم اگر پللی یا ہنسی کی ہڈی ٹیڑھی جڑے تو اس صورت میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ جو فیصلہ کریں، وہی نافذ العمل ہوگا۔

❷ کلائی کی ہڈی توڑنے کی صورت میں اگر وہ صحیح جڑ جائے تو اس کی دیت دو اونٹ ہے۔ کلائی کی ہڈی

سے مراد وہ ہے جو ہاتھ سے لے کر کہنی تک ہوتی ہے۔ ایسے ہی ران، پنڈلی اور نچنے کی ہڈی توڑنے

کی دو اونٹ دیت ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایک شخص

نے کسی کے بازو کی ہڈی توڑ دی ہے تو اس کی کتنی دیت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی

دیت دو اونٹ ہے۔ اور اگر بازوؤں کی دونوں ہڈیاں توڑ دی جائیں تو ان کی چار اونٹ دیت ہے۔

(مصنف ابن أبي شيبة، الديات، حدیث: ۲۷۷۷، و منار السبيل، ص: ۲۶۵) اس مسئلے میں

کسی صحابی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔



۲۔ أبواب الديات ..... دیت کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کے احکام ومسائل

یہ ان زخموں کی اور ہڈیوں کو توڑنے کی دیت کا بیان تھا جن کا ذکر شریعت میں وارد ہوا ہے۔ اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم آنے کی جو صورتیں اس کے علاوہ ہیں ان میں حاکم وقت یا قاضی وغیرہ کا فیصلہ ہی معتبر سمجھا جائے گا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (فقه السنة) و الموسوعة الفقهية و الملخص الفقهي والمغني والشرح الكبير وغیرہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۱) أَبْوَابُ الدِّيَاتِ (التحفة ۱۳)

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ  
ظَلَمًا (التحفة ۱)

باب ۱- مسلمان کو ظلم کے طور پر قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۲۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

۲۶۱۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کے مقدمات کے فیصلے ہوں گے۔“

34

🌞 فوائد و مسائل: ① حقوق العباد میں جان لینے کا معاملہ سب سے شدید ہے اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے ان معاملات کا فیصلہ ہوگا۔ ② عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ ③ کسی جرم کی سزا کے طور پر اسلامی حکومت کے حکم سے مجرم کو قتل کرنا ناحق قتل نہیں بلکہ جلا دکانہ دیونی انجام دینا اسلامی حدود کے نفاذ کی وجہ سے ثواب کا باعث ہے۔

۲۶۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۱۵- أخرجه البخاري، الرقاق، باب القصاص يوم القيامة، ح: ۶۵۳۳، ۶۸۶۴ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب المجازاة بالدماء في الآخرة وأنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة ح: ۱۶۷۸ عن ابن نمير به.

۲۶۱۶- أخرجه البخاري، الديات، باب "ومن أحيأها"، ح: ۶۸۶۷، ۷۳۲۱، ۳۳۳۵ من حديث الأعمش به وسلم، القسامة والمحاربين، باب بيان إثم من من القتل، ح: ۱۶۷۷ من حديث عيسى بن يونس.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ،  
[عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ  
نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلُ  
مَنْ دَمِهَا. لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ».

🌞 فائدہ و مسائل: ① ظلم کا کوئی طریقہ ایجاد کرنا بہت بڑے خسارے کا باعث ہے۔ ② ایک گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یا اس کی ترغیب سے جب دوسرے لوگ وہ گناہ کرتے ہیں تو پہلے شخص پر ان کے گناہوں کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے تاہم اس سے بعد والوں کے گناہ کی شاعت اور سزائیں کمی نہیں ہوتی۔

۲۶۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ  
الْأَزْهَرِ الْوَأَسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
يُوسُفَ الْأَزْرَقِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ،  
عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ،  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِي الدِّمَاءِ».

۲۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نُعْمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ،  
[عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرُكُ بِهِ  
شَيْئًا، لَمْ يَنْتَدِ بِدَمٍ حَرَامٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ».

۲۶۱۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۳۹۹۶ من حديث الأزرق به، وأخرجه البخاري، ح: ۶۵۳۳، ۶۸۶۴، ومسلم، ح: ۱۶۷۸ من حديث الأعمش عن أبي وائل به.  
۲۶۱۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۲/۴ عن وكيع به، وفيه: "لم يندد بدم حرام"، والمعنى واحد، وصححه الحاكم: ۳۵۱/۴، ۳۵۲، والذهبي: إسماعيل عن، انظر، ح: ۱۶۱۲، ولأول الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۱۲۹، وغيره، وللدهلي شاهد عند البخاري، ح: ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، والهيثمي (مجمع: ۱/۱۹، ۲۱) وغيرهما.



۲۱۔ أبواب الديات۔ دعوں سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① شرک کا مرتکب دائمی جہنمی ہے۔ ② قتل کے جرم کا ارتکاب جہنم میں داخلے کا باعث ہے۔ ③ جنت میں داخلے کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام کاموں سے اجتناب کیا جائے جو جہنم کی سزا کا باعث بنتے ہیں۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ الْجَوْزْجَانِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لِرَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ»۔  
۲۶۱۹۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی نظر میں کسی مومن کو ناحق قتل کرنے سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا بھی کم اہمیت رکھتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی نظر میں مومن کا مقام بہت بلند ہے۔ ② عام طور پر قتل کا سبب کوئی دنیوی مفاد ہوتا ہے اس چھوٹے سے مفاد کے لیے قتل کر دینا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ اللہ کی نظر میں مومن کی جان پوری دنیا کے خزانوں سے قیمتی ہے۔



۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: أَيْسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ»۔  
۲۶۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مومن کے قتل میں آدھے لفظ کے ساتھ بھی تعاون کیا وہ جب اللہ سے ملے گا تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ کی رحمت سے مایوس۔“

باب ۲۔ کیا مومن کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

(المعجم ۲) - بَاب: هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ (التحفة ۲)

۲۶۱۹۔ [حسن] حسنه المنذري، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" قلت: الوليد لم يصرح بالسماع المسلسل، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولحديثه شواهد عند النسائي: ۸۲/۷، ۸۳، والترمذي، ح: ۱۳۹۵ وغيرهما۔  
۲۶۲۰۔ [ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۲/۸ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال: "يزيد بن زياد وقيل ابن أبي زياد الشامي، منكر الحديث"، وقال أبو حاتم: "هذا الحديث باطل موضوع"، وضعفه البوصيري، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي، وأبي نعيم (حلية: ۷۴/۵) وغيرهما۔

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَارِ الدُّغْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى؟ قَالَ: وَيَحَى وَأَنَّى لَهُ الْهَدَى؟ سَمِعْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ يَقُولُ: «يَجِيءُ الْقَاتِلُ، وَالْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ. يَقُولُ: رَبِّ سَلْ لِهَذَا، لِمَ قَتَلْتَنِي؟» وَاللَّهُ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ، ثُمَّ مَا نَسَحَهَا بَعْدَ مَا أَنْزَلَهَا.

۲۶۲۱۔ حضرت سالم بن ابوجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا پھر توبہ کر لی ایمان لایا نیک اعمال کیے اور ہدایت اختیار کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! اسے ہدایت کہاں مل سکتی ہے؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”قیامت کے دن قاتل اس حال میں حاضر ہوگا کہ مقتول نے اس کا سر پکڑ رکھا ہوگا اور وہ کہے گا: یارب! اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟“ اللہ کی قسم! اللہ نے وہ آیت تمہارے نبی پر نازل فرمائی پھر نازل فرمانے کے بعد منسوخ نہیں کی۔

❦ فوائد ومسائل: ① سائل کے سوال میں اللہ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طہ: ۳۰) ”اور بے شک میں اس شخص کو ضرور بخشے والا ہوں جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔“ ② حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب میں اس آیت مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَحَزَّاءٌ لَهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاعْتَدَلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۹۳) ”جو کوئی کسی مومن کو قصد قتل کر اے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا“ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ ③ قتل کے گناہ کی معافی کئی طریقوں سے ممکن ہے: (۱) قصاص میں قتل ہو جانے سے، کیونکہ حد لگنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، الحدود) حدیث: (۲۱۰۳) (۲) مقتول کے وارث کے معاف کر دینے سے، خواہ یہ معافی دیت لے کر ہو یا اللہ کی رضا کے لیے بلا معاوضہ ہو۔ (۳) خلوص دل سے جی توبہ کر لینے سے (جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔) ④ آیت مبارکہ

۲۶۲۱۔ [مسند صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، تعظيم الدم، ح: ۴۰۰۴، ۴۸۷۰ والحميدي، ح: ۴۸۸ من حديث سفيان به، وتابعه يحيى بن عبدالله بن الحارث المجبر التيمي عند أحمد: ۱/ ۲۴۰، ۲۹۴، ۳۶۴ وغيره، وهو لين الحديث (تقریب)، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۳۸۵۵، ومسلم، ح: ۳۰۲۳، والنسائي: ۸۴/ ۷، والترمذي، وغيرهم، ح: ۲۲۰۸، وقال الترمذي: حسن صحيح غريب، ح: ۳۰۲۹، وبها صح الحديث.

۲۱۔ ابواب الدیات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

میں قتل کے جرم کی اصل سزا کا ذکر ہے۔ اگر قاتل کو معافی نہ ملے تو اس کو یہ سزا مل سکتی ہے۔ بعض علماء نے اس سزا کو اس صورت پر محمول کیا ہے جب کہ قاتل قتل کو حلال سمجھے کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کافر کی سزا دائمی جہنم ہے۔ یا ہمیشہ رہنے سے طویل زمانے تک جہنم میں رہنا مراد ہے۔ (دیکھیے: تفسیر احسن البیان: سورۃ النساء: آیت: ۹۳)

آیت: ۹۳

۲۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا هَمَّامٍ بْنُ

يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ

التَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ؟ سَمِعْتُهُ أَذْنَانِي، وَوَعَاهُ قَلْبِي: «إِنَّ

عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، ثُمَّ عَرَضَتْ

لَهُ التَّوْبَةُ. فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ.

فَقُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ. فَقَالَ: إِنِّي قَتَلْتُ

تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا. فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟

قَالَ: بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا قَالَ:

فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ. ثُمَّ

عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ

الْأَرْضِ. فَقُلَّ عَلَى رَجُلٍ. [فَأَتَاهُ] فَقَالَ:

إِنِّي قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟

قَالَ، فَقَالَ: وَبِحَكَ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ

وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ أُخْرِجُ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي

أَنْتَ فِيهَا، إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، قَرِيبَةً كَذَا

وَكَذَا. فَأَعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا. فَخَرَجَ يُرِيدُ



38

۲۶۲۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

انہوں نے فرمایا: کیا میں تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جو

میں نے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے سنی ہے؟

اسے میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل

نے اسے یاد رکھا۔ (نبی ﷺ نے فرمایا:) ”ایک بندے

نے ننانوے انسان قتل کیے۔ آخر اسے توبہ کا خیال

آ گیا چنانچہ اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے

بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا۔

وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں ننانوے انسان قتل کرچکا

ہوں۔ کیا میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: ننانوے

انسان (قتل کرنے) کے بعد (توبہ کا طریقہ پوچھتے ہو؟)

اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد

پوری کر دی۔ اس کے بعد پھر توبہ کی خواہش پیدا ہوئی تو

اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں

دریافت کیا۔ اسے ایک آدمی کا پتہ دیا گیا چنانچہ وہ اس

کے پاس گیا اور کہا: میں نے سو افراد کو قتل کیا ہے تو تم

میری توبہ ممکن ہے؟ اس نے کہا: تمرا بھلا ہوا تیرے ابو

توبہ کے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ تو جس گند

ہستی میں رہائش پذیر ہے اسے چھوڑ کر نیک لوگوں کا

۲۶۲۲۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (۵۴)، ح: ۳۴۷۰، ومسلم، التوبة، باب قبول توبة القاتل

وإن كفر قله، ح: ۲۷۶۶ من حديث قتادة به.

دستیوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۱۔ ابواب الدیات

فلاں بستی میں چلا جا اور وہاں اپنے رب کی عبادت کر۔ وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانے کے ارادے سے (اپنی بستی سے) نکل کھڑا ہوا۔ راستے میں اسے موت آگئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ ابلیس نے کہا: اس کا مجھ سے گہرا تعلق ہے۔ اس نے ایک گھڑی بھی میری نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ تابع ہو کر گھر سے نکلا ہے۔“

الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، فَعَرَضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ. فَأَخْصَصَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. قَالَ ابْلِيسُ: أَنَا أَوْلَى بِهِ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ. قَالَ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.﴾

(حدیث کے راوی) ہمام بیان کرتے ہیں کہ مجھے حمید الطویل نے بکر بن عبداللہ سے انھوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ بھیجا۔ ان فرشتوں (کی دونوں جماعتوں) نے اس کے سامنے معاملہ پیش کیا اور اس کی طرف رجوع کیا۔ اس نے کہا: دیکھو یہ آدمی دونوں بستیوں میں سے کس کے زیادہ قریب تھا اسے اسی بستی والوں میں شامل کرلو۔

قَالَ هَمَّامٌ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكَ. فَأَخْصَصُوا إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا. فَقَالَ: أَنْظُرُوا. أَيُّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ، فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِهَا.

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے جب موت آئی تھی تو وہ (مرتے مرتے بھی) گھٹ کر نیک لوگوں کی بستی سے قریب ہوا اور برے لوگوں کی بستی سے دور ہوا چنانچہ فرشتوں نے اسے نیک بستی والوں میں شمار کر لیا۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اخْتَفَرَ بِنَفْسِهِ فَقَرَّبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ. فَأَلْحَقُوهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ.

امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری سند سے ہمام کے واسطے سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان میں اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے خوف اور اللہ کی رحمت کی امید دونوں پہلو شامل ہیں۔ ② اس شخص کے دل میں اللہ کا خوف موجود تھا جس کی وجہ سے اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ ③ جو شخص اللہ کا خوف محسوس کر رہا ہو تو عالم کو چاہیے کہ اسے اللہ کی رحمت کا یقین دلائے تاکہ وہ رحمت سے ناامید ہو کر توبہ سے محروم نہ ہو جائے البتہ جو شخص رحمت کا غلط تصور رکھتے ہوئے گناہوں میں بے باک ہو گیا ہو تو اسے اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف توجہ دلائی چاہیے، عالم کے لیے ضروری ہے کہ مسائل کے حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے مناسب فتویٰ دے۔ ④ خالص توبہ سے کبیرہ گناہ حتیٰ کہ قتل کا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ⑤ اصلاح کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گندے ماحول کو ترک کر کے پاکیزہ ماحول اختیار کیا جائے۔ ⑥ ابلیس نے جو بات کہی اس کا مطلب غالباً خوشی کا اظہار ہے کہ یہ مجرم ضرور جہنم میں جائے گا اس لیے فرشتوں نے جواب میں اس کی توبہ کا ذکر کیا جس میں اس کی بخشش کی امید کا اظہار ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳) - بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ  
بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ (التحفة ۳)  
باب: ۳۔ مقتول کے وارث کو تین میں سے  
ایک چیز اختیار کرنے کا حق حاصل ہے



۲۶۲۳۔ حضرت ابو شریح (خولید بن عمرو) خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو قتل یا زخم کی مصیبت پہنچے تو اسے تین چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ چوتھی چیز حاصل کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑو (منع کر دو)۔ وہ (قصاص کے طور پر مجرم کو) قتل کر لے یا معاف کر دے یا دیت وصول کر لے۔ جس نے ان میں سے کوئی کام کیا پھر دوسرا کام بھی کر دیا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“

۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ [ابْنَا] أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ، أَظْهَرَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوَّجَاءِ، وَاسْمُهُ شَفِيَانُ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ، وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ

۲۶۲۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الديات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۴۹۶ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عند الطحاوي في معاني الآثار: ۱۷۴/۳، ۱۷۵ على تصحيح وقع في السند # وسفيان ابن أبي العوجاء ضعيف (تقريب وغيره)، ولبعض حديثه شاهد حسن عند أحمد: ۳۲/۴، وانظر الحديث الآتي.

دعویٰ سے متعلق احکام و مسائل

۲۱۔ ابواب الدیات

بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ. فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةُ،  
فَعُذُّوا عَلَى يَدَيْهِ: أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْصُو أَوْ  
يَأْخُذَ الدِّيَةَ. فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ  
فَعَادَ، فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُحَلَّدًا فِيهَا  
أَبَدًا».

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد مسند احمد (۳۲/۴) میں حسن درجے کے ہیں اس کے بعد انھوں نے آگے آنے والی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو کہ صحیح ہے اس میں دو باتوں (بدلے میں قتل کرنے یا دیت دینے) کا ذکر موجود ہے لہذا مذکورہ دو باتیں صحیح روایت سے ثابت ہوئیں اور تیسری بات ”معاف کرنا“ اس کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ بتائیں مذکورہ حدیث میں جن تین چیزوں کا ذکر ہے وہ دیگر شواہد اور قرآن کی بنا پر درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② ”قتل یا زخم کی مصیبت“ کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے یا خود اسے زخمی کر دیا جائے دونوں صورتوں میں اسے قصاص لینے کا حق بھی ہے دیت بھی لے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ یہ مسئلہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ ③ چوتھی چیز کا مطلب غیر قانونی مطالبہ ہے مثلاً: پہلے دیت وصول کر لے پھر موقع پا کر قاتل کو قتل کر دے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے ایسا شخص خود قتل کا مجرم قرار پائے گا اور شرعی قانون کے مطابق سزا کا مستحق ہوگا۔ ایک کام کر کے دوسرا کام کرنے کا بھی مطلب ہے۔

۲۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ،  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ  
النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَإِمَّا أَنْ يَفْدَى».

۲۶۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کوئی (قربی رشتہ دار)  
آدمی قتل ہو جائے تو اسے دو ایک جیسی چیزوں میں سے  
ایک کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ یا (قاتل کو) قتل کر  
لے یا فدیہ (دیت) لے لے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① قصاص اور فدیہ کو ایک جیسی چیزیں قرار دیا گیا ہے کیونکہ تیسری چیز یعنی معاف کرنا بہت

۲۶۲۴۔ أخرجه البخاري، اللقطة، باب: كيف تعرف لقطه أهل مكة، ح: ۲۶۳۴، ومسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ح: ۱۳۵۵ من حديث الوليد بن مسلم به.

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

بلند اور عظیم چیز ہے۔ ① فدیہ قصاص سے افضل ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی معافی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورا فدیہ لینے کی بجائے کچھ فدیہ وصول کر کے باقی معاف کر دیا جائے۔ ② قصاص یا دیت لینے کا فیصلہ کرنا مقتول کے وارثوں کا حق ہے عدالت کا نہیں۔ ③ قصاص صرف قتل عمد میں ہوتا ہے قتل خطایا شبہ عمد میں قصاص نہیں صرف دیت ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا،  
کی خون بہا لینے پر رضامندی  
فَرَضُوا بِالذِّیَّةِ (التحفة ۴)

۲۶۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْحَاقَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ [زِيَادِ]  
ابْنِ [سَعْدِ بْنِ] ضَمِيرَةَ : حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي ،  
وَكَانَا شُهَدَاءَ حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ،  
قَالَا : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ . ثُمَّ جَلَسَ  
تَحْتَ شَجَرَةٍ . فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَاسٍ ،  
وَهُوَ سَيِّدُ خَنْدِفٍ ، يَزُودُ عَنْ دَمٍ مُحَلَّمٍ بِنِ  
جِثَامَةٍ . وَقَامَ عَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بَدَمَ  
عَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ . وَكَانَ أَشْجَعِيًّا . فَقَالَ  
لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ : «تَقْبَلُونَ الذِّیَّةَ؟» فَأَبَوْا . فَقَامَ  
رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ ، يُقَالُ لَهُ مَكْبِيتَلٌ .  
فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا شَبَّهْتُ  
هَذَا الْقَتِيلَ ، فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ ، إِلَّا كَعَنَمٍ

۲۶۲۵ - حضرت زیاد بن سعد بن ضمیرہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے میرے والد (حضرت سعد بن ضمیرہ ؓ) اور میرے چچا نے حدیث سنائی۔ یہ دونوں حضرات غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے ان دونوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ قبیلہ خندف کے سردار حضرت افرع بن حاس ؓ بنی حاسب ؓ اٹھ کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور حکم بن جثامہ کے قتل کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ حضرت عیینہ بن حصن ؓ بھی حاضر خدمت ہو کر قبیلہ اشجع کے فرد عامر بن الضبط کے قتل کا مطالبہ کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”کیا تم دیت (خون بہا) لینے پر راضی ہو؟“ انھوں نے انکار کیا۔ قبیلہ بنو لیس کے ایک آدمی جسے مکبیتل کہتے تھے اس نے اٹھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں تو اسلام کے شروع زمانے کے اس مقتول کی مثال

۲۶۲۵ - [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۵۰۳ من حديث ابن إسحاق به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۷، وحسنه الحافظ في الإصابة: ۶۴ / ۳ \* زياد بن سعد بن ضميرته وفقه ابن حبان، وابن الجارود وغيرهما، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

اس طرح سمجھتا ہوں جیسے بکریوں کا ریوڑ پانی پینے آیا  
اس کو نکر مارا گیا تو ریوڑ کا پچھلا حصہ بھاگ اٹھا۔ نبی  
ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں ہمارے اس سفر میں پچاس  
اونٹ مل جائیں گے اور پچاس واپسی پر مل جائیں  
گے۔“ اس پر ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا۔

وَرَدَتْ، فَرُمِيتْ، فَتَمَرَ آخِرُهَا، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ خَمْسُونَ فِي سَفَرِنَا،  
وْخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا» فَقَبِلُوا الدِّيَةَ.

۲۶۲۶۔ حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے  
اور انھوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن  
عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”جس نے جان بوجھ کر قتل کیا“ اسے مقتول کے وارثوں  
کے حوالے کر دیا جائے گا“ وہ چاہیں تو (قصاص کے طور  
پر) قتل کر دیں چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور دیت کی  
مقدار تین سالہ تیس اونٹیاں، اور چار سالہ تیس اونٹیاں  
اور چالیس سالہ اونٹیاں (کل تعداد سو) ہے۔ یہ قتل  
عہد کی دیت ہے۔ اگر (اس سے کم) کسی مقدار پر صلح  
ہو جائے تو انھیں اس کا حق حاصل ہے۔ اور یہ سخت  
(مغلظہ) دیت ہے۔“

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ  
الْيَمَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَاسِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو  
ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَمْدًا، دَفَعَ إِلَى  
أَوْلِيَاءِ الْقَتِيلِ. فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا. وَإِنْ  
شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ. وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً  
وْثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خِلْفَةً. وَذَلِكَ  
عَقْلُ الْعَمْدِ. وَمَا ضَوْلُحُوا عَلَيْهِ، فَهُوَ  
لَهُمْ. وَذَلِكَ تَشْدِيدُ الْعَقْلِ».

❦ فوائد و مسائل: ① قتل عہد کی صورت میں قصاص اور دیت دونوں جائز ہیں۔ ② دیت کی مقدار میں مقتول  
کے وارثوں کی رضامندی سے کمی ہو سکتی ہے اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ③ قتل کی تین صورتیں ہیں: ❶ قتل عہد: اس  
سے مراد وہ قتل ہے جس میں حملہ آور کا مقصد قتل کرنا ہوتا ہے چنانچہ وہ تلوار یا کسی ایسے ہتھیار سے حملہ کرتا ہے جس  
سے مضروب عام طور پر بچ نہیں سکتا۔ اس قتل کی صورت میں دیت کی وہ مقدار مقرر ہے جو حدیث میں بیان  
ہوئی۔ ❷ قتل شبہ عہد: اس سے مراد یہ ہے کہ حملہ آور نے ایسی چیز سے حملہ کیا جس سے مضروب عام طور پر مرتا  
نہیں: مثلاً: لالچی کی ضرب، حملہ آور کا مقصد چوٹ لگانا یا زخمی کرنا تھا لیکن مضروب چوٹ یا زخموں کو برداشت نہ  
کرتے ہوئے فوت ہو گیا۔ اس کی دیت بھی قتل عہد کے برابر ہے۔ ❸ قتل خطا: اس سے مراد یہ ہے کہ قاتل کا

۲۶۲۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الديات، باب ولي العمد يأخذ الدية، ح: ۴۵۰۶ من حديث محمد بن  
راشد، وحسنه الترمذي، ح: ۱۳۸۷.



۲۱- أبواب الديات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

ارادہ اس شخص کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا نہ تھا۔ اتفاقاً اس سے بلا ارادہ قتل ہو گیا، مثلاً: کسی ہرن وغیرہ پر فائر کیا یا تیر چلایا مگر نشانہ چوک گیا یا اچانک کوئی انسان سامنے آ گیا اور فائر یا تیر اسے جا لگا اور وہ مر گیا۔ اس کی دیت بھی سوانٹ ہی ہے لیکن ان کی عمر مقرر کی گئی ہے۔ اور حاملہ ہونے کی شرط بھی نہیں۔ (دیکھیے حدیث: ۲۱۳۰)

(المعجم ۵) - **بَابُ: دِيَةِ شِبِّهِ الْعُمْدِ**

باب: ۵- قتل شبہ عمد کی دیت

مُعْلَظَةٌ (التحفة ۵)

مغلظہ (خت) ہے

۲۶۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

۲۶۲۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ. سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عَمْرٍو] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَتِيلُ الْخَطَا شِبِّهِ الْعُمْدِ، قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا. وَائْتَةٌ مِنَ الْإِبِلِ. أُرْبَعُونَ مِنْهَا خِلْفَةٌ، فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا».

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”غلطی سے ہو جانے والا جو قتل ارادتا کیے جانے والے قتل کے مشابہ ہو، یعنی کوڑے یا ڈنڈے (کی ضرب) سے قتل ہو جائے (اس کی دیت) سوانٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۲۶۲۷- (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنے دوسرے

ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُفْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے اور قاسم اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان عقبہ بن اوس کا واسطہ بیان کیا ہے۔



فوائد و مسائل: ① شبہ عمد کو قتل خطا اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں قتل کا ارادہ نہیں ہوتا، صرف مارنے پینے کا

ارادہ ہوتا ہے۔ ② ”جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“ اس سے مراد حاملہ اونٹیاں ہی ہیں۔ تاکید کے طور پر بات

دہرائی گئی ہے۔

۲۶۲۷- [صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب كم دية شبه العمد . . . الخ، ح: ۷۹۰۵ عن ابن بشار به.

۲۶۲۷ (۲)- [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب في دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۵۴۷ من حديث سليمان به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۵۲۶، وابن الجارود، ح: ۷۷۳، وابن القطان القاسمي (التلخيص الحبير: ۱۵/۴).

۲۱- ابواب الدیات

۲۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَهُوَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَذَهُ. أَلَا إِنَّ قَبِيلَ الْخَطَا، قَتَلِ السَّوْطَ وَالْعَصَا: فِيهِ جَانَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ. مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلْفَةً، فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا. أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتْرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَدَمَ، تَحْتَ قَدَمِي هَاتَيْنِ. إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدْقَةِ النَّبِيِّ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ. أَلَا إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُهُمَا لِأَهْلِهِمَا كَمَا كَانَا».

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا“ اپنے بندے کی مدد کی اور اسی اکیلے نے (دشمنوں کی) تمام جماعتوں کو شکست دی۔ سنو! قتل خطا کی صورت میں، یعنی کوڑے اور لاٹھی سے مرنے والے کی دیت (خون بہا) سوا دیت ہیں۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ سنو! دور جاہلیت میں جو بھی چیزیں قابلِ فخر سمجھی جاتی تھیں اور جاہلیت میں واقع ہونے والے خون (وہ سب) میرے ان دو قدموں کے نیچے ہیں سوائے کعبہ شریف کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے منصب کے۔ میں انھیں ان کے ذمہ داروں کے لیے اسی طرح قائم رکھتا ہوں جس طرح وہ پہلے سے چلے آ رہے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے شواہد ہیں ان میں سے سابقہ حدیث بھی اس کی شاہد ہے۔ اور وہ صحیح ہے نیز شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابلِ عمل اور قابلِ حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للالبانی: ۲۵۷/۷) ② اللہ کے وعدے سے مراد فتح مکہ اور عرب میں اسلام کے غلبے کا وعدہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں پورا ہوا۔ ③ جماعتوں سے مراد عرب کے غیر مسلموں کے مختلف قبائل اور ان کے جتنے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فتح نصیب فرمائی۔ ④ اس حدیث میں قتل خطا سے مراد شیعہ عہد ہے جیسا کہ کوڑے اور لاٹھی کے ذکر سے وضاحت فرمادی گئی ہے۔ ⑤ اسلام سے پہلے مکہ کے مختلف قبائل کو مختلف مذہبی عہدے حاصل تھے جو غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دیے گئے البتہ خانہ کعبہ کی خدمت اور کلید برداری کا منصب اور حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب قائم رکھا گیا کیونکہ ان

۲۶۲۸- [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الدیات، باب فی دية الخطأ شبه العمد، ح: ۴۵۴۹ من حدیث ابن جعدان به، وهو ضعیف، ومن حدیث ابن عیینة به تعلیقاً، ح: ۴۵۴۹، وله شواهد، منها الحدیث السابق.

۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

میں اسلام کے منافی عقائد و اعمال کا اثر نہیں۔ ⑤ زمانہ جاہلیت میں خانہ کعبہ کی خدمت کا منصب قبیلہ بنو عبد الدار کے پاس تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر اس قبیلے کی شاخ بنو شیبہ کے لوگ اس منصب پر فائز تھے۔ خانہ کعبہ کی چابی بنو شیبہ کے ایک فرد حضرت عثمان بن طلحہ حبشی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ حاجیوں کو پانی پلانا اور زمزم کا انتظام بنو ہاشم کے ہاتھ میں تھا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کے ذمہ دار تھے۔ یہ دونوں منصب آج تک انھیں دو حضرات کی اولاد میں ہیں۔

(المعجم ۶) - بَابُ دِيَةِ الْخَطَا (التحفة ۶) باب: ۲- قتل خطا کی دیت

۲۶۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۲۶۲۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔



۲۶۳۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمُرَوِّزِيُّ: أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ خَطَاً، فَدِيَّتُهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتْ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ ابْنَةً لِبَوْنٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَعَشْرَةَ بَنِي لِبَوْنٍ». وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُهَا عَلَى أَهْلِ الْفُرَى أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ، أَوْ

۲۶۳۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلطی سے قتل ہو جائے اس کی دیت تیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں) تیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) تیس حقه (تین سالہ اونٹنیاں) اور دس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) ہیں“ رسول اللہ ﷺ شہر والوں کے لیے اس کا اندازہ چار سو دینار یا اس کی ہم قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ نقد رقم کا یہ تعین اونٹوں (کے منبجے یا ستے ہونے) کے زمانے کے مطابق ہوتا تھا۔ جب اونٹ

۲۶۲۹- [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية، كم هي من الدراهم، ح: ۱۳۸۸ عن ابن بشاره، وقال النسائي: محمد بن مسلم ليس بالقوي في الحديث، ولهذا خطأ والصواب عن عكرمة مرسل، قلت: بل هو صدوق حسن الحديث، من رجال مسلم وغيره، أخرجه أبو داود، ح: ۴۵۶۷ عن طريقه به.

۲۶۳۰- [سنادہ حسن] أخرجه أبو داود، الديات، باب الدية كم هي؟، ح: ۴۵۶۱ من حديث يزيد به.

مہنگے ہوتے تو نبی ﷺ ان کی قیمت (دیت کی نقد رقم) میں اضافہ فرما دیتے۔ اور جب سستے ہو جاتے تو ان کی قیمت (کی مقررہ مقدار) میں کمی کر دیتے، اس وقت بھیسی بھی کیفیت ہوتی (اس کے مطابق فیصلہ فرما دیتے)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کی قیمت چار سو اور آٹھ سو دینار کے درمیان رہی، یا اس کے برابر چاندی، یعنی آٹھ ہزار درہم۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس شخص کی دیت گایوں والے کے ذمے گایوں میں (واجب الادا) ہو تو دو سو گائیں (ادا کی جائیں) اور جس شخص کی دیت بکریوں والوں کے ذمے بکریوں میں (واجب الادا) ہو تو (اس کی دیت کے طور پر) دو ہزار بکریاں ادا کی جائیں۔

عَذْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ. وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَرْمَانِ الْإِبِلِ، إِذَا عَذَلَتْ رَفَعَ فِي ثَمَمِهَا. وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَمِهَا. عَلَى نَحْوِ الرَّمَانِ مَا كَانَ. فَبَلَغَ قِيَمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ. أَوْ عَذْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ وَفَضْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ، عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ، مَا تَشْتِي بِمَعْرَةٍ. وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ، عَلَى أَهْلِ الشَّاءِ، أَلْفِي شَاةٍ.

🌟 فوائد و مسائل: ① دیت کی اصل مقدار ادنیوں سے متعین ہوتی ہے۔ ② اگر اونٹ ادا کرنا ممکن نہ ہوں تو گائے بکری کی صورت میں بھی دیت ادا ہو سکتی ہے۔ ③ دیت کی ادا کی گئی نقد رقم کی صورت میں بھی ممکن ہے اس صورت میں حکومت کو یا ج کو چاہیے کہ سوا اونٹوں کی قیمت کا اندازہ کر کے اتنی دیت کا فیصلہ دے۔ ④ ادنیوں کی قیمت میں کمی بیشی سے نقد رقم کی مقدار میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

۲۶۳۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقتل خطا کی دیت بیس حصے (تین سالہ اونٹنیاں) بیس جذعے (چار سالہ اونٹنیاں) بیس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنیاں) بیس بنت لبون (دو سالہ اونٹنیاں) اور بیس مذکر ابن مخاض (ایک سالہ اونٹ) ہیں۔“

۲۶۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ خُشَيْبِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرُونَ حِقَّةً“

۲۶۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الدييات، باب الدية كم هي؟، ح: ۴۵۴۵ من حديث حجاج به، وانظر، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶۶.

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۱۔ ابواب الدیات

وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتٍ مَخَاضٍ  
وَعِشْرُونَ بِنْتٍ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ  
[ذُكُورًا]۔

۲۶۳۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْتَانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَّةَ  
اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا  
تَقْتُمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾  
[التوبة: ۷۴]۔ قَالَ: بِأَخْذِهِمُ الدِّيَّةَ.

۲۶۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی ﷺ نے دیت کی مقدار بارہ ہزار (درہم)  
مقرر فرمائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس  
فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿وَمَا تَقْتُمُوا إِلَّا أَنْ  
أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”یہ صرف اس  
بات سے ناراض ہو رہے ہیں کہ انھیں اللہ نے اپنے  
فضل سے اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا۔“  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یعنی انھوں نے دیت  
وصول کی (اور اس طرح دولت مند ہو گئے۔ اس کے  
بعد بجائے شکرگزاری کا راستہ اختیار کرنے کے مسلمانوں  
کے خلاف سازشیں اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا  
راستہ اختیار کیا۔)

باب: ۷۔ (قاتل کی) دیت برادری  
پر ہے اگر برادری نہ ہو تو بیت المال  
سے ادا کی جائے

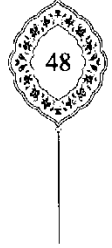
۲۶۳۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ  
دیت کی ذمہ دار عاقلہ (قاتل کی برادری) ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ الدِّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ  
لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةً فَفِي بَيْتِ الْمَالِ (التحفة ۷)

۲۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مَنْصُورٍ،  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ

۲۶۳۲۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في التفسير: ۱۸۴۵/۶، توبة: ۹۴ من حديث محمد بن سنان  
الباہلی بہ، وانظر، ح: ۲۶۲۹، ولهذا طرف منه.

۲۶۳۳۔ أخرجه مسلم، القسامة والمحاربین، باب دية الجنین، ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد على  
عاقلة الجناني، ح: ۱۶۸۲ من حديث منصور به.



۲۱۔ ابواب النیات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

الْمُغْيِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّيَّةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① عاقلہ سے مراد وہ رشتے دار ہیں جو باپ کی طرف سے ہوتے ہیں یعنی دوہیلیاں رشتے دار۔ ② عاقلہ میں پہلے بھائی اور بھتیجے وغیرہ آتے ہیں پھر چچا زاد بھائیوں کی اولاد یعنی ایک دادے کے پوتے پھر دادے کے بھائیوں کی اولاد وغیرہ۔ ③ دیت کو عاقلہ کے ذمے کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہ مل جل کر دیت ادا کر سکتے ہیں کسی ایک یا چند افراد پر ناقابل برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ ④ دیت کو برادری سے وصول کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ لڑائی جھگڑے میں یہ لوگ عموماً ساتھ دیتے ہیں۔ اور کوئی شخص اگر قتل کرتا ہے تو اسے یہ خیال ہوتا ہے کہ میری مدد کرنے کے لیے میری برادری موجود ہے۔ جب ان پر دیت کی ذمہ داری آئے گی تو وہ مجرم کو جرم کے ارتکاب سے روکنے کی کوشش کریں گے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔

۲۶۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ: ۲۶۳۳۔ حضرت مقدم (بن معد مکرب) شامی رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کوئی وارث نہیں اس کا میں وارث ہوں۔ میں اس کی دیت دوں گا اور اس کی وراثت لوں گا۔ اور جس کا کوئی وارث نہیں ناموں اس کا وارث ہے۔ وہ اس کی دیت دے گا اور اس کی وراثت لے گا۔“

وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. وَأَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ. وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَغْفِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① وارثوں میں سب سے پہلے ان کو حصہ دیا جاتا ہے جن کے حصے قرآن مجید اور احادیث میں مقرر کر دیے گئے ہیں۔ انھیں اصحاب الفروض کہتے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں یا ان کو دے کر باقی بچے والا مال ”عصبہ“ کہلاتا ہے یعنی میت کے وہ رشتے دار جن کا تعلق میت سے عورت کے واسطے سے نہ ہو مثلاً: بھائی، بھتیجا، چچا اور تایا وغیرہ۔ اگر عصبہ موجود نہ ہوں تو پھر ”أَوَّلُو الْأَرْحَامِ“ وارث ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میت سے تعلق عورت کے واسطے سے ہوتا ہے مثلاً: ناموں (ماں کا بھائی)، بھانجا (بہن کا بیٹا)، نانا (ماں کا

۲۶۳۴۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۸۹۹ من حديث بدیل به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۵، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۲۲۵، والحاكم: ۳۴۴/۴، علی شرط الشيخین، وتعبه الذهبي، وصححه ابن القطان، وحسنه أبو زرعة الدمشقي، وله طريق آخر عند ابن حبان، ح: ۱۲۲۶، وإسناده حسن.

۲۱۔ أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

والد) اور خالہ (ماں کی بہن) وغیرہ۔ ⑤ عصبہ کی عدم موجودگی میں اولو الارحام جس طرح ترکے کے حق دار ہوتے ہیں اسی طرح مالی ذمے داریوں کی ادائیگی بھی ان پر لازم ہوتی ہے چنانچہ یہ رشتے دار اس صورت میں دیت کی ادائیگی کے بھی ذمے دار ہوتے ہیں۔ وراثت سے متعلق تفصیلی احکام و مسائل کے لیے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“ از مولانا ابوالنعمان بشیر احمد رحمہ اللہ، طبع دارالسلام لاہور۔ ⑥ لا وارث میت کی جائیداد بیت المال کے لیے ہوتی ہے۔ نبی ﷺ اسلامی حکومت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے اس مال کا انتظام فرماتے تھے۔ خلیفہ المسلمین بیت المال کے ذریعے سے یہ ذمے داری پوری کرتا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّهِ  
الْمَقْتُولِ وَبَيْنَ الْقَوْدِ أَوْ الدِّيَةِ (التحفة ۸)

باب: ۸۔ جو شخص مقتول کے وارث کو قصاص یا دیت نہ لینے دے (اس کا گناہ)

۲۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ فِي عَمِيَّةٍ أَوْ عَصِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصَا ، فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَا . وَمَنْ قَتَلَ غَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ . وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ . لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ .

۲۶۳۵ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اندھا دھند لڑائی میں یا عصبیت کی بنا پر پتھر، کوڑا یا ڈنڈا مار کر قتل کر دیا، اسے قتل خطا کی دیت ادا کرنی پڑے گی۔ اور جس نے جان بوجھ کر قتل کیا، اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور جو کوئی قصاص لینے میں رکاوٹ بنے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض یا نفل عمل قبول نہیں ہوگا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① اندھا دھند لڑائی کا مطلب ہے کہ دو یا زبیاں آپس میں لڑ پڑیں اس میں کسی کو پتھر وغیرہ لگا جس سے وہ مر گیا۔ اس میں یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ فلاں شخص کس کی ضرب سے مرا ہے، لہذا کسی کو متعین کر کے قصاص تو نہیں لیا جاسکتا لیکن اس کا خون بے کار بھی نہیں کیا جاسکتا اس لیے دیت ضروری ہے۔ ② قصاص اللہ کا قانون ہے۔ اللہ کے قانون کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننا کفریہ حرکت ہے، لہذا لعنت کا باعث ہے۔ ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

۲۶۳۵ - [مسندہ صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، ح: ۴۷۹۴ عن محمد بن معمر به، وأخرجه أبو داود، ح: ۴۵۴۰ من حديث سليمان به.

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۱- ابواب الدیات

(المعجم ۹) - بَابُ مَا لَا قَوْلَ فِيهِ (التحفة ۹)

باب ۹- جس صورت میں قصاص نہیں

۲۶۳۶- حضرت نمران بن حارثہؓ اپنے والد (حضرت حارثہ بن ظفرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی کھائی پر تھوڑا سا مار کر جوڑ کے علاوہ دوسری جگہ سے بازو کاٹ دیا۔ اس نے نبی ﷺ سے شکایت کی۔ نبی ﷺ نے اسے دیت دلوانے کا حکم دے دیا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں تو قصاص لینا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیت لے لے“ اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے قصاص کا فیصلہ نہ دیا۔

۲۶۳۶- حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ] عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ دَهْمِ بْنِ قُرَّانٍ: حَدَّثَنِي نِغْرَانُ بْنُ جَارِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلَى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَقْصِلٍ. فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ لَهُ بِالْذِّيَّةِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْقِصَاصَ. فَقَالَ: «خُذِ الذِّيَّةَ. بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا». وَلَمْ يَقْضَ لَهُ بِالْقِصَاصِ.

۲۶۳۷- حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دام کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم کا قصاص نہیں نہ جسم کے اندرونی خلا (مثلاً پیٹ) تک پہنچ جانے والے زخم میں اور نہ ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دینے والی چوٹ میں قصاص ہے۔“

۲۶۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا رِشْدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ ابْنِ صُهَبَانَ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قَوْلَ فِي الْمَأْمُومَةِ وَلَا الْجَائِفَةِ وَلَا الْمُتَنَلِّةِ».

فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للالباني، رقم: ۲۱۹۰) بتاویں اس قسم کے زخم جن کا برابر برابر بدلہ نہ لیا جاسکے ان کا قصاص نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے مجرم کو اس سے کم یا زیادہ نقصان پہنچے جتنا اس نے پہنچایا ہے اس

۲۶۳۶- [سناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني: ۲/ ۲۶۰ من طريق أبي بكر بن عياش به، وتابعه أسد بن عمرو الجلي عنده، وانظر، ح: ۲۳۴۳ لحال دهم.

۲۶۳۷- [سناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/ ۶۵ من طريق أبي يعلى عن أبي كريب به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، رشدين بن سعد ضعفه ابن معين، وأبو حاتم الرازي، وأبو زرعة، والنسائي، وابن حبان، والجزجاني، وابن يونس، وابن سعد، وأبو داود، والدارقطني وغيرهم"، وله شاهد ضعيف في المطالب العالين، وروى البيهقي بإسناد حسن عن طلحة رفعه: ليس في المأمومة قود.



۲۱- أبواب الديات - دینوں سے متعلق احکام و مسائل

لیے ایسے معاملات میں مالی جرمانے (دیت) کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کا تعین زخم کی نوعیت اور شدت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْجَارِحِ يُقْتَلُ  
بِالْقَوْدِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- زخم لگانے والا قصاص کی بجائے فدیہ (دیت) دے دے

۲۶۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکاة وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک آدمی زکاة کے بارے میں ان سے لڑ پڑا۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا تو اسے (سر یا چہرے پر) زخم آ گیا۔ ان لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! قصاص دلوائیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم (دیت کے طور پر) ملے گی۔“ وہ نہ مانے۔ آپ نے (رقم میں اضافہ کر کے) فرمایا: ”تمہیں اتنی اتنی رقم ملے گی۔“ تو وہ مان گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ دے کر (عام اعلان کر کے) تمہاری رضامندی کی اطلاع دے دوں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”بنو لیت قبیلے کے یہ حضرات میرے پاس قصاص لینے کے لیے آئے تھے۔ میں نے انھیں اتنی اتنی رقم (دیت) کی پیشکش کی ہے۔ کیا تم لوگ راضی ہو؟“ انھوں نے کہا: جی نہیں۔ مہاجرین نے ان لوگوں کو سرزنش کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے انھیں

۲۶۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمٍ بْنَ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا. فَلَاحَهُ رَجُلٌ فِي صَدْقَتِهِ، فَضْرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ. فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوْدُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا» فَلَمْ يَرْضُوا. فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا». فَرَضُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِهِمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيَّيْنَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا. أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: لَا. فَهَمَّ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْفُوا. فَكَفُوا. ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَادَهُمْ. فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ



۲۶۳۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الديات، باب العامل يصاب على يديه خطأ، ح: ۴۵۳۴ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنفه، ح: ۱۸۰۳۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۵، ولم أجد تصريح سماع الزهري، وتقدم، ح: ۷۰۷، وباقى السند صحيح.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

بِرِضَاكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ  
 اُنھیں (دوبارہ) طلب فرما کر (دیت کی مقدار میں)  
 اضافہ فرمادیا اور فرمایا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انھوں نے  
 کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”میں لوگوں میں خطبہ  
 دے کر تمھاری رضامندی کی اطلاع دے رہا ہوں۔“  
 انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ تب نبی ﷺ نے خطبہ دیا پھر  
 (سب لوگوں کے سامنے ان سے) فرمایا: ”کیا تم راضی  
 ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى  
 يَقُولُ: تَقَرَّدَ بِهَذَا مَعْمَرٌ. لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ  
 غَيْرُهُ.  
 امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے محمد بن یحییٰ  
 سے سنا وہ فرما رہے تھے: اس روایت کو صرف معمر نے  
 بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ کسی سے یہ روایت مجھے  
 معلوم نہیں۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے  
 اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت  
 ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۲/۳۳) و سنن ابن ماجہ  
 بتحقيق الدكتور بشار عواد؛ رقم: ۲۶۳۸، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني؛ رقم: ۲۱۵۰) ② زخم کا بھی  
 قصاص ہوتا ہے۔ ③ قصاص کے عوض نقد جرمانہ (دیت) درست ہے۔ ④ دیت صرف اس وقت درست ہے  
 جب مدعی راضی ہو جائے۔ ⑤ جس معاملے میں یہ خطرہ محسوس ہو کہ عوام امیر (حاکم) پر اعتراض کریں گے تو اس  
 میں امیر کو ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے کہ اعتراضات کا دروازہ بند ہو جائے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ باب: ۱۱۔ نوزائیدہ بچے کی دیت

(التحفة ۱۱)

۲۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۶۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۶۳۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في دية الجنين، ح: ۱۴۱۰ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: حسن صحيح.

## ۲۱- أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیت کے بچے) کے قتل کی صورت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے پیہ نہ کھایا، چیخا نہ چلایا، ایسا تو کالعدم ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو شاعروں والی باتیں کرتا ہے۔ اس کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، [عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِعُرَّةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: أَنْعِقِلْ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ. وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَ. وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ. فِيهِ عُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».



54

🌞 فوائد و مسائل: ① جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو پیدا نہ ہوا ہو۔ ② بعض اوقات حاملہ عورت کے پیٹ پر چوٹ لگ جائے تو اس سے بچے کو ناقابلِ طافی نقصان پہنچتا ہے اور وہ پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو کر مردہ پیدا ہوتا ہے اس لیے یہ بھی قتل شمار ہوتا ہے۔ ③ ایسے بچے کا حکم عام مقتول کا نہیں اس کی دیت بھی سواونٹ نہیں بلکہ صرف ایک غلام یا لونڈی ہے البتہ اگر اس کی ماں بھی اس چوٹ سے فوت ہو جائے تو اس عورت کی پوری دیت ہوگی۔ ④ شرعی حکم کے مقابلے میں قبائلی رسم و رواج کی کوئی حیثیت نہیں۔ ⑤ شاعروں والی باتوں سے یہی مراد ہے کہ جس طرح عام شاعر جھوٹ موٹ اور غیر سنجیدہ باتیں کرتے ہیں ان کی علمی دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہوتی اسی طرح یہ باتیں بھی بے کار ہیں ان کی وجہ سے قانون تبدیل نہیں ہو سکتا۔

۲۶۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ. - يَعْنِي سِقْطَهَا. - فَقَالَ الْمُعْبِرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهِ بِعُرَّةٍ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ

۳۶۴۰- حضرت مسور بن مخرمہ (بن نوفل) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کا حمل ساقط ہو جانے کے بارے میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں اس قسم کے مقدمے میں ایک غلام یا ایک لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۲۶۶۰- أخرجه مسلم، القسامة والمحاربین، باب دية الجنین ووجوب الدية في قتل الخطأ وشبه العمد ... الخ، ح: ۱۶۸۳ عن ابن أبي شيبة به.

۲۱- ابواب الدیات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: اِنِّیْیَ بِمَنْ یَّشْهَدُ مَعَكَ . فَشَهِدَ مَعَهُ . کوئی آدمی حاضر کرو جو تمہارے ساتھ گواہی دے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے ساتھ گواہی دی۔

🌟 فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر شک نہیں کیا بلکہ مزید اطمینان کے لیے دوسرا گواہ طلب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مسئلہ ایک قانون کی حیثیت رکھتا ہے لہذا پورا اطمینان ضروری ہے۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ عام لوگ جب دیکھیں گے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی حدیث کے بارے میں سختی کرتے ہیں تو وہ بلا تحقیق حدیثیں روایت کرنے سے اجتناب کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۲۶۴۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ . -يَعْنِي فِي الْجَنِينِ- . فَقَامَ حَمَلُ ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ أَمْرَائَتَيْنِ لِي . فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَاحٍ فَقَتَلْتُهَا ، وَقَتَلْتُ جَنِينَهَا . فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ ، عَبْدٍ . وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا .

۲۶۴۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) اس معاملے میں نبی ﷺ کا فیصلہ دریافت فرمایا، یعنی پیٹ کے بچے کے قتل کے معاملے میں۔ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: میری دو بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی کمری ماری (اس طرح) اسے بھی قتل کر دیا اور اس کے پیٹ کے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام دلوائی اور حکم دیا کہ اس عورت کو (قصاص کے طور پر) قتل کر دیا جائے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① اصل قانون رسول اللہ ﷺ کا قول و عمل ہی ہے۔ ② اگر کسی مسئلے میں دلیل معلوم نہ ہو تو قرآن یا حدیث سے دلیل تلاش کرنا ضروری ہے۔ ③ حاملہ عورت کا قتل دوانسانوں کا قتل ہے، یعنی ماں اور بچے کا قتل۔ عورت کا حکم تو عام قتل ہی کا ہوگا، یعنی قصاص یا پوری دیت، مگر پیٹ کے بچے کی دیت صرف ایک غلام یا ایک لونڈی ہوگی۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ الْمِيرَاثِ مِنَ الدِّيَةِ

باب ۱۲- دیت میں سے ترکے کی تقسیم

(التحفة ۱۲)

۲۶۴۱- [استادہ صحیح] أخرجه أبو داود، الدیات، باب دية الجنين، ح: ۴۵۷۲ من حديث أبي عاصم به.

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: دیت عاقلہ کو ملے گی۔ اور عورت کو اپنے خاوند کی دیت (خون بہا) سے ترکے والا حصہ نہیں ملے گا حتیٰ کہ حضرت ضحاک بن سفیان رحمہ اللہ نے انھیں خط لکھ کر بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشیم ضبابی رحمہ اللہ کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ترکہ دلویا تھا (تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع فرمایا۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے غالباً اس بنا پر تھی کہ دیت قاتل کے عصبہ ادا کرتے ہیں لہذا وہ مقتول کے عصبہ رشتے داروں کو ملنی چاہیے اور بیوی عصبہ میں شامل نہیں۔ ② صحیح مسئلہ یہ ہے کہ دیت کی رقم بھی دوسرے ترکے کے حکم میں ہے لہذا جن جن وارثوں کو عام ترکہ ملتا ہے انھیں اسی حساب سے دیت کی رقم بھی بطور ترکہ ملے گی۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اجتہادی غلطی ممکن ہے اس لیے بعد کے علماء و ائمہ سے بالادلی غلطی صادر ہو سکتی ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث معلوم ہو جانے پر اجتہادی رائے سے رجوع کر لیا کرتے تھے۔ علماء کو یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَذَلِيِّ اللَّحْنَانِيِّ بِمِيرَاثِهِ مِنْ امْرَأَتِهِ الَّتِي قَتَلَتْهَا امْرَأَتُهُ الْأُخْرَى.

۲۶۴۲۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في المرأة تراث من دية زوجها، ح: ۲۹۲۷ من حديث سفیان به، وصححه الترمذی، ح: ۱۴۱۵، وابن الجارود، ح: ۹۶۶، وله شواهد عند الطبرانی: ۲۷۶/۵، ح: ۳۱۵۰ وغیره.

۲۶۴۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۳۲۶/۵، ۳۲۷، أطراف المسند: ۲/۶۴۰ من حديث الفضيل به، وإسحاق لم يدرك عبادة رضي الله عنه كما قال البخاري وغيره.

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے کہا ہے جبکہ حمل بن مالک بن نافع رحمہ اللہ کا تفصیل کا واقعہ پیچھے حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث (۲۶۲۱) میں گزر چکا ہے جسے محققین نے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قاتل قاتل اور قاتل قاتل ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت یوں لکھتے ہیں ”صحیح بما قبلہ“ بنا بریں دیت بھی مقتول عورت کا ترکہ ہے اس لیے اس میں سے بھی خاوند کو حصہ ملتا ہے جب کہ دیت دینا قاتل عورت کے عصبہ کے ذمے ہے اور خاوند عصبہ میں شامل نہیں بلکہ اصحاب الفروض میں سے ہے جس کا حصہ مقرر ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ باب: ۱۳۔ غیر مسلم کی دیت

(الصفحة ۱۳)

۲۶۴۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِنَانَةِ يَنْصَفُ عَقْلَ الْمُسْلِمِينَ، وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

۲۶۴۳۔ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رحمہ اللہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اہل کتاب کا خون بہا مسلمانوں کے خون بہا سے نصف ہے۔ اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔

فائدہ: یہودی اور عیسائی دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْقَاتِلِ لَا يَرِثُ باب: ۱۴۔ قاتل کو وراثت نہیں ملتی

(الصفحة ۱۴)

۲۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْأَمْصَرِيُّ: أَنَّ بَنَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ،

۲۶۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

۲۶۴۴۔ [إسناده حسن] \* عبدالرحمن بن الحارث بن عبدالله بن عباس المخزومي صدوق، وتابعه أسامة بن زيد (الترمذي، ح: ۱۴۱۳، وقال: حسن).

۲۶۴۵۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الفرانج، باب ما جاء في إبطال ميراث القاتل، ح: ۲۱۰۹ من حديث الليث به، وانظر، ح: ۳۴۵ لعلته، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۴۵۶۴ وغيره.

۲۱- ابواب الدیات

دعوتوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ: «الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ».

۲۶۴۶- حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مدج قبیلہ کے ایک آدمی ابوقادہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سواوشیاں وصول کر لیں۔ تیس حقے (تین سالہ اوشیاں) تیں جذعہ (چار سالہ اوشیاں) اور چالیس حاملہ اوشیاں۔ پھر فرمایا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے: ”قاتل کے لیے کوئی میراث نہیں۔“

۲۶۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ، قَتَلَ ابْنَهُ، فَأَخَذَ مِنْهُ عَمْرٌ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ. ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خِلْفَةً. فَقَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ».

فائدہ: قاتل کو وراثت کے حصے سے محروم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ بہت دفعہ قتل کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ قاتل مقتول کی وراثت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس قانون کی وجہ سے قاتل یہ سوچنے پر مجبور ہوگا کہ قتل کی صورت میں ترکہ تو ملے گا نہیں اس کے علاوہ سزائے موت کا خطرہ موجود ہے۔ اگر سزائے موت نہ بھی ملی تو دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس طرح مزید دولت ملنے کے بجائے پہلی دولت بھی ہاتھ سے جائے گی۔ یہ سوچ کر وہ قتل سے پرہیز کرے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَصَبَتِهَا، وَمِيرَاثُهَا لَوْلَدِهَا (التحفة ۱۵)  
باب: ۱۵- عورت کی دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہے اور اس کا ترکہ اس کی اولاد کے لیے ہے

۲۶۴۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَكْحُورٍ: أَنبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
۲۶۴۷- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ

۲۶۴۶- [حسن] أخرجه مالك في الموطأ (يحيى): ۸۶۷/۲ عن يحيى بن سعيد به، والسند منقطع، وله شاهد حسن عند أبي داود وغيره، وحسن البصري.

۲۶۴۷- [إسناده حسن] انظر، ح: ۲۶۲۶.

۲۱- أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

رَأَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَغْفَلَ الْمَرْأَةُ عَصَبَتَهَا، مَنْ كَانُوا. وَلَا يَرْتَوُوا مِنْهَا شَيْئًا. إِلَّا مَا فَضَّلَ عَنْ وَرَثَتِهَا. وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَفَلَهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا. فَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا.

فیصلہ صادر فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں گے وہ جو بھی ہوں۔ اور انھیں دیت میں سے ترکے کے طور پر کچھ نہیں ملے گا مگر وہی جو اس کے (اصحاب القروض) وارثوں سے بچ جائے۔ اور اگر عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے درمیان (ترکے کے طور پر) تقسیم ہوگی۔ وہی عورت کے قاتل کو قتل کر سکتے ہیں۔

۲۶۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مَجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّيَةَ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ. فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمُقْتُولَةِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِيرَاثُهَا لَنَا. قَالَ: «لَا. مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا».

۲۶۳۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دیت، قتل کرنے والی عورت کے عصبہ رشتہ داروں کے ذمے ڈالی۔ مقتول عورت کے عصبہ رشتہ داروں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا ترکہ ہمیں ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! اس کا ترکہ اس کے خاوند اور اس کے بچوں کے لیے ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للألبانی، رقم: ۲۶۳۹، وصحیح سنن أبی داود للألبانی، التحقیق الثانی، رقم: ۲۶۰۰، ۲۵۹۹) بتاریخ جس طرح مرد کے ذمے واجب ہونے والی دیت اس کی برادری ادا کرتی ہے اسی طرح عورت کے ذمے واجب ہونے والی دیت بھی عورت کی برادری (عاقلة) ادا کرے گی۔ (عاقلة کی وضاحت کے لیے دیکھیے فوائد حدیث: ۲۶۳۳) ② دیت کے اصولوں کا وراثت کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وراثت کی تقسیم کے اپنے اصول اور ضوابط ہیں وہ ان کے مطابق تقسیم ہوگی۔ ③ عصبہ رشتہ داروں کو وراثت میں وہ مال ملتا ہے جو اصحاب القروض کے حصے ادا کرنے کے بعد بچ جائے۔ اصحاب القروض اور ان کے حصوں کی تفصیل کے لیے علم میراث کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ ④ خاوند اصحاب القروض میں سے ہے۔ بیٹے قریب ترین عصبہ ہیں اس لیے خاوند کو اس کا مقرر حصہ دے کر باقی ترکہ بیٹوں میں تقسیم ہوگا۔ اگر مقتول

۲۶۴۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الديات، باب دية الجنين، ح: ۴۵۷۵ من حديث عبد الواحد به، وانظر، ح: ۱۱ لحال مجالد.



۲۱- ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

عورت کے بیٹے موجود نہ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ خاند کا حصہ نکال کر مقتول کے ان عصبہ رشتے داروں کو دلوں دیتے جنہوں نے مسئلہ پوچھا تھا۔ ⑤ مقتول کے وارث ہی یہ حق رکھتے ہیں کہ قاتل سے قصاص یا دیت لینے کا فیصلہ کریں یا معاف کر دیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ الْقِصَاصِ فِي السَّرِّ

باب: ۱۶- دانت توڑنے کا قصاص

(التحفة ۱۶)

۲۶۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،

۲۶۴۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ، عَمَةً أَنَسٍ، ثِيَّةً جَارِيَةً. فَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوْا. فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا. فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُكْسِرُ ثِيَّةَ الرَّبِيعِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ». قَالَ: فَرَضِي الْقَوْمَ، فَعَفَّوْا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ».

ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ انھوں (حضرت ربیع کے گھر والوں) نے معاف کر دینے کی درخواست کی، لیکن انھوں نے (فریق ثانی نے معاف کرنے سے) انکار کر دیا۔ انھوں نے دیت ادا کرنے کی پیشکش کی تو انھوں نے (دیت قبول کرنے سے بھی) انکار کر دیا۔ وہ لوگ (فریقین) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (میری بہن) ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے! اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انس! اللہ کا قانون تو قصاص ہی ہے۔“ (راوی نے کہا: پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا کوئی بندہ ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ پر (اعتماد کرتے ہوئے) قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔“



۲۶۴۹- أخرجه البخاري، الصلح، باب الصلح في الدية، ح: ۲۷۰۳، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۶۱۱، ۶۸۹۴ من طرق عن حميد به، وصرح بالسماع عنده، وتابعه ثابت عند مسلم، ح: ۱۶۷۵.

۲۱۔ ابواب الدیات دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فوائد و مسائل: ① دانت توڑنے پر بھی قصاص کا قانون نافذ ہوتا ہے، یعنی مجرم کا دانت توڑ دیا جائے یا دیت لے لی جائے یا معاف کر دیا جائے۔ ② ایک دانت توڑنے کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ ③ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رجب ۱۱ھ کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر ناراضی کا اظہار نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد کا اظہار تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل پھیر دے گا اور وہ دیت لینے پر راضی ہو جائیں گے یا معاف کر دیں گے۔ ④ کسی معزز شخصیت کے لیے قانون تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ کی عظمت اور رفعت مقام کا اظہار ہے۔

(المسجم ۱۷) - بَابُ دِيَةِ الْأَسْنَانِ

باب: ۱۷۔ دانتوں کی دیت

(التحفة ۱۷)

۲۶۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب دانت برابر ہیں۔ سامنے کا دانت اور ڈاڑھ برابر ہیں۔“

۲۶۵۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ. الْأَشْيَئَةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ».

۲۶۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

۲۶۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّابِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَبِيْقٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ التَّحَوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَضَى فِي السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ.

🕌 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کا دانت توڑ دے تو اس کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے۔ ② جتنے دانت توڑے جائیں اتنے ہی جرمانہ بڑھتا چلا جائے گا، یعنی ایک دانت کے بدلے میں پانچ اونٹ ہوں گے، خواہ ان کا مجموعہ

۲۶۵۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، والديات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۹ عن العباس العنبري به.

۲۶۵۱۔ [إسناده صحيح] وقال أبو صبري: "هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ".

۲۱- أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

پورے انسان کی دیت (سواوٹ) سے بھی زیادہ ہو جائے۔ ⑤ دانتوں کے مقام یا فائدے کے فرق کی بنا پر ان کی دیت میں فرق نہیں ہوگا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ باب: ۱۸- انگلیوں کی دیت

(التحفة ۱۸)

۲۶۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں۔“ یعنی خضر  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (چھوٹی انگلی) بصر (چھوٹی کے ساتھ والی انگلی) اور  
وَابْنُ [أَبِي] عَدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ» يَغْنِي  
الْخِصْرَ وَالْبَصَرَ وَالْإِبْهَامَ.



۲۶۵۳- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے  
الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں  
سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، سب (آپس میں) برابر ہیں۔ ان کی دیت دس دس  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اوتھ ہے۔“  
قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ. فِيهِنَّ عَشْرُ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ».

۲۶۵۴- حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمَرْجَى: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۵۲- أخرجه البخاري، الديات، باب دية الأصابع، ح: ۶۸۹۵ عن ابن بشار به مختصراً.

۲۶۵۳- [صحیح] أخرجه البيهقي: ۸/ ۸۹، ۹۲ من حديث سعيد عن مطر الوارق به مطولاً، وتابعه حسين المعلم (أبو داود، ح: ۴۵۶۲، وإسناده حسن)، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۱، وللحديث شواهد كثيرة جداً، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۱۲۹۱، وابن الجارود، ح: ۷۸۰ من حديث ابن عباس به نحو المعنى، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وطريق ابن ماجه حسنه البوصيري.

۲۶۵۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب ديات الأعضاء، ح: ۴۵۵۶ من حديث سعيد به، وصرح بالسمع عند البيهقي: ۸/ ۹۲، وللحديث طرق أخرى عند أبي داود وغيره، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۷.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

السَّمَرَقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: هَبْ نَبِيَّ ﷺ نَافِلًا: "الْكَلْبَانِ بَرَابَرِ مَيْمَنٍ"  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ  
الثَّمَارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ  
ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ».

🕌 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی کسی کی ایک انگلی کاٹ دے تو اس کا جرمانہ دس اونٹ ہیں۔ ② ایک سے زیادہ انگلیاں کٹ جانے کی صورت میں ہر انگلی کا جرمانہ دس اونٹ ہوگا۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْمَوْضِحَةِ  
(التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے

۲۶۵۵- حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ: رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ».

🕌 فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: "موضحہ وہ زخم ہے جس سے ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ جس موضحہ کا جرمانہ پانچ اونٹ ہے وہ ایسا موضحہ ہے جو سر اور چہرے میں ہو۔ کسی اور عضو پر اگر موضحہ زخم لگے تو اس پر مناسب نقد جرمانہ ہے۔" (النهاية - مادہ: موض)

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَتَنَعَ يَدَهُ فَتَنَرَ ثَنَايَاهُ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ اگر ایک آدمی دوسرے کو دانت سے کاٹے اور اس کے ہاتھ کھینچنے پر کاٹنے والے کے دانت اکھڑ جائیں (تو کیا حکم ہے؟)

۲۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۶۵۵- [حسن] انظر، ح: ۲۶۵۳، ولهذا طرف منه.

۲۶۵۶- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث، ح: ۴۷۶۹ من ۴۷۶۹

۲۱۔ ابواب الدیات

دنیوں سے متعلق احکام ومسائل

امیہ سے روایت ہے ان دونوں نے فرمایا: غزوہ تبوک میں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ ہمارا ایک دوست تھا۔ راستے میں اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ آدمی نے اپنے ساتھی کے ہاتھ پر دانت سے کاٹ لیا، ساتھی نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ وہ اپنے دانت کی دیت لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی اپنے بھائی کا ہاتھ اس طرح چبا ہے جس طرح اونٹ (کسی کا ہاتھ) چبا جاتا ہے پھر دیت مانگنے آ جاتا ہے۔ اس دانت کی کوئی دیت نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کو بدر (دیت کا حق نہ رکھنے والا) قرار دے دیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمِّيهِ يَغْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنِي أُمِّيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا. فَأَقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَنَحْنُ بِالطَّرِيقِ. قَالَ: فَعَضَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ. فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ. فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَمِسُ عَقْلَ ثَنِيَّتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كِعَضَاضِ الْفَحْلِ. ثُمَّ يَأْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا» قَالَ: فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.



۲۶۵۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے بازو پر دانت سے کاٹ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کانٹے والے کا دانت ٹوٹ کر گر گیا۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے دانت کو دیت کا حق نہ رکھنے والا قرار دے دیا۔ اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسے کاٹنا ہے جیسے اونٹ کاٹ کھاتا ہے۔“

۲۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ. فَتَرَغَّ يَدَهُ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتُهُ. فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ: «يَقْضِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ».

«حَدِيثُ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهِ، وَصَرَحَ بِالسَّمَاعِ عِنْدَ أَحْمَدَ: ۲۲۳، ۲۲۲/۴، وَغَيْرِهِ، وَلَهُ شَوَاهِدٌ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ، انْظُرِ الْحَدِيثَ الْآتِيَّ.

۲۶۵۷۔ أخرجه البخاري، الديات، باب إذا عض رجلًا فوقعت ثنياه، ح: ۶۸۹۲، ومسلم، القسامة والمحاربين، باب النصال على نفس الإنسان وعضوه إذا دفعه المصول عليه... الخ، ح: ۱۶۷۳ من حديث قتادة به، وصرح بالسماح.

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل  
 فائدہ و مسائل: ① جس پر حملہ کیا جائے وہ اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے۔ ② اس کوشش میں اگر حملہ آور کو نقصان پہنچ جائے تو اسے دوسرے سے جرمائد نہیں دلایا جائے گا۔

(المعجم ۲۱) - باب: لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ  
 باب: ۲۱۔ غیر مسلم کے قصاص میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا (الصحفة ۲۱)

۲۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ عَمْرٍو الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: لَا. وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا عِنْدَ النَّاسِ. إِلَّا أَنْ يَرْزُقَ اللَّهُ رَجُلًا فَهَمًّا فِي الْقُرْآنِ. أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. فِيهَا الدِّيَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

۲۶۵۸۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو (دوسرے) لوگوں کے پاس نہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، قسم ہے اللہ کی! ہمارے پاس تو وہی کچھ ہے جو لوگوں کے پاس ہے، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو قرآن کی سمجھ عطا فرمادے یا جو اس نوشتے میں ہے۔ اس تحریر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمائے ہوئے دیت کے مسائل تھے اور یہ (لکھا ہوا تھا) کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

فائدہ و مسائل: ① حضرت علی رحمہ اللہ کے زمانے میں بعض لوگوں نے خود ان کے بارے میں غلط باتیں مشہور کر دی تھیں۔ حضرت علی رحمہ اللہ نے ہر ممکن حد تک ان غلط عقائد کی تردید فرمائی۔ ② حضرت علی رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ”علم باطن“ عطا فرمایا تھا جو شریعت کے ظاہری علم سے مختلف ہے۔ موجودہ تصوف کے سلسلے بھی اسی تصور پر قائم ہیں۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔ تزکیہ نفس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہ کوئی خفیہ علم نہیں۔ ③ حضرت علی رحمہ اللہ کی طرف ”علم جہر“ بھی منسوب ہے۔ جس کے ذریعے سے لوگ اپنے خیال میں ماضی اور مستقبل کی غیب کی باتیں معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ سب بے بنیاد ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور کو علم الغیب جاننے والا تسلیم کرنا قرآن کی بہت سی آیات کا انکار ہے۔ ④ قرآن مجید میں غور و تدبر کر کے علمی نکات دریافت کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ علم حاصل کرنا اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کو سنوارنا اصل مطلوب ہے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث نبوی

۲۱۔ آیوب الدیات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

تحریر کرتے اور اسے محفوظ رکھتے تھے کیونکہ وہ اسے شریعت کا لازمی حصہ سمجھتے تھے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔  
⑤ اگر مسلمان کسی ذی کو قتل کر دے تو قصاص کے طور پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت دلائی جاسکتی ہے۔

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔“  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ».

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَسَنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلامی سلطنت میں رہنے والے غیر مسلم کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کا فرض ہے۔ ② ذی کو اس وقت تک قتل کرنا جائز نہیں جب تک وہ کوئی ایسا جرم نہ کرے جس سے اس کا معاہدہ ختم ہو جائے مثلاً: قرآن مجید کی بے حرمتی یا نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی وغیرہ۔

(المعجم ۲۲) - بَاب: لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بَاب: ۲۲۔ باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے (النهضة ۲۲)

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۶۵۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/۲۱۵ من حديث عبدالرحمن بن عياش به مطولاً، وإسناده حسن، وللحديث طرق عن عمرو بن شعيب عند أبي داود، ح: ۴۵۰۶، وأحمد: ۲/۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۲، وغيرهما، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۶۰۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل حش، انظر، ح: ۲۴۴۶، وللحديث طرق عند أبي داود، ح: ۴۵۰۶، ۴۵۳۰، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۹۹ وغيرهما.

۲۶۶۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي به، انظر، ح: ۲۵۹۹ من هذا الكتاب، وللحديث شواهد ضعيفة، وانظر الحديث الآتي.

۲۱- أبواب الديات - دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹے کے بدلے میں باپ کو قتل نہ کیا جائے۔“

۲۶۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ».

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن اور صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱/۳۹۲۳، والإرواء: ۱/۲۷۱، رقم: ۲۲۱۳، وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۲۶۶۲) بتا بریں ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اولاد قتل ہو جائے تو ماں یا باپ کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دوسری مناسب سزا ضروری ہے جیسے کہ حدیث ۲۶۳۶ میں دیت لینے کا ذکر ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَاب: هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ؟ (النخبة ۲۳)

باب: ۲۳- کیا غلام کے بدلے میں آزاد کو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا؟

۲۶۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۶۲- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الرجل يقتل ابنه يقاد منه أم لا؟، ح: ۱۴۰۰ من حديث أبي خالد الأحمر به \* والحجاج بن أرطاة تقدم حاله، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وعن ابن عجلان به عند البيهقي: ۳۸/۸، وغيره، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۸، وغيره، وابن عجلان، عن ابن عجلان، ح: ۱۹۶۷، وللحديث طرق أخرى، وقال عبدالحق الإشبيلي: "هذه الأحاديث كلها معلولة، لا يصح منها شيء" (تلخيص: ۱۷/۴).

۲۶۶۳- [حسن] أخرجه أبوداود، الديات، باب من قتل عبده أو مثل به أيقاد منه؟، ح: ۴۵۱۷ من طريق سعيد به، وتابعه شعبة وغيره (أبوداود، ح: ۴۵۱۵، وحسنه الترمذي: ۱۴۱۴، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۴/۳۶۷، ۴۴۰۰).



۲۱۔ أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ. وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اسے قتل کر دیں گے“ اور جس نے غلام کے ناک کان کاٹے، ہم بھی اس کے ناک کان کاٹ دیں گے۔“

۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَا: قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مَتَّعِدًا. فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةً. وَنَفَاهُ سَنَةً. وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۲۶۶۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو عہد اقل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں (کے مال غنیمت) میں سے اس کا حصہ ختم کر دیا۔



باب ۲۴۔ قاتل جس طرح قتل کرے  
اس سے اسی طرح قصاص لیا جائے

(المعجم ۲۴) - بَابُ يُقْتَلُ مِنَ الْقَاتِلِ  
كَمَا قَتَلَ (النحفة ۲۴)

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا. فَرَضَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۲۶۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا سر دو پتھروں کے درمیان پھیل کر اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس (قاتل) کا سر دو پتھروں کے درمیان پھیل دیا۔

«ووافقه الذهبي» حسن عن سمرة حسن، تقدم، ح: ۲۱۸۳.

۲۶۶۴۔ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لضعف إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، وتقدم، ح: ۳۴۵، وتدليس إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ، ح: ۷۵".

۲۶۶۵۔ أخرجه البخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الإشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، ح: ۱۳، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۶۸، ۸۴، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، الخ، ح: ۱۶۷۲.

من حديث همام به.

۲۱۔ ابواب البیات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ نَدْلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا. فَقَالَ لَهَا: «أَنْتِ فُلَانٌ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا. ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ. فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ جَعْرَيْنِ.

۲۶۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ شُرُوفِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شُعْبَانَ، جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ هَوَاتِي: ۲۶۶۷۔

۲۶۶۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندنی کے زیوروں کے لیے قتل کر دیا۔ (ابھی فوت نہیں ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دی گئی۔) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تجھے فلاں آدمی نے قتل کیا ہے؟“ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر دوبارہ (کسی اور کا نام لے کر) پوچھا تو اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ تیسری بار (اس یہودی کا نام لے کر) پوچھا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (مجرم) کو دو پتھروں کے درمیان (سر پھیل کر) قتل کر دیا۔

فائدہ و مسائل: ① پتھروں کے درمیان قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سر پتھر پر رکھ کر اوپر سے دوسرا پتھر مارا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گئی۔ ② گواہی کے معاملے میں واضح اشارہ کلام کے حکم میں ہے۔ نماز میں اس قسم کا اشارہ کلام کے حکم میں نہیں۔ (صحیح البخاری) الکسوف، باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، حدیث: (۱۰۵۳) سرائے موت اسی طرح دی جائے جس طرح قاتل نے قتل کیا ہو۔

باب: ۲۵۔ قصاص صرف تلوار سے قتل کر کے لیا جائے (المعجم ۲۵) - بَاب: لَا قَوْدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ (التحفة ۲۵)

۲۶۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ شُرُوفِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شُعْبَانَ، جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ هَوَاتِي: ۲۶۶۷۔

۲۶۶۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔“

۲۶۶۷۔ أخرجه البخاري، الطلاق، باب الإشارة في الطلاق والأمور، ح: ۵۲۹۵، تعليقاً، ۶۸۷۷، ۶۸۷۹، مسلم، القسامة والمعارين، الباب السابق، ح: ۱۶۷۲ من حديث شعبة به. ۲۶۶۷۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ۱۸۴/۳ من حديث أبي عاصم به \* جابر السبيعي، تقدم، ح: ۳۵۶، وأبو عازب مسور (تقريب)، وانظر الحديث الآتي.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ».

۲۶۶۸۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قصاص صرف تلوار سے ہوتا ہے۔“

۲۶۶۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ».

باب: ۲۶۔ کوئی کسی کے جرم کا ذمے دار نہیں

(المعجم ۲۶) - بَاب: لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (التحفة ۲۶)

۲۶۶۹۔ حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”سنو! کوئی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی پر جرم نہیں کرتا۔ نہ باپ کے جرم کی ذمے داری اس کے بیٹے پر ہے نہ بیٹے کے جرم کی ذمے داری اس کے باپ پر ہے۔“

۲۶۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ».

۲۶۷۰۔ حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۶۶۸۔ [إسناده ضعيف] \* الحسن عمن، وتقدم، ح: ۷۱، وفيه علة أخرى، وأخرج الدارقطني: ۱۰۵/۳ بإسناد حسن عن مبارك عن الحسن مرسلًا، وقال: قال يونس: قلت للحسن عمن أخذت هذا؟ قال: سمعت النعمان بن بشير يذكر ذلك، يعني أنه موقوف عليه، والله أعلم.

۲۶۶۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۹۸، ۴۹۹ من حديث شيبه به، وأصله في سنن أبي داود، ح: ۳۳۴ وغيره.

۲۶۷۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الدارقطني: ۴۴، ۴۳/۳ من حديث ابن نمير به مطولًا، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۸۳، والحاكم: ۶۱۱/۲، ۶۱۲، والذهبي، والبوصيري.

فائدة: رواه الفضل بن موسى عن يزيد بن زياد بن أبي الجعد عن أبي صخر جامع بن شداد عن طارق بن عبد الله المحاربى به.

۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ : حَدَّثَنَا جَمَاعٌ بَنُ شَدَادٍ، عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ، يَقُولُ : «لَا تَجْنِي أُمَّ عَلَى وَلَدٍ. أَلَا لَا تَجْنِي أُمَّ عَلَى وَلَدٍ».

ہے انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے حتیٰ کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئی۔ آپ نے فرمایا: ”سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔ سنو! کسی ماں کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں۔“

۲۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحَرِّ، عَنِ الْخَشْخَاشِ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ : أَكُثُّ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ ابْنِي. فَقَالَ : «لَا تَجْنِي عَلَيْهِ، وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ».

۲۶۷۱۔ حضرت خشخاش عنبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے جرم کی پرش اس سے نہیں ہوگی اور اس کے جرم کی پرش تجھ سے نہیں ہوگی۔“

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَصِمٍ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ مَرْبُكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى».

۲۶۷۲۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی جان کے جرم کی ذمہ داری دوسری جان پر نہیں۔“

❦ فوائد و مسائل: ① مجرم کے جرم کی سزا اس کے باپ، بیٹے، بھائی یا دوست وغیرہ کو نہیں دی جاسکتی۔ ② مفرد مجرم کو پکڑنے کے لیے اس کے اقارب پر سختی کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ ③ مشکوک شخص سے اقرار کرانے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے۔ ④ مشکوک یا مجرم شخص سے اس کے شریک جرم ساتھیوں کے

۲۶۷۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۴۴، ۳۴۵ عن هشيم أنا يونس بن عبيد به، وقال: قال هشيم مرة يونس قال: أخبرني مخر عن حصين بن أبي الحر\* (وانظر المسند: ۵/ ۸۱)، فالسند ضعيف لجهالة المخبر، والحديث السابق شاهد له، وللحديث طريق آخر عند البيهقي: ۸/ ۲۷.

۲۶۷۲۔ [إسناده حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات، وأبو العوام اسمه عمران بن داود، وإن ضعفه النسائي فقد وثقه الجمهور".

۲۱- أبواب الديات

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

بارے میں معلوم کرنے کے لیے مناسب حد تک سختی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ایسے قرائن موجود ہوں جن سے اس کا مشکوک و مجرم ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْجُبَارِ (التحفة ۲۷) باب: ۲۷- جن چیزوں میں دیت نہیں

۲۶۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ. وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ. وَالْبِئْرُ جُبَارٌ.»

۲۶۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم ہر (رائیگاں) ہے۔ اور کان (میں گر کر آنے والا زخم) ہر ہے اور کنواں ہر ہے۔“

۲۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ.»

۲۶۷۴- حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جانور کا پہنچایا ہوا زخم ہر (رائیگاں) ہے اور کان ہر ہے۔“

۲۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ. وَالْعَجَمَاءُ الْبَهِيمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرِهَا.

۲۶۷۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کان ہر (رائیگاں) ہے کنواں ہر ہے اور چوپائے کا پہنچایا ہوا زخم ہر ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: عجماء سے مراد

۲۶۷۳- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۰۹.

۲۶۷۴- [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۱۴، ح: ۶۰ من حديث كثير به \* كثير ضعيف جداً، منهم، تقدم ح: ۱۶۵، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۷۵- [صحیح] وقال البوصيري: "منقطع"، وانظر، ح: ۲۶۴۳، لعلته، وح: ۲۶۷۳ شاهد له.



۲۱۔ ابواب الدیات : دیتوں سے متعلق احکام و مسائل  
وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدْرُ الَّذِي لَا يُعْرَمُ۔  
موسیٰ وغیرہ جانور ہیں۔ اور جبار، یعنی بدر وہ ہوتا ہے  
جس کا کوئی تاوان (یادیت وغیرہ) نہ ہو۔

۲۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ بدر (رائیگاں) ہے  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اور کنواں بدر ہے۔“  
النَّارُ جُبَارٌ، وَالْبُرُّ جُبَارٌ۔

نوائد و مسائل: ① ہدر کے معنی رائیگاں ہونا، بیکار لغو بے فائدہ اور بے مقصد ہو جانا، اسی طرح رائیگاں  
کرنا بے کار اور بے مقصد بنانا ہیں، یعنی یہ لازم اور متعدی دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ موسیٰ کے بدر ہونے  
کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے اور اسی اثنا میں کسی کو زخمی کر دے یا ہلاک کر دے تو جانور  
کے مالک پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ اس سے قصاص یا دیت کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ② معدنی چیزیں  
ٹکانے کے لیے جو کان کھودی جاتی ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مزدور کان میں کام کر رہا ہے کہ اوپر سے پتھر  
گرا یا بچھے سے پتھر گر کر راستہ بند ہو گیا جس کی وجہ سے وہ مزدور فوت ہو گیا۔ اس صورت میں کان کا مالک قاتل  
شمار نہیں ہوگا۔ اس پر قتل خطا والی دیت بھی لازم نہیں ہوگی۔ ③ کنویں کے بدر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی  
مختص کنویں سے پانی ٹکانے کی کوشش میں کنویں میں گر پڑے یا کوئی اور ایسا حادثہ پیش آ جائے تو کنویں کا مالک  
ذمہ دار نہیں ہوگا۔ ④ آگ بدر ہونے کی یہ صورت ہے کہ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت سے آگ جلائی ہو  
اس کی چنگاریاں اڑ کر کسی کی چیز پر پڑ گئیں جن کو روکنا آگ جلانے والے کے بس میں نہ تھا۔ اس صورت میں  
آگ سے بچنے والے نقصان کی ذمہ داری آگ جلانے والے پر نہیں ہوگی اور اس سے تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْقَسَامَةِ (الحفۃ ۲۸) باب : ۲۸۔ قسامت کا بیان

۲۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ : حَدَّثَنَا  
يُزَيْدُ بْنُ عُمَرَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ : حَدَّثَنِي  
أَبُو ثَلَيْبٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ : حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے  
کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ  
بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تنگ دلی کی وجہ سے

۲۶۷۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الديات، باب في النار تعدى، ح: ۴۵۹۴ من حديث عبد الرزاق به،  
وهو في الصحيفۃ الصحيفۃ للإمام همام بن منبه رحمه الله، تقدم، ح: ۱۳۸، وأصله متفق عليه.

۲۶۷۹۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كتاب الحاكم إلى عماله والقاضي إلى أمانته، ح: ۷۱۹۲ من حديث  
مالك به، وسلم، القسامة والمحاربين . . . ، باب القسامة، ح: ۶/۱۶۶۹ من حديث بشر بن عمر به.

## ۲۱۔ ابواب الدیات

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

(روزی کی تلاش میں) خیر گئے۔ (وہاں) کسی نے آ کر محیسہؓ کو بتایا کہ عبداللہ بن ہبل کو قتل کر کے خیر کے ایک کنویں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ محیسہؓ نے یہودیوں کے پاس جا کر انہیں کہا: قسم ہے اللہ کی! تمہیں نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ (خیر سے) اپنے قبیلہ والوں کے پاس گئے اور انہیں صورت حال بتائی، پھر محیسہؓ (ﷺ) اپنے بڑے بھائی حویصہؓ (ﷺ) اور حضرت عبدالرحمن بن ہبلؓ کے ساتھ (نبی ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ محیسہؓ نے بات شروع کرنی چاہی کیونکہ (حادثے کے وقت) خیر میں وہی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے محیسہؓ سے فرمایا: ”بڑے کا لحاظ کرو“، یعنی جو عمر میں بڑا ہے (اسے بات کرنے دو)۔ چنانچہ حویصہؓ نے بات کی، پھر ان کے بعد محیسہؓ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا وہ تمہارے مقتول کی دیت دیں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں اہل خیر کے نام لکھا۔ انہوں نے (جواب میں) لکھا: قسم ہے اللہ کی! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حویصہؓ، محیسہؓ اور عبدالرحمنؓ سے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھاتے ہو اور اپنے آدمی (مقتول) کا خون بہا (دیت) لینے کے مستحق بنے ہو؟“ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (قسمیں کھا کر خود کو بے گناہ ثابت کر دیں گے)“ انہوں نے کہا: وہ مسلمان

ابن حنیف، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجَالٍ مِنْ كُتُبَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْرٍ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ. فَأَتَيْتِ مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَأُلْقِيَ فِي قَبِيرٍ أَوْ عَيْنٍ بِخَيْرٍ. فَأَتَى يَهُودٌ، فَقَالَ: أَنْتُمْ، وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ. ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حَوَيْصَةُ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ. فَلَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ بِتَكَلُّمٍ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْرٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: «كَبِّرْ، كَبِّرْ» يُرِيدُ السَّلَامَ. فَتَكَلَّمَ حَوَيْصَةُ. ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ» فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَكَتَبُوا: إِنَّا، وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: «تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحْشِقُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَتَحْلِفْ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: نَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ. فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ. حَتَّى أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ.

نہیں (ان کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا معمولی بات ہے۔) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے عبداللہ بن کھل رضی اللہ عنہ کی دہت دے دی۔ اور ان کے پاس سو اونٹنیاں بھیج دیں۔ اور وہ ان کے گھر پہنچا دی گئیں۔

قَالَ سَهْلٌ: فَلَمَذَ رَكْصَتِي مِنْهَا نَاقَةً  
حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک سرخ  
اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری تھی۔

🕌 **فوائد و مسائل:** ① جب کوئی شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتلوں کا پتہ نہ چلے تو مدعی قبیلہ کے پچاس آدمی ملھوکو افراد کے بارے میں قسم کھائیں کہ یہ ہمارے قاتل ہیں۔ اگر وہ قسم کھالیں تو مدعا علیہم سے دیت دلوائی جائے گی۔ اگر یہ لوگ قسم نہ کھائیں تو مدعا علیہم میں سے پچاس آدمی یہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا، نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کریں تو ان پر ضروری ہوگا کہ قاتل کو پیش کریں اور اگر وہ قسم کھالیں تو وہ بری ہو جائیں گے اور ان سے دیت وصول نہیں کی جائے گی۔ اس صورت میں دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ ② قسم کھانے والوں میں کوئی بچہ عورت غلام یا مجنون شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پچاس افراد کی تعداد مکمل نہ ہو سکے تو جتنے افراد موجود ہیں وہی پچاس قسموں کی تعداد پوری کریں۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از محمد فؤاد عبد الباقی) ③ اہم معاملات میں بزرگوں کو بات کرنی چاہیے نیز بزرگوں کی موجودگی میں نوجوانوں کو بات کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔

۲۶۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جُوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ، ابْنَتِي مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، ابْنَتِي سَهْلٍ. خَرَجُوا يَتَأَوُّنَ بِحَيْرٍ. فَعُدِّي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقُتِلَ. فَذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تُقْسِمُونَ وَتَسْتَحِقُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَفَّ

۲۶۷۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسعود کے بیٹے حویصہ اور محیصہ (رضی اللہ عنہما) اور سہل کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن (رضی اللہ عنہما) غلہ لینے خیبر گئے۔ (وہاں) عبداللہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا گیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم قسمیں کھا کر (دیت کے) مستحق بنتے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جب کہ ہم نے دیکھا

٢٧٨- [صحيح] أخرجه ابن أبي شيبة: ٣٧٨/٩ عن أبي خالد به، وضعفه البوصيري لعننة الحجاج بن أرطاة،  
م: ٢٦٦٢، والحديث السابق شاهد له.



۲۱۔ ابواب الدیات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہودی (قسمیں کھا کر) تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! تب تو وہ ہمیں قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ (وہ جسے چاہیں گے قتل کر کے پچاس جھوٹی قسمیں کھا لیا کریں گے۔) تب رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس (بیت المال) سے اس کی دیت ادا فرمادی۔

نَفْسِمُ وَلَمْ تَشْهَدْ؟ قَالَ: «فَتَبَرَّئُكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا تَقْتُلْنَا. قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

(المعجم ۲۹) - بَابُ مَنْ مَثَلَ بِعَبْدِهِ فَهُوَ حُرٌّ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۹۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا مثلاً کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹۔ حضرت سلمہ بن روح بن زباع اپنے دادا (حضرت زباع بن روح جدای رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے اپنے غلام کو خسی کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے مثلاً کی وجہ سے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

۲۶۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ رُوحِ بْنِ زُبَاعٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَخْصَى غُلَامًا لَهُ. فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَثَلَةِ.

۲۶۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی چیخا چلاتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟“ اس نے کہا: میرے آقا نے مجھے اس کی ایک لونڈی کا بوسہ لیتے دیکھ لیا تو اس نے میرے مردانہ اعضاء کاٹ ڈالے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کو

۲۶۸۰ - حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمَرْجَى السَّمَرَقَنْدِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَارَ خَافًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: سَبَّيْتُ رَأْيِي أَقْبَلَ جَارِيَةً



۲۶۷۹۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۲۶۹/۵، ح: ۵۳۰۲ من حديث عبدالسلام بن حرب به، وضعفه البوصيري من أجل إسحاق بن أبي فروة، ح: ۳۴۵، والحديث الآتي شاهد له.

۲۶۸۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الدييات، باب من قتل عبده أو مثله به، ح: ۴۵۱۹ من حديث أبي حمزة به، وأخرجه أحمد، والطبراني، ح: ۵۳۰۱ من طريق معمر، وابن جريج عن عمرو بن شعيب به.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

لَهُ، فَجَبَّ مَذَاجِيْرِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ميرے پاس لاؤ۔“ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ پکڑا نہ  
 «عَلَيَّ بِالرَّجُلِ» فَطُلِبَ فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ. جاسکا تو رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ”جا تو  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَذْهَبْ. فَأَنْتَ حُرٌّ» آزاد ہے۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میری مدد کون  
 قَالَ: عَلَى مَنْ نُصْرَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ يَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَرْقَيْتَنِي مَوْلَايَ؟ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ». کرے گا؟ راوی نے کہا: اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر  
 میرے آقا نے مجھے دوبارہ غلام بنا لیا تو مجھے کون  
 چھڑائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مومن“ یا  
 فرمایا: ”ہر مسلمان (تیری مدد کرے گا)۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی شخص اپنے غلام کے اعضاء کاٹ دے تو آقا سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔  
 ② غلام سے اگر ایسی زیادتی کی جائے جس کی سزا قصاص ہے تو غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ③ اعضاء سے مراد  
 ناک، کان یا ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَاب: أَعْفَى النَّاسِ قِتْلَةً،  
 أَهْلُ الْإِيمَانِ (التحفة ۳۰)

باب: ۳۰۔ مومن قتل کرتے وقت بھی  
 سب لوگوں سے زیادہ تقویٰ کا  
 خیال رکھتے ہیں

۲۶۸۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ  
 شِبَاكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:  
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ  
 أَعْفَى النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ».

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
 حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكِ،  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هُنَيْئِ بْنِ نُوَيْرَةَ، عَنْ  
 عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۶۸۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۹۳/۱ من حديث هشيم أنبا مغيرة به، وانظر الحديث الآتي لعله.  
 ۲۶۸۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في النهي عن المثلة، ح: ۲۶۶۶ من حديث مغيرة به،  
 وانظر، ح: ۲۰۷۴ لنديس إبراهيم النخعي \* وهنئ بن نويرة مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دینوں سے متعلق احکام ومسائل

﴿إِنَّ أَغْفَ النَّاسِ قِتْلَةً، أَهْلَ الْإِيمَانِ﴾.

☀ فائدہ: مذکورہ دونوں روایتیں اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہیں تاہم صحیح مسلم میں اسی مفہوم کی روایت موجود ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو راحت پہنچائے (ممکن حد تک کم سے کم تکلیف پہنچائے)“ (صحیح مسلم، الصيد والذبايح، باب الأمر بالاحسان الذبح والقتل، وتحديد الشفرة، حدیث: ۱۹۵۵، و سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۱۷۰)

(المعجم ۳۱) - بَابُ: الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ  
وَمَاؤُهُمْ (التحفة ۳۱)

۲۶۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّغْنَانِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ. وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. يَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَيَرُدُّ عَلَى أَقْصَاهُمْ».

۲۶۸۳ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے خون باہم، ہم مرتبہ ہیں۔ وہ دوسروں (غیر مسلم دشمنوں) کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ ان کا ادنیٰ بھی معاہدہ کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی قیمت ادا کرے گا جو سب سے دور (اور دشمن سے بالکل قریب) ہے۔“



☀ فوائد ومسائل: ① خون برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قصاص اور دیت کے معاملات میں کسی ادنیٰ اور اعلیٰ کا فرق نہیں نہ قبائل کے لحاظ سے نہ غریب امیر ہونے کے لحاظ سے۔ سب کے حقوق برابر ہیں۔ اسی طرح بچہ اور بڑا بھی ایک ہی حکم میں ہے۔ ② مسلمانوں کو دشمن کے خلاف بالکل متحد ہونا چاہیے ورنہ پوری قوم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ③ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو دشمن سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔ ④ اگر کسی غیر مسلم کو ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان دے دے تو سب مسلمانوں کے لیے اس کی پابندی ضروری ہے۔ ⑤ کوئی مجاہد قیمت کا مال خود ہی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا بلکہ اسے چاہیے کہ قیمت کم ہو یا زیادہ امیر لشکر کے پاس جمع کرائے پھر اپنے حصے کے مطابق وصول کرے۔ یہ نہ سوچے کہ امیر دور ہے اور اگر وہاں یہ تھوڑی سی چیز پہنچاؤں گا تو ہو سکتا ہے یہ میرے حصے ہی میں آجائے لہذا میں اسے امیر کے پاس جمع نہیں کراتا، اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہوں۔ ایسے نہ کرے بلکہ اصول کی پابندی کرے۔

۲۶۸۳۔ [صحیح] وضعه البوصيري لضعف حنش، وللحديث طرق عند أبي داود وغيره، انظر، ج: ۲، ۶۶۱.

۲۱۔ أبواب الديات ..... دینوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۸۳۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان دوسروں کے خلاف ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ اور ان کے خون باہم برابر ہیں۔“

۲۶۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْجُنُوبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. وَتَكَافَأَ دِمَاؤُهُمْ».

۲۶۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کا ہاتھ غیروں کے خلاف (ایک ہی) ہوتا ہے۔ ان کے خون اور مال (مرتبے اور قابل حفاظت ہونے کے لحاظ سے) برابر ہیں۔ اور مسلمانوں کے خلاف (کسی غیر مسلم کو) سب سے کم درجے کا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور مسلمانوں کو وہ (مجاہد) بھی (غنیمت) ادا کرے گا جو سب سے دور ہے۔“

۲۶۸۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ. وَيُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ، وَيُرَدُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَفْضَاهُمْ».

(المعجم ۳۲) - بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا (التحفة ۳۲)

۲۶۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ذی قتل کرے اسے جنت کی خوشبو نہیں آئے گی حالانکہ اس کی

۲۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ

۲۶۸۴۔ [صحیح] أخرجه ابن عدي: ۱۹۶۸/۵ من طريق إبراهيم بن سعيد به، وفي المطبوع تصحيف فليصح وضعفه البوصيري من أجل عبد السلام بن أبي الجنوب، وقد ضعفه ابن المديني، وأبو زرعة وغيرهما، والحدیث السابق شاهد له.

۲۶۸۵۔ [استادہ حسن] انظر، ح: ۲۶۴۴.

۲۶۸۶۔ أخرجه البخاري، الجزية والمواذعة، باب إثم من قتل معاهدًا بغیر جرم، ح: ۳۱۶۶، ۶۹۱۴ من حدیث الحسن بن عمرو به.

۲۱- أبواب الديات ..... دفتوں سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا».

۲۶۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ: أَنَّ أَبَا عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا، لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا يَرِاحُ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ. وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا».

۲۶۸۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی ذمی کو قتل کیا، جس کی (حفاظت کی) ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے اٹھائی ہے تو وہ جنت کی خوشبوئیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان ملک کے غیر مسلم باشندے ”ذمی“ کہلاتے ہیں کیونکہ اسلامی حکومت ان کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ اٹھاتی ہے۔ ② یہ حقوق انھیں اللہ کے حکم سے اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں دیے جاتے ہیں اس لیے گویا ان کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اٹھایا ہے لہذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کی ادائیگی میں خلل ڈالے۔ ③ جنت کی خوشبو نہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ جنت سے ہزاروں میل دور ہوگا۔ آخرت میں صرف جنت اور جہنم ہی کے مقامات ہیں اس لیے اس میں یہ وعید ہے کہ وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى ذِمَّةِ فَقَتَلَهُ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- کسی کو امان دے کر قتل کرنے والے کا بیان

۲۶۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

۲۶۸۸- حضرت رفاعہ بن شداد قتہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اگر میں نے حضرت عمرو بن

۲۶۸۷- [صحیح] أخرجه الترمذی، الديات، باب ما جاء فيمن يقتل نفساً معاهداً، ح: ۱۴۰۳ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح" \* ومعدی ضعيف، وابن عجلان عنعن، تقدم، ح: ۱۹۶۷، والحديث السابق شاهد له.

۲۶۸۸- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۲۲۵/۵، ح: ۸۷۳۹ من حديث أبي عوانة به، وصححه البوصيري، قلت: عبد الملك بن عمير: (۲۱۱۸ب) صرح بالسماع عند النسائي (الكبرى، ح: ۸۷۴۱) إلا أنه قال: "حدثني عامر بن شداد" والصبواب: "رفاعة بن شداد"، وتابعه إسماعيل السدي عن رفاعه به عند ابن حبان، ح: ۱۶۸۲ وغيره، وللحديث طرق أخرى.

۲۱۔ ابواب الدیات۔ دتھوں سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْقِصْبَانِيِّ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ الْحَزْرَاعِيِّ، لَمَسَيْتُ فِيهَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لَوَاءَ عَذْرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

حق خزاعی ؓ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو مختار ثقفی کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا (اس کا سر دھڑ سے الگ کر دیتا۔) میں نے حضرت عمرو ؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے کوئی اپنا خون محفوظ سمجھتا ہو اور وہ اسے قتل کر ڈالے تو قیامت کے دن وہ (قاتل) عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔“

🌞 نوآمد و مسائل: ① کسی کو امان دے کر قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② عہد شکنی اتنا بڑا جرم ہے کہ قیامت کے دن ایسے جرم کے جسم پر جھنڈا نصب ہوگا جس سے ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ فلاں شخص عہد شکن ہے۔ اس طرح اس کی سخت بدنامی ہوگی۔ ③ مختار بن عبید ثقفی نے حضرت حسین ؓ کی شہادت کے بعد ان کے انتقام کا فرہ بلند کیا اور اس طرح عوام کی ہمدردیاں حاصل کیں۔ حضرت حسین ؓ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اسے عوام کی محبت اور ہمدردی حاصل ہوگئی ہے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ حضرت مصعب بن زبیر ؓ نے اسے قتل کر کے اس فتنے کا خاتمہ کیا۔

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى عَنْ أَبِي عُرْكَاةَ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي قَصْرِهِ. فَقَالَ: قَامَ جَبْرِئِيلُ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ. فَمَا مَنَعَنِي مِنْ ضَرْبِ عُنُقِهِ إِلَّا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أَمِنْتَ الرَّجُلَ عَلَى دَمِهِ، فَلَا تَقْتُلْهُ» فَذَاكَ الَّذِي مَنَعَنِي مِنْهُ.

۲۶۸۹۔ حضرت رفاعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مختار ثقفی کے پاس اس کے محل میں گیا۔ اس نے کہا: جبرئیل (علیہ السلام) ابھی ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں۔ میں صرف اس لیے اسے قتل نہ کر سکا کہ میں نے حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی تھی کہ آپ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تجھ سے اپنے خون کے بارے میں مطمئن ہو (اسے یقین ہو کہ اس کے ہاتھ سے میری جان محفوظ ہے) تو اسے قتل نہ کر۔“ اسی (فرمان) نے مجھے اس (کو قتل کرنے) سے روک دیا۔

۲۶۸۹۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۳/۳۲۳، وأحمد: ۶/۳۹۳، وابن عدي: ۴/۵۸۹ من حديث أبي ليلي عبد الله بن ميسرة الحارثي الواسطي به، وضعفه البوصيري \* عبد الله بن ميسرة ضعيف (تقريب)، وأبو عاكشة الهمداني مجهول۔ وقع في المسند أبو عاكشة وهو تصحيف، راجع أطراف المسند: ۲/۵۰۸ وهاشم، والحدث السابق يغني عنه.

۲۱۔ أبواب الديات

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْمَغْوِ عَنِ الْقَاتِلِ

باب: ۳۴۔ قاتل کو معاف کرنا

(التحفة ۳۴)

۲۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمُقْتُولِ. فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ: «أَمَّا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ، دَخَلْتَ النَّارَ» قَالَ: فَحَلَّتْ سَبِيلُهُ. قَالَ: وَكَانَ مَكْثُوفًا بِنِسْعَةٍ. فَخَرَجَ بِحُرٍّ نَسَعَتُهُ. فَسُمِّيَ ذَا النَّسْعَةِ.

۲۶۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص نے قتل کر دیا۔ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے اسے مقتول کے وارث کے سپرد کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا: ”سنو! اگر وہ سچا ہوا پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔“ اس نے اسے آزاد کر دیا۔ راوی نے بیان کیا: اس کے بازو چمڑے کی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ (اس کے چھوڑ دینے پر) وہ رسی کھینچتا ہوا نکلا (اس لیے) اسے دُونِسْعَہ (تسے والا) کہا جانے لگا۔

۲۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ، عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوَدْبٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۶۹۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اپنے ولی (قریبی رشتے دار) کے قاتل کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”معاف کر دو۔“ اس نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خون بہا لے لو۔“

۲۶۹۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الديات، باب الإمام يأمر بالمغو في الدم، ح: ۴۹۹۸ عن حديث أبي معاوية، به، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۰۷ \* الأعمش عن، تقدم، ح: ۱۷۸، وتقوية بعض العلماء لروايته عن أبي صالح ليس بجيد كما حققته في نيل المصنوع، ح: ۵۱۷، ولكن لحديثه شاهد صحيح عند مسلم، ح: ۱۶۹۰، وأبي داود، ح: ۴۵۰۱ وغيرهما.

۲۶۹۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۱۷/۸، والقسامة، ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل، ح: ۴۷۳۴ عن عيسى بن يونس به.

۲۱۔ ابواب الدیات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

مَالِكٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ بِقَاتِلٍ وَلَيْتِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَغْفُ» فَأَبَى. فَقَالَ: «خُذْ أَرْشًا» فَأَبَى. قَالَ: «فَاذْهَبْ فَأَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ». قَالَ: فَلَحِقَ بِهِ. فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ» [قَالَ]: فَحَلَّى سَيْلَهُ.

قَالَ: فَرُؤِي يَجْرُ بِسَعَتِهِ ذَاهِبًا إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ أَوْفَتْهُ.

راوی کہتے ہیں: دیکھا گیا کہ وہ شخص (چڑے کی رسی) کھینچتا ہوا گھر جا رہا تھا۔ (راوی کے اس لفظ سے) معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کے وارث نے اسے باندھا ہوا تھا۔

قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «أَقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ».

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کے بعد کسی کو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں: ”اے قاتل کر دے“ تو بھی اس جیسا ہے۔“

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا حَدِيثُ الرَّمْلِيِّ، لَيْسَ إِلَّا عِنْدَهُمْ.

امام ابن ماجہ نے فرمایا: یہ حدیث رملہ والوں کی ہے۔ صرف انھوں نے روایت کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مقتول کے وارث کو حق حاصل ہے کہ قاتل سے قصاص لے یا معاف کر دے۔ ② قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا درست نہیں دیت لی جاسکتی ہے یا معاف کیا جاسکتا ہے۔ ③ قتل خطا کی صورت میں قصاص لینا خود قتل کرنے کے برابر گناہ ہے۔ ④ مقتول کے وارث نے پہلے یہ لفظ نہیں سنا تھا: تو بھی اسی کی طرح ہے اس لیے وہ قصاص کی نیت سے لے کر چلا۔ جب ارشاد نبوی معلوم ہوا تو فوراً چھوڑ دیا۔ ⑤ نِسْعَة سے مراد چڑے کا پتلا اور لمبا ٹکڑا ہے جو رسی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اردو میں اسے تسم بھی کہتے ہیں۔ ⑥ حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کا عذر تسلیم کر لیا تھا اس لیے قصاص کے طور پر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ہم ظاہر پر عمل کے مکلف ہیں۔ اگر ایسے قرآن و دلائل موجود نہ ہوں جن سے اس کا قتل خطا ثابت ہو تو محض مجرم کے کہنے سے قتل خطا تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ ⑦ ”رملہ والوں کی حدیث“ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کی جو سندیں ہیں ان سب میں رملہ سے تعلق رکھنے والے راوی



۲۱۔ ابواب الدیات ..... دعوں سے متعلق احکام و مسائل

موجود ہیں۔ یہ حدیث کی صحت پر شک کا اظہار نہیں بلکہ اس قسم کے نکتے علمائے حدیث کی باریک بینی پر دلالت کرتے ہیں۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ  
(التحفة ۳۵)

۲۶۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب بھی کوئی ایسا مقدمہ پیش کیا گیا جس میں قصاص ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَتَيْنَا حَبَّانَ بْنَ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُرِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ فِيهِ الْقِصَاصُ، إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قصاص لینا جائز ہے لیکن معاف کر دینا افضل ہے۔ ② حاکم فریقین کو معافی یا صلح کا مشورہ دے سکتا ہے لیکن متعلقہ فریق کے لیے ضروری نہیں کہ اس مشورے کو تسلیم کرے۔



۲۶۹۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے پھر وہ اس (تکلیف پہنچانے والے) کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے۔“

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ، فَيَتَصَدَّقُ بِهِ، إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ».

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات میرے کانوں نے سنی اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

سَمِعْتُهُ أَذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

۲۶۹۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الدييات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم، ح: ۴۹۹۷ من حديث عبد الله ابن بكر به.

۲۶۹۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدييات، باب ما جاء في العفو، ح: ۱۳۹۳ من حديث يونس به ۵ سعيد ابن يحمداً أبو السفر الكوفي ثقة لكنه أرسل عن أبي الدرداء كما في التهذيب وغيره، فالسند منقطع.

۲۱- أبواب الديات ..... دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا

باب: ۳۶- اگر حاملہ عورت پر قصاص

الْقَوْدُ (التحفة ۳۶)

لازم ہو

۲۶۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

۲۶۹۳- حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو عبیدہ

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ، عَنْ ابْنِ  
أَنَعْمٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ غَنَمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ  
ابْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَشَدَّادُ  
ابْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ،  
إِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا، لَا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِي  
بَطْنِهَا، إِنْ كَانَتْ حَامِلًا، وَحَتَّى تُكْفَلَ  
وَلَدَهَا. وَإِنْ زَنَتْ، لَمْ تُرْجَمْ حَتَّى تَضَعَ مَا  
فِي بَطْنِهَا، وَحَتَّى تُكْفَلَ وَلَدَهَا».

بن جراح، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد  
بن اوس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”اگر عورت قتل عمد کا ارتکاب کرے اور وہ حاملہ ہو تو  
اسے (قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے  
پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی  
پرورش کی ذمہ داری سونپ دے۔ اور اگر وہ زنا کرے  
تو اسے رجم نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے پیٹ کا بچہ  
پیدا ہو جائے اور حتیٰ کہ وہ کسی کو اپنے بچے کی پرورش کی  
ذمہ داری سونپ دے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے، تاہم اس کی بابت صحیح مسلم کی روایت میں مروی  
ہے کہ حضرت غامدیہ رضی اللہ عنہا سے جب زنا کا جرم سرزد ہو گیا اور انہوں نے حاضر ہو کر اقرار کر لیا اور کہا کہ میں امید  
سے ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ولادت تک حد کو مؤخر فرمایا۔ ولادت کے بعد جب ایک انصاری صحابی نے  
بچے کی پرورش کی ذمہ داری قبول کی تب غامدیہ رضی اللہ عنہا کو رجم کیا گیا۔ (صحیح مسلم، الحدود، باب من  
اعترف علی نفسه بالزنی، حدیث: ۱۶۹۵)

۲۶۹۴- [إسناده ضعيف] \* ابن أنعم، ح: ۵۴ وابن لهيعة، ح: ۲۳۰، وتقدم حالهما، وفيه علة أخرى، وللحديث  
شاهد عند مسلم، ح: ۶۹۵، وأبي داود، ح: ۴۴۴۲ وغيرهما، وهو يعني عنه.

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: وصیت الْإِبْصَاء (وصیت کرنے) کے معنی ہیں ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں: [الْعَهْدُ إِلَى الْغَيْرِ فِي الْقِيَامِ بِفِعْلِ أَمْرٍ حَالَ حَيَاتِهِ أَوْ بَعْدَ وَفَاتِهِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۸/۸) ”وصیت سے مراد کسی شخص سے یہ عہد لینا ہے کہ وہ فلاں کام موصی (وصیت کرنے والے) کی زندگی یا موت کے بعد کرے گا۔“ جبکہ اس کا اطلاق کسی دوسرے شخص کے لیے مال مقرر کرنے پر بھی ہوتا ہے۔

✽ اصطلاحی تعریف: [تَمْلِيكَ مُضَافٍ إِلَى مَا بَعْدَ الْمَوْتِ بِطَرِيقِ التَّبَرُّعِ سَوَاءً أَكَانَ الْمَمْلُوكُ عَيْنًا أَوْ مَنْفَعَةً] (حوالہ مذکور) ”قریب المرگ شخص کا اپنی موت کے بعد کسی چیز کا تبرعاً کسی کو مالک بنادینا وصیت کہلاتا ہے خواہ وہ چیز کوئی مادی شے ہو یا کوئی فائدہ ہو۔“

✽ وصیت کی مشروعیت: وصیت کرنا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرة: ۱۸۰) ”تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی

۲۲۔ أبواب الوصایا ..... وصیت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اس کی اقسام

مال چھوڑ کر مرنے لگے تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے پر بیڑ گاؤں پر یہ حق ہے۔“ رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وصیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ [اَللُّلْتُ وَ اَللُّلْتُ کَثِیْرًا] ”ایک تہائی کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۷۰۸) نیز آپ نے فرمایا: [مَا حَقُّ اَمْرِئٍ مُّسْلِمٍ لِّهٖ شَیْءٌ یُّوَصِّیْ فِیْهِ یَبِیْتُ لِیَلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ] (صحیح البخاری، الوصایا، باب الوصایا، حدیث: ۲۷۳۸) ”کسی مسلمان کے لیے دو راتیں گزارنا بھی جائز نہیں کہ اگر اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو۔“

\* مشروعیت وصیت کی حکمت: اللہ تعالیٰ نے غریاء اور مساکین اقرباء کے لیے مالدار رشتے داروں کے اموال میں حق رکھا ہے تاکہ مالدار شخص کو دنیا میں نیک دعائیں اور نیک نامی حاصل ہو جبکہ آخرت میں اجر عظیم اس کا مقدر بنے لیکن یہ اس شرط پر ہے کہ وصیت کرنے والا اصل ورثاء کو نقصان نہ پہنچائے۔

\* وصیت کی اقسام بلحاظ حکم: ① واجب: ایسی وصیت واجب ہے جو حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں ہو مثلاً: قرض کی ادائیگی، امانتوں کی سپردگی، کفارات کی ادائیگی اور روزوں وغیرہ کا فدیہ۔

② مستحب: غیر ورثاء رشتے داروں کے لیے وصیت کرنا مستحب ہے۔ ③ مباح: غیر وارث امیر رشتے داروں کے حق میں وصیت کرنا مباح ہے۔ ④ مکروہ تحریمی: گناہوں میں ملوث افراد اور اللہ تعالیٰ کے بانگیوں کے حق میں وصیت کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۲) أَبْوَابُ الْوَصَايَا (التحفة ۱۴)

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟

(المعجم ۱) - [بَاب] وَهَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (التحفة ۱)

۲۶۹۵-۱م المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ترکے میں) نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری نہ اونٹ اور نہ آپ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت کی۔“

۲۶۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں یہ فرمایا تھا: ”میرے وارث‘ دینار اور درہم تقسیم نہیں کریں گے۔ میری بیویوں کے خرچ اور عامل کے اخراجات کے بعد جو بچے وہ صدقہ ہے۔“ (صحیح البخاری، الوصایا، باب نفقة القيم للوقف، حدیث: ۲۷۷۶) ② بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ خاص وصیتیں کی تھیں، یا ان کے حق میں خلافت کی وصیت کی تھی، یہ تصور بالکل غلط ہے جیسا کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۲۶۹۸، ۲۶۵۸)

۲۶۹۵- أخرجه مسلم، الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء بوصي فيه، ح: ۱۶۳۵ عن محمد بن عبد الله بن نمير به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۲۶۹۶۔ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ: أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِينَ بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کسی چیز کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ انھوں نے فرمایا: آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کی وصیت کی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ: قَالَ الْهَزْلِيُّ بْنُ شُرَحْبِيلٍ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا، فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ.

حضرت ہزبل بن شرحبیل بن مصرف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی کو (جو حضرت علی کو قرار دیا جاتا ہے) نظر انداز کر کے امیر بن سکتے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو یہ چاہتے تھے کہ انھیں رسول اللہ ﷺ کی کسی کے حق میں وصیت مل جاتی، خواہ وہ ان کی ناک میں کیل ہی ڈال لیتا۔



🌞 نو آمد و مسائل: ① سائل کا سوال خلافت کی وصیت کے بارے میں تھا۔ حضرت ابن ابی اونی رضی اللہ عنہ نے واضح

کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی کوئی وصیت نہیں فرمائی۔ ② سائل کا دوسرا سوال ایک اشکال کا اظہار ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عام مسلمانوں کو وصیت کا حکم دیا ہے تو خود بھی وصیت کی ہوگی، خصوصاً خلافت جیسے اہم معاملے میں ضرور فرمایا ہوگا کہ میرے بعد فلاں خلیفہ ہوگا تو جواب میں فرمایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے قرآن پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ جس میں یہ حکم بھی ہے: ﴿وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۵۹) ”تم (مسلمانوں) میں سے جو صاحب امر ہوں ان کا حکم مانو۔“ ③ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا سب سے اہم پہلو اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ متعین فرمائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود یہ منصب سنبھال لیں، بلکہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے خلیفے کی اطاعت میں آخری حد تک جانے کو تیار ہو جاتے۔

۲۶۹۶۔ أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ح: ۲۷۴۰، ۴۴۶۰ من حديث مالك بن يعقوب به، ومسلم، الوصية، الباب السابق، ح: ۱۶۳۴ من حديث وكيع به، وقول هزيل صحيح، وأخرجه أحمد: ۴/ ۴۸۱، ۴۸۲ من وكيع به.

۲۶۹۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ: ۲۶۹۸- حضرت علی بن ابی طالب ؑ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: ”نماز اور تمھارے ملوک۔“

**سورۃ الاحزاب** فائدہ و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے انھیں صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد کے محققین نے ان پر تفصیلی بحث کی ہے اس تفصیلی بحث سے تصحیح حدیث کی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للألبانی، رقم: ۲۱۷۸، وفقہ السیرة: ۵۰۱، والموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲/۲۳، ۱۹/۲۵، ۲۰/۲۱۰، ۲۱/۱۱۰) ② اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی نماز کی تاکید فرمائی۔ ③ غلاموں کا طبقہ معاشرے کا ایک مظلوم طبقہ تھا جسے اسلام نے اتنی عزت دی کہ غلام بڑے بڑے عہدوں تک پہنچے۔ خاندان غلامان کی بادشاہت برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ ④ یہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت تھی۔ نبی ﷺ کی زبان مبارک کے آخری الفاظ یہ تھے: وَاللَّهِمَّ

٢٦٩٧- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ١١٧/٣ من حديث سليمان التيمي به، وصححه ابن حبان (مواده)، ج: ١٢٢، وحسنه البوصيري، وأخرجه أبو يعلى: ٣٤٧/٥، ح: ٢٩٩٠ عن أحمد بن المقدام به، وتابعه هريم بن عبد الأعلى أبو حمزة الأسدي عنده (ص: ٣٠٩، ح: ٢٩٣٣) عن المعتمر به ٥ فتادة عن، وتقدم، ح: ١٧٥، ولحديثه شواهد، كلها ضعيفة، انظر، ح: ١٦٢٥، والحديث الآتي وغيرهما، الله أعلم.

٢٦٩٨- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في حق المملوك، ح: ٥١٥٦ من حديث محمد بن فضيل بن عبيدة عن: روتقدم، ح: ١٣٠٢، وأم موسى مجهولة الحال، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.



۲۲۔ ابواب الوصایا وصیت سے متعلق احکام و مسائل

الرَّفِيقُ الْأَعْلَى] "اے اللہ! بلند مرتبہ ساتھیوں سے ملا دے۔" (صحیح البخاری، المغازی، باب آخر ماتکلم به النبی ﷺ، حدیث: ۳۳۳۳) ⑤ جس طرح ہم خاندانی معاملات کے بارے میں وصیت کرتے ہیں اسی طرح دین کے احکام پر عمل کرنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی یہ وصیت دین اور دنیا دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں دونوں کو برابر اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب: ۲۔ وصیت کی ترغیب (التحفة ۲)

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کا یہ حق نہیں کہ اگر  
عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا حَقَّ امْرِئٌ مُسْلِمٌ أَنْ وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دورا تیں بھی اس حال میں  
يَبْتَئِ لِنَلْتَنِينَ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، إِلَّا گزاریے کہ اس کی وصیت اس کے بارے میں لکھی  
وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ» ہوئی اس کے پاس موجود نہ ہو۔"



فوائد و مسائل: ① وصیت ایسی چیز ہے کہ اس کا فائدہ اور ثواب مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے جب وصیت پر عمل کیا جاتا ہے۔ ② انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم نہیں ممکن ہے بندے کو اس حال میں موت آ جائے کہ اسے وصیت کرنے کا موقع نہ ملے اس لیے بہتر ہے کہ وصیت ہر وقت تیار رکھی جائے۔ ③ پہلے سے وصیت لکھ رکھنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اس میں حسب خواہش تبدیلی کر سکتا ہے۔ ④ قرض اور امانت وغیرہ کی تفصیل ہمیشہ لکھ کر رکھنی چاہیے۔

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
الْجَهْضِيُّ: حَدَّثَنَا دُرُسْتُ بْنُ زَيْدٍ: ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "محروم وہ ہے جو اپنی  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وصیت کرنے سے محروم رہا۔"  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِّمَ وَصِيَّتُهُ»

۲۶۹۹۔ أخرجه مسلم، الوصية، باب وصية الرجل مكتوبة عنده، ح: ۱۶۲۷ من حديث ابن نمير به، أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا، ح: ۲۷۳۸ من حديث مالك به.

۲۷۰۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف الرقاشي، تقدم، ح: ۱۰۸۰، والراوي عنه."

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

۲۲۔ ابواب الوصایا

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو گیا وہ ان فوائد سے محروم رہ گیا جو اسے وصیت سے حاصل ہو سکتے تھے مثلاً: صدقہ کرنے کی وصیت کرتا تو اسے بعد میں اس کا ثواب ملتا، قرض کی ادائیگی کی وصیت کرتا تو وارث اس کا قرض ادا کر دیتے اور وہ بری الذمہ ہو جاتا۔ فوت ہونے کے بعد اس کو تباہی کی تلافی ناممکن ہے اس لیے ایسا شخص بہت ہی خیر سے محروم رہ گیا۔

۲۷۰۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وصیت کر کے فوت ہوا وہ سیدھی راہ پر اور سنت طریقے پر (عمل کرتا ہوا) فوت ہوا۔ وہ تقویٰ اور شہادت کی موت مرا۔ اور اس حال میں مرا کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔“

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ، مَاتَ عَلَى سَبِيلِ وَصِيَّةٍ. وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ. وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ.

۲۷۰۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اسے یہ حق نہیں کہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔“

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ:

حَدَّثَنَا رَوْحٌ [عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ».

۲۷۰۱۔ [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وأخرجه ابن عدي: ۱۶۸۵/۵ عن بقية حدثني يزيد بن عوف حدثني عمر بن صبح عن أبي الزبير عن جابر به \* يزيد مجهول (تقريب)، عمر بن صبح متروك، كذب ابن راهويه (أيضاً)، ولعله لوضوح أمره أسقطه محمد بن المصنف، وكان بدلس كما في التقريب وغيره، وبقية تقدم، ح: ۷۱۲، ۵۵۱.

۲۷۰۲۔ أخرجه البخاري من حديث مالك عن نافع به، انظر، ح: ۲۶۹۹، وأخرجه النسائي: ۶/۲۳۹، ح: ۳۶۴۷ بإسناد صحيح عن ابن المبارك عن ابن عوف عن نافع عن ابن عمر قوله، يعني أنه موقوف، قلت: وقع في الأصل: ”روح بن عوف عن نافع“، وفي النسخ الهيدية، ”روح بن عوف عن نافع“، والصواب: ”روح عن ابن عوف عن نافع“، والله أعلم \* وروح هو ابن عباد، ولهذا السند لم يذكره إلا امام المزي رحمه الله في تحفة الأشراف: ۱۱۲/۶.

۲۲- ابواب الوصایا - وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳) - بَابُ الْحَنْفِ فِي الْوَصِيَّةِ

(النحفة ۳)

۲۷۰۳- حَدَّثَنَا سُؤْدُبْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ الْعُمَيْ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ [فَرَّ] مِنْ مِيرَاثٍ وَارِثِهِ، قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۲۷۰۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے وارث کو ترکہ دینے سے بھاگے گا (ایسی وصیت کرے گا جس سے جائز وارث کو حصہ نہ ملے یا اس کے اصل حصے سے کم ملے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کی جنت کی میراث سے محروم فرمادے گا۔“

۲۷۰۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَتْبَانَا مَعْمَرُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شُهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِينَ سَنَةً. فَإِذَا أَوْصَى حَافٍ فِي وَصِيَّتِهِ. فَيُخْتَمَ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلٍ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِينَ سَنَةً. فَيَعْدِلُ فِي وَصِيَّتِهِ، فَيُخْتَمَ لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ».

۲۷۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدی ستر سال تک نیک لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر جب (مرتے وقت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں نا انصافی کرتا ہے اس طرح اس کا انجام برے کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور ایک آدی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر (مرتے وقت) وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس طرح اس کا انجام نیک کام پر ہوتا ہے چنانچہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَأَفْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَذَابٌ مُهِينٌ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾

۲۷۰۳- [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف زيد العمي وابنه عبد الرحيم".

۲۷۰۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الرصايا، باب ما جاء في كراهية الإضرار في الوصية، ح: ۲۸۶۷ من حديث أشعث بن، وحسن الترمذي، ح: ۲۱۱۷ قلت: شهر تقدم حاله، ح: ۱۴۹۶، ولم يثبت الجرح المفسر فيه، وقضية السرقة لم تصح، وقال الذهبي في ديوان الضعفاء (ص: ۱۴۵) "شهر بن حوشب مختلف فيه وحديثه حسن...". وقال السقلافي في الفتح ۶۵/۳ "وشهر حسن الحديث وإن كان فيه بعض الضعف".

۲۲۔ ابواب الوصایا

[النساء: ۱۳، ۱۴]۔

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

يُدْخِلُهُ جَنَّتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ”یہ حدیث اللہ کی (مقرر کی ہوئی) ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری کرے اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقررہ) حدوں سے آگے نکلے، اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔“



۲۷۰۵۔ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد (حضرت قرہ بن ایاس بن ہلال مزیٰ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت اللہ کی کتاب کے مطابق تھی اس کا یہ عمل اس کی زندگی میں ترک شدہ زکاۃ کا کفارہ بن جائے گا۔“

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ خَلِيدِ بْنِ أَبِي خَلِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ فَأَوْصَى، وَكَانَتْ وَصِيَّتُهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، كَانَ كَأَنَّكَ كَفَّارَةٌ لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ فِي حَيَاتِهِ».

باب ۴۔ زندگی میں بکل اور مرتے وقت فضول خرچی کی ممانعت

(المجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِمْسَاكِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبَذِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ (التحفة ۴)

۲۷۰۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱۴۸/۴، ۱۴۹ من حديث بقية به، وقال البوصري: "لهذا إسناده ضعيف، بقية (۵۵۱، ۱۱۲۱) مدلس وشيخ أبو حلبس مجهول \* خليل وتلميذه مجهولان كما في التقريب وغيره، وللحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني: ۳۳/۱۹ وغيره.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام ومسائل

۲۷۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں! قسم ہے تیرے باپ (کے رب) کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ تیری ماں (تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری ماں۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تیری باپ۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے مال کے بارے میں بتائیے کہ میں اس میں سے کس طرح صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! قسم ہے اللہ کی! تجھے ضرور بتاؤں گا۔ (وہ اس طرح ہے کہ) تو اس وقت صدقہ کرے جب تو تندرست ہو اور مال سے محبت رکھتا ہو تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور فقر کا اندیشہ ہو۔ (یہ صدقہ کا صحیح وقت ہے) اور مؤخر نہ کرنا حتیٰ کہ جب تیری جان یہاں (حلق تک) پہنچ جائے پھر تو کہے: میرا مال فلاں کو دے دینا! میرا مال فلاں کو بھی دے دینا۔ وہ تو انھی کا ہو چکا اگرچہ تجھے یہ (حقیقت) ناگوار محسوس ہو۔“

۲۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ وَابْنِ شُبْرَمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَنَيْتُ. مَا حَقُّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ. وَأَبِيكَ لَتُنَبِّأَنَّ. [قَالَ:] أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟» قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: «ثُمَّ مَنْ؟» قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ» قَالَ: بَنَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ مَالِي كَيْفَ أَتَصَدَّقُ فِيهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَاللَّهِ لَتُنَبِّأَنَّ [أَنْ] تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَجِيحٌ. تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ. وَلَا تُثْمِلُ. حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ نَفْسُكَ هَهْنًا، قُلْتَ: مَالِي لِفُلَانٍ، وَمَالِي لِفُلَانٍ. وَهُوَ لَهُمْ، وَإِنْ كَرِهْتَ».



🌞 فوائد ومسائل: ① اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔ ② جواب دینے سے پہلے تمہید کے طور پر کوئی بات کہنے سے سائل جواب کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے جیسے آپ کا یہ فرمانا: ”میں تجھے ضرور بتاؤں گا۔“ ③ قسم صرف اللہ کی ذات کی کھانا جائز ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، پس جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔“

۲۷۰۶۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ح: ۵۹۷۱ من حديث عمارة به، ومسلم، البر والصلة والآداب، باب بر الوالدین وأيهما أحق به، ح: ۲۵۴۸ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۲۲۔ ابواب الوصایا ..... وصیت سے متعلق احکام و مسائل

رہے۔“ (صحیح البخاری، الأدب، باب من لم یزکفار من قال ذلک متأولاً أو جاهلاً، حدیث: ۶۱۰۸) اس لیے اس حدیث میں ”باپ کی قسم“ سے مراد ”باپ کے رب کی قسم ہے۔ عربی زبان میں قرینے کی موجودگی میں الفاظ حذف کر دینا عام ہے۔“ جیسے (وَأَسْأَلُ الْقُرْآنَ) ”بہشتی سے پوچھیے۔“ (یوسف ۸۲: ۱۲) یعنی (وَأَسْأَلُ أَهْلَ الْقُرْآنِ) [بہشتی کے باشندوں سے پوچھیے۔“ ۵۰) حسن سلوک میں ماں کا حق زیادہ ہے کیونکہ وہ باپ کی نسبت زیادہ نرم دل اور زیادہ حساس ہوتی ہے تاہم اگر ماں کسی ایسے کام کا حکم دے جو شرعاً ممنوع یا مکروہ ہو اور باپ اس غلط کام سے منع کرے تو باپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور یہ ماں سے حسن سلوک کے منافی نہیں۔ ۵) صحت کی حالت میں صدقہ زیادہ افضل ہے کیونکہ اس وقت دل میں مال کی محبت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اسے خرچ کرنا اس لیے بھی مشکل محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں حالات خراب ہونے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے جبکہ موت کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ اب میں اسے استعمال تو نہیں کر سکوں گا لہذا صدقہ کر کے فائدہ حاصل کر لوں۔ اس وقت دل میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ ۶) زندگی کے آخری ایام میں صدقہ کرنا یا وصیت کرنا شرعاً درست ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں بھی صدقے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۰۷۔ حضرت بسر بن جاش قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنی پھیلی پر لعاب مبارک ڈالا پھر اپنی سبابہ انگلی (اس کی طرف اشارے کے طور پر) رکھی اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا فرمایا“ پھر جب تیری جان یہاں پہنچ جاتی ہے یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا تب تو کہتا ہے: میں صدقہ کرتا ہوں۔ اب صدقے کا وقت کہاں ہے؟“

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَيْنَا حَرِيزَ بْنَ عُمَرَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثُمَيْرِ بْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: بَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي كَفِّهِ. ثُمَّ وَضَعَ إصْبَعَهُ السَّبَابَةَ وَقَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّى تُعْجِزُنِي، ابْنُ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ. فَإِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ [إِلَى] هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ - قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ. وَأَنَّى أَوْأُنُ الصَّدَقَةَ؟»

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے وہ ہر لحاظ سے بندے پر قدرت رکھتا ہے جب کہ بندہ ہر لحاظ سے اس کا محتاج ہے۔ ② یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو ایک ناقابل ذکر حقیر چیز سے پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات بنادیا۔ ③ بعض مقامات پر صراحت کی بجائے کنائے کے الفاظ بولنا بہتر ہوتا ہے۔

۲۷۰۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۱۰ وغيره من طرق عن حريز به، وتابعه ثور بن يزيد الرحيبي عند الطبراني: ۳۲/ ۲، وصححه الحاكم: ۵۰۲/ ۲، ۳۲۳/ ۴، والذهبي، والבוصيري.

۲۲۔ أبواب الوصايا

(المعجم ۵) - بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

(الحنفة ۵)

۲۷۰۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ،  
وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ، وَسهْلُ  
قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:  
مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى أَشَقِيتُ عَلَى  
الْمَوْتِ. فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ:  
أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا. وَلَيْسَ  
يَرْتُنِي إِلَّا ابْنَتُهُ لِي. أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي؟  
قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»  
قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ. وَالثُّلُثُ  
كَثِيرٌ. أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ  
تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ».



وصیت سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۵۔ تہائی ترکے کی وصیت

۲۷۰۸- حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد  
(حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انھوں  
نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں بیمار ہو گیا حتی کہ موت  
کے کنارے پہنچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے  
لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے  
رسول! میرا مال بہت زیادہ ہے اور میری وارث میری  
صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ  
کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے  
کہا: آدھا؟ فرمایا: ”نہیں“ میں نے کہا: تہائی؟ فرمایا:  
”تہائی (جائز ہے) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تیرا اپنے  
وارثوں کو خوشحال چھوڑنا انھیں مفلس چھوڑ جانے سے  
بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کے حقوق میں شامل ہے اور یہ بہت بڑا نیک عمل ہے۔

② جب انسان محسوس کرے کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اس وقت اسے ترکے کے ایک تہائی حصے سے زیادہ صدقہ کی وصیت نہیں کرنی چاہیے۔ ③ اگر کوئی شخص تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر کے فوت ہو جائے تو اس کی وصیت پر صرف تہائی ترکے تک عمل کیا جائے گا۔ (دیکھیے حدیث: ۲۳۳۵) ④ بہتر یہ ہے کہ تہائی مال سے کم وصیت کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تہائی کی اجازت دینے کے باوجود اسے ”زیادہ“ فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی سمجھا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۲۷۱۱)

۲۷۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۲۷۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۷۰۸- أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث البنات، ح: ۶۷۳۳، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۸ من حديث سُفْيَانِ بِهِ.

۲۷۰۹- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۶ من حديث طلحة بن عمرو به، وضعفه البوصيري من أجل طلحة، وتقدم، ح: ۸۵۷، وتابعه عقیة بن عبد الله الأصم عن عطاء به، عند أبي نعيم في الحلیة: ۳۲۲/۳ وعقیة ۴

۲۲۔ ابواب الوصایا ..... وصیت سے متعلق احکام و مسائل

وَكَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَ فِيهِ: "اللَّهُ تَعَالَى نَ تَمَ بِرَ يَ صَدَقَهُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ، عِنْدَ وَفَاتِكُمْ، بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ، زِيَادَةً لَكُمْ فِي أَعْمَالِكُمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے کہ وفات کے وقت تمہیں تہائی مال (میں وصیت کا حق) دے دیا ہے تاکہ تمہارے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن بعض محققین نے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵/۳۵۵، ۳۵۶ والارواء، رقم: ۱۶۳۱) بخاریں اسلامی شریعت کے احکام دینا اور آخرت میں فائدے کا باعث ہیں۔ ② اچھے کام کی وصیت کرنے سے مرنے والے کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا جاتا ہے تو مرنے والے کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔ ③ اگر پسماندگان اچھے کام کی وصیت پر عمل نہ کریں تب بھی فوت ہونے والے کو اچھی وصیت کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا غَيْثُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى: أَنَّكَ مَبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَا ابْنَ آدَمَ ائْتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا: جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَطْمِكَ، لِأُظْهِرَكَ بِهِ وَأُزَكِّيَكَ. وَصَلَاةٌ عِبَادِي عَلَيْكَ، بَعْدَ انْقِصَاءِ أَجَلِكَ».

۲۷۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے آدم کے بیٹے! دو چیزیں (میں نے تجھے دی ہیں) ان میں سے ایک بھی تیرے ہاتھ میں نہیں تھی۔ میں نے تیرے مال میں اس وقت تیرا حصہ مقرر کر دیا جب میں تیری سانس بند کرتا ہوں۔) یہ اس لیے) تاکہ تجھے پاک صاف کر دوں اور (دوسری چیز) تیری زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تجھ پر نماز جنازہ ادا کرنا۔"

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۷۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ضعیف (تقریب)، وللحديث طرق كلها ضعيفة.

۲۷۱۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۱۴۸/۴ من حديث عبيد الله بن موسى به \* مبارك بن حسان ضعفه البيهقي (شعب الإيمان: ۵۷/۷)، والجمهور، وهي علة الخبر.

۲۷۱۱۔ أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصية بالثلث، ح: ۲۷۴۳ من حديث هشام، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، ح: ۱۶۲۹ من حديث وكيع به.



## ۲۲۔ ابواب الوصایا

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرَّبْعِ. لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ».

(المعجم ۶) - **باب: لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ**

(التحفة ۶)

۲۷۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَفْضَعُ بِجَرِيئِهَا. وَإِنَّ لُغَامَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْهَا. قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ. فَلَا يَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. أَلَوْلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَمَنْ أَدَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ» أَوْ قَالَ: عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ لوگ تیسرے حصے کو کم کر کے چوتھے حصے کی وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تیسرا حصہ ایک بڑی مقدار ہے۔“ یا فرمایا: ”تیسرا حصہ زیادہ ہے۔“

**باب: ۶۔ وارث کے حق میں وصیت**

جائز نہیں

۲۷۱۳ - حضرت عمرو بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا جب کہ آپ اپنی سواری (اونٹنی) پر سوار تھے۔ اور آپ کی سواری خوب جگلی کر رہی تھی۔ اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان (پشت پر) گر رہا تھا۔ (اس موقع پر) آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کو ترکے کا حصہ تقسیم کر کے دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ بچہ بستر والے کا ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے سوا کسی اور کی طرف آزادی کی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔“ یا فرمایا: ”نہ نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① ترکے میں جن رشتے داروں کا حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے انھیں ان کا مقررہ حصہ ضرور ملنا چاہیے۔ ② جن رشتے داروں کا وارثت میں حصہ نہیں ان کے حق میں مناسب وصیت کرنا بہتر

۲۷۱۲۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث، ح: ۲۷۱۱ من حديث قتادة به، وقال: "حسن صحيح" وأخرجه النسائي: ۲۴۷/۶، ح: ۳۶۷۲ من طريق شعبة عن قتادة به.

## ۲۲۔ ابواب الوصایا۔ وصیت سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ ⑤ بعض لوگ یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ لے کر شریعت کے نظام میراث پر اعتراض کرتے ہیں مثلاً: ایک شخص فوت ہوتا ہے اس کا ایک بیٹا زندہ ہے دوسرا بیٹا فوت ہو چکا ہے لیکن اس فوت شدہ بیٹے کا ایک بیٹا جو اب فوت ہونے والے کا پوتا ہے وہ موجود ہے۔ اصولی میراث کے مطابق یہ پوتا محرم ہے کیونکہ قرہی عصہ کی موجودگی میں دور کا عصہ رشتے دار محرم ہوتا ہے۔ اس قسم کی استثنائی اور نادر صورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون میں تبدیلی کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔ شرعی طور پر اس کا حل موجود ہے اور وہ یہ کہ فوت ہونے والا اپنے غیر وارث پوتے کے حق میں کچھ وصیت کر جائے۔ اگر وصیت نہ ہو تو وارثوں کے لیے مستحب اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ وارث محرم الارث پوتوں وغیرہ کو وراثت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دیں۔ قرآن کریم کی آیت: ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقَرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ (النساء: ۸) ”وراثت کی تقسیم کے وقت رشتے دار یتیم اور مساکین آ حاضر ہوں تو تم مال وراثت میں سے انہیں کچھ دے دو۔“ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اس حکم قرآنی کو محض اخلاقی ہدایت سمجھ کر اپنے نہایت قرہی رشتے داروں (بھتیجیوں وغیرہ) کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کا قانون وراثت تنقید و اعتراض کا نشانہ بنتا ہے حالانکہ اس میں تو ایسی کوئی چیز نہیں جس پر انگشت نمائی کی جاسکے۔ اگرچہ ”تائے“ اپنے بھتیجیوں وغیرہ کے ساتھ شفقت، ہمدردی اور صلہ رحمی کا معاملہ کریں جیسا کہ اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے تو ایک اسلامی معاشرے میں پوتوں وغیرہ کی وراثت یا عدم وراثت کا مسئلہ زیر بحث ہی نہ آئے کیونکہ صلہ رحمی کے اعتبار سے ان کی محرومی وراثت کا ازالہ خوش اسلوبی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کے اعتراضات ان غیر مسلموں کی طرف سے بھی پیش کیے جاتے ہیں جن کے ہاں وراثت کا کوئی اصول و ضابطہ سرے سے موجود ہی نہیں سوائے اس کے کہ مرنے والے کا بڑا بیٹا یا بیٹی تمام تر کے کی مالک بن جاتی ہے خواہ یہ کروڑوں کی جائیداد ہو۔ میت کی باقی اولاد بالکل محروم ہوتی ہے حالانکہ اولاد ہونے کے لحاظ سے وہ اس کے برابر حق دار ہیں۔ انصاف سے اس قدر بعید رواج پر عمل کرنے والوں کی طرف سے اسلام کے انتہائی عادلانہ نظام وراثت کی ایک شق تلاش کر کے اس پر غلط سلطاعتراض کرنا اور اس طرح پوری شریعت کو ناقابل عمل قرار دینے کی کوشش کرنا معقول طرز عمل نہیں۔ انہوں نے کچھ بعض نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں سے متاثر ہو کر انہی کی زبان بولنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنا ایمان خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ ⑥ وارث کے حق میں وصیت سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ وصیت قرآن و سنت کے مطابق ہو تو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان وارثوں کو شرعاً وہی حصہ ملے گا، خواہ وصیت کی جائے یا نہ کی جائے اور اگر اس کی وصیت قرآن و سنت کے خلاف ہو تو اس وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اس طرح وہ کا عدم ہے۔ ⑦ بچہ بستر والے کا ہونے کی وضاحت حدیث: ۲۰۰۴ میں گزر چکی ہے۔ ⑧ نسبی تعلق ایک ناقابل تبدل تعلق ہے اسی وجہ سے اسلام کی نظر میں متغیٰ (منہ بولے بیٹے) کو اصل باپ کی بجائے اپنی طرف منسوب کرنا اور ظہار

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(بیوی کو ماں بہن قرار دینا) غیر قانونی بلکہ گناہ ہے۔ ④ ولاء (آزادی) کا تعلق بھی ناقابل تبدیل ہے جس نے کسی کو آزاد کیا ہے اسی کا آزاد کردہ (مولیٰ) کہنا چاہیے۔ آزاد کرنے والے کے احسان کو فراموش کر کے کسی اور کو مولیٰ قرار دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۷۱۳۔ حضرت ابوامامہ (صدیق بن عثمان) باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو اپنے خطبہ مبارک میں یہ فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا سُرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ. سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ، عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».

۲۷۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے (منہ کے) نیچے کھڑا تھا جبکہ مجھ پر اس کا لعاب گر رہا تھا۔ (اس وقت) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

۲۷۱۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ عَلَيَّ لُعَابُهَا. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. أَلَا لَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ».



باب ۷۔ وصیت پوری کرنے سے

(المعجم ۷) - بَابُ الذِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

پہلے قرض ادا کیا جائے

(التحفة ۷)

۲۷۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۷۱۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الوصايا، باب ما جاء في الوصية للوارث، ح: ۲۸۷۰، ۳۵۶۵ من حديث إسماعيل به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۲۰.

۲۷۱۴۔ [صحیح] أخرجه الدارقطني: ۶۹/۴ من حديث ابن جابر به \* وسعيد بن أبي سعيد الساحلي (كما في السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۲۶۵، والدارقطني، وصرح به ابن عبد الهادي كما في هامش تحفة الأشراف: ۱/۲۲۵)، وهو مجهول كما في التقريب، ولحديثه شواهد صحيحة، والحديث صحيحه البوصيري وغيره.

۲۷۱۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الإخوة من الأب والأم، ح: ۲۰۹۴

وَكَيْفَ: حَدَّثَنَا شُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ  
الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَهَا:  
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا صَبْرًا مُبِينًا﴾ [النساء: ١١]  
وَأَنْ أَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ لَيَتَوَارَثُونَ دُونَ  
بَنِي الْعَلَاتِ.

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصیت پوری کرنے سے پہلے  
قرض ادا کرنے کا حکم دیا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا صَبْرًا مُبِينًا﴾ ”اس وصیت کے  
بعد جو وہ وصیت کرے یا قرض کے بعد“ (النساء: ١١)  
اور تم بھائی ایک ماں کے بیٹے وارث ہوں گے  
سو تیل بھائی نہیں۔

❦ فوائد و مسائل: ❶ قرض کی اہمیت و صحت کے مقابلے میں اس لحاظ سے زیادہ ہے کہ قرض زندگی میں بھی واجب الادا ہوتا ہے اور موت کے بعد بھی جبکہ وصیت موت کے بعد ہی قابل عمل ہوتی ہے۔ قرض جتنا بھی ہوا اور کرنا ضروری ہوتا ہے جب کہ وصیت اگر تہائی ترکے سے زیادہ ہو تو تہائی تک قابل عمل ہوتی ہے زائد نہیں۔ ❷ میت کے مال میں سے سب سے پہلے کفن و دفن پر خرچ کیا جاتا ہے پھر قرض ادا کیا جاتا ہے پھر جو کچھ بچے اس کے تہائی مال یا اس سے کم کی جو وصیت ہو وہ پوری کی جاتی ہے۔ اس کے بعد باقی ترکہ وارثوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ❸ آیت میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے وصیت پوری کی جائے پھر قرض ادا کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دونوں چیزیں واجب ہیں ان میں سے جو چیز پائی جائے وہ ادا کی جائے۔ اگر دونوں (وصیت اور قرض) موجود ہوں تو ترکے میں سے دونوں کی ادائیگی کرنے کے بعد باقی ترکہ تقسیم کیا جائے۔ علاوہ ازیں وصیت کا ذکر پہلے کرنے میں یہ نکتہ بھی ہو سکتا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی جب کہ قرض تو لوگ زبردستی بھی وصول کر لیتے ہیں۔ وصیت کو پہلے بیان کر کے واضح کر دیا کہ اس پر عمل کرنے میں بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے، گو اس پر عمل قرض کی ادائیگی کے بعد ہی کیا جائے گا۔ ❹ میت کے گئے بہن بھائی اس کے سوتیلے بہن بھائیوں پر مقدم ہیں۔ ❺ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید اس کی بابت لکھا ہے کہ اسی مفہوم کی ایک حدیث حسن درجے کی پہلے گزر چکی ہے وہ اس کی شاہد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک مذکورہ روایت کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے۔ علاوہ ازیں بعض محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرداء: ۶/۱۰۷-۱۰۹ رقم: ۱۶۶۷)

۲۲۔ أبواب الوصایا - وصیت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۸) - بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوصِ  
باب: ۸۔ جو شخص وصیت کیے بغیر فوت ہو جائے کیا اس کی طرف سے صدقہ

کیا جاسکتا ہے؟

۲۷۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

آدی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الْعُمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا. وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

۲۷۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک

آدی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور انھوں نے وصیت نہیں کی۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر انھیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا؟ اور کیا مجھے بھی ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنْ أُمِّي أَفْتُلْتُ نَفْسَهَا. وَلَمْ تُوصِ. وَإِنِّي أَطْنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ لَتَصَدَّقْتُ. فَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا، وَلِيَّ أَجْرٌ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان کو مرنے کے بعد جس طرح ان اعمال کا ثواب پہنچتا رہتا ہے جو اس نے زندگی میں کیے تھے اور ان کے نیک اثرات بعد میں جاری رہے اسی طرح اس صدقے وغیرہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے جو والدین کی وفات کے بعد اولاد ان کی طرف سے کرے۔ ② فوت شدہ والدین کی طرف سے صدقے کے لیے یہ شرط نہیں کہ انھوں نے وصیت کی ہو۔ ③ آج کل ایصالِ ثواب کے نام سے جو محفلیں برپا کی جاتی ہیں اور کھانے کھلائے جاتے ہیں ان کی حیثیت محض ایک رسم کی ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ خاموشی سے کسی مستحق کی

۲۷۱۶۔ أخرجه مسلم، الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ح: ۱۶۳۰ من حديث العلاء به.

۲۷۱۷۔ أخرجه مسلم، الوصية، الباب السابق، ح: ۱۰۰۴ بعد، ح: ۱۶۳۰، والزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، ح: ۱۰۰۴ من حديث أبي أسامة به.

۲۲۔ ابواب الوصایا

وصیت سے متعلق احکام و مسائل

مناسب امداد کر دی جائے۔ ① قرض اور دوسرے مالی حقوق کی ادائیگی میں جس طرح زندگی میں نیا بت ممکن ہے اسی طرح وفات کے بعد بھی کسی کا قرض دوسرا آدمی ادا کر دے تو فوت شدہ شخص بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَفِيهَا﴾  
 قَلْبًا كُلُّ بِالْمَعْرِفِ [النساء: ۶] (التحفة ۹)  
 باب: ۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان:  
 ”اور جو محتاج ہو وہ جائز حد تک کھالے۔“

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَجِدُ شَيْئًا، وَلَيْسَ لِي مَالٌ، وَلِي يَتِيمٌ لَهُ مَالٌ. قَالَ: «كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ، غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَنَائِلٍ مَالًا». قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْبَلْ مَالَكَ بِمَالِهِ».

۲۷۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں (گزارہ نہیں ہوتا) نہ میرے پاس کوئی مال ہے البتہ ایک یتیم میری کفالت میں ہے اس کا مال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے یتیم کے مال میں سے کھالیا کر لیکن فضول خرچی نہ کرنا“ اور (اس کے مال سے) مال نہ کمانا۔“ اور غالباً یہ بھی فرمایا: ”اس کے مال کے ذریعے سے اپنا مال نہ بچانا۔“

فوائد و مسائل: ① یتیم کا مال کھانا برباد نہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا﴾ (۱۰۴) ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور وہ عقریب (جہنم کی) آگ میں جلیں گے۔“ ② اگر یتیم کا سرپرست مفلس ہو تو وہ یتیم کے مال سے اپنے انتہائی ضروری اخراجات پورے کر سکتا ہے لیکن تعیشت اور آسائشات پر اس کا مال خرچ نہیں کر سکتا۔ ③ مفلس آدمی کے لیے بھی بہتر یہی ہے کہ محنت مزدوری سے اپنے اخراجات پورے کرے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ ④ یتیم کے مال کے ذریعے سے اپنا مال بچانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اپنا محفوظ رکھا۔ یا ذاتی ضروریات پر اس کا مال خرچ کیا اور اپنا بچالیا۔ ⑤ یتیم کے مال سے تجارت کر کے یتیم کو اس کا حصہ دینا (مضاربت) درست ہے لیکن یہ درست نہیں کہ اس کے مال سے تجارت کر کے سارا نفع خود رکھ لے یا اس کے مال کو اس طرح خرچ کرے جس طرح اپنا مال بے روک لوک خرچ کرتا ہے۔

۲۷۱۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الوصايا، باب ما جاء فيما لولي اليتيم أن ينال من مال اليتيم، ح: ۲۸۷۲ من حديث حميد بن عمار، وصححه ابن خزيمة، وابن الجارود، ح: ۹۵۲، وقال الحافظ في الفتح: ۲۴۱/۸. 'إسناده قوي'.

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



## الفرائض (وراثت) کی لغوی واصطلاحی تعریف مشروعیت، اسباب وموانع اور شرائط

\* لغوی معنی: [فَرَأَيْضُ] فَرِيضَةٌ کی جمع ہے۔ یہ فَرَض سے اسم مصدر ہے۔ امام جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فرض سے مراد اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ اشیاء ہیں۔

\* اصطلاحی تعریف: [عَلِمَ يُعْرِثُ بِهِ مَنْ يَرِثُ وَمَنْ لَا يَرِثُ وَمُقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَارِثٍ] ”فرائض سے مراد وہ علم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون وارث ہے، کون وارث نہیں اور ہر وارث کا کیا حق ہے۔“

\* وراثت کی مشروعیت: اسلام سے قبل دنیا میں یہ دستور تھا کہ طاقتور وارث بنتا اور کمزور کو اپنے اقرباء کی وراثت سے کچھ نہ دیا جاتا، عورتوں کو یکسر محروم رکھا جاتا کیونکہ مردوں کا خیال تھا کہ وہ جائیداد کے اکیلے وارث ہوں گے، اس لیے کہ وہی میدان جنگ میں شریک ہوتے اور اپنے قبیلے کا دفاع کرتے ہیں۔ ان تمام غلط تاویلات اور مظالم کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت کے حق داروں اور ان کے حصوں کا تعین فرمادیا تا کہ ہر شخص کو اس کا حق، بغیر ظلم کے مل سکے۔



۲۳۔ أبواب الفرائض ..... الفرائض (وراثت) کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت، اسباب وموانع اور شرائط

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لِّلرَّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ (النساء: ۷) ”جو مال ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ مرے، تھوڑا ہو یا زیادہ، اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی“ (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے حصے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: [الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلْأُولَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ] (صحیح البخاری، الفرائض، باب میراث الولد من أبيه و أمه، حدیث: ۶۷۳۲) و صحیح مسلم، الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجل ذكر، حدیث: ۱۶۱۵) ”مقررہ حصے ان کے مستحقوں کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: [إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرَأْسِثٍ] (سنن أبی داود، البیوع، باب فی تضمین العارية، حدیث: ۳۵۶۵) ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے، بنا بریں اب وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔“

\* وراثت کے اسباب وموانع اور شرائط: اسباب: وراثت کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں: ① نسبی قرابت: میت کے وہ ورثاء جو خونی رشتے کی وجہ سے وارث بننے ہیں، ان کا تعلق فروغ (اولاد یا اولاد کی اولاد) سے ہو یا اصول (والدین یا والدین کے والدین) سے یا اطراف (بھائی، چچا یا ان کی اولاد) سے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوْلَىٰ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ﴾ (النساء: ۳۳) ”اور ہر مال میں جو والدین اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں ہم نے حق دار مقرر کیے ہیں۔“

② نکاح: مسنون نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بننے ہیں خواہ رخصتی و غلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ﴾ (النساء: ۴) ”اور تمہاری بیویوں کے ترکے میں سے تمہارے لیے نصف ہے۔“ ③ ولأولاد: کوئی شخص غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے اور آزاد شدہ فوت ہو جائے اور اس کا کوئی نسبی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ] (صحیح البخاری، الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ، حدیث: ۱۴۹۳) و صحیح مسلم، العتق، باب بیان أن الولاء



۲۳۔ أبواب الفرائض ..... الفرائض (وراثت) کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت، اسباب و موانع اور شرائط

لمن أعتق، حدیث: (۱۵۰۴)

\* موانع: ① کفر: مسلمان کا فرک اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا، خواہ کتنی ہی قریبی رشتے داری ہو۔ ② قتل: جس قتل کی وجہ سے قصاص یا دیت لازم آئے اس قتل کی بنا پر قاتل وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بن سکتا۔“ (سنن أبی داود، الذیات، باب ذیات الأعضاء، حدیث: ۴۵۶۳) ③ غلامی: غلام نہ خود وارث بنتا ہے نہ اس کا کوئی وارث بنتا ہے کیونکہ اس کی تمام کمائی مالک کی ہوتی ہے البتہ وہ غلام جس کا کچھ حصہ آزاد ہو تو وہ اپنے آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب مکاتب غلام حد یا میراث کو پہنچے تو وہ آزاد شدہ حصے کے مطابق وارث بنایا جائے گا۔“ (سنن أبی داود، الذیات، باب فی ذیة المكاتب، حدیث: ۴۵۸۲) ④ ولد زنا: زنا سے پیدا ہونے والا بچہ اپنے زانی باپ کا اور باپ اس بچے کا وارث نہیں ہوگا، البتہ وہ اپنی ماں کا اور اس کی ماں اس کی وارث ہوگی۔ ⑤ لعان: لعان کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہیں رہتے۔ ⑥ مردہ بچہ پیدا ہو تو وہ بھی وارث نہیں ہوتا۔

شرائط: ① وراثت کے موانع موجود نہ ہوں۔ ② وارث اپنے مورث کی وفات کے وقت زندہ ہو۔ ③ مورث کی موت کا یقین ہو۔ (احکام وراثت سے متعلق تفصیل کیلئے دیکھیے: ”اسلامی قانون وراثت“، طبع دارالسلام)

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۳) أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ (التحفة ۱۵)

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- علم میراث حاصل کرنے کی ترغیب

(المعجم ۱) - بَابُ الْحَثِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ (التحفة ۱)

۲۷۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! تم لوگ میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے اور یہ بھلوا دیا جاتا ہے۔ میری امت سے سب سے پہلے یہی علم اٹھایا جائے گا۔“

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَطَافِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ فَإِنَّهُ يَنْصِفُ الْعِلْمَ. وَهُوَ يُنْسَى. وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنَزَعُ مِنْ أُمَّتِي».

🌞 فائدہ: علم کے اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو سیکھنے سکھانے کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کے جانے والے ختم ہو جائیں گے اور امت میں سے یہ علم اٹھ جائے گا۔

باب: ۲- (ترکے میں) صلیبی اولاد کے حصے

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ

(التحفة ۲)

۲۷۲۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۷۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ

۲۷۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۰۹/۶ من حديث حفص بن عمر به، وقال: "نفرد به حفص بن عمر، وليس بالقوي"، والحديث ضعفه الذهبي، والبوصيري من أجل حفص المذكور.

۲۷۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الصلْب، ح: ۲۸۹۱ من حديث ابن عقيل به، وصححه الترمذي، ح: ۲۰۹۲، والحاكم: ۳۳۳/۴، ۳۳۴، والذهبي: ابن عقيل ضعيف وتقدم، ح: ۳۹۰.

۲۳۔ أبواب الفرائض ..... وراعت سے متعلق احکام و مسائل

الْعَدْنِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْ سَعْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدٍ، قُتِلَ، مَعَكَ، يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ جَمِيعَ مَا تَرَكَ أَبُوهُمَا. وَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُنْكِحُ إِلَّا عَلَى مَالِهَا. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَنْزَلَتْ آيَةُ النِّمِرَاطِ. فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. فَقَالَ: «أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ ثُلُثِي مَالِهِ. وَأَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمْنُ. وَخُذْ أَنْتَ مَا بَقِيَ».

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیوں کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں۔ وہ غزوہ احد میں آپ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچا نے ان کے باپ کا چھوڑا ہوا سارا ترکہ لے لیا ہے اور مال کے بغیر عورت کا نکاح بھی نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بلایا اور فرمایا: ”سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کے مال میں سے دو تہائی دے دو۔ اور اس کی بیوی کو آٹھواں حصہ دو۔ اور جو باقی بچے وہ تم لے لو۔“



🌟 فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت اس سند سے ضعیف ہونے کے باوجود شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۱۰۹/۱۰۸/۲۳ وصحيح سنن أبي داود للكناني) رقم: ۲۵۷۳، ۲۵۷۴ ② شریعت نے بعض وارثوں کے لیے ترکے میں ایک خاص حصہ مقرر کیا ہے ایسے وارثوں کو اصحاب الفروض کہتے ہیں۔ اصحاب الفروض کو حصے دینے کے بعد جو ترکہ بچے وہ جن رشتہ داروں کو ملتا ہے انھیں عصب کہتے ہیں۔ ③ اگر کسی کی ایک ہی بیٹی ہو تو اسے کل ترکے کا نصف حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں کل مال کے تین حصے کے ان میں سے دو حصے دے جائیں گے۔ (دیکھیے: سورة النساء، آیت: ۱۱) ④ اگر میت کے وارث بیٹے بھی ہوں اور بیٹیاں بھی تو ان کی تعداد کے مطابق ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ⑤ اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو اس کی بیوی کو کل ترکے کا چوتھا حصہ دیا جائے گا اور اگر میت کی اولاد ہو جیسے کہ حدیث میں مذکورہ واقعے میں ہے تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو یہی چوتھا یا آٹھواں حصہ ان سب میں تقسیم کیا جائے گا۔ ⑥ میت کا بھائی عصب ہے اس لیے اصحاب الفروض (بیوی اور بیٹیوں) کو دے کر جو کچھ باقی بچا وہ اسے دیا گیا۔ ⑦ حدیث میں مذکورہ واقعے میں کل مال کے چوبیس حصے کیے گئے جن میں سے تین حصے (کل مال کا آٹھواں حصہ) بیوہ کو ملے اور سولہ

۲۳۔ أبواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

ہے (کل مال کی دو تہائی) دونوں بیٹیوں کو (ہر بیٹی کو آٹھ حصے) ملے باقی پانچ حصے بچے کو بھائی کو مل گئے۔

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنِ الْهَزْزَلِيِّ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ. فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَتِهِ، وَابْنَةِ ابْنِ، وَأَخْبَتْ لِأَبٍ وَأُمٍّ. فَقَالَا: لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ. وَمَا بَقِيَ، فَلِلْأَخْتِ. وَابْنُ مَسْعُودٍ، فَسَيِّئَانَا. فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَهَنِّدِينَ. وَلَكِنِّي سَأَفْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ. وَلِابْنَةِ الْإِنْسِ السُّدُسُ. تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ. وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ.

۲۷۲۱۔ حضرت ہزبل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: ایک آدمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ باہلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے بیٹی پوتی اور سگی بہن (کی وراثت) کا مسئلہ دریافت کیا۔ ان دونوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ اور (مسائل سے) کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہماری تائید کریں گے۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر میں بھی یہی فتویٰ دوں) تب تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا، لیکن میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ جس سے (دونوں کا) کل حصہ دو تہائی ہو جائے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔



🌞 فائدہ: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اجتہادی مسائل میں اختلاف رائے ہو جاتا تھا لیکن وہ اس کی بنیاد پر باہمی مخالفت اور دشمنی کا رویہ نہیں اپناتے تھے۔ ② اجتہادی رائے کے مقابلے میں قرآن وحدیث کی نص قابل عمل ہے۔ اجتہاد کی اہمیت صرف اسی وقت تک ہے جب عالم کو پیش آمدہ مسئلے میں قرآن وحدیث کی نص معلوم نہ ہو۔ ③ دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے کی بنیاد غالباً اس اصول پر تھی کہ قریب کی موجودگی میں دور کا وارث محروم ہوتا ہے اس لیے انھوں نے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو محروم قرار دیا۔ اور بیٹی سے بچا ہوا حصہ بہن کو دلویا۔ ④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کی بنیاد ارشاد نبوی پر رکھی اور وہ اصول بیان فرمایا جو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم نہ تھا۔ ⑤ اگر وارث صرف دو بیٹیاں ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی ہے۔ بیٹیوں کی

۲۷۲۱۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث ابنة ابن مع ابنة، ح: ۶۷۳۶ من حديث أبي قيس به، وح: ۶۷۴۲ من حديث سفیان الثوري به مختصراً.

۲۳۔ أبواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عدم موجودگی میں پوتیوں کا یہی حصہ ہے۔ جس طرح ایک بیٹی کا حصہ نصف ہے اسی طرح بیٹی کی عدم موجودگی میں ایک پوتی کا حصہ نصف ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں ایک بیٹی اور ایک پوتی کی صورت میں بیٹی کا حصہ نصف ہے اور بیٹی اور پوتی کا مجموعی حصہ دو تہائی ہے، لہذا دو تہائی میں سے نصف بیٹی کو دے کر باقی چھٹا حصہ پوتی کو ملتا ہے۔ ① اس صورت میں بیٹی اور پوتی کو برابر حصہ نہیں ملتا کیونکہ ان کا درجہ یعنی میت سے تعلق برابر نہیں۔ ④ بیٹی بیٹیوں یا پوتی پوتیوں کی موجودگی میں بہن عصبہ ہے۔ ⑤ تقلید سراسر گمراہی ہے خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے امام یا صحابی ہی کی کیوں نہ ہو۔

(المعجم ۳) - بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ باب: ۳۔ دادا کا حصہ

(التحفة ۳)

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَوَيْتُ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْثِيًّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ [عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ]، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُرْتَضِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ، فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا، أَوْ سُدُسًا.

۲۷۷۲۔ حضرت معقل بن یسار مرثیٰ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک مسئلہ پیش کیا گیا جس میں دادا بھی تھا۔ تو میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ نے اسے تیسرا حصہ یا چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الطَّائِعِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَدٍّ، كَانَ فِينَا، بِالسُّدُسِ.

۲۷۷۳۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے خاندان میں ایک دادے کو (اس کے پوتے کے ترکے میں سے) چھٹا حصہ دینے کا فیصلہ دیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور پہلی روایت کی بابت لکھتے ہیں کہ اس سے سنن ابی داؤد کی روایت (۲۸۹۳/۲۸۹۵) کفایت کرتی ہے جبکہ دیگر محققین نے

۲۷۷۲۔ [استادہ ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۷۲/۴، ح: ۶۲۳۳ من حديث يونس به مطولاً \* أبو إسحاق عن، وتقدم، ح: ۴۶، وانظر الحديث الآتي، وحديث أبي داود (۲۸۹۴، ۲۸۹۵) يعني عنه.

۲۷۷۳۔ [استادہ ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۷۲/۴، ح: ۶۳۳۴ من حديث هشيم به، وتابعه خالد عند أبي داود، ح: ۲۸۹۷ وغيره \* الحسن تقدم، ح: ۷۱.

۲۳۔ أبواب الفرائض - وراثت سے متعلق احکام و مسائل

دونوں روایتوں کو صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے تصحیح حدیث والی بات ہی اقرب إلی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۳۳۳، ۳۳۳/۳۳۳) وصحیح سنن أبی داود للألبانی، رقم: ۲۵۷۶) ① میت کے والد کی عدم موجودگی میں والد کا چھٹا حصہ میت کے دادے کو ملتا ہے، لیکن اگر والد موجود ہو تو پھر یہ چھٹا حصہ والد کو ملے گا اور دادے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (المغنی لابن قدامة: ۹/۶۵-۸۱)

(المعجم ۴) - بَابُ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ باب: ۴۔ وادی کا حصہ

(التحفة ۴)

۲۷۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمُسَرِّيُّ: أَنَّ أَبَانَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَانَا يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَهُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوئِبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ ابْنِ ذُوئِبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ. وَمَا عَلِمْتُ لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. فَأَرْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ. فَسَأَلَ النَّاسَ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ



۲۷۲۴- حضرت قبیصہ بن ذؤیب بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک نانی وراثت (میں سے حصہ دلوائے جانے) کا مطالبہ لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں تو تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی تیرا کوئی حصہ میرے علم میں نہیں اس لیے (فی الحال) واپس چلی جا حتیٰ کہ میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے دریافت کر لوں۔ (اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں نانی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھارے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر

۲۷۲۴- [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الجدة، ح: ۲۸۹۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۵۱۳/۲، وصححه الترمذي، ح: ۲۱۰۱، وابن الجارود، ح: ۹۵۹، وابن حبان، ح: ۱۲۲۴، والحاكم: ۳۳۸/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وأعله الذهبي، والعسقلاني وغيرهما بأن قبصة لم يسمع من الصديق رضي الله عنه فالسند منقطع، وللحديث شواهد.

۲۳۔ أبواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ .  
فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ . فَأَنْفَذَهُ  
لَهَا أَبُو بَكْرٍ .

وہی بات کہی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی  
چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ اس خاتون کے حق  
میں صادر فرمادیا۔

ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى ، مِنْ قِبَلِ  
الْأَبِ ، إِلَى عُمَرَ ، تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا . فَقَالَ : مَا  
لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ . وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ  
الَّذِي قَضَيْ بِهِ إِلَّا لِيُغَيِّرَكَ . وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي  
الْفَرَائِضِ شَيْئًا . وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ .  
فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ ، فَهُوَ بَيْنَكُمَا . وَأَيُّكُمَا  
خَلَتْ بِهِ ، فَهُوَ لَهَا .

اس کے بعد ایک دادی باپ سے تعلق رکھنے والی  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث (کے حصے) کا مطالبہ  
لے کر آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں  
تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں۔ اور جو فیصلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ  
کے زمانہ مبارک میں کیا گیا تھا وہ تیرے لیے نہیں تھا۔  
اور میں مقررہ حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی  
چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم (دادی اور نانی) دونوں اس میں  
شریک ہو جاؤ تو وہ تمہارے درمیان (نصف نصف) ہوگا  
ورنہ تم دونوں میں سے جو ہوگی وہ (حصہ) اس کا ہو گیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① جدہ کا لفظ نانی اور دادی دونوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس واقعے میں دوسری خاتون  
کا ذکر "باپ کی طرف سے جدہ" کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پہلی خاتون نانی تھیں  
دوسری دادی۔ ② نانی ہو یا دادی اس کا حصہ کل ترکے کا چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ میت کی ماں موجود نہ ہو اور باپ  
کی موجودگی میں دادی محروم ہو جاتی ہے البتہ نانی وارث بنتی ہے۔ اگر یہ دونوں موجود ہوں تو یہی چھٹا حصہ ان  
دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَبْدِ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا [مُسْلِمٌ] بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ  
شُرَيْكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَثَ جَدَّةٍ سُدْسًا .

۲۷۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جدہ (نانی یا دادی) کو وراثت  
میں چھٹا حصہ دیا۔

۲۷۲۵۔ [صحیح] أخرجه البيهقي: ۶/ ۲۳۴ من حديث شريك (القاضي) به، وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف  
لضعف لث بن أبي سليم، وتدليس"، وفيه علة أخري، وأخرج أبو داود، ح: ۲۸۹۵ بإسناد حسن عن بريدة رضي الله  
عنه: "أن النبي ﷺ جعل للجدّة السدس، إذا لم تكن دونها أم"، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۰ أبو المنيب  
العنكي حسن الحديث كما في نيل المتقود، ح: ۶۳۶.



(المعجم ۵) - بَابُ الْكَلَالَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ کلالہ کی میراث

۲۷۲۶- حضرت معاذ بن ابی طلحہ عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجمع کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے یا راوی نے کہا: انھوں نے مجمع کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں اپنے بعد کلالہ کے مسئلے سے زیادہ پریشان کن مسئلہ چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ مسئلہ) دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں مجھے ایسا سخت جواب نہیں دیا جیسا اس مسئلے میں ناگواری کا اظہار فرمایا حتیٰ کہ رسول ﷺ نے میرے پہلو یا سینے میں انگلی مار کر فرمایا: ”اے عمر! تجھے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے جو سورۃ نساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے۔“

۲۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. أَوْ خَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنِّي، وَاللَّهِ! مَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ. وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ، مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا. حَتَّى طَعَنَ بِإِضْبَاعِهِ فِي جَنْبِي، أَوْ فِي صَدْرِي. ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① کلالہ سے مراد وہ میت ہے جس کے ماں باپ بھی نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو۔ اس کی دراخت اس کے بھائی بہنوں میں تقسیم ہوگی۔ ② موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت سے مراد سورۃ نساء کی آیت ۱۷۶ ہے۔ اس میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر مرنے والے کلالہ مرد کی ایک حقیقی (ماں اور باپ دونوں میں شریک) بہن ہو یا ایک علاقائی (باپ شریک) بہن ہو تو اسے اپنے بھائی کا نصف ترکہ ملے گا البتہ مرنے والی کلالہ عورت کا ایک بھائی ہو تو اسے پورے کا پورا ترکہ مل جائے گا۔ ③ اسی آیت میں ہے کہ اگر کلالہ کی دو حقیقی یا علاقائی بہنیں ہوں تو انھیں ترکہ کا دو تہائی دیا جائے گا۔ ④ اگر کلالہ میت کے وارث حقیقی یا علاقائی بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی تو ترکہ ان میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے گا۔ ⑤ اخپائی (ماں شریک) بھائی یا بہن کا حکم یہ ہے کہ اگر میت کا ایک ہی اخپائی بھائی یا بہن ہو تو اسے ترکہ کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو سے زیادہ بھائی بہنیں ہوں تو ترکہ کا ایک تہائی حصہ ان سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اس صورت میں بھائی کا حصہ بہن سے دگنا نہیں ہوگا۔ (سورۃ النساء آیت: ۱۲)



### ۲۳۔ أبواب الفرائض

أَصْنَعُ؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ حَتَّى تَزَلَّتْ  
آيَةُ الْوِصَاثِ، فِي آخِرِ النِّسَاءِ: ﴿وَإِنْ  
كَانَ رَجُلٌ يُوْرَثُ كَلَالَةً﴾ [النساء: ۱۲]  
﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي  
الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ۱۷۶] الْآيَةُ.

### وراثت سے متعلق احکام و مسائل

میں کیا فیصلہ کروں؟ تب میراث کی وہ آیت نازل  
ہوئی جو سورہ نساء کے آخر میں ہے: ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ  
يُوْرَثُ كَلَالَةً﴾ ”اور جس کی میراث لی جاتی ہے اگر  
وہ مرد (یا عورت) کلالہ ہو.....“ اور (وہ آیت اتری)  
﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾  
”آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ  
تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے.....“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسنون اور مسلمان کے حقوق میں شامل ہے۔ ② یدیل چل کر جانا  
کسی بزرگ کی شان کے خلاف نہیں۔ ③ دوسری آیت میں کلالہ کے حقیقی اور علاقائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا  
گیا ہے۔ پہلی آیت میں کلالہ کے اخپائی بھائی بہنوں کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے حدیث:  
۲۷۲۶ کے فوائد)



(المعجم ۶) - بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ (الشفعة ۶)

باب: ۶۔ مشرکوں کے ترکے میں مسلمانوں  
کا حصہ کتنا ہے؟

۲۷۲۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کا فرکا وارث نہیں ہوتا اور  
کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

۲۷۲۹ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
عُسَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ  
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:  
«لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ  
الْمُسْلِمَ».

🌞 فائدہ: کافر سے ہر غیر مسلم مراد ہے خواہ وہ اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) ہو یا کسی دوسرے مذہب سے تعلق  
رکھتا ہو مثلاً: ہندو، سکھ، بدھ، و ہر یہ قادیانی اور بھائی وغیرہ۔

۲۷۲۹۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم، ...، الخ، ج: ۶، ۶۷۶،  
من حديث الزهري به، ومسلم، الفرائض، باب: لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم، ج: ۱، ۱۶۱، من  
حديث سفیان به.

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

۲۳۔ ابواب الفرائض

۲۷۳۰۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں تشریف رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان یا گھر چھوڑا ہے؟“

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَّ أَبَا يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟».

ابو طالب کی وراثت عقیل اور طالب کو ملی تھی اور حضرت جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

وَكَانَ [عَقِيلٌ] وَرَثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا. لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے کہا کرتے تھے: مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

فَكَانَ عَمْرُو، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ.

اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔“

وَقَالَ أَسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ».

🕌 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب: إذا أسلم قومٌ في دار الحرب، ولهم مال وأرضون فهي لهم، حدیث: ۳۰۵۸) ② جب ابو طالب کی وفات ہوئی اس وقت عقیل رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں تھے اس لیے عقیل رضی اللہ عنہ کو بھی وراثت میں سے حصہ ملا۔ حضرت علی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما مسلمان تھے اس لیے انھوں نے اپنے والد ابو طالب کی وراثت سے حصہ نہ لیا۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ③ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس واقعے سے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ دار الحرب میں رہنے

۲۷۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها... الخ، ح: ۱۵۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الحج، باب نزول الحاج بمكة وتوريث دورها، ح: ۱۳۵۱ عن أحمد بن عمرو بن السرح، أبي طاهر به، وانظر الحديث السابق لشطره الأخير.

۲۳۔ ابواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

والا اگر مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے گھر اور زمین وغیرہ کا بدستور مالک رہے گا۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب: إذا أسلم قوم في دار الحرب.....، حدیث: ۳۰۵۸) ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے یہ مکان فروخت کر دیا تھا۔ (فتح الباری: ۵۷۱/۳)

۲۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ».

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”و مختلف ملتوں کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دو مختلف ملتوں (قوموں) سے مراد، ملت اسلام اور ملت کفر ہے۔ ② ایک غیر مسلم دوسرے غیر مسلم کا وارث ہوتا ہے خواہ ان کا مذہب ایک دوسرے سے مختلف ہو۔

(المعجم ۷) - بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ (باب: ۷۔ ولاء کی میراث)

۲۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تَزَوَّجَ رَبَابُ بْنُ حَذِيفَةَ [بْنِ سَعِيدٍ] ابْنِ سَهْمٍ، أُمَّ وَائِلٍ، بِنْتُ مَعْمَرِ الْجُمَحِيَّةِ. فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةً. فَتَوَفَّيْتُ أُمَّهُمْ. فَوَرَّثَهَا بَنُوها، رَبَاعَهَا وَوَلَاءَ مَوَالِيها. فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى الشَّامِ. فَمَاتُوا فِي طَاعُونٍ عَمَوَاسٍ. فَوَرَّثَهُمْ عَمْرُو، وَكَانَ

۲۷۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے حضرت ام وائل بنت معمر جمحیہ سے شادی کی۔ ان سے ان کے باپ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر ان کی والدہ (ام وائل) کی وفات ہو گئی تو ام وائل کے بیٹوں کو وراثت میں کچھ زمین اور غلاموں کی ولاء ملی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ان (بیٹوں) کو لے کر شام گئے (وہاں) عمواس کے طاعون میں وہ (سب بیٹے) فوت ہو گئے چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ ان کے عصبہ ہونے

۲۷۳۱۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب: هل يرث المسلم الكافر، ح: ۲۹۱۱ من طريق آخر عن عمرو ابن شعيب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۶۷، والحافظ ابن الملقن وغيرهما، وللحديث طرق أخرى عند الترمذي، ح: ۲۱۰۸ وغيره.

۲۷۳۲۔ [سناده حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في الولاء، ح: ۲۹۱۷ من حديث حسين به.

## ۲۳۔ أبواب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

کی وجہ سے ان کے وارث ہوئے۔ جب حضرت عمرو بن عاصؓ شام سے واپس آئے تو عمر کے بیٹوں نے حضرت عمرؓ کی عدالت میں اپنی بہن (ام وائل) کی ولاء کے حصول کے لیے دعویٰ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان اسی ارشاد کے مطابق فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے: ”بیٹا یا باپ جو ولاء حاصل کرے وہ اس کے عصبہ کو ملے گی، خواہ کوئی ہو۔“ (حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے) فرمایا: حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ ہمارے حق میں دے دیا۔ اور اس مضمون کی ایک تحریر لکھ کر ہمیں دی جس پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور ایک آدمی (رضی اللہ عنہ) کی گواہی ثبت تھی۔ اس کے بعد خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں اس خاتون کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، اس نے دو ہزار دینار ترکہ چھوڑا۔ مجھے خبر ملی کہ اس فیصلے میں (جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا) تبدیلی کر دی گئی ہے (فیصلہ مذکورہ بالا قانون کے مطابق نہیں کیا گیا۔) یہ معاملہ ہشام بن اسماعیل کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے ہمیں (خلیفہ) عبدالملک کے پاس بھیج دیا (تا کہ وہی اس مقدمے کا فیصلہ کریں۔) چنانچہ ہم نے حضرت عمرؓ کی تحریر انھیں دکھائی۔ عبدالملک نے کہا: میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ ایسا فیصلہ ہے جس میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ مدینے والوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ وہ اس میں شک کریں۔ پھر عبدالملک نے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہم اب تک اس (میراث) پر قابض ہیں۔

عَصَبَتُهُمْ. فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، جَاءَ بَنُو عَمَرَ، يُخَاصِمُونَهُ فِي وَلَاءِ أُخْتِهِمْ، إِلَى عَمَرَ. فَقَالَ عَمَرُ: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ، مَنْ كَانَ» قَالَ: فَقَضَى لَنَا بِهِ. وَكُتِبَ لَنَا بِهِ كِتَابًا، فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرٍ. حَتَّى إِذَا اسْتَخْلَفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، ثَوَّقَنِي مَوْلَى لَهَا. وَتَرَكَ الْفَتَى دِينَارًا. فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غَيَّرَ. فَخَاصَمُوا إِلَيَّ هِشَامَ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ. فَرَفَعْنَا إِلَيَّ عَبْدَ الْمَلِكِ فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عَمَرَ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى أَنَّ هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يَشُكُّ فِيهِ. وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا. أَنَّ يَشْكُوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ.

فَقَضَى لَنَا فِيهِ. فَلَمَّا نَزَلَ فِيهِ بَعْدُ.

۲۳۔ ابواب الفرائض ... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① وراثت کی تقسیم میں پہلے اصحاب الفروض کو ان کے مقررہ حصے دیے جاتے ہیں۔ جو کچھ ان سے بچے وہ میت کے عصبہ رشتے داروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر آزاد کردہ غلام کے عصبہ رشتے دار نہ ہوں تو آزاد کرنے والا عصبہ کی جگہ وارث ہوگا۔ اگر غلام کے اصحاب الفروض اور عصبہ رشتہ دار نہ ہوں تو سارا ترکہ آزاد کرنے والے کو ملے گا۔ ② حضرت ام وائل کی ولاء ان کے بیٹوں کو ملی۔ بیٹوں کی وفات کے بعد ولاء اسی خاندان میں یعنی ان بچوں کے دوھیال اور ام وائل کے سرال میں رہی۔ ام وائل کے میکے اور بچوں کے نہیال والے جو اس ترکے کے دعویدار تھے ان کا دعویٰ قبول نہیں کیا گیا۔ ③ عصبہ کی موجودگی میں ذوی الارحام وارث نہیں ہوتے۔

۲۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ  
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ،  
عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الرُّبَيْعِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ  
مِنْ نَحْلَةٍ. فَمَاتَ. وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرُكْ  
وَلَدًا وَلَا حَيِّمًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
«أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرَبَتِهِ».

۲۷۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا آزاد کردہ ایک غلام کھجور کے درخت سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس نے کچھ مال چھوڑا تھا لیکن اس کی کوئی اولاد یا رشتے دار نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث اس کی بہتی کے کسی آدمی کو دے دو۔“



🌞 **فوائد و مسائل:** ① اس شخص کی وراثت کے حق دار اصل میں رسول اللہ ﷺ خود تھے لیکن آپ نے مال لینا پسند نہ فرمایا اور بطور صدقہ اس کی بہتی کے کسی مستحق کو دے دینے کا حکم دے دیا۔ ② جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا مال بیت المال میں جمع کر دیا جاتا ہے جو تمام مسلمانوں کے فائدے کے کاموں میں استعمال ہو جاتا ہے۔ ③ بیت المال کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں لا وارث کا ترکہ اس کی بہتی والوں کو دیا جاسکتا ہے۔

۲۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۳۳۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت امامہ یاسمینہ) سے روایت ہے کہ:

۲۷۳۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۲ من حديث وكيعة به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۰۵.

۲۷۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۸۶/۴، ح: ۶۳۹۸ من حديث حسين بن علي الجعفي به \* ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، وخالفه شعبة عن الحكم عن عبد الله بن شداد به مرسلًا، أخرجه أبو داود في المراسيل، ح: ۳۶۴، وتابعه غير واحد عن الحكم به، فالحديث منقطع كما قال البيهقي: ۲۴۱/۶، وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي وغيره.

۲۳۔ ابواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ يَنْبُتِ حُمَزَةَ، قَالَ مُحَمَّدٌ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى، وَهِيَ أَخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ، لِأُمِّهِ قَالَتْ: مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً. فَتَسَمَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَالَةَ يَتِيمِي وَيَتِيمَ ابْنَتِهِ. فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ، وَلَهَا النِّصْفَ.

امہ اللہ رحمہ اللہ جو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں ان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرا آزاد کردہ غلام ایک بیٹی چھوڑ کر فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم کر دیا یعنی آدھا مجھے دیا اور آدھا اس کو۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء للآلبنانی، رقم: ۱۵۹۶) بنابرین اگر فوت ہونے والے کی ایک بیٹی ہو تو اس بیٹی کو ترکہ میں سے نصف ملتا ہے چنانچہ مذکورہ بالا واقعے میں متوفی کی بیٹی کو نصف ترکہ دیا گیا۔ باقی عصب کا حق تھا، وہ آزاد کرنے والی صحابیہ (رضی اللہ عنہا) کو ملا کیونکہ متوفی کا اور کوئی عصب نہیں تھا۔

(المعجم ۸) - بَابُ مِيرَاثِ الْفَاتِلِ  
(التحفة ۸)

باب: ۸۔ وراثت میں قاتل کا حصہ

۲۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ النَّاسَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْفَاتِلُ لَا يَرِثُ».

۲۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوتا۔“

فوائد و مسائل: ① قتل وراثت سے محرومی کا باعث ہے، یعنی اگر قاتل مقتول سے ایسا رشتہ رکھتا ہو جس کی بنا پر وہ وراثت میں حصے کا مستحق ہے تو قتل کی وجہ سے وہ اپنے اس حق سے محروم ہو جائے گا۔ ② یہ حکم ہر قاتل کے لیے ہے خواہ اصحاب الفروض میں سے ہو یا عصبہ میں سے ہو مثلاً: اگر ایک شخص کے دو بیٹے ہوں ان میں سے ایک اپنے باپ کو قتل کر دے تو مقتول کے ترکہ میں سے اصحاب الفروض کا حصہ نکال کر باقی مال مقتول کے اس



۲۳۔ أبواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام ومسائل

بیٹے کو ملے گا جو قتل کے جرم میں شریک نہیں۔ دوسرا بیٹا جو قاتل ہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ ⑤ قتل کا محرک بہت دفعہ یہ چیز بھی ہوتا ہے کہ قاتل مقتول کی وراثت جلد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حدیث میں مذکورہ قانون کی وجہ سے یہ محرک ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ قانون انسانوں کی جانوں کا محافظ ہے۔

۲۷۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،  
عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ:  
حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ،  
فَقَالَ: «الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا  
وَمَالِهِ. وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَّتِهَا وَمَالِهَا. مَا لَمْ  
يَقْتُلْ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا  
صَاحِبَهُ عَمْدًا، لَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ وَمَالِهِ  
شَيْئًا. وَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ خَطَأً،  
وَرِثَ مِنْ مَالِهِ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَّتِهِ».

(المعجم ۹) - بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ      باب: ۹- ذَوِي الْأَرْحَامِ كَابِيَانِ

(التحفة ٩)

۲۷۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ ۲۷۳۷- حضرت ابوامامہ اسعد بن سہل بن حنیف

٢٧٣٦- [حسن] أخرجه الدارقطني: ٧٢/٤ من حديث عبيد الله بن موسى به، وقال: "محمد بن سعيد الطائفي ثقة"، ووافقه البيهقي: ٢٢١/٦، يعنان أنه غير المصلوب، وجاء في رواية محمد بن يحيى: عمر بن سعيد، ومن طريقه صححه ابن الجارود، ح: ٩٦٧، وله طريق آخر عند الدارقطني: ٧٦، ٧٥/٤، لكنه لا يستشهد به لشدة ضعفه ■ ابن سعيد هو غير المصلوب، جهله صاحب التقریب، وثقوه الدارقطني، وابن الجارود، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، والله أعلم، والسند ضعفه الوصيري على ظن أنه المصلوب.

٢٧٣٧- [حسن] أخرجه الترمذي، الفرائض، باب ما جاء في ميراث الخال، ح: ٢١٠٣ من حديث سفيان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ٩٦٤، وابن حبان (موارد)، ح: ١٢٢٧ قلت: الثوري

۲۳۔ ابواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ. وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ. فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عِيَّةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ. فَكُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ. وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ».

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ ابْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ. وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ. فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عِيَّةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ. فَكُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ. وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ».

فوائد و مسائل: ① مولیٰ آزاد کردہ غلام کو بھی کہتے ہیں اور آزاد کرنے والے کو بھی۔ اس تعلق کی بنا پر وراثت کا مسئلہ پہلے گزر چکا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۲) اگر کسی آزاد ہونے والے کی وفات کے بعد اس کے آزاد کرنے والوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ترکہ بیت المال میں جمع ہو جائے گا جس طرح کسی بھی لاوارث شخص کا ترکہ بیت المال کے لیے ہوتا ہے۔ ② جس کے وارثوں میں کوئی اصحاب الفروض یا عصبہ موجود نہ ہو تو اس کا ترکہ ذوی الارحام میں تقسیم ہوگا۔ ③ وارثوں کی تین قسمیں ہیں: (۱) اصحاب الفروض: وہ در ثناء جن کا حصہ قرآن و حدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ کل بارہ افراد ہیں چار مردوں میں سے اور آٹھ عورتوں میں سے جو کہ درج ذیل ہیں: ① خاوند ② باپ ③ دادا ④ مادری بھائی ⑤ بیوی ⑥ ماں ⑦ دادی و نانی ⑧ بیٹی ⑨ پوتی پڑپوتی ⑩ حقیقی بہن ⑪ پردی بہن ⑫ مادری بہن۔ (۲) عصبہ: میت کے وہ قریبی رشتے دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا ترکہ لیے ہیں؛ نیز ان کا تعلق میت سے کسی عورت کے واسطے سے نہیں ہوتا مثلاً: چچا (باپ کا بھائی)؛ بھتیجا (بھائی کا بیٹا)؛ چچا زاد بھائی (باپ کے بھائی کا بیٹا) ان مثالوں میں میت سے تعلق مردوں ہی کے ذریعے سے قائم ہوا ہے۔ (۳) ذوی الارحام: میت کے وہ قریبی رشتے دار جو اصحاب الفروض یا عصبات میں سے نہ ہوں اور ان کا تعلق عورت کے واسطے سے ہو مثلاً: ماموں (ماں کا بھائی)؛ بھانجا (بہن کا بیٹا)؛ نانا (ماں کا باپ)؛ نواسا (بیٹی کا بیٹا)۔ ان مثالوں میں وراثت اور میت کا تعلق ایک عورت

عنعن، ولحدیثہ شاهد حسن عند ابن حبان، ح: ۱۲۲۶، وللحدیث شواہد أخری عند أبي داود، ح: ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، والحاكم ۳۴۴/۴ وغیرہما، انظر الحديث الآتي.

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

(ماں، بہن یا بیٹی وغیرہ) کے ذریعے قائم ہو رہا ہے۔ عصبہ کی عدم موجودگی میں یہ وارث ہوتے ہیں۔

۲۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، [قَالَ:] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ النُّعْمَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهُزَلِيِّ، عَنْ الْمُقَدَّمِ أَبِي كَرِيمَةَ، رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلْيَوَرِّثْهُ. وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا، فَلْيَتَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ: فَإِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. أَعْقِلْ عَنْهُ وَارِثَهُ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. يَعْقِلْ عَنْهُ وَرِثَتُهُ».

فوائد و مسائل: ① نادار اور محتاج مسلمانوں اور یتیم بچوں کی کفالت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

④ قتل خطا میں دیت دینا قاتل کے عصبہ (برادری) کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اگر کسی کے عصبہ رشتے دار موجود نہ ہوں تو یہ ذمہ داری ریاست کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ⑤ عصبہ کی عدم موجودگی میں ذی الارحام وارث ہوتے ہیں۔ اور دیت کی ادائیگی کے ذمہ دار بھی۔ مزید حدیث ۳۶۳۳ کے فوائد بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ باب: ۱۰- ترکے میں عصہ کا حصہ

(التحفة ١٠)

۲۷۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: ۲۷۳۹- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ:

٢٧٣٨- [صحيح] تقديم، ح: ٢٦٣٤.

٢٧٣٩- [ضعيف] تقدم، ح: ٢٧١٥.

۲۳۔ أبواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام ومسائل

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ  
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ، دُونَ بَنِي  
الْعَلَاتِ. يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ، لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.  
دُونَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ.

کہ ایک ماں کے بیٹے یعنی گئے بھائی ایک دوسرے کے  
وارث ہوں گے سوتیلے بھائی نہیں۔ آدمی اپنے اس  
بھائی کا وارث ہے جو اس کے باپ اور اس کی ماں کا  
بیٹا ہے اس کا وارث نہیں جو اس کے باپ کا بیٹا ہے  
(ماں کا نہیں۔)

🌟 فائدہ: دیکھیے حدیث: ۲۷۱۵ کے فوائد۔

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ  
الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنَّكَ مَعْمَرُ  
عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْسِمُوا الْمَالَ  
بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ، عَلَى كِتَابِ اللَّهِ. فَمَا  
تَوَكَّبَ الْفَرَائِضُ، فَلَا وَلِيَّ رَجُلٍ ذَكَرَ».

۲۷۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصحاب الفروض میں  
اللہ کی کتاب کے مطابق مال تقسیم کرو۔ مقررہ حصہ دینے  
کے بعد جو بچ جائے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے۔“

🌟 فوائد ومسائل: ① اصحاب الفروض سے مراد وہ وارث ہیں جن کے حصے قرآن مجید اور حدیث شریف میں  
مقرر کر دیے گئے ہیں۔ یہ بارہ افراد ہیں جن میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں۔ ان کی تفصیل حدیث: ۲۷۳۷  
کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ ② مندرجہ بالا افراد میں سے بعض افراد ایک حالت میں اصحاب الفروض میں شامل  
ہوتے ہیں اور ایک حالت میں عصب بن جاتے ہیں مثلاً: ایک بیٹی یا ایک سے زیادہ بیٹیاں اس وقت اصحاب  
الفروض میں شامل ہیں جب میت کا کوئی بیٹا موجود نہ ہو اگر بیٹا موجود ہو تو بیٹی یا بیٹیاں عصب بن جاتی ہیں۔

((المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ  
(التحفة ۱۱)

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: ۲۷۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۷۴۰۔ أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، ح: ۶۷۳۲، ۶۷۳۵، ۶۷۴۶ من حديث  
عبدالله بن طاووس، ومسلم، الفرائض، باب: ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلاولئ رجل ذكر، ح: ۱۶۱۵ من  
طريق عبد الرزاق به.

۲۷۴۱۔ [استادہ حسن] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب في ميراث ذوي الأرحام، ح: ۲۹۰۵ من حديث عمرو بن  
دينا، وحسن الترمذي، ح: ۲۱۰۶ قلت: عوسجة وثقه أبو زرعة، وابن حبان وغيرهما، وتعديله راجح، والله أعلم.

### ۲۳۔ أبواب الفرائض

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ يَدَعْ لَهُ وَارِثًا، إِلَّا عَبْدًا، هُوَ أَعْتَقَهُ. فَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ إِلَيْهِ.

(المعجم ۱۲) - بَابُ تَحْوِزِ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَ

مَوَارِيثَ (التحفة ۱۲)

۲۷۴۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُوَيْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَشْعَقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ تَحْوِزُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ. عَتِيقَتَهَا، وَلَقِيطَتَهَا، وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَلَيْهِ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَرِيدٍ: مَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ هِشَامٍ.



128

..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا۔ صرف ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے اس کا ترکہ اس (آزاد کردہ غلام) کو دے دیا۔

باب: ۱۲۔ عورت کو تین افراد کا ترکہ ملتا ہے

۲۷۴۲- حضرت واہلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین ترکہ حاصل کرتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کا، اس لا وارث بچے کا جسے اس نے پالا ہو اور اپنے اس بچے کا جس پر اس نے لعان کیا ہو۔“

محمد بن یزید نے کہا: اس روایت کو ہشام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ لقیط (گرے پڑے بچے) کے بارے میں اختلاف ہے کہ عورت لا وارث بچے کی وارث ہوگی یا نہیں تاہم اپنے آزاد کردہ غلام اور لعان کردہ بچے کی وہ خود ہی وارث ہوتی ہے۔ آزاد کردہ غلام کی وراثت سے متعلق دیکھیے حدیث: ۲۷۴۳۔ ② لعان کردہ بچے سے مراد وہ بچہ ہے جسے منکوحہ عورت نے جنم دیا ہو لیکن اس کا خاوند اسے اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دے اور قاضی کے سامنے گواہوں اور قسموں کے بعد ایک دوسرے پر لعان کریں۔ اس صورت میں بچے کا تعلق اپنی ماں سے ہوتا ہے باپ (عورت کے خاوند) سے اس کا تعلق تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے عورت اپنے اس بچے کی وارث ہوتی ہے۔ (مزید دیکھیے: حدیث: ۲۰۶۹)

۲۷۴۲۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الفرائض، باب ميراث ابن الملائنة، ح: ۲۹۰۶ من طريق محمد بن حرب به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۱۱۵، حديث عمر بن زوية بن عبد الواحد ضعيف كما حققته في نيل المصنوع.

۲۳۔ ابواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَنْ أَنْكَرَ وَلَدَهُ

باب: ۱۳۔ اپنے بیٹے کو تسلیم کرنے

سے انکار کرنا

(التحفة ۱۳)

۲۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ. وَلَكِنْ يَدْخُلُهَا جَنَّتُهُ. وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدَهُ، وَقَدْ عَرَفَهُ، اخْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ».

۲۷۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت کسی قوم میں اس (بیچے) کو شامل کرے جو (درحقیقت) ان میں سے نہیں اس عورت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اسے اپنی جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا۔ اور جو مرد اپنے بیٹے کو پہچان کر اسے (اپنا بیٹا) تسلیم کرنے سے انکار کر دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پردے میں رہے گا (اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا) اور اسے سب لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔“

۲۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا شُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ غَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُفْرٌ بِأُمْرِي [ادْعَاءُ] نَسَبٍ لَا يَغْرِهُ، أَوْ جَحْدُهُ، وَإِنْ دَقَّ».

۲۷۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان کا یہ کام بھی کفر ہے کہ وہ اس نسب کا دعویٰ کرے یا انکار کرے جس کے بارے میں اسے یقینی علم نہیں اگرچہ (یہ انکار یا دعویٰ) صراحت سے نہ ہو۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① نسب کے ثبوت یا عدم ثبوت پر بہت سے معاملات کا دار و مدار ہے اس لیے اس میں

۲۷۴۳۔ [حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، يحيى بن حرب مجهول \* وموسى بن عبيدة تقدم، ج: ۲۵۱، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۲۲۶۳ وغيره، وصححه الدارقطني، والحاكم، والذهبي.

۲۷۴۴۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱۰۸/۲ من طريق أنس بن عياض عن يحيى بن سعيد الأنصاري به، وقال: "لم يروه عن يحيى بن سعيد إلا أنس بن عياض"، وصححه البوصيري، قلت: يحيى غير مطلق كما حققه الحافظ في التكت على ابن الصلاح: ۶۳۸، ۶۳۷/۲، وله، ولحديثه شواهد.

۲۳۔ أبواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ① کفر کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام مسلمان کی شان کے لائق نہیں ایسے کام تو کا فر کیا کرتے ہیں۔

(المعجم ۱۴) - بِبَابِ فِي ادْعَاءِ الْوَلَدِ باب ۱۴۔ بچے کا دعویٰ کرنا  
(التحفة ۱۴)

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَاهَرَ أُمَّةً أَوْ حُرَّةً، فَوَلَدَهُ وَلَدٌ زَنَا. لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ».

۲۷۴۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (حضرت شعیب بن محمد) سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی لونڈی سے یا کسی آزاد عورت سے زنا کیا تو اس کا (زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا) بیٹا ناجائز اولاد ہے۔ وہ (اس زانی کا) وارث نہیں ہوگا اور نہ اس کی وراثت (زانی کو) ملے گی۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ترکہ وغیرہ کے مسائل میں شرعی طور پر اسی نسب کا اعتبار ہے جس کی بنیاد نکاح کے شرعی تعلق پر ہو۔ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ اگرچہ حقیقت میں زانی کا بیٹا ہے لیکن اس کا یہ رشتہ قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا اس لیے وہ اپنے ناجائز باپ کا وارث نہیں ہوتا نہ اس کے مرنے کی صورت میں یہ شخص اس کا وارث بن سکتا ہے۔ ② ماں کا رشتہ ثابت ہونے میں تعلق کے جائز یا ناجائز ہونے سے فرق نہیں پڑتا اس لیے ناجائز بچہ اور اس کی ماں کے درمیان وراثت کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ اسی طرح ننھیالی رشتے داروں سے بھی اس کا وراثت کا تعلق قائم رہتا ہے۔

۲۷۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ الدَّمَشَقِيُّ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ شَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۷۴۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بچے کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد، یعنی جس کا وہ بچہ کہلاتا تھا، اس سے ملانے

۲۷۴۵۔ [حسن] تقدم حال المثنى، ح: ۲۴۰۱، وتابعه ابن لهيعة عند الترمذي، ح: ۲۱۱۳، وهو أيضاً ضعيف مدلس (انظر، ح: ۳۳۰ وغيره)، وللحديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه (موارد)، ح: ۱۶۹۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۴۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطلاق، باب في ادعاء ولد الزنا، ح: ۲۲۶۵ من حديث محمد بن راشد به، وحسنه البوصيري.

کا دعویٰ کیا جائے، یعنی اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس بچے کا دعویٰ کریں (کہ وہ فوت ہونے والے کا بیٹا ہے اس لیے ہم اس کے سرپرست ہوں گے اور وہ ہم میں شمار ہوگا) اس کا فیصلہ یہ ہے کہ جو بچہ اس لونڈی سے ہو جس سے ملاپ کے موقع پر وہ اس شخص (بچے کے باپ) کی ملکیت تھی تو وہ اس سے ملایا جائے گا جس نے (اپنے خاندان میں) ملانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اسے اس ترکے میں سے کچھ نہیں ملے گا جو اس (کو ملانے) سے پہلے تقسیم ہو چکا۔ اور جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی اس میں سے اسے حصہ ملے گا۔ اگر اس کے اس باپ نے اسے بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا جس کا یہ بیٹا کہلاتا ہے تو اسے اس کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ اگر یہ بچہ اس لونڈی سے پیدا ہوا ہے جو مرنے والے کی ملکیت نہ تھی یا اس آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے جس سے مرنے والے نے زنا کیا تھا تو اسے اس (مرنے والے) سے نہیں ملایا جائے گا۔ نہ اسے وراثت دی جائے گی اگرچہ وہ جس کا بیٹا مشہور ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ مجھ سے ہے) کیونکہ یہ ناجائز اولاد ہے۔ یہ اپنی ماں کے خاندان سے شمار ہوگا وہ جو کوئی بھی ہوں خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا لونڈی۔“

محمد بن راشد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد وہ تقسیم ہے جو اسلام سے پہلے جاہلیت میں ہو چکی۔

عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ، الَّذِي يُدْعَى لَهُ، ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَضَى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا، فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ. وَلَيْسَ لَهُ فِيمَا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ. وَمَا أَدْرَكَ مِنَ مِيرَاثٍ لَمْ يَفْسَمْ، فَلَهُ نَصِيبُهُ. وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرُهُ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا. أَوْ مِنْ حُرَّةٍ غَاوَرَ بِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يُوَرِّثُ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ، فَهُوَ وَلَدُ زِنَا. لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا. حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ: يَعْنِي بِذَلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں زنا عام تھا۔ لونڈیوں سے زنا کوئی عیب شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ آزاد عورت سے زنا معیوب تو سمجھا جاتا تھا تاہم اس قسم کے تعلقات بھی عام تھے۔ ② لونڈی سے جس طرح آقا اولاد



## ۲۳- أبواب الفرائض - وراثت سے متعلق احکام و مسائل

حاصل کرتا تھا آقا کے مرنے کے بعد اس کا کوئی قریبی رشتے دار (بھائی وغیرہ) اس سے اولاد حاصل کرتا تھا اسی طرح کوئی اجنبی بھی اس سے ناجائز تعلق قائم کر لیتا تھا اور پھر اس کی اولاد کے بارے میں دعویٰ کر دیتا کہ یہ میری اولاد ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان ہونے والوں میں اس قسم کے جھگڑے سامنے آئے مثلاً: ایک شخص نے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلقات قائم کیے اور اس کے نتیجے میں اولاد پیدا ہوئی۔ اسلام لانے کے بعد اس کی وراثت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ (۵) اس قسم کے واقعات میں پیدا ہونے والے بچے کے دودو عیدار پیدا ہو جاتے تھے۔ ایک عورت کا قانونی شوہر یا اس لونڈی کا اصل مالک دوسرا وہ مرد جس نے اس آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا ہوتا۔ دونوں اس کے باپ ہونے کے مدعی ہوتے تھے۔ پان دونوں کے بیٹے اس بچے کے بھائی ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے۔ جاہلیت میں اس کا فیصلہ قیافہ وغیرہ سے کیا جاتا تھا۔ (۶) نبی اکرم ﷺ نے یہ قانون بیان فرمایا: (۱) اگر یہ بچہ ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے، یعنی لونڈی کا بچہ اس کے مالک سے ہے یا آزاد عورت کا بچہ اس کے خاوند سے ہے تو وہ اپنے باپ کا وارث ہے کیونکہ اس کا نسب شرعاً معتبر ہے۔ (۲) یہ بچہ جس شخص کا کہلاتا ہے (عورت کا خاوند یا لونڈی کا مالک) اگر اس نے زندگی میں یہ کہہ دیا ہو کہ یہ بچہ میرا نہیں تو اسے اس کا بیٹا نہیں مانا جائے گا اور اسے وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ (۳) اگر یہ بچہ ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے، یعنی مرنے والے نے کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا تھا اب اگر یہ شخص زندگی میں اعتراف بھی کر چکا ہو کہ یہ لڑکا مجھ سے پیدا ہوا ہے اس لیے میرا بیٹا ہے تب بھی اسے اس کا بیٹا تسلیم نہیں کیا جائے گا نہ اسے وراثت میں حصہ ملے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ باب: ۱۵- ولاء کو بیچنا یا ہبہ کرنا منع ہے وَعَنْ هَبِيَّةَ (التحفة ۱۵)

۲۷۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ سَفْيَانُ، عَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِيَّةَ.

۲۷۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

۲۷۴۷- أخرجه البخاري، العتق، باب بيع الولاء وهبته، ح: ۲۵۳۵، الفرائض، باب إثم من تبرأ من موالیه، ح: ۶۷۵۶، ومسلم، العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته، ح: ۱۵۰۶ من حديث شعبة، وسفيان الثوري (وغیرہما) بہ.

۲۷۴۸- [صحیح] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته، ح: ۱۲۳۶ من حديث يحيى

دراشت سے متعلق احکام و مسائل

۲۳۔ آیواب الفرائض

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

ابن أبي السَّوَّارِبِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① آزاد کرنے والے کا آزاد ہونے والے سے جو تعلق ہوتا ہے۔ اسے ”ولاء“ کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسے بعض خاص حقوق حاصل ہوتے ہیں مثلاً: آزاد ہونے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اور آزاد ہونے والا آزاد کرنے والے کے قبیلے کا فرد شمار ہوتا ہے۔ ② ولاء کا تعلق ناقابل انتقال ہے۔ اسے نہ بیچا خریدا جاسکتا ہے نہ بلا معاوضہ کسی کو دیا جاسکتا ہے۔

باب ۱۶۔ ترک کی تقسیم

(المعجم ۱۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيثِ

(التحفة ۱۶)

۲۷۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میراث جاہلیت میں تقسیم ہو چکی وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق قائم رہے گی۔ اور جس کی تقسیم سے پہلے اسلام آ گیا (فوت ہونے والا اور اس کے وارث مسلمان ہو گئے) تو وہ اسلام کے اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی۔“

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْعَةَ، عَنْ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ، فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① جو کام اسلام قبول کرنے سے پہلے خلاف اسلام کیے گئے ہوں، اسلام لانے سے وہ معاف ہو جاتے ہیں، البتہ اگر ان کی اصلاح ممکن ہو تو اصلاح ضروری ہے مثلاً: اگر کسی کے نکاح میں دو عورتیں تھیں جو آپس میں ہمجنس تھیں اسلام قبول کرنے سے پہلے ان سے جو اولاد ہوئی وہ جائز اولاد شمار ہوگی لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں سے ایک کو طلاق دینا ضروری ہوگا۔ ② زنا جاہلیت میں بھی معیوب اور

ابن سلیم بہ معلّقاً، وقال: "هو وهم، وهم فيه يحيى بن سليم"، ورجح أنه من رواية عبدالله بن دينار عن ابن عمر به، وقال: "لهذا أصح".

۲۷۴۹۔ [حسن] أخرجه ابن عدي ۱/۴۶۸ من حديث محمد بن رُمح به، وضعفه البوصيري من أجل ابن لُحَيْعَةَ، ج: ۳۳۰، وللحديث شاهد حسن، ج: ۲۴۸۵.

۲۳- أبواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

براکام سمجھا جاتا تھا اور جائز اور ناجائز اولاد میں فرق کیا جاتا تھا اس لیے اسلام قبول کرنے سے پہلے ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کو جائز اولاد کا مقام نہیں دیا جاسکتا جیسا کہ باب ۱۲ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ إِذَا اسْتَهْلَ الْمَوْلُودُ  
وَرِثَ (التحفة ۱۷)  
باب: ۱۷- جو بچہ پیدا ہو کر روئے  
وہ وارث ہوگا

۲۷۵۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَهْلَ الصَّبِيُّ صُلْبِي عَلَيْهِ، وَوَرِثَ».

۲۷۵۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بچہ آواز نکالے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور وہ وارث ہوگا۔“

۲۷۵۱- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهْلَ صَارِخًا».

۲۷۵۱- حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ وارث نہیں ہوگا حتیٰ کہ آواز کے ساتھ چیخے۔“

قال: وَاسْتَهْلَاهُ، أَنْ يَبْكِي وَيَصِيحَ  
أَوْ يَغْطِسَ.  
راوی نے کہا: آواز نکالنے کا مطلب ہے کہ وہ روئے یا چیخے یا چھینک مارے۔

۲۷۵۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۹۹۳/۳ من طريق الربيع \* والربيع بن بدر، تقدم، ح: ۲۶۹ وتابعه سفيان الثوري (المدلس وعنه في جميع الطرق)، ابن حبان، ح: ۱۲۲۳، وصححه الحاكم، والذهبي على شرط الشيخين: ۳۴۸/۴، ۳۴۹، وتابعهما إسماعيل بن مسلم المكي، وتقدم، ح: ۳۰۱ عند الترمذي، ح: ۱۰۳۲ وغيره، وأبو الزبير عن، تقدم، ح: ۳۹۵، فالخبر لم يصب بهذه الشواهد، وانظر الحديث الآتي.

۲۷۵۱- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۰۳/۵، ح: ۴۵۹۶ من طريق العباس بن الوليد به، وتابعه إبراهيم بن عتيق، أبو إسحاق العسبي عند السهمي في تاريخ جرجان (ص: ۴۷۱ ت: ۹۳۸) \* وإبراهيم صدوق كما في الجرح والتعديل: ۱۲۲/۲.

۲۳۔ ابواب الفرائض ..... وراثت سے متعلق احکام و مسائل

**فوائد و مسائل:** ① مردہ پیدا ہونے والا بچہ اپنے سے پہلے فوت ہونے والے کا وارث نہیں ہوتا۔ ② آواز نکالنا زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے۔ عام طور پر بچہ پیدا ہونے کے بعد روتا ہے اس لیے رونے کا ذکر کیا گیا۔ ورنہ کوئی بھی ایسی علامت جس سے بچے کے زندہ ہونے کا یقین ہو جائے کافی ہے۔ ③ مذکورہ صورت میں وراثت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بچے کو زندہ فرض کر کے میت کا ترکہ تقسیم کیا جائے اور بچے کا حصہ معلوم کیا جائے پھر بچے کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کا حصہ اس کے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۵۲۔ حضرت تمیم داری رحمہ اللہ سے روایت ہے:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ؟ قَالَ: «هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَعْنَاهُ وَمَمَاتِهِ».

انہوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اہل کتاب کے اس شخص کے بارے میں کیا قانون ہے جو ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اس کا اس سے تعلق سب لوگوں سے زیادہ ہے۔“

**فوائد و مسائل:** ① یہ بھی ولاء کی ایک صورت ہے کہ ایک غیر مسلم کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے۔ اس نو مسلم کے دوسرے رشتے دار غیر مسلم ہونے کی وجہ سے اس کے وارث نہیں ہو سکتے اس لیے یہی اس کا وارث ہوگا۔ ② اگر نو مسلم کے دوسرے مسلمان وارث موجود ہوں تو وہی اس کا ترکہ لیں گے البتہ اگر وہ اصحاب الفروض ہوں اور اس کا کوئی عصبہ رشتے دار مسلمان نہ ہو تو مسلمان کرنے والا اس نو مسلم کا عصبہ ہو کر وارث ہوگا۔ واللہ اعلم۔



۲۷۵۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، والفرائض، باب في الرجل يسلم على يدي الرجل، ح: ۲۹۱۸ من حديث عبد العزيز به، وصححه الحاكم: ۲/ ۲۱۹، وتعبه الذهبي، وعلقه البخاري في صحيحه بصيغة التمريض (فتح: ۱۲/ ۴۵)، وضعفه الشافعي، وأحمد، والبخاري، والترمذي وغيرهم، وقال أبو زرعة الدمشقي: "هذا حديث حسن متصل، لم أر أحدا من أهل العلم يرفعه"، وللتنزيل راجع نيل المقصود، ولم أر لمضعفه حجة.

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



## جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

\* لغوی معنی: جہاد [الْجَهْدُ] سے مشتق ہے جس کا مطلب کسی مقصد کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کرنا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: [جَهَدَ الرَّجُلُ فِي كَذَا] ”اس شخص نے اس مسئلے میں انتہائی کوشش صرف کی ہے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ (الحج: ۷۸) ”اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے۔“

\* اصطلاحی تعریف: علمائے کرام نے جہاد کی تعریف یوں کی ہے: [يَبْذُلُ التَّوَسُّعَ وَالطَّاقَةَ فِي قِتَالِ الْكُفَّارِ وَمُذَافَعَتِهِمْ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۴/۲۷۱) ”(اللہ تعالیٰ کی راہ میں) کافروں سے جنگ اور دفاع کے لیے جان و مال اور زبان سے بھرپور کوشش کرنا جہاد ہے۔“ لہذا دین اسلام کے غلبے اس کے تحفظ اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے بھرپور سعی اور کوشش کرنا جہاد ہے۔

۲۶- ابواب الجہاد ..... جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

\* جہاد کی فرضیت: علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ جہاد مندرجہ ذیل تین احوال میں فرض عین ہوتا ہے یعنی ہر اس مسلمان پر واجب ہو جاتا ہے جسے کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ ① جب امام جنگ کا اعلان کر دے یا کسی خاص گروہ کو حکم دے دے تو پھر اس گروہ پر جہاد کے لیے نکلنا فرض ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَالَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ ائْتُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنَا قُلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ إِلَّا تَتَفَرَّغُوا يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (التوبة: ۳۸: ۳۹) ”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ چنانچہ (جان رکھو کہ) دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت (کے مقابلے) میں بہت حقیر ہے۔ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

اگر جہاد فرض عین نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس طرح سخت گرفت نہ فرماتا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا] (صحیح مسلم، الإمامۃ باب المبايعۃ بعد فتح مکہ..... الخ، حدیث: ۱۸۶۳) ”فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور (جہاد کی) نیت (قیامت تک کے لیے) باقی ہے۔ اور جب تمہیں (جہاد کے لیے) نکلنے کا حکم دیا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو۔“ ② جب کا فر کسی مسلمان ملک پر حملہ آور ہوں اور اس پر قابض ہو جائیں تو مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ③ دشمن سے صف آرا ہونے کے بعد میدان جنگ سے فرار حرام ہے۔ اس وقت موجود لوگوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

\* جہاد کی فضیلت و اہمیت: اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی سر بلندی، اس کی حفاظت اور اس کی ترویج و ترقی کے لیے جہاد فرض کیا ہے۔ انسانوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر مخلوق کے پروردگار کی عبودیت میں لانا جہاد کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔ اس عظیم کام کو سر انجام دینے والوں کو اجر عظیم، بلندی درجات،



۲۴۔ أبواب الجهاد ..... جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

مغفرت کے حصول، دنیا میں شاندار شان و شوکت اور بلند مقام و مرتبے کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں کفار اور مشرکین ذلیل و رسوا ہوتے ہیں جبکہ اہل ایمان کے دلوں کو اطمینان اور روحانی مسرت نصیب ہوتی ہے۔ اس عمل میں شریک اعلیٰ جنتوں کو ان کی سرفروشی اور جانبازی کی جزا اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کی صورت میں ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنَجِّيْكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝ تُوَفُّونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَ مَسْكِنٍ طَيِّبٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ عَذْنٌ ذَلِكِ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾ (الصف: ۶۱-۱۲)

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے، یہی تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم جانو۔ (اس طرح) وہ (اللہ) تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی اور پاکیزہ محلات میں (جو) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

جہاد میں شرکت کرنے والوں کا سونا جاگنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا غرض ایک ایک حرکت عبادت شمار ہوتی ہے اور ان کے جانوروں کا کھانا پینا، لید اور پیشاب بھی قیامت کے روز نیکیوں کی ترازو میں رکھے جائیں گے جبکہ جہاد سے جی چرانا، بغیر شرعی عذر کے پیچھے رہنا اور کفار و مشرکین سے خلاف قتال کرنے سے بھاگنا غضب الہی کو دعوت دینا ہے، نیز یہ نفاق کی علامت ہے۔ ایسے لوگوں کو سخت وعید اور دردناک عذاب کا مژدہ سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَ كَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ قَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝﴾ (التوبة: ۸۱)

”جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ رسول اللہ کے پیچھے اپنے پیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں



۲۴۔ أبواب الجہاد ..... جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

سے جہاد کرنا انھیں برا لگا اور انھوں نے لوگوں سے کہا: اس شدید گرمی میں (جنگ کے لیے) نہ لگو۔ (اے نبی! ان سے) کہہ دیجیے جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش انھیں اس کا شعور ہوتا۔“

رسول اللہ ﷺ نے امت کی ذلت و رسوائی اور ان کی کفار کے ہاتھوں ہزیمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”جب تم سودی لین دین کرنے لگو گے، بیلوں کی ڈمیں تھام لو گے (جانوروں سے محبت کرنے لگو گے)، کھیتی باڑی میں لگن رہو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اسے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس نہ پلٹو گے۔“ (سنن ابی داؤد، البیوع، باب فی النہی عن العینۃ، حدیث: ۴۳۲۲)

\* جہاد کی اقسام: جہاد کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں: ① جہاد بالمال ② جہاد بالنفس ③ جہاد باللسان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (التوبہ: ۳۱) ”تم نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔“

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نکیل سمیت اپنی اونٹنی لایا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز تمھیں اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ساری کی ساری نکیل والی ہوں گی۔“ (صحیح مسلم، الإمامۃ، باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ.....، حدیث: ۱۸۹۲) آپ نے جہاد بالنفس کی ترغیب دی اور امت کو اس کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مسلمانوں کو اس بات سے دکھ نہ پہنچتا کہ میں انھیں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاؤں (تو میں ضرور ایسا کرتا) اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ ہر آدمی کو اپنے ساتھ لے جا سکوں۔ اگر میں ایسا کر سکتا تو میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی کسی بھی فوجی ہم سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“ (سنن ابن ماجہ، الجہاد، باب فضل الجہاد فی سبیل اللہ، حدیث: ۲۷۵۳)



۲۴- أبواب الجهاد ..... جہاد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، فرضیت اور اہمیت و فضیلت

جہاد باللسان کی عملی مثال حضرت حسان بن ثابتؓ نے قائم کی جب انھوں نے کفار و مشرکین کی جھوکی تو نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”اے حسان بن ثابت! مشرکوں کی جھوکرو اور جبرائیل تمھارے ساتھ ہیں۔“ (صحیح البخاری، المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب.....، حدیث: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴)

لہذا آج کے دور میں کفار کے پراپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دینا بھی جہاد کی ایک اعلیٰ قسم ہے۔

\* جہاد کے مقاصد: جہاد فی سبیل اللہ کے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ پوری دنیا میں دین اسلام کی سر بلندی اور اس کی نشر و اشاعت۔

۲۔ لوگوں کو مخلوق کی عبودیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی عبودیت میں داخل کرنا۔

۳۔ اسلامی ممالک کا تحفظ اور ان کی سالمیت کی حفاظت۔

۴۔ دنیا سے ظلم و ستم، دہشت گردی اور بد امنی کا خاتمہ۔

۵۔ مسلمانوں کی یکجہتی اور وحدت کی حفاظت۔

۶۔ اسلامی عقائد کی ترویج میں مانع اشیاء کا قلع قمع، نیز غیر مسلموں کو اسلامی قوانین کے تابع بنانا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۴) أَبْوَابُ الْجِهَادِ (التحفة ۱۶)

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱)

باب ۱- اللہ کی راہ میں جہاد کی فضیلت

۲۷۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا ہے اللہ نے اس کے لیے (یہ اجر و ثواب) تیار کیا ہے (کہ وہ فرماتا ہے: یہ شخص صرف میری راہ میں جہاد کے لیے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسولوں کو سچا مان کر نکلا ہے اس لیے میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ یا اسے (شہادت سے سرفراز کر کے) جنت میں داخل کر دوں گا یا اسے حاصل ہونے والے ثواب یا نعمت کے ساتھ اسے اس کے گھر میں واپس پہنچا دوں گا جس سے وہ نکلا تھا۔“ پھر فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری وجہ سے مسلمانوں کو مشقت (اور تکلیف) ہوگی میں کبھی اللہ کی راہ میں نکلنے والے کسی جہادی دے سے پیچھے نہ رہتا“ لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہوتی

۲۷۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [الْمُضَلِّ] عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي. فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَذْجِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا. وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ. وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي. وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَحَلَّفُونَ بَعْدِي.



۲۷۵۳- أخرجه البخاري، الإيمان، باب: الجهاد من الإيمان، ح: ۳۶، ومسلم، الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، ح: ۱۸۷۶ من حديث عمارة به مطولاً ومختصراً.

کہ انھیں سوار یاں مہیا کر سکوں۔ اور ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ (اپنے خرچ پر) میرے ساتھ (جہاد کے لیے) چلے جائیں اور نہ مجھ سے پیچھے رہنے پر ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں (اس لیے میں بھی بعض اوقات جہاد کے لیے جانے والے لشکر کے ساتھ نہیں جاتا۔) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جنگ کر کے شہید ہو جاؤں، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں۔“

🌟 **فوائد و مسائل:** ① جس طرح ہر نیک عمل کی قبولیت کے لیے خلوص نیت شرط ہے اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کی قبولیت کے لیے بھی خلوص نیت شرط ہے۔ ② جہاد تمام رسولوں پر ایمان کا ثبوت ہے کیونکہ اس کا حکم تمام شریعتوں میں موجود رہا ہے، البتہ بعض انبیاء نے اس کی شروط پوری نہ ہونے کی وجہ سے جہاد باسیف نہیں کیا۔ ③ خلوص کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب ہر صورت میں ملتا ہے، خواہ مجاہد غنیمت حاصل کر کے خیریت سے گھر پہنچ جائے یا کافروں سے لڑتا ہوا شہید ہو کر جنت میں پہنچ جائے۔ ④ بعض حالات میں جہاد فرض کفایہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں پیچھے رہنے والے گناہ گار نہیں ہوتے۔ اگر کوئی حکمت پیش نظر ہو تو افضل کام چھوڑ کر دوسرا جائز کام کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ کسی جماعت کے سربراہ یا قوم کے قائد کو متعین کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے بشرطیکہ ناجائز کام کا ارتکاب نہ ہو۔ ⑥ بات میں تاکید پیدا کرنے کے لیے اللہ کی قسم کھانا جائز ہے۔ ⑦ قسم میں اللہ کے نام کی بجائے اس کی کسی صفت کا ذکر کرنا بھی جائز ہے۔ ⑧ ناممکن کام کی تمنا جائز ہے جب کہ وہ نیکی سے تعلق رکھتا ہو۔ ⑨ شہادت کا مقام اتنا عظیم ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہیدوں سے افضل ہونے کے باوجود یہ تمنا رکھتے تھے کہ انھیں شہادت کا مقام بھی حاصل ہو۔

۲۷۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ

۲۷۵۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو اللہ کی طرف سے یہ ضمانت حاصل ہے کہ وہ

٢٧٥٤- [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة - شيخ المصنف - في المصنف: ٣١٩/٥ عن عبيد الله به، وانظر، ح: ٣٧، بحال عطية، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ١٨٧٨، والترمذي، ح: ١٦٢٠ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَظِيَّةٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللَّهِ. وَإِنَّمَا أَنْ يَكْفِتَهُ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَإِنَّمَا أَنْ يَرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَعَنِيمَةٍ. وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، الَّذِي لَا يَقْتَرُ، حَتَّى يَرْجِعَ».

اسے یا تو (شہادت کی موت دے کر) اپنی بخشش اور رحمت کے واسطے میں لے لے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس (گھر) لے آئے گا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہی تک اس روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے کی طرح (ثواب حاصل کرتا) ہے جو (فعلی روزوں اور نقلی نمازوں سے) ٹھکتا نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلسل روزے رکھنا یا مسلسل نماز میں مشغول رہنا ایک ناممکن عمل ہے کیونکہ انسان اپنی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے نماز سے باہر آنے اور روزہ افطار کرنے پر مجبور ہے لیکن مجاہد جب عملی طور پر جنگ میں مشغول نہ ہو پھر بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے جہاد زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② مال غنیمت مجاہد کے لیے ایک انعام ہے کیونکہ وہ اسے بھی نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے اس طرح مزید ثواب حاصل کرتا ہے۔



(المعجم ۲) - بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (التحفة ۲)

باب ۳۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت

۲۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں (گزرنے والی) ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”اللہ کی راہ میں“ اگرچہ اس سے خلوص سے کی جانے والی ہر نیکی مراد لی جاسکتی ہے تاہم قرآن و حدیث میں یہ لفظ زیادہ تر جہاد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ② [دنیا و مافیہا] سے مراد دنیا میں

۲۷۵۵۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ماجاء في فضل الغدو والروح في سبيل الله، ح: ۱۶۴۹ من حديث أبي خالد به، وقال: "حسن غريب"، وهو في المصنف لابن أبي شيبة ۲۸۵/۵ \* ابن عجلان عن عمن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شواهد عند البخاري، ح: ۲۷۹۳، ومسلم، ح: ۱۸۸۲ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

موجودہ تمام دولت اور تمام خزانے ہیں یعنی جس طرح ایک دنیا کے طالب کے لیے یہ سب کچھ انتہائی محبوب اور قیمتی ہے اللہ کی نظر میں جہاد اس سے بھی بڑھ کر محبوب اور قیمتی ہے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مومن کی نظر میں جہاد دنیا کے تمام خزانوں سے قیمتی ہے یعنی دنیا کی دولت ختم ہونے والی ہے جب کہ جہاد کا ثواب جنت کی نعمتیں ہیں جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا بھر کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کا جتنا ثواب ہو سکتا ہے جہاد میں گزرا ہوا تھوڑا سا وقت اس سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جو مطلب بھی مراد لیا جائے حدیث کا اصل مقصود جہاد کی فضیلت اور بے حساب ثواب کا اثبات ہے۔

۲۷۵۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۲۷۵۶۔ حضرت ہبل بن سعد ساعی رحمہ اللہ سے روایت  
حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ،  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ [الْجَهْضِيُّ] وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
«لِغَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ  
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

باب ۳۔ مجاہد کو سامان مہیا کرنا (المعجم ۳) - بَابُ مَنْ جَهَّزَ حَارِثًا (التحفة ۳)

۲۷۵۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحكمكم في الجنة، ح: ۲۷۹۴،  
ومسلم، الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۱ وغيرهما من طرق عن أبي حازم به \* زكريا،  
تقدم، ح: ۲۴۸۱، وتابعه سفيان الثوري، وعبد العزيز بن أبي حازم وغيرهما.  
۲۷۵۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الغدوة والروحة في سبيل الله وقاب قوس أحكمكم في الجنة،  
ح: ۲۷۹۲، ۲۷۹۶ من حديث حميد به، وصرح بالسماع عنده، وتابعه ثابت البناني عند مسلم، الإمارة، باب فضل  
الغدوة والروحة في سبيل الله، ح: ۱۸۸۰.

۲۴۔ ابواب الجہاد

۲۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَسْتَقِيلَ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُرْجَعَ».

۲۷۵۸۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو اتنا سامان دیا کہ اسے (جہاد کے سلسلے میں) کسی چیز کی (مزید) ضرورت نہ رہی اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اس مجاہد کو شہادت یا واپسی تک ملے گا۔“

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُجَنَّبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْعَازِي شَيْئًا».

۲۷۵۹۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو سامان مہیا کیا اسے بھی اس (مجاہد) کے برابر ثواب ملے گا جب کہ مجاہد کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① نیکی کے کسی کام میں تعاون کرنا اس نیکی میں شریک ہونے کے برابر ہے۔ ② جہاد میں مالی تعاون بھی جہاد ہے۔ ③ جس نیکی میں ایک سے زیادہ افراد شریک ہوں ان سب کو پورا ثواب ملتا ہے۔ کسی کے حصے کا ثواب کم کر کے دوسرے کو نہیں دیا جاتا۔ ④ نیکی کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس پر ثواب ملنا اللہ تعالیٰ کا مزید احسان ہے۔

۲۷۵۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۰/۱ عن يونس وغيره به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۳۵۱/۵، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۵۴، والحاكم: ۸۹/۲، والذهبي، قلت: الوليد بن أبي الوليد ثقة، وثقه أبو زرعة، والعجلي، وابن شاهين، وابن حبان، والذهبي في الكاشف وغيرهم، وعثمان صرح بالسماع من جده لأمه، عمر رضي الله عنه عند الطبري في تهذيب الآثار، ونفاه ابن المديني وغيره، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

۲۷۵۹۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن جهز غاربا، ح: ۱۶۳۰ من طريق عبد الملك به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۱۹، وابن خزيمة، ح: ۲۰۶۴، وأعله ابن المديني بالانقطاع بين عطاء وزيد بن خالد رضي الله عنه، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۴۳، ومسلم، ح: ۱۸۹۵ وغيرهما من حديث بسر بن سعيد عن زيد بن خالد به نحو المعنى.

۲۶۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴) - بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى (التحفة ۴)

باب ۳۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۲۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللِّثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أُتُوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۷۶۰۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا خرچ کیا ہو اسب سے افضل دینار وہ ہے جو وہ اہل و عیال (بیوی بچوں) پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو وہ اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو آدمی اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران میں) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اپنی ذات کی نسبت دوسروں پر خرچ کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ ② بیوی بچوں کے ضروری اخراجات پورے کرنا فرض ہے۔ مناسب حد سے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی میں شامل ہے جو اچھی عادت نہیں۔ ناجائز مصارف میں خرچ کرنا یا بیوی بچوں کو ایسے اخراجات کے لیے دینا گناہ ہے۔ ③ جہاد میں استعمال ہونے والی اشیاء کے حصول کے لیے اور انہیں درست حالت میں رکھنے کے لیے جو کچھ خرچ کیا جائے وہ بھی سب سے افضل اخراجات میں شامل ہے۔ ④ جہاد کے دوران میں ایک دوسرے کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس موقع پر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا بھی جہادی عمل ہے اور بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

۲۷۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النِّعَمَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبِي الدَّزْدَاءِ،

۲۷۶۱۔ حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوامامہ بائلی، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ

۲۷۶۰۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم، ح: ۹۹۴ من حديث حماد بن زيد به.

۲۷۶۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۵۱۵/۲، ح: ۲۷۳۰. عن أبيه عن هارون بن عبد الله به مختصراً من حديث عمران بن حصين رضي الله عنه، وقال ابن كثير: "هذا حديث غريب" ۳۲۵/۱، سورة البقرة: ۲۶۱، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، الخليل بن عبد الله لا يعرف"، وفيه علة أخرى.



۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ بھیجتا ہے اور خود گھر میں مقیم رہتا ہے، اسے ایک درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص خود اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے اور اس سلسلے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اسے ایک درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ملتا ہے۔“ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے ثواب دگنا کر دیتا ہے۔“

وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ بِتَفَقُّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِتَفَقُّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ [البقرة: ۲۶۱].



148

(المعجم ۵) - بَابُ التَّلَظُّظِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ (التحفة ۵)

باب: ۵- جہاد نہ کرنے پر سخت وعید

۲۷۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامان مہیا کیا، اور نہ کسی مجاہد کی غیر حاضری میں اس کے گھر والوں کی اچھی طرح خبر گیری کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے ہی کسی آفت میں مبتلا کر دے گا۔“

۲۷۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَرِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ سُحْنَانُهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① ذاتی طور پر جنگ میں حصہ لینے کے علاوہ مجاہد کی مالی امداد یا مجاہد کے اہل خانہ کی خدمت اور خبر گیری بھی جہاد میں شرکت کے برابر ہے۔ ② اگر کوئی شخص جنگ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اسے دوسرے دو کاموں میں ضرور شریک ہونا چاہیے ورنہ وہ ترک جہاد کا مجرم سمجھا جائے گا۔ ③ بعض گناہوں کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے۔

۲۷۶۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب كراهية ترك الغزو، ح: ۲۵۰۳ من حديث الوليد بن، وصرح بالسماع الممسلسل عند ابن عساکر في "الأربعين في الحث على الجهاد" (ص: ۸۴، ۸۵، ح: ۲۰) وغيره، وتابعه صدقة بن خالد عند الطبراني في مسند الشاميين، ح: ۸۸۳.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ ، هُوَ إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ،  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ لَهُ أَثَرٌ فِي  
سَبِيلِهِ ، لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَمَةٌ » .

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ  
الْجِهَادِ (التحفة ۶)

باب ۶۔ جو عذر کی وجہ سے جہاد  
میں شریک نہ ہو سکے

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى :  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ ،  
قَالَ : « إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا ، مَا سِرْتُمْ مِنْ  
مَسِيرٍ ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا ، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ  
فِيهِ » قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟  
قَالَ : « وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ . حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ » .

۲۷۶۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک  
سے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: ”مدینہ  
میں کچھ افراد ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا اور جو بھی وادی  
طے کی وہ اس میں تمھارے ساتھ تھے۔“ صحابہ نے کہا:  
اے اللہ کے رسول! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) وہ مدینہ میں ہیں۔ انھیں کسی  
عذر نے روک لیا تھا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مدینہ میں ہونے کے باوجود سفر میں مجاہدین کے ساتھ ہونے کا مطلب سفر کی مشقتوں  
کے ثواب میں شرکت ہے۔ یہ ثواب انھیں خلوص نیت کی وجہ سے ملا۔ ② کسی واقعی عذر کی وجہ سے جہاد میں  
شریک نہ ہونے والا اگر خلوص دل سے شرکت کی تمنا رکھتا ہو تو وہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ③ عذر والے صحابہ  
رضی اللہ عنہم کا جہاد میں شریک ہونا ذاتی طور پر نہ تھا کیونکہ ایک انسان ایک وقت میں دو مقامات پر موجود نہیں ہو سکتا۔  
اگر یہ کرامت کسی کو حاصل ہو سکتی تو ان مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوتی لیکن رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما

۲۷۶۳۔ [استادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرافق، ح: ۱۶۶۶ من طريق  
الوليد بن مسلم به، وقال: "غريب" . . . وانظر، ح: ۱۳۳۷ لحال إسماعيل بن رافع .  
۲۷۶۴۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب من حبه العذر عن الغزو، ح: ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۴۴۲۳ من طرق  
عن حميد به، وصرح بالسماع .

۲۴- ابواب الجہاد www.KitaboSunnat.com جہاد سے متعلق احکام و مسائل

دی کہ وہ حضرات عملی طور پر مدینے ہی میں تھے جہاد میں اور جہاد کے سفر میں ذاتی طور پر حاضر نہیں تھے ورنہ عذر کے رکاوٹ بننے کا کوئی مفہوم نہیں رہتا۔ اگلی حدیث میں وضاحت ہے کہ یہ شرکت ثواب میں تھی۔

۲۷۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبْتَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ رِجَالًا، مَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، وَلَا سَلَكْتُمْ طَرِيقًا، إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ».

۲۷۶۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینے میں کچھ افراد ہیں تم نے جو وادی طے کی اور جس راستے پر چلے (ان سب میں) وہ تمہارے ساتھ ثواب میں شریک رہے (کیونکہ انہیں عذر نے (جہاد میں جانے سے) روک دیا تھا۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: أَوْ كَمَا قَالَ: كَتَبْتُهُ لَفْظًا.

امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: یا جس طرح شیخ (احمد بن سنان) نے کہا: میں نے اس حدیث کو ویسے ہی لفظ لفظ لکھا ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۷)

باب: ۷- اللہ کی راہ میں مورچہ بند رہنے کی فضیلت

۲۷۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: خَطَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. لَمْ يَمْتَنِعْنِي أَنْ أَخَذْتُكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّنُّ بِكُمْ

۲۷۶۶- حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جو تم سے صرف اس لیے بیان نہیں کی تھی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنے کی شدید خواہش رکھتا تھا۔ اب (یہ حدیث سن کر) ہر شخص کو اختیار ہے چاہے اپنی ذات کے لیے

۲۷۶۵- أخرجه مسلم، الإمارة، باب ثواب من حبسه عن الغزو مرض أو عذر آخر، ج: ۱/ ۱۹۱۱ من حديث الأعمش به.

۲۷۶۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الرحمن بن زيد، ج: ۲/ ۲۳۸، ولم ينفرد به، أخرجه الحاكم: ۸۱/ ۲ وغيره من طرق عن كهس عن مصعب بن ثابت به نحو المعنى، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي \* مصعب، تقدم حاله، ج: ۱/ ۱۷۴۷، وهو لم يدرك جده عبد الله بن الزبير، فالسند مع ضعفه منقطع، وحسنه الحافظ ابن حجر كما في فيض القدير للمناوي: ۳/ ۵۰۱، وحديث النسائي (۳۱۷۱) يعني عنه.



۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَبَصَحَابَتَيْكُمْ. فَلْيَخْتَرْ مُخْتَارًا لِنَفْسِهِ أَوْ (اس عظیم عمل کا) انتخاب کرنے یا نہ کرے۔ میں نے لَبَدْعُ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سے سنا "آپ فرما رہے تھے: "جو شخص «مَنْ رَاطَبَ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات محاذ پر رہتا ہے تو اسے كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا»۔ ایک ہزار رات کے قیام و صیام کا ثواب ملتا ہے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید کہا ہے کہ سنن نسائی کی روایت (۳۱۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے نیز اسی مفہوم کی ایک روایت مسند احمد میں بھی مروی ہے جسے الموسوعة الحدیثیہ کے محققین نے تفصیلی گفتگو کے بعد حسن قرار دیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: [خَرُسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا] وَيَصَامُ نَهَارُهَا [محققین کی تفصیلی بحث سے تخمینہ حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود حدیث میں مذکورہ فضیلت صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیہ مسند الإمام أحمد: ۱/۳۸۸، ۳۸۹) ② حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتدا میں یہ حدیث بیان کرنے سے اس لیے تامل کیا تھا کہ یہ حدیث سن کر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جہاد کے لیے چلے جائیں گے جب کہ امیر المومنین کو اہم معاملات میں مشورے کے لیے ان کی مدینہ منورہ میں موجودگی کی ضرورت تھی۔ ③ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے بیان فرمادی کہ جو شخص نیکی کا ایک عمل کر کے بلند درجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس (جہاد جیسی عظیم) نیکی سے روکنا مناسب نہیں۔ ④ روزہ دن کے وقت ہوتا ہے اس لیے حدیث کا یہ مطلب ہے کہ محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاری کی حالت میں ایک رات گزارنے کا ثواب ایک ہزار دن کے روزوں اور ایک ہزار راتوں کے قیام کے برابر ہے۔

۲۷۶۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں محاذ جنگ پر جہاد کے لیے تیار ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُجْرَى عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، اسے آزمانے والوں (مگر تکبیر) کا خوف نہیں ہوتا۔ اور

۲۷۶۷- [صحیح] أخرجه أبو عوانة في مستخرجه على صحيح مسلم: ۹۱/۵ عن يونس به، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح ورجاله ثقات \* معبد بن عبدالله وثقه ابن حبان، والبوصيري وغيرهما، ولحدیثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۳ وغيره، وبها صح الحديث.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقًا، وَأَمِنَ مِنَ الْفُتْنَانِ، اللَّهُ اِذَا قِيَامَتِ كُنُوزُ دُنْيَاكَ خُفَّ عَنْكَ خَوْفُهَا وَتُحْفَظُ اَعْمَالُكَ بِهَا۔  
وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَرْعِ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① تیاری کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرحد پر جنگ کے لیے بالکل تیار ہوتا ہے کہ جو نبی جنگ شروع ہو وہ فوراً اس میں شریک ہو جائے۔ ② خلوص نیت کی وجہ سے نیک عمل کا ثواب مل جاتا ہے اگرچہ اس عمل کو انجام دینے کا موقع نہ ملا ہو۔ ③ ثواب جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندگی میں جو نیک اعمال کرتا تھا موت کے بعد بھی مسلسل ان اعمال کے برابر ثواب ملتا رہتا ہے۔ ④ رزق سے مراد جنت کا رزق ہے۔ ⑤ [فُتْنَان] "آزمانے والوں" سے مراد قبر میں حساب کتاب لینے والے فرشتے ہیں۔ ایسے شخص سے قبر میں حساب نہیں لیا جاتا یا وہ سوا لوں کا صحیح جواب دے کر کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس لفظ کو [فُتْنَان] بھی پڑھا گیا ہے اس صورت میں اس سے دجال یا شیطان یا عذاب کا فرشتہ مراد ہے۔ محاذ پر وفات پانے والا ان سے محفوظ رہے گا۔



۲۷۶۸۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے سوا کسی اور مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ ایک دن ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں ٹھہرنا سو سال کی عبادت، یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اور رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کی سرحد پر خطرے کی جگہ اللہ کی راہ میں ایک دن ثواب کی نیت سے ٹھہرنا ایک ہزار سال کی عبادت، یعنی اتنے عرصے کے روزوں اور تہجد سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس (نیک عمل کے فاعل) کو صحیح سلامت اس کے گھر لے آیا تو ہزار سال تک اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے اور نیکیاں لکھی جائیں گی اور اسے قیامت تک سرحد کی رکھوالی کا ثواب ملتا رہے گا۔"

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السَّلْمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [صُنَيْج] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِرَبِاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. وَرَبِاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ، مُحْتَسِبًا، مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا أَرَاهُ قَالَ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. فَإِنْ رَدَّهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِهِ

۲۷۶۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] وضعفه البوصيري لضعف محمد بن يعلى تقدم، ح: ۱۲۴۲، وشيخه عمر ابن صبح، ح: ۷۷۰۱، وفيه علة أخرى، وقال المنذري: "وأثار الوضع ظاهرة عليه"، وقال ابن كثير: "أخلق بهذا الحديث أن يكون موضوعاً".

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴۔ أبواب الجهاد

سَالِمًا، لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةُ أَلْفِ سَنَةٍ.  
وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ، وَيُجْزَى لَهُ أَجْرُ  
الرِّبَاطِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

باب: ۸۔ جہاد میں پہرہ دینے  
اور تکبیر کہنے کی فضیلت

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ  
وَالْتَّكْبِيرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۸)

۲۷۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ محافظوں  
(مسلمانوں کا دفاع کرنے والے مجاہدین) کا پہرہ دینے  
والے پر رحمت فرمائے۔“

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:  
أَبْنَانَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ  
حَارِسَ الْحَرَسِ».

۲۷۷۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے  
تھے: ”اللہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا گھر میں ایک  
ہزار سال تک روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل  
ہے جب کہ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہو اور ہر دن ہزار  
سال کے برابر ہو۔“

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ  
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ  
شَابُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي طَوِيلٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ، أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَيَتَامِيهِ، فِي

۲۷۶۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۲/ ۲۰۳ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي به، وقال: 'عمر بن عبد العزيز لم يلق عقبه بن عامر'، وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، صالح بن محمد ضعفه ابن معين، وأبو زرعة، وأبو حاتم، والبخاري، وأبو داود، والنسائي، وابن عدي وغيرهم'، وأخرجه الحاكم: ۲/ ۸۶ من طريق محمد بن صالح بن قيس الأزرق عن صالح بن محمد بن زائدة عن عمر بن عبد العزيز عن أبيه عن عقبه به، وصححه، ووافقه الذهبي، وعلته ظاهرة مع ضعف الأزرق.

۲۷۷۰۔ [إسناده موضوع] أخرجه العجلي في الضعفاء: ۲/ ۱۰۳ من طريق محمد بن شعيب به، وذكر كلاهما، وقال البوصيري: 'هذا إسناده ضعيف، سعيد بن خالد، قال البخاري: فيه نظر، وقال أبو عبد الله الحاكم: روى عن أنس أحاديث موضوعة، وقال أبو نعيم: روى عن أنس منكر، وقال أبو حاتم: أحاديثه عن أنس لا تعرف'.

۲۷۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَصَمَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ  
 الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ،  
 وَالتَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ».

۲۷۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”میں تجھے  
 اللہ سے ڈرنے کی اور ہر بلند جگہ تکمیر کرنے کی وصیت  
 کرتا ہوں۔“

154

۲۷۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ بَنِي حَمَّادٍ بَنِي زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ. وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ. وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ. وَلَقَدْ

۲۷۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوا تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینے والوں کو (دشمن کے حملے کا) خطرہ محسوس ہوا

٢٧٧٢- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الشجاعة في الحرب والعجن، ح: ٢٨٢٠، ٢٨٦٦، ٢٩٠٨، ومسلم، الفضائل، باب شجاعته عليه السلام، ح: ٢٣٠٧ من حديث حماد به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً. فَانْطَلَقُوا قِتْلَ الصُّوْتِ. فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصُّوْتِ. وَهُوَ عَلَى فَرْسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ، عُرِي. مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ. فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ. وَهُوَ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَنْ تَرَاَعُوا» يَرُدُّهُمْ. ثُمَّ قَالَ، لِلْفَرَسِ: «وَجَدَنَاهُ بَحْرًا» أَوْ «إِنَّهُ لَبَحْرٌ».

چنانچہ وہ لوگ آواز کی طرف گئے تو (راستے میں) انھیں رسول اللہ ﷺ ملے۔ آپ ان سے پہلے آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ (اور حالات کا جائزہ لے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔) آپ حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے جس پر کاغھی نہیں تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے گلے میں تلوار (لنگ رہی) تھی اور آپ فرما رہے تھے: ”لوگو! مت گھبراؤ۔“ آپ انھیں واپس جانے کو کہہ رہے تھے پھر گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ”ہم نے اسے سمندر (کی طرح سبک رفتار) پایا۔“ یا فرمایا: ”یہ تو سمندر ہے۔“

(حدیث کے راوی) حماد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے یا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے) کسی اور شاگرد نے فرمایا: یہ حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا تھا جو بہت ست رفتار تھا۔ اس دن کے بعد کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں گزر سکا۔

قَالَ حَمَّادٌ: وَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: كَانَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُبِطُّ. فَمَا سُبِقَ، بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

🌟 نو آمد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں میں سب سے ممتاز تھے۔ ② مسلمانوں کے لیے کوئی خطرہ محسوس ہو تو ہر مسلمان کو اس کے مقابلے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیار ہونا چاہیے۔ ③ گھوڑے پر زین وغیرہ ڈالے بغیر سوار ہونا جائز ہے۔ ④ مسلمانوں کا لیڈر اعلیٰ خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے جو عوام کے لیے ایک نمونہ بن سکے۔ ⑤ کسی کی خوبی کے اعتراف میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس سے ساتھیوں اور ماتحتوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے البتہ بے موقع تعریف جس سے فخر و تکبر کے جذبات پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور خوشامد ممنوع ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ سے کثیر مواقع پر حاصل ہونے والی برکت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۲۷۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۷۷۳۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۰/۴۱۳، ح: ۱۰۸۴۴ من حديث الوليد بن مسلم به، تقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصح بالسمع المسلسل \* والأعمش عن نعيم تقدم، ح: ۱۷۸، وللحديث شاهد عند البخاري، ح: ۲۷۸۳ وغيره، ومسلم، ح: ۱۲۵۳ وغيرهما من حديث طاوس عن ابن عباس به نحوه.



۲۴- ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں (جہاد کے لیے) نکلنے کو کہا جائے تو نکلا کرو۔“

ابن بکَّار بن عبد الملک بن الولید بن بسر  
ابن اُبی اُرطاة: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي  
شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا  
اسْتَفْرَضْتُمْ فَأَنْفِرُوا».

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کافروں سے جہاد کا موقع آئے تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جہاد میں عملی طور پر

شریک ہونا چاہیے۔ ② ایک باقاعدہ اسلامی حکومت میں امیر کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے لیکن اگر ایسی صورت  
حال نہ ہو اور کسی علاقے کے مسلمان کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہوں تو مسلمانوں کو خود منظم طور پر جہاد کرنا  
چاہیے۔ اس صورت میں امیر جہاد جس محاذ پر بھیجے جانا چاہیے۔

۲۷۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی  
ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے اندر اللہ کی راہ میں  
اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں  
ہو سکتے۔“

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ  
كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ،  
عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، فِي جَوْفِ عَبْدٍ  
مُسْلِمٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① سفر میں گرد و غبار سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس مشقت سے ڈر کر جہاد سے کنارہ کشی جائز  
نہیں۔ ② جہاد کے لیے غلوں کے ساتھ سفر کرنے والا جہنم کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۲۷۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایک بار اللہ کی راہ

۲۷۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ  
يَزِيدَ بْنِ إِسْرَاهِيمَ التَّشْتَرِي: حَدَّثَنَا

۲۷۷۴- [صحیح] أخرجه الترمذی، فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ، ح: ۱۶۳۳ من  
حدیث محمد بن عبد الرحمن، وقال: 'حسن صحیح'، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۹۸، وللحدیث طرق كثيرة.  
۲۷۷۵- [إسناده حسن] وأوردہ الضیاء المقدسی فی المختارة، وحسنه البوصیری، والسبوطی فی الجامع الصغیر  
\* وشييب حسن الحديث على الراجح، والتستري روى عنه جماعة، ووثقه ابن حبان، والضياء وغيرهما، وقال  
الذهبي في الكاشف: ثقة.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ شَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَاحَ رَوْحَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْعُبَارِ، مِثْكَأَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

میں نکلا اے جتنا گرد و غبار پہنچے گا قیامت کے دن اسی اتنی کستوری ملے گی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① راہ جہاد کی مشکلات قیامت کے دن عزت افزائی کا باعث ہوں گی۔ ② گرد و غبار کے مطابق کستوری قیامت کے دن مجاہد کو دوسروں سے ممتاز کرے گی جس سے میدانِ حشر کے سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ یہ شخص مجاہد ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

(التحفة ۱۰)

باب ۱۰۔ سمندری جہاد کی فضیلت

۲۷۷۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کی انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس (میرے گھر میں) سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ افراد مجھے دکھائے گئے جو سمندر کی پشت پر اس طرح سوار تھے (اور کشتیوں میں اس شان سے بیٹھے تھے) جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں۔“ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ دوبارہ سو گئے پھر ایسے ہی ہوا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے وہی بات عرض کی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے والا جواب دیا۔ انھوں نے (دوبارہ) کہا: اللہ سے

۲۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْعٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ حَبَّانَ، هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي. ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَةِ» قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ. فَفَعَلَ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا. فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهَا الْأَوَّلِ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

۲۷۷۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ح: ۲۷۹۹ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، الإمامة، باب فضل الغزو في البحر، ح: ۱۹۱۲ عن محمد بن رمح به.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

دعا کیجیے کہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو پہلے گروہ میں سے ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب مسلمانوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں پہلا سمندری سفر کیا تو ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے روانہ ہوئیں۔ جب وہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو (سفر کے دوران میں) شام میں (ایک مقام پر) ٹھہرے۔ (روانگی کے وقت) سوار ہونے کے لیے سواری کا جانور آپ کے قریب لایا گیا تو اس (جانور) نے انھیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔

قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا، عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، غَازِيَةً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَائِهِمْ قَافِلِينَ، فَتَرَلُّوا الشَّامَ، فَتَرَبَّتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لَتَرَكِبَ، فَصَرَ عَثَهَا فَمَاتَتْ.



158

فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری فوج حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیار کی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا۔ جس لشکر میں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں یہ پہلی بحری فوج تھی جو ۲۸ھ میں پیش آئی۔ (فتح الباری، الجہاد، باب غزوة المرأة في البحر: ۹۴/۶) ② کسی فضیلت کے حصول کے لیے دعا کرنا یا کروانا درست ہے۔ ③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کا پورا ہونا آپ کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ④ عورت جہاد میں اپنے شوہر یا محرم کے ساتھ شریک ہو سکتی ہے۔ ⑤ حادثاتی موت بھی شہادت ہے۔ ⑥ بحری جنگ میں شریک ہونے والوں کی تعریف سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ فضائے بھی ایک لحاظ سے بحری فوج کے مشابہ ہے بلکہ بعض لحاظ سے اس سے برتر ہے اس لیے یہ فضیلت بحریہ کے ساتھ ساتھ فضائیہ کے لیے بھی ہے تاہم بری فوج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ [بْنِ] يَحْيَى، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فرمایا: ”سمندر میں ایک جنگ کرنا خشکی میں دس جنگیں لڑنے کے برابر ہے۔ اور جس شخص کا (سمندری سفر کی وجہ سے) سمندر میں سر پہکراتا ہے

۲۷۷۷- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف معاوية بن يحيى، تقدم، ح: ۸۴۲، وشيخه ليث بن أبي سليم، ح: ۲۰۸، وانظر، ح: ۵۵۱ لحال بقية.

۲۴- أبواب الجهاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ. وَالَّذِي يَسْتَدِرُّ فِي الْبَحْرِ، كَأَلَمْ تَسْحَطِ فِي دَمِهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ».

۲۷۷۸- حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ الْهَمْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شَهِيدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيدِ الْبَرِّ. وَالْمَانِدُ فِي الْبَحْرِ كَأَلَمْ تَسْحَطِ فِي دَمِهِ فِي الْبَرِّ. وَمَا بَيْنَ [الْمَوْجَتَيْنِ] كَقَطَاعِ الدُّنْيَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَبْقِضُ الْأَرْوَاحَ. إِلَّا شَهِيدَ الْبَحْرِ، فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى بَقْضَ أَرْوَاحِهِمْ. وَيَغْفِرُ لِشَهِيدِ الْبَرِّ الذُّنُوبَ كُلَّهَا، إِلَّا الذَّنْبَ. وَلِلشَّهِيدِ الْبَحْرِ الذُّنُوبَ وَالذَّنْبَ».

۲۷۷۸- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”سمندر کا شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اور سمندر (کے سفر) میں جس کا سر چکراتا ہے وہ خشکی میں اپنے خون سے آلودہ ہو کر ترپنے والے کی طرح ہے۔ اور دو موجوں کے درمیان (کا فاصلہ طے کرنے والا) ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں ساری دنیا کا فاصلہ طے کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے سمندر کے شہید کے ان کی روحیں اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے۔ وہ خشکی کے شہید کے سارے گناہ بخش دیتا ہے سوائے قرض کے، اور سمندر کے شہید کے گناہ بھی بخش دیتا ہے اور قرض بھی۔“

باب: ۱۱- ذَلَيْمٌ كَاذِرٌ أَوْ قَرْزٍ

کی فضیلت

۲۷۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا کا صرف ایک دن

(المعجم ۱۱) - بَابُ ذِكْرِ الذَّيْلِمِ وَفَضْلِ

قَرْزٍ (التحفة ۱۱)

۲۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۷۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۰۱/۸، ح: ۷۷۱۶ من طريق قيس بن محمد به، وقال البوصيري: "لهذا إسناده ضعيف، عفير بن معدان المؤذن ضعفه أحمد، وابن معين، ودحييم، وأبو حاتم، والبخاري، والنسائي وغيرهم"، وفيه علة أخرى.

۲۷۷۹- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۱۱۵۸ لحال قيس بن الربيع.

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

بھی باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ میرے گھر والوں (اہل بیت) میں سے ایک آدمی (مہدی) بادشاہ بنے گا۔ وہ ولیم کے پہاڑ اور قسطنطنیہ کے شہر پر قبضہ کرے گا۔“

عَبْدُ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَمْ يَنْقُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ [جَبَل] الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ».

🌞 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے اور آج آخری دن ہے اور اس وقت تک یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی ہو تب بھی یہ ضرور پوری ہو کر رہے گی تاہم یہ روایت ضعیف ہے۔



۲۷۸۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے علانیہ فتح ہوں گے۔ تم ایک شہر فتح کرو گے جس کا نام قزوین ہوگا۔ جو شخص اس کو فتح کرنے کے لیے چالیس دن یا چالیس رات محاذ پر موجود رہا اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا“ اس پر ایک سبز زرد ہوگا جس پر سرخ یا قوت کا ایک خیمہ ہوگا۔ اس کے ستر ہزار دروازے ہوں گے جو سونے کے ہوں گے۔ ہر دروازے پر خوبصورت آنکھوں والی حوروں میں سے اس (بھتی) کی ایک بیوی موجود ہوگی۔“

۲۷۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمَحْبَرِّ: أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَفَاقَ، وَسَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِينَةَ يُقَالُ لَهَا قَزْوِينُ. مِنْ رَابِطٍ فِيهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، كَانَ لَهُ فِي الْجَنَّةِ عَمُودٌ مِنْ ذَهَبٍ. عَلَيْهِ زَبَرٌ جَدَّةٌ خَضْرَاءُ. عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءُ. لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُلِّ مِصْرَاعٍ

۲۷۸۰- [إسناده موضوع] وهو في الموضوعات لابن الجوزي: ۵۵/۲ من طريق ابن ماجه، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث موضوع بلا شك فيه" \* يزيد، ح: ۱۰۸۰، والربيع، ح: ۷۰ تقدم حالهما، وداود بن المحبر متروك (تقريب)، كذب الدارقطني، وأحمد بن حنبل، وابن حبان وغيرهم، وتوثيق ابن معين لا يزيد إلا وهما، انظر هامش الفوائد المجموعة للشوكاني، ص (۳۰) بقلم الإمام المعلمي رحمه الله.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴۔ ابواب الجہاد

رَوْجَةُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ».

باب: ۱۲۔ ماں باپ کے زندہ ہوتے

ہوئے جہاد کرنا

(المعجم ۱۲) - بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُو وَلَهُ

أَبَوَانِ (الشفعة ۱۲)

۲۷۸۱۔ حضرت معاویہ بن جاہم سلمیؓ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا:

”واپس جا کر اس کی خدمت کر۔“ پھر میں نے دوسری طرف سے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد

اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ

نے فرمایا: ”واپس جا کر اس کی خدمت کر۔“ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں

اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر (جنت) کا حصول ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں اے اللہ

۲۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ

أَحْمَدَ الرَّقِّي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّائِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلْمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحْكُ أَحْيَا أُمُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «إِزْجِعْ فَبَرَّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْآخِرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحْكُ أَحْيَا أُمُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَبَرَّهَا» ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ أَمَامِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ. أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ: «وَيَحْكُ أَحْيَا أُمُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَيَحْكُ

۲۴۔ ابواب الجہاد

الزَّمْ رَجُلَهَا. فَتَمَّ الْجَنَّةُ.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا بھلا ہوا اس کے قدموں میں پڑا رہ جنت و میں ہے۔“

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ح) ہارون بن عبد اللہ جمال کے واسطے سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (مندرجہ بالا بات) عرض کی تھی۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جاہمہ رضی اللہ عنہ بھی عباس بن مرداس سلمی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں جنہوں نے غزوہ حنین کے موقع پر نبی ﷺ سے شکوہ کیا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا جَاهِمَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيِّ، الَّذِي عَاتَبَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے اس لیے بعض لوگ پیچھے رہ سکتے ہیں۔ ② جب والدین کی خدمت کرنے والا کوئی اور بیٹا نہ ہو تو جہاد کی نسبت والدین کی خدمت زیادہ اہم ہے۔ ③ جس طرح جہاد سے جنت ملتی ہے اسی طرح والدین کی خدمت سے بھی جنت ملتی ہے۔ ④ ماں کی خدمت باپ کی خدمت سے زیادہ اہم ہے تاہم باپ کی ناراضی سے بھی بچنا ضروری ہے۔

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَاءِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۲۷۸۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی رضا

۲۷۸۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۱۱/۶، الجهاد، الرخصة في التخلف لمن له والدة، ح: ۱۰۶ من حديث حجاج عن ابن جريج به، ومن طريقه، صحيحه الحاكم: ۱۰۴/۲، ۱۰۵/۴، والذهبي، وقواه المنذري. ۲۷۸۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرجل يغزو وأبواه كارهان، ح: ۲۵۲۸ من طريق عطاء به، وصححه ابن حبان، والحاكم، والذهبي، رواه شعبة، والثوري، وحماد بن زيد وغيرهم عن عطاء به، وله طرق أخرى.

۲۴۔ أبواب الجهاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: أَنَّى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ، أَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَالْدَارَ الْآخِرَةَ. وَلَقَدْ أَتَيْتُ، وَإِنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: «فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَصْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا».

اور آخرت کے گھر کے حصول کی غرض سے آپ کی معیت میں جہاد کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ جب میں آیا تو میرے ماں باپ رو رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واپس جا کر انھیں اسی طرح ہنساؤ (خوش کرو) جس طرح انھیں رلایا (اور غمگین کیا) ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① والدین کو پریشان اور غمگین کرنے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ ② والدین کو پریشان کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس سے وہ خوش ہو جائیں۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ النَّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

باب ۱۳۔ جنگ میں اخلاص نیت

(التحفة ۱۳)

۲۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۷۸۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی بہادری کے اظہار کے لیے جنگ کرتا ہے ایک آدمی اپنے قبیلے کی حمایت میں لڑتا ہے ایک آدمی دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے۔ (کیا انھیں بھی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے شمار کیا جا سکتا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس مقصد کے لیے جنگ کرتا ہے کہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر نیکی کے کام میں اخلاص ضروری ہے ورنہ وہ عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔ ② بظاہر بہت بڑی نیکی بھی خلوص کے بغیر بے کار ہے۔ ③ جہاد کے دوران میں مومن کی نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول اور اس کے دین کی خدمت ہونی چاہیے اس کے ساتھ اگر مال غنیمت مل جائے یا مسلمانوں کی نظروں میں اس کا مقام بلند ہو جائے تو یہ اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ پہلے سے ان چیزوں کی نیت ہو تو ثواب نہیں ملے گا۔

۲۷۸۳۔ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾، ح: ۷۴۵۸ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله، ح: ۱۹۰۴ عن محمد بن عبدالله بن نمير به، وللحديث طرق أخرى عندهما.



۲۴۔ أبواب الجهاد

۲۷۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِبَةَ، عَنْ أَبِي عَقِبَةَ، وَكَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ فَارِسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ. فَبَلَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ».

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۸۳۔ حضرت ابو عقیبہ (رشید فاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ کسی فاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انھوں نے فرمایا: جنگ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ساتھ (جہاد میں) حاضر تھا۔ میں نے ایک مشرک مرد پر ضرب لگائی اور کہا: یہ لو میں فاری جوان ہوں۔ یہ بات نبی ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے تو فرمایا: ”تو نے یہ کیوں نہ کہا: یہ لو میں انصاری جوان ہوں۔“



۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُصِيبُوا غَنِيمَةً، إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ. فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً، تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ».

۲۷۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو جماعت اللہ کی راہ میں جنگ کرتی ہے اور ان افراد کو غنیمت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اپنا دو تہائی ثواب جلدی (دنیا ہی میں) وصول کر لیتے ہیں۔ اگر انھیں غنیمت نہ ملے تو (آخرت میں) پورے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔“

🌟 نوادہ و مسائل: ① جہاد میں زیادہ مشکلات برداشت کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ② غنیمت نہ ملنے پر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انجام کے لحاظ سے یہ بہتر ہے۔ ③ مال غنیمت کو صرف ذاتی ضروریات

۲۷۸۴۔ [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في العصبية، ح: ۵۱۲۳ من طريق حسين به جريه صح بالسماع عند الدلاوي في الكنى: ۱/ ۴۵، ابن إسحاق عن تقدم، ح: ۱۲۰۹، وعبد الرحمن بن أبي عقیة مستور، لم يوثقه غير ابن حبان فيما أعلم.

۲۷۸۵۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب بيان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم، ح: ۱۹۰۶ من حديث عبد الله بن يزيد به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پوری کرنے کے بجائے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے تاکہ پورا ثواب مل جائے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ اِزْتِیَاطِ الْخَیْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۴)

باب ۱۴۔ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑے تیار رکھنا

۲۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۶۔ حضرت عروہ باریقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۷۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر ہے۔“

فائدہ: یعنی مجاہدین کے گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ کے لیے خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑوں کی اس خیر و برکت کی وضاحت دوسری روایت میں ”ثواب اور نعمت“ سے کی گئی ہے۔ (صحیح البخاری، الجہاد، باب الجہاد ماض مع البر والفاجر، حدیث: ۲۸۵۲) یعنی گھوڑوں پر جہاد کر کے ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور نعمت بھی ملتی ہے اور یہ فائدہ قیامت تک حاصل ہوتا رہے گا۔ آج کل کلاشکوف اور ٹینک کے دور میں بھی میدان جہاد میں گھوڑے بہت کام آتے ہیں بالخصوص پہاڑوں اور جنگلات کے علاقوں میں۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّوَّارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

۲۷۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر ہے۔“ یا فرمایا: ”گھوڑوں کی

۲۷۸۶۔ [اسناد صحیح] تقدم، ح: ۲۳۰۵ من حديث عامر الشعبي عن عروة البارقي به.

۲۷۸۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضيلة الخيل وأن الخير معقود بنواصيها، ح: ۱۸۷۱ عن محمد بن رُمح به.

۲۷۸۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، ح: ۲۶/۹۸۷ عن ابن أبي السَّوَّارِ به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ - أَوْ قَالَ: الْحَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ قَالَ سَهْلٌ: أَنَا أَشْلُكُ، الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ.

یہ پیشانیوں سے قیامت تک خیر باندھ دی گئی ہے۔“ (بہر فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ کسی کے لیے ثواب کا باعث ہوتے ہیں کسی کے لیے (عزت قائم رکھنے والا) پردہ ہوتے ہیں اور کسی کے لیے (گناہ کا) بوجھ ہوتے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَيُعِدُّهَا لَهُ. فَلَا تُغَيَّبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرٌ. وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَا أَكَلَتْ شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ. وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ [كَانَ] لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيَّبُهَا فِي بَطُونِهَا أَجْرٌ. حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَائِهَا وَلَوْ اسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ.

یہ ثواب کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو اللہ انہیں کی راہ میں (جہاد کے لیے) رکھتا اور تیار کرتا ہے۔ یہ گھوڑے اپنے پیٹوں میں جو کچھ ڈالتے ہیں (اس کے عوض) مالک کے لیے ثواب لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ انہیں کسی چراگاہ میں چرائے تو یہ جو کچھ کھائیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کے لیے ثواب لکھا جائے گا۔ اگر وہ انہیں بہتی نہر (یا دریا) سے پانی پلائے گا تو وہ جو قطرہ اپنے پیٹوں میں ڈالیں گے اس کے بدلے میں اس (مالک) کو ثواب ملے گا..... راوی نے گھوڑوں کے پیشاب اور لید پر ثواب ملنے کا بھی ذکر کیا ہے..... اگر وہ (رسی اور لگام سے آزاد ہو کر اپنی مرضی سے) ایک دو پکڑ لگائیں تو ان کے ہر قدم کے بدلے میں (مالک کے لیے) ثواب لکھا جائے گا۔

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلاً وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا، فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا.

اور یہ پردے کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انہیں عزت اور زینت کے لیے پالتا ہے اور تنگی ترشی ہو یا آسانی وہ ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کا حق فراموش نہیں کرتا۔

وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ، فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطْرًا وَبَذْخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ، فَذَلِكَ

اور یہ گناہ کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو انہیں فخر، غرور، تکبر اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے۔ تو



۲۴۔ ابواب الجہاد ..... الجذی ہی علیہ وزر۔  
یہ اس پر (گناہ کا) بوجھ ہیں۔“

نوائد و مسائل: ① جہاد کے مقصد کے لیے تیار کی جانے والی چیز کی دیکھ بھال ثواب کا باعث ہے۔ ② جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں استعمال ہونے والا پٹرول اور ان کی مرمت پر ہونے والا خرچ سب نیکیوں میں درج ہوتا ہے۔ ③ گھوڑوں کی لید اور پیشاب پر قیاس کر کے کہا جاسکتا ہے کہ جہاد کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ ④ اپنی جائز ضروریات کے لیے ذاتی گاڑی رکھنا جائز ہے لیکن اس کا حق یہ بھی ہے کہ کسی غریب ضرورت مند کو بلا معاوضہ اس کی منزل پر پہنچایا جائے اور مسایلوں اور رشتے داروں کی چھوٹی موٹی ضروریات پوری کی جائیں۔ ⑤ کوئی بھی ضرورت کی چیز جو معاشرے میں دولت مندی کی علامت سمجھی جاتی ہو محض فخر کے اظہار کے لیے اسے حاصل کرنا اور جاوے جا اس کا اظہار کرنا بڑا گناہ ہے۔

۲۷۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۲۷۸۹۔ حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع) انصاری  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: قَالَ: روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین  
سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي ثَوْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ گھوڑا وہ ہے جو سیاہ ہو، پیشانی پر تھوڑا سا سفید نشان ہو  
ابنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ چاروں پاؤں میں سفیدی ہو، ناک اور اوپر والا ہونٹ  
أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سفید ہو، اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ اگر سیاہ (مقلی)  
قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ، الْأَقْرَحُ، رنگ نہ ہو تو انہی صفات کا حامل کیت گھوڑا عمدہ ہے۔“  
الْمَحْجَلُ، الْأَرْتَمُ، طَلُقَ الْيَدِ الْيُمْنَى. فَإِنْ  
لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ، فَكُمَيْتٌ. عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ.

نوائد و مسائل: ① گھوڑے اپنے اپنے رنگ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ یا ادنیٰ شمار کیے جاتے ہیں۔ بعض رنگ عمدہ سمجھے جاتے ہیں جن میں سے کئی اقسام اس حدیث میں ذکر کی گئی ہیں: (۱) سیاہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔ (۲) سیاہ گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں۔ (۳) سیاہ گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۴) سیاہ گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ (۵) کیت (سیاہ مائل سرخ) گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو (۶) کیت گھوڑا جس کے پاؤں سفید ہوں (۷) کیت گھوڑا جس کا ہونٹ اور ناک سفید ہو۔ (۸) کیت گھوڑا جس کے تین پاؤں سفید ہوں، اگلا دایاں پاؤں سفید نہ ہو۔ ② مجاہد کو جہاد میں استعمال ہونے والے جانوروں

۲۷۸۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء ما يستحب من الخيل، ح: ۱۶۹۷ عن محمد بن  
بشاره، وقال الترمذي: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۳۳، والحاكم ۹۲/۲، والذهبي،  
وله طرق أخرى.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں کہ کون سا جانور بہتر ہے اور کس قسم کا جانور مفید نہیں۔ اسی طرح گاڑیوں اور اسلحے کی مختلف اقسام اور ان کی خوبیوں اور خامیوں سے واقفیت ہونی چاہیے تاکہ اچھی چیز حاصل کی جائے جس سے جہاد کے کام میں آسانی ہو اور زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے اور ٹکی چیز حاصل نہ کی جائے۔

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۷۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشَّكَّالَ مِنَ الْخَيْلِ.

🌞 فائدہ: گزشتہ حدیث میں ہے کہ اگر دایاں اگلا پاؤں سفید نہ ہو باقی تین سفید ہوں تو وہ اچھا ہے۔ تو اس حدیث سے ایسا گھوڑا مراد ہوگا جس کا کوئی اور ایک پاؤں سفید نہ ہو اور باقی تین سفید ہوں۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَوْحٍ الدَّارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الْقَاضِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَالَجَ عَافَهُ بَيْدِهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ».

🌞 فائدہ: گھوڑا باندھنے کا مطلب، گھوڑا پالنا اور جہاد کے لیے تیار رکھنا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
باب: ۱۵۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنا  
شُبْحَانَهُ [وَتَعَالَى] (التحفة ۱۵)

۲۷۹۰۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب ما يكره من صفات الخيل، ح: ۱۸۷۵ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۷۹۱۔ [حسن] أخرجه الدؤلابي في الكنى: ۳۰/۱ عن عيسى بن محمد به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، محمد وأبوه عقبة وجداه مجهولون والجد لم يسم" \* وأحمد بن يزيد مستور (تقريب)، وله شواهد عند أحمد: ۴۵۸/۶، والبخاري، ح: ۲۸۵۳ وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ: حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنِ يُخَايَمٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، فُؤَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

۲۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا دَبْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَضَرْتُ حَرْبًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بِأَنْفُسٍ أَلَا أَرَاكَ تَكْرَهِيَنِ الْجَنَّةَ أَخْلِفَ بِاللَّهِ لَتَنَزِلَنَّ طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهِنَّ.

۲۷۹۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة، ح: ۱۶۵۴، ۱۶۵۷ من حديث ابن جريج به، وقال: "حسن صحيح"، أخرجه أبو داود، ح: ۲۵۴۱ من طريق آخر عن مالك بن يخامر به. ۲۷۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن سعد في الطبقات: ۵۲۹/۳ عن عفان بن مسلم به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۵۲۶/۸، وحسنه البوصيري.

فوائد و مسائل: ① اونٹنی کا دودھ ایک بار دوہنے کے بعد تھوڑا سا وقفہ دیا جاتا ہے پھر باقی دودھ دوہا جاتا ہے اس معمول سے درمیانی وقفے کو فوواق کہا جاتا ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرنے سے جنت حاصل ہو جاتی ہے چاہے بالکل تھوڑی سی دیر جہاد میں شرکت کی ہو۔ ③ جنت میں داخلے کے لیے اسلام شرط ہے۔

۲۷۹۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک جنگ میں شریک ہوا۔ (اس جنگ میں) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ رجز کہی: ”اے میری جان! تو جنت کو کیوں ناپسند کرتی ہے؟ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں تجھے ضرور اس (کے) حصول کے لیے میدان (جنگ) میں خوشی سے اترنا ہوگا“ ورنہ تجھے اس پر مجبور کیا جائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ غزوہ موت کا ہے جس میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار شہید ہوئے، یعنی حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیار اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔ آخر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فوج کی

۱۶۵۷، ۱۶۵۴، ح: ۱۶۵۴، ۱۶۵۷ من حديث ابن جريج به، وقال: "حسن صحيح"، أخرجه أبو داود، ح: ۲۵۴۱ من طريق آخر عن مالك بن يخامر به. ۲۷۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن سعد في الطبقات: ۵۲۹/۳ عن عفان بن مسلم به، وهو في المصنف لابن أبي شيبة: ۵۲۶/۸، وحسنه البوصيري.

۲۴۔ أبواب الجهاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

قیادت سنبھالی اور بڑی حکمت سے مسلمانوں کی چھوٹی سی فوج کو دشمن کی تینتیس گنا فوج کے نرنے سے نکال لائے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد کو ”سیف اللہ“ کا لقب دیا۔ ① جنگ کے دوران میں بہادری کا اظہار کرنے والے اور جوش دلانے والے شعر پڑھنا جائز ہے۔ ② جان کے جنت کو ناپسند کرنے کا مطلب موت سے گھبراہٹ ہے جو انسان میں فطری چیز ہے لیکن میدان جہاد میں موت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح جو شخص موت سے گھبراتا ہے وہ گویا جنت میں داخل ہونے میں دیر کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ موت سے نہ ڈرو کیونکہ اس موت کے ذریعے سے جنت ملے گی۔ ③ اشعار کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ موت سے ڈرتے تھے بلکہ ان اشعار کے ذریعے سے دوسرے مجاہدین میں جوش و جذبہ پیدا کرنا مقصود تھا۔ ⑤ جن اشعار میں خلاف شریعت امور نہ ہوں ایسے شعر کہنا سننا یاد کرنا اور دوسروں کو سننا مناسب جائز ہے۔

۲۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ  
دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ  
حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ : أَتَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَيُّ  
الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : «مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ،  
وَعَقَرَ جَوَادُهُ» .

🌞 فائدہ: جان اور مال دونوں کی قربانی، صرف جان کی قربانی سے افضل ہے۔

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ  
ثَابِتِ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَا : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ  
عِيسَى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ  
ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۷۹۴۔ [ص: صحیح] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن ذكوان الجهضمي لأنه ضعيف كما في التريب وغيره، وله شواهد كثيرة، منها ما أخرجه أبو داود، ح: ۱۴۴۹ وغيره، وإسناده حسن، وقواه الحافظ المنذري، والعسقلاني.  
۲۷۹۵۔ [ص: صحیح] أخرجه أحمد: ۵۲۰/۲ عن صفوان بن عجلان عن محمد بن عجلان عن عمن تقدم، ح: ۱۶۶۷، وأخرجه مسلم، ح: ۱۸۷۶ وغيره من حديث أبي صالح بن، وله طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

[قَالَ:] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجُرْحُهُ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ جُرِحَ. اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرَّيْحُ رِيحُ مُسْلِكٍ».

حاضر ہوگا کہ اس کا زخم ایسا ہی (تازہ) ہوگا جیسے زخمی ہونے کے دن تھا۔ اس کا رنگ خون کا ہوگا اور مہک کستوری کی ہوگی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جہاد میں زخمی ہونا بھی بہت بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ ② قیامت کے دن جس طرح شہید کی عزت افزائی ہوگی اسی طرح جہاد میں زخمی ہونے والے کی بھی عزت افزائی ہوگی۔ ③ یہ عزت افزائی صرف اس شخص کی ہوگی جس نے غلوں دل کے ساتھ محض اللہ کی رضا کے لیے جہاد کیا ہوگا۔ ④ نیت کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمیں ظاہری حالات کے مطابق مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ اگر اس کی نیت درست نہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی اسے سزا دے دے گا۔ شہید یا زخمی کے زخم کا تازہ ہونا اس کا نیک عمل لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے ہوگا اور خون کا خوشبودار ہونا اللہ کی خوشنودی کا مظہر ہوگا اور اس کی قربانی قبول ہونے کی علامت ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، إِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ إِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ» "اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! اجماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لڑکھڑا دے۔"

۲۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دشمنوں کی) جماعتوں کے خلاف دعا فرمائی۔ اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اِهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ "اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! اے جلد حساب لینے والے! اجماعتوں کو شکست دے دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں لڑکھڑا دے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① جماعتوں سے مراد مختلف قبائل کے وہ جنگجو دستے ہیں جو غزوہٴ احزاب کے موقع پر متحد ہو کر مدینے پر حملہ آور ہوئے تھے لیکن خندق کی وجہ سے شہر میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔ ② ہر مشکل کے موقع

۲۷۹۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة، ح: ۲۹۳۳، ۶۳۹۲، ۷۴۸۹، ومسلم، الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، ح: ۱۷۴۲، ۲۱، ۲۲ من حديث ابن أبي خالده.



۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

پر اللہ ہی سے دعا کرتا، نبی اکرم ﷺ کا طریقہ اور توحید کا تقاضا ہے۔ ⑤ دعا میں موقع محل کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنا سنوں ہے۔

۲۷۹۷۔ حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجات تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہو۔“

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمَصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أَمَامَةَ ابْنَ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ، بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ».

فوائد و مسائل: ① اخلاص کی برکت بہت عظیم ہے۔ ② شہادت کی تمنا رکھنا بہت بڑا نیک عمل ہے۔

باب ۱۶۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

(المعجم ۱۶) - بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (التحفة ۱۶)

۲۷۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے شہیدوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”زمین سے شہید کا خون خشک بھی نہیں ہوا ہوتا کہ اس کی دونوں بیویاں (حوریں) اتنی تیزی سے اس کے پاس آتی ہیں جیسے دودھ پلانے والی دو دایاں جو بے آب و گیاہ زمین میں اپنے بچے گم کر بیٹھی ہوں (تو وہ ان کی تلاش میں بے قرار ہو کر بھاگتی پھرتی ہیں)۔ دونوں حوروں کے ہاتھ میں ایک

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَكَرَ الشَّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشُّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ رَوْحَتَاهُ. كَأَنَّهُمَا ظِرَّانِ أَضَلَّتَا فَصَبَلَهُمَا فِي بَرَاجٍ مِنَ الْأَرْضِ. وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ

۲۷۹۷۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله تعالى، ح: ۱۹۰۹ عن حرملة به.

۲۷۹۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲/۲۹۷ عن ابن أبي عدي به، وتابعه إسماعيل عنده: ۲/۴۲۷،

والحديث في مصنف ابن أبي شيبة: ۵/۲۹۰ \* هلال بن أبي زينب مجهول (تقريب)، وضعفه البوصيري.



جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ أبواب الجہاد

[مِنْهُمْ] حُلَّةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔“

۲۷۹۹۔ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے پاس شہید کے لیے چھ انعامات ہیں: خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے وہ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اسے ایمان کا لباس فاخرہ پہنایا جائے گا“ خوبصورت آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اس کے ستر رشتے داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرَقِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيَرْجُو مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسْقَى مِنْ سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ .

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ انعامات اس شہید کے لیے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے خلوص قلب کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوتا ہے۔ ② جنت میں گھر دکھایا جانا اس کے لیے خوش خبری ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے جان نکلنے کے دوران میں ہی اسے جنت کی بشارت مل جاتی ہے۔ ③ گناہ گاروں کے لیے قبر کا عذاب بہت ہی احادیث سے ثابت ہے۔ شہید اس سے محفوظ رہتا ہے۔ ④ قیامت کے دن گناہ گار اپنے اپنے گناہوں کے مطابق پریشان ہوں گے۔ شہید کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ پریشانی سے محفوظ رہے گا۔ ⑤ ایک ہی طرح کے دو کپڑوں کو حُلَّة (جوڑا) کہتے ہیں۔ ایمان کے حُلَّة سے مراد ایسا لباس ہے جو اس کے ایمان کی علامت ہوگا۔ ⑥ حوروں سے مراد وہ جنتی عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے لیے اپنی قدرت کاملہ سے جنت میں پیدا کی ہیں۔ ہر شہید کو کم از کم دو حوریں ملیں گی۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی طرف سے اجازت ملنے پر ہی کی جائے گی۔ یہ گناہ گاروں کے لیے مغفرت کا باعث ہو گی اور شفاعت کرنے والے کے لیے ایک عظیم اعزاز۔ ⑧ کسی مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کے حق میں شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

۲۷۹۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب في ثواب الشهيد، ح: ۱۶۶۳ من حديث بحير به، وقال: 'حسن صحيح غريب' .

## ۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۰۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ جنگ احد کے دن جب (جابر رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ قتل (شہید) کر دیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر! کیا میں تجھے کو بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تیرے والد سے کیا فرمایا؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہر کسی سے پس پر وہ کرکام فرماتا ہے لیکن تیرے والد سے آنے سانسے کلام فرمایا۔ اللہ نے ان سے فرمایا: ”میرے بندے! کوئی خواہش کر میں تجھے دوں گا۔“ انھوں نے (حضرت عبد اللہ بن حرام رضی اللہ عنہ) عرض کیا: اے میرے مالک! مجھے زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ نے فرمایا: ”میرا یہ فیصلہ پہلے سے جاری ہو چکا ہے کہ“ فوت ہونے والے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجے جائیں گے۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رب! میرے پسماندگان کو میرا پیغام پہنچا دے۔ تو اللہ عزوجل نے یہ ساری آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا...﴾ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو۔“

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْجَزَامِيُّ الْأَنْصَارِيُّ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ. سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ؟» قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ. وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَا حَا. فَقَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ. قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيَنِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَأَبْلُغْ مَنْ وَرَائِي». فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تُحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ [آل عمران: ۱۶۹] آيَةً كُلَّهَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① فوت ہونے والے کے پسماندگان کو تسلی و تسفی دینی چاہیے اور ایسی باتیں کہنی چاہئیں جن سے ان کا غم ہلکا ہو۔ ② وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ ③ جنت میں اللہ کا دیدار ممکن ہے اور جنتیوں کو اپنے درجات کے مطابق کم یا زیادہ وقفے سے یہ نعمت حاصل ہوگی۔ ④ فوت ہو جانے والے لوگ یا شہید دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے لہذا اس قسم کی حکایتوں میں کوئی صداقت نہیں کہ فلاں

۲۸۰۰- [حسن] أخرجه ابن أبي عاصم في الجهاد، ح: ۱۹۶، عن إبراهيم بن المنذر به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۰۱۰، والمندري، وصححه ابن حبان (الاحسان)، ح: ۸۳/۹، ح: ۶۹۸۳، والحاكم، ح: ۲۰۳/۳، ۲۰۴، وانظر، ح: ۱۹۰.

صحابی یا شہید یا ولی نے اپنی وفات کے بعد فلاں صاحب سے ملاقات کی اور فلاں معاملے میں اس کی رہنمائی کی۔ ⑤ اس واقعے میں حضرت عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کے جنتی اور بلند درجات کا حامل ہونے کی بشارت ہے۔

۲۸۰۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، انھوں نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں فرمایا: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کر دیے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی طرح جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی چلتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لنگی ہوئی قدمیوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ اسی حال میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: مجھ سے جو جاہو مانگ لو۔ انھوں نے کہا: یا رب! ہم تجھ سے کیا مانگیں؟ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پیتے گھومتے ہیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک کچھ سوال نہ کریں تو انھوں نے کہا: (اے اللہ!) ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسوں میں ڈال کر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ پھر تیری راہ میں شہید ہو جائیں۔ جب اللہ نے دیکھا کہ ان کا اور کوئی مطالبہ نہیں تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔“

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ [آل عمران: ۱۶۹] قَالَ: أَمَا إِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «أَرَوْا حُفَّهُمْ كَطَيْرٍ خُضِرَ نَسْرَحٌ فِي الْحِجَّةِ فِي أَيَّهَا شَاءَتْ. ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ. إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ أَطْلَاعَةً. فَيَقُولُ: سَلُونِي مَا شِئْتُمْ. قَالُوا: رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْحِجَّةِ فِي أَيَّهَا شِئْنَا؟ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا، قَالُوا: نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ. فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ، تَرَكُوا».

🌞 نوادہ و مسائل: ① شہیدوں کو قیامت سے پہلے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ ② برزخی زندگی میں

۲۸۰۱۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب بيان أن أرواح الشهداء في الجنة... الخ، ح: ۱۸۸۷ من حديث أبي معاوية به.

۲۴- ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

شہیدوں کو دوسرا جسم ملتا ہے جو سبز پردوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ⑤ قیامت کے بعد وہ دوسرے جنتیوں کی طرح انسانی جسم کے ساتھ جنت کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔ ⑥ شہیدوں کی رو میں دوبارہ دنیا میں نہیں آتیں اور نہ انھیں دوبارہ دنیوی زندگی ہی ملتی ہے۔ ⑦ عرش الہی جنت سے اوپر ہے۔

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،  
وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ  
آدَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى: أَنَّ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ،  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ  
إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ».

۲۸۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کو قتل ہوتے وقت  
صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی کسی کو چوٹی کے کاٹنے  
سے ہوتی ہے۔“

🕌 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے حسن قرار دیا ہے  
اور الموسوعة الحديثية کے محققین نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:  
(الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۵، والصحيحة للألباني، رقم: ۹۶۰) بہر حال یہ  
بھی شہید پر اللہ کا انعام ہے کہ اس پر جان نکلنے کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے یہ تکلیف ناقابل  
برداشت نہیں ہوتی۔



(المعجم ۱۷) - بَابُ مَا يُرْجَى فِيهِ  
الشَّهَادَةُ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- کون کون سی موت سے  
شہادت کا درجہ ملنے کی امید ہے

۲۸۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعَمَاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۲۸۰۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے

۲۸۰۲- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرباط، ح: ۱۶۶۸ عن ابن  
بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح" \* ابن عجلان عن عمن تقدم، ح: ۱۹۶۷، ولحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني  
في الأوسط: ۱/۱۹۸، ح: ۲۸۲.

۲۸۰۳- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجنائز، باب في فضل من مات بالطاعون، ح: ۳۱۱۱ من حديث عبدالله  
ابن عبدالله به مطولاً، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۱۶، والحاكم: ۱/۳۵۲، ۳۵۳، والذهبي، وقال النووي: "وهو  
صحيح باتفاق، وإن لم يخرج به الشيخان".

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن عبد اللہ بن جابر بن عتیق، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ مَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُهُ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ: إِنْ كُنَّا لَنَرُجُو أَنْ نَكُونَ وَقَاتُهُ قَتَلَ شَهَادَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ شَهْدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ. أَلْقَتُنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةً. وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةً. وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهَادَةً - يَغْنِي الْحَامِيلُ - وَالْعَرَقُ وَالْحَرْقُ وَالْمَجْنُونُ - يَغْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ - شَهَادَةً».

تشریف لے گئے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: ہمیں تو امید تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو کر شہادت کی موت پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اگر صرف میدان جنگ میں مرنا ہی شہادت ہے) تب تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے۔ طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے۔ اور جو عورت حمل کی حالت میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔ ڈوب کر مرنے والا جل کر مرنے والا اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔“

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي الشَّهِيدِ فِيكُمْ؟» قَالُوا: أَلْقَتُنِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: «إِنَّ شَهْدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ. مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ. وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ. وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ».

۲۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ شہید کے بارے میں کیا کہتے ہو (کہ شہید کون ہوتا ہے؟)“ حاضرین نے کہا: اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا (شہادت ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تب تو میری امت کے شہید تھوڑے ہی ہوں گے۔ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا“ وہ شہید ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں فوت ہو گیا“ وہ بھی شہید ہے۔ اور پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے۔“

قَالَ سُهَيْلٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَالْعَرَقُ شَهِيدٌ».

ایک روایت میں ہے: ”اور ڈوب کر مرجانے والا شہید ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے جان دینا اصل شہادت ہے۔ شہید کے عظیم ترین درجات انہی افراد کے لیے ہیں۔ ② جہاد کے سفر کے دوران میں یا جہاد کے دوران میں کسی بھی وجہ سے فوت

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ہو جانا بھی شہادت کے برابر ہے تاہم اس شہید کے احکام عام میت کے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دے کر دفن کیا جائے گا۔ ⑤ طاعون سے یا پھپھ کی بیماری سے فوت ہونے والا بھی شہادت کا درجہ پاتا ہے۔ کسی ناقابل علاج مرض سے فوت ہو جانے والا بھی اسی ضمن میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ⑥ ڈوب کر مر جانے والا اور جل کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔ دوسری حادثاتی اموات کو بھی اسی حکم میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ⑦ بچے کی پیدائش کے وقت فوت ہو جانے والی عورت کی موت بھی شہادت کی موت ہے۔ ⑧ جہاد کے دوران میں دشمن کے ہتھیار سے مرنے والے کے علاوہ باقی سب شہادتیں کم درجے کی ہیں۔ ان کے احکام ان شہیدوں کے سے نہیں لہذا انھیں غسل اور کفن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ السَّلَاحِ (التحفة ۱۸) باب: ۱۸۔ ہتھیاروں کا بیان

۲۸۰۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمُعَفَّرُ.

۲۸۰۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔



☀️ فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا دشمن کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال توکل کے منافی نہیں۔ ② مکہ مکرمہ حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، کبوتر بندگڑیاں اور جنگی لباس مثلاً: ہیلٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول، تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

۲۸۰۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۸۰۵۔ أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ح: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴، ۴۲۸۲، ۵۸۰۸، ومسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، ح: ۱۳۵۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۲۳/۱.

۲۸۰۶۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۵۸۳، والترمذي في الشمائل (ب: ۱۴، ح: ۱۰۴) من حديث سفيان به، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۲۵۹۰، والحديث صححه البوصيري على شرط البخاري، وله شاهد عند

۲۴۔ ابواب الجہاد..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ، أَخَذَ وَرْعَيْنِ، كَأَنَّهُ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُمَامَةَ. فَرَأَى فِي سُيُوفِنَا شَيْئاً مِنْ جِلْيَةِ فِصَّةٍ. فَغَضِبَ وَقَالَ: لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَ جِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَالْفِصَّةَ. وَلَكِنَّ الْأَنْكُ وَالْحَدِيدَ وَالْعَلَابِيَّ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: الْعَلَابِيُّ الْعَصَبُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① جنگ میں ہتھیاروں کا استعمال یا ان کے ہتھیاروں سے بچاؤ کی اشیاء کا استعمال توکل کے منافی نہیں۔ ② کد کرمہ حرم ہے جہاں جنگ اور قتال منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن جہاد کے لیے خاص طور پر اجازت دی تھی۔ جب کد کرمہ ہو گیا تو پابندی دوبارہ نافذ ہو گئی۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً: خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی لباس مثلاً: ہیلیمٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے جشمے وغیرہ کا حصول، تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

۲۸۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

الترمذي.

۲۸۰۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما جاء في حلية السيوف، ح: ۲۹۰۹ من حديث الأوزاعي به.

۲۸۰۸۔ [سننہ حسن] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ (ب) من حديث ابن أبي الزناد به، وقال: "حسن غريب".



۲۴۔ أبواب الجهاد - جہاد سے متعلق احکام و مسائل

الصَّلْتِ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْقَعَارِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ”اللہ اور اس کے رسول کا“ قرار دیا ہے۔

(سورہ انفال آیت: ۴۱) اسلامی حکومت میں یہ حصہ بیت المال میں داخل ہو کر مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ اپنے ذاتی اخراجات غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) سے پورے کیا کرتے تھے اس لیے جہاد کی ضرورت کے لیے تلوار بھی خمس میں سے لے لی۔ ③ اس تلوار کو ”ذوالقعار“ اس لیے کہتے تھے کہ اس پر کچھ گہرے نشانات تھے جس طرح کمر کی بڑی کے مہرے ہوتے ہیں۔ دیکھیے: (النهاية لابن كثير

ماده فقر)

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنِ سُمْرَةَ: أَنَّ بَنَّا وَكَيْعَ عَنْ شَفِيَّانَ، عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ  
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ الْمُخَيَّرَةُ بْنُ شُعْبَةَ،  
إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا. فَإِذَا  
رَجَعَ طَرَحَ رُمْحَهُ حَتَّى يُحْمَلَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ  
عَلِيٌّ: لَا تُفْعَلْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ:  
«لَا تَفْعَلْ. فَإِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ لَمْ تُرْفَعْ.  
ضَالَّةٌ».

۲۸۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنے ساتھ نیزہ بھی اٹھا کر لے جاتے۔ جب واپس ہوتے تو نیزہ وہیں پھینک دیتے، اس خیال سے کہ کوئی اٹھا کر لے آئے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتاؤں گا۔ نبی ﷺ نے (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”ایسا نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو واقعاً گمشدہ چیز بھی کوئی نہیں اٹھائے گا۔“

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنِ سُمْرَةَ: أَنَّ بَنَّا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
أَشْعَثَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ،

۲۸۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں فارسی کمان دیکھی تو فرمایا:

۲۸۰۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۴۸ من حديث شفيان الثوري به \* شفيان تقدم، ح: ۱۶۲، وأبو إسحاق تقدم، ح: ۴۶ وقد عنعنا، وفيه علة أخرى، ذكرها البوصيري.

۲۸۱۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عبد الله بن بسر الحبراني (لأنه ضعيف كما في التقريب وغيره)، وأشعث بن سعيد الشَّمان متروك، راجع التقريب وغيره.

۲۴- ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ. فَرَأَى [رَجُلًا] يَبْدُو قَوْسٌ فَارِسِيَّةً. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْقَهَا. وَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا، وَرَمَاحِ الْقَنَا. فَإِنَّهُمَا يَزِيدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّينِ. وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ».

(المعجم ۱۹) - بَابُ الرَّمِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(التحفة ۱۹)

۲۸۱۱- حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک اسے بنانے والا جب کہ وہ اسے بنانے میں نیکی کا ثواب حاصل ہونے کی امید رکھتا ہو اور (دوسرا) اسے چلانے والا اور (تیسرا) اسے (تیر انداز کو) پکڑنے والا۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیر چلاؤ اور سواری کرو۔ اور تمھارا تیر اندازی کرنا مجھے تمھاری شہسواری سے زیادہ پسند ہے۔ مسلمان تفرق کے طور پر جو کام بھی کرتا ہے وہ باطل (بے کار) ہے سوائے کمان سے تیر چلانے اور گھوڑوں کو تربیت دینے کے اور بیوی سے دل لگی کرنے کے اس لیے کہ یہ (تینوں کام) حق ہیں۔“

۲۸۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ هِشَامَ الدَّسْتَوَائِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [زَيْدٍ] الْأَزْرَقِ، عَنْ عُمَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ، الثَّلَاثَةَ، الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ، يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ. وَالرَّامِيَ بِهِ. وَالْمُمِدُّ بِهِ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْمُوا وَارْكَبُوا. وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ النَّمْرُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيُهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيئُهُ فَرْسَهُ، وَمُلاَعَبَتُهُ امْرَأَتَهُ. فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ».

۲۸۱۱- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، ح: ۱۶۳۷ ب من حديث يزيد بن هارون، وقال: "حسن صحيح" يحيى بن أبي كثير صرح بالسماع عند أحمد: ۱۴۴/۴، وسمع أيضا من رجل عن أبي سلام به، فالطريقان محفوظان، عبادة (ويقال: خالد) بن زيد الأزرق وثقه ابن حبان، والحاكم: ۹۵/۲، والذهبي، والهيتمي: ۳۲۹/۴ وغيرهم، وانظر نيل المصنوع في التعليق على سنن أبي داود، ح: ۲۵۱۳، وللحديث شواهد.

۲۴۔ أبواب الجهاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان کو تفریق کے طور پر ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے دین یا دنیا کا کوئی فائدہ حاصل ہو سکے۔ ”تفریق برائے تفرق“ کا نظریہ غلط ہے۔ ② تیر اندازی کی مشق سے ذاتی دفاع کا مقصد بھی حاصل ہوتا ہے اور دین کے لیے جنگ کرنے کا بھی اس لیے یہ جائز تفرق ہے۔ ③ جدید دور میں جو اسلحہ کفار کے خلاف جنگ میں استعمال ہو سکتا ہے اس کی تربیت حاصل کرنا ”تیر اندازی کی مشق“ کے حکم میں ہے۔ ④ گھوڑے کو تربیت دینے کا مقصد جنگ میں اس سے کام لینا ہے اس لیے مختلف گاڑیوں، ٹینکوں اور طیاروں وغیرہ کے چلانے اور اڑانے کی تربیت اور ان کی مرمت اور دیکھ بھال کرنا سیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ ⑤ بیوی سے دل لگی کرنا خود کو اور اس کو گناہ سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور پاک دائمی اسلامی معاشرے کی مطلوب اشیاء میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اخلاق و کردار کی حفاظت بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح ملکی سرحدوں کا دفاع۔ اس کے علاوہ بیوی سے نیک اولاد کا حصول اسلامی سلطنت کے دفاع کا اہم ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر ممالک مسلمانوں کو آبادی کم کرنے کا سبق دیتے ہیں اور خود اپنی آبادی بڑھانے میں کوشاں ہیں۔



۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ، أَوْ أَخْطَأَ، فَيَعْدِلُ رَقَبَةً».

۲۸۱۲۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص دشمن کی طرف ایک تیر پھینکے اور وہ دشمن تک پہنچ جائے، خواہ دشمن کو لگے یا نہ لگے، وہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① تیر چلانے کا اصل مقصد جنگ میں دشمن کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے لیکن اگر کسی کا ہتھیار ہوا تیر کی دشمن کو زخمی یا ہلاک نہ کر سکے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ مجھے اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ ② نیت صحیح ہو تو نامکمل کام بھی ثواب سے خالی نہیں ہوتا۔ ③ میزائل، بم اور توپ کے گولے کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ نشانے پر نہ لگے

۲۸۱۲۔ [صحیح] أخرجه البيهقي ۱۶۲/۹، والحاكم ۹۶/۲ من حديث ابن وهب به ع القاسم بن عبد الرحمن لم يدرك عمرو بن عبسة فيما أظن، وأخرج الطبراني في الأوسط ۱۲۰/۴، ح ۳۱۸۹ من حديث ابن لهيعة عن سليمان بن عبد الرحمن عن القاسم أبي عبد الرحمن عن شرحبيل بن السمط عن عمرو بن عبسة . . . الخ به، وتابعه سليمان بن عامر عن شرحبيل به، أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۸۲/۲، ح ۹۵۷ بإسناد صحيح، والنسائي ۲۶/۶ وغيرهما عنه، وللحديث طرق كثيرة جداً عند أبي داود، ح ۳۹۶۵، والترمذي، ح ۱۶۳۸ وغيرهما.

۲۴۔ أبواب الجهاد  
سکے تو ہتھیار چلانے والے کو پھر بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ اس کی کوشش اور نیت ٹارگٹ (نشانے) کو تباہ کرنے کی ہوتی ہے۔

۲۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمُخَبِّرِ: ﴿وَأَعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ۶۰] أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۸۱۳۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے سنا: ﴿وَأَعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ ”دشمن کے مقابلے کے لیے جتنی زیادہ ہو سکے طاقت تیار رکھو۔“ پھر تین بار فرمایا: ”خبردار! طاقت سے مراد تیرا اندازی ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مسلمانوں کو کافروں کے مقابلے میں ہر قسم کے اسلحے میں برتر ہونا چاہیے۔ ② [رمی] کے اصل معنی ”پھینکنے“ کے ہیں۔ دور نبوت میں صرف تیر ہی دور سے پھینک کر استعمال کیا جانے والا ہتھیار تھا اس لیے اس کا ترجمہ ”تیر اندازی“ کیا جاتا ہے تاہم اصل لغوی معنی کے لحاظ سے ہر قسم کی راکٹ، ہندوق، کلاشکوف، توپ اور میزائل وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ ③ مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لیے اس قسم کے اسلحے پر خاص توجہ دینی چاہیے جسے دور سے پھینکا جاتا ہے اور اسے پھینکنے کے آلات (راکت لانچر اور بمبار طیارے وغیرہ) بھی تیار کرنے چاہئیں۔

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمَوْصِرِيُّ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَبَيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نُهَيْكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ

۲۸۱۴۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دی اس نے میری نافرمانی کی۔“

۲۸۱۳۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه، ح: ۱۹۱۷ من حديث ابن وهب به.

۲۸۱۴۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال (ق ۲/ ۹۲۱) من حديث حرملة به \* وابن لهيعة صرح بالسماع عنه، عثمان والمغيرة مجهولان كما في التقريب وغيره، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۹۱۹ وغيره.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمِّيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فَقَدْ عَصَانِي».

☀ فائدہ: اس کی ٹریننگ لینے کے بعد اس کی مشق کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کے استعمال کی مہارت قائم رہے اور جہاد کے موقع پر مشکل پیش نہ آئے۔

۲۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا شُعْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَغْرٍ يَرْمُونَ. فَقَالَ: «رَمِيَتْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ. فَإِنْ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا».

۲۸۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اسماعیل کے بیٹو! تیر چلاؤ تمہارے جدا جہد بھی تیر انداز تھے۔“

☀ فوائد و مسائل: ① تیر اندازی مستحسن مشغلہ ہے۔ ② جہاد میں کام آنے والے تمام کمبیلوں کا یہی حکم ہے۔ ③ بزرگوں کو چاہیے کہ اچھے کام کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ ④ مہاجرین اور انصار کے قبائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس نام سے پکارا۔ ⑤ مختلف قبائل اور شاخوں کے افراد کو مشترک نام سے پکارنے کا فائدہ یہ ہے کہ ان میں محبت، اتحاد، اتفاق اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ ⑥ دادا پر دادا وغیرہ بزرگوں کو ”والد“ کے نام سے یاد کیا جاسکتا ہے۔ ⑦ جو مسلمان نسل کی طور پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے نہیں روحانی طور پر وہ بھی ان کی آل میں شامل ہیں اس لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام ایسے مسلمانوں کے بھی باپ ہیں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

(التحفة ۲۰)

۲۸۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۱۶۔ حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۸۱۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۶۴/۱ عن عبد الرزاق به، وصححه الحاكم: ۹۴/۲ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي: ۵ سفیان الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، والأعمش تقدم، ح: ۱۷۸، وقد عتقا، وللحديث شاهد عند ابن حبان في صحيحه، ح: ۱۶۴۶، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن، وأخرج البخاري في صحيحه، ح: ۲۸۹۹ وغيره من حديث سلمة بن الأكوع نحوه.

۲۸۱۶۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۸۱/۳ عن أبي بكر بن عياش به، وصححه البوصيري، وأخرجه الترمذي، التفسير، سورة الناريات، ح: ۳۲۷۴، والنسائي في الكبرى من طريق سلام بن سليمان النحوي أبي المنذر عن عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن الحارث البكري به، بزيادة أبي وائل، وإسناده حسن، وهو الراجح.

۲۴۔ ابواب الجہاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ، وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا. وَإِذَا رَأَيْتُ سَوْدَاءَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَدِيمٌ مِنْ غَزَاةٍ.

ہے انھوں نے فرمایا: میں مدینے آیا تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھلے میں تلوار لٹکائے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں۔ مجھے ایک سیاہ جھنڈا نظر آیا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں جہاد سے آئے ہیں۔

🌟 نوآمد و مسائل: ① خطبے کے لیے منبر پر کھڑا ہونا مسنون ہے۔ ② حقائق نقطہ نظر سے کسی بڑے عالم یا قائد کے پاس مسلح شخص کھڑا ہو سکتا ہے۔ ③ جنگی مہم کے لیے جانے والے دستے کا ایک جھنڈا ہونا چاہیے۔ ④ جہاد سے واپس آنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کا مناسب استقبال کرنا چاہیے۔

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَأْيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ سَوْدَاءَ، وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الرايات والألوية، ح: ۲۵۹۲ من حديث يحيى بن آدم به \* أبو الزبير تقدم، ح: ۳۹۵، وصححه الحاكم: ۱۰۵، ۱۰۴/۲ على شرط مسلم، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۶۷۹، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۱۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الجهاد، باب ما جاء في الرايات، ح: ۱۶۸۱ من حديث يحيى بن إسحاق به، وقال: "حسن غريب" \* أبو جعفر لا يندلس كما حققه الحافظ في النكت: ۳۲۸/۲، وتلميذه حسن الحديث ووثقه الجمهور، والحديث السابق شاهد له.

۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سیاہ سے مراد خالص سیاہ نہیں بلکہ یہ جھنڈا دھاری دار کپڑے سے بنا ہوا اور چوکور تھا۔ (جامع الترمذی، الجہاد، باب ماجاء فی الرايات، حدیث: ۲۸۰) ② جنگ میں مختلف دستوں کے جھنڈے مختلف رنگوں کے ہو سکتے ہیں۔ ③ [زانیہ] اور [لیوآء] دونوں کے معنی جھنڈا ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہم معنی الفاظ ہیں تاہم ایک قول کے مطابق [زانیہ] بڑا جھنڈا ہوتا ہے اور [لیوآء] چھوٹا جھنڈا (حاشیہ سنن ابن ماجہ الزمخشری) عبدالباقی، ہم نے دوسرے قول کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ لِبْسِ الْحَرَبِ  
واللَّيْبِ فِي الْحَرْبِ (التحفة ۲۱)

۲۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: اُنھوں نے ریشم کے بٹنوں والا ایک جبہ نکالا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ لباس اس وقت پہنتے تھے جب (جنگ میں) دشمن کے مقابل ہوتے۔  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّجِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، مَوْلَى أَسْمَاءَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَةً مَزْرُورَةً بِاللَّيْبِاجِ. فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هَذِهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے تاہم صحیح روایت سے ثابت ہے کہ مردوں کے لیے خالص ریشم کا لباس پہننا حرام ہے۔ (صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال، حدیث: ۲۰۶۸) البتہ کپڑوں کے کناروں، مثلاً: دامن اور گریبان وغیرہ پر لگانا جائز ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد چار انگلیوں کے برابر ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں صراحت موجود ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ باریک ریشم اور موٹے ریشم سے منع فرماتے تھے مگر جو اتنا سا ہو اسے جائز فرماتے تھے۔ یہ کہتے ہوئے راوی  
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ

۲۸۱۹- [إسناده ضعيف] فيه حجاج بن أرطاة تقدم، ح: ۴۹۶، وأصل الحديث عند مسلم، اللباس والزينة، باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال، ح: ۲۰۶۹ من حدیث مولى أسماء به.

۲۸۲۰- أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما يجوز منه، ح: ۵۸۲۹ من حدیث عاصم به، ومسلم، اللباس، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۰۶۹ من حدیث حفص بن غياث به.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخُرَيْرِ وَالذِّيْنِاجِ إِلَّا مَا كَانَ  
هَكَذَا. ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ  
الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

(ابو عثمان رحمہ اللہ) نے ایک انگلی سے اشارہ کیا، پھر دوسری  
انگلی سے، پھر تیسری انگلی سے، پھر چوتھی انگلی سے۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے  
منع فرماتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① کپڑے کے کناروں مثلاً: دامن کے چاک یا گریبان پر چاہیے کی صورت میں تھوڑا سا  
ریشم لگا ہوا ہو تو ایسا لباس پہننا جائز ہے۔ ② جائز ریشم کی مقدار زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کے برابر ہو سکتی ہے  
تاہم کم ہو تو بہتر ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي  
الْحَرْبِ (التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ جنگ میں عمامہ پہننا

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي  
جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:  
كَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ  
عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ، قَدْ أَرُخِيَ طَرَفُهَا بَيْنَ  
كَتِفَيْهِ.

۲۸۲۱۔ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے فرمایا: (وہ منظر اب بھی میرے تصور میں  
ہے) گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ  
نے سیاہ عمامہ پہن رکھا ہے اور اس کے دونوں کنارے  
(پشت کی طرف) دونوں کندھوں کے درمیان لٹک  
رہے ہیں۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ  
مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۲۸۲۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ پہن  
رکھا تھا۔

فوائد و مسائل: ① پگڑی باندھنا سنون ہے۔ ② سیاہ پگڑی پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي  
الْعَزْوِ (التحفة ۲۳)

باب: ۲۳۔ جنگ کے دوران میں  
خرید و فروخت

۲۸۲۱۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.  
۲۸۲۲۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في العمام، ح: ۴۰۷۶ من حديث حماد به، وصححه  
الترمذي، ح: ۱۷۳۵، والحدیث السابق شاهد له.



۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ: حَدَّثَنَا سُبَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيِّ: أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ بْنَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبِي عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُو فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيَتَجَرُّ فِي غَزْوَتِهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبِي: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَبُوكَ، نَشْتَرِي وَنَبِيعُ، وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا.

۲۸۲۳۔ حضرت خارج بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ میرے والد (حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) سے پوچھ رہا تھا کہ اگر ایک آدمی جہاد کرے اور غزوے کے دوران میں خرید و فروخت اور تجارت بھی کرے تو کیا حکم ہے؟ میرے والد نے فرمایا: ہم تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم خرید و فروخت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے اور منع نہیں فرماتے تھے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ تَشْيِيعِ الْغَزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ (التحفة ۲۴)

باب: ۲۴۔ مجاہدین کو الوداع کہنا

۲۸۲۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ زَبَّانِ بْنِ فَانِيْدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ أَشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكْفُمَهُ عَلَى رَحْلِهِ، غَدَوَةً أَوْ رَوْحَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

۲۸۲۴۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے کہ ایک صحیح یا ایک شام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو الوداع کروں اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کروں۔“

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

۲۸۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۲۸۲۳۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني: ۱۳۸، ۱۳۷/۵ من طريق آخر عن خالد بن حيان به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف علي بن عروة وسنيد بن داود" \* سنيد توبع، تقدم، ح: ۱۳۳۲، فالعلة من علي بن عروة لأنه متروك كما في التقریب وغيره.

۲۸۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۰/۳ من حديث ابن لهيعة: ثنا زبان به، وصححه الحاكم: ۹۸/۲، والذهبي، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۱۱۶ لعلته.

۲۸۲۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۵۸/۲ من حديث ابن لهيعة به، ومن أجله ضعفه البوصيري، ولكن تابعه الليث



جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴۔ ابواب الجہاد

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ  
الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَقَالَ: «أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ  
وَدَائِعُهُ».

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے رخصت کرتے وقت  
فرمایا: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ]  
”میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی  
چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مسافر کو الوداع کہتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے ② مجاہدین کو اہتمام سے رخصت کرنا  
چاہیے اور نمایاں شخصیات کو چاہیے کہ انھیں خود رخصت کریں۔

۲۸۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ:  
حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا [أَبُو مِخْصَنٍ  
حُصَيْنُ بْنُ ثَمِيرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ  
ثَابِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ إِذَا أَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُولُ لِلشَّاخِصِ:  
«أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ  
عَمَلِكَ».

۲۸۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکر روانہ فرماتے تھے تو روانہ  
ہونے والے سے فرماتے: [أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ دِينَكَ وَ  
أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ] ”میں تیرا دین تیری  
امانت اور تیرے کام کے انجام کو اللہ کی حفاظت میں  
دیتا ہوں۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا  
ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب  
معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت  
ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۹/۸-۱۲۱ والصحيحة  
للألباني رقم: ۲۰ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۳۸۲۶)

باب: ۳۵۔ فوجی دستے

(المعجم ۲۵) - بَابُ السَّرَايَا (التحفة ۲۵)

ابن سعد عن الحسن بن ثوبان أراه عن موسى بن وردان به الخ، وللحديث شواهد كثيرة، راجع نيل المصنوع،  
ج: ۲، ص: ۲۶۰۰.  
۲۸۲۶۔ [إسناده ضعيف] ابن أبي ليلى تقدم حاله، ح: ۸۵۴، وتابعه إبراهيم بن عبد الرحمن بن يزيد بن أمية (وهو  
مجهول، قريب) عند الترمذي، ح: ۳۴۴۲، وقال: 'غريب'، ولأصل الحديث طرق كثيرة عن ابن عمر وغيره،  
انظر الحديث السابق.

۲۴۔ أبواب الجهاد ————— جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۲۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَكْثَمِ بْنِ الْحَوْنِ الْخَزَاعِيِّ: «يَا أَكْثَمُ! اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ بِحَسْنِ خُلُقِكَ، وَتَكْرُمِ عَلَى رُفَقَائِكَ. يَا أَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمَائَةٌ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةٌ. الْآفِ. وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلِيلَةٍ».

۲۸۲۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن حزن خزاعی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اکثم! اپنے قبیلے کے سوا دوسروں کے ساتھ مل کر جہاد کر تیرا اخلاق بہتر ہو جائے گا اور تیرے ساتھیوں کی نظر میں تیری عزت ہوگی۔ اکثم! بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور بارہ ہزار (کی فوج) کو تعداد کم ہونے کی وجہ سے شکست نہیں ہو سکتی۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ سفر میں اکیلے آدمی کو نہیں جانا چاہیے خاص طور پر جب پیدل سفر ہو یا لباس سفر ہو۔ ارشاد نبوی ہے: ”ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔“ (سنن أبي داود، الجهاد، باب الرجل يسافر وحده، حدیث: ۲۶۰۷)

۲۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا، يَوْمَ بَدْرٍ، ثَلَاثُمَائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ. عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ [طَالُوتَ]. مَنْ جَارَ مَعَهُ النَّهْرَ. وَمَا جَارَ مَعَهُ

۲۸۲۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تین سو دس سے کچھ زیادہ تھے جتنی تعداد طالوت کے ساتھ نہر پار کرنے والوں کی تھی۔ ان کے ساتھ صرف ایمان رکھنے والے نہر سے پار پہنچے تھے۔

۲۸۲۷۔ [إسناده ضعيف جداً] ذكره ابن أبي حاتم في علل الحديث، ح: ۲۳۹۸ من حديث عبد الملك بن معلق، وقال أبو حاتم: 'أبو سلمة العاملي متروك الحديث، كان يكذب، والحديث باطل'، وضعفه البوصيري لضعف أبي سلمة العاملي الأزدي (وهو متروك، ورواه أبو حاتم بالكذب، تقريب)، وعبد الملك بن محمد الصنعاني لين الحديث، تقريب، وله طريق آخر عند البيهقي: ۱۵۷/۹، وإسناده ضعيف مظلم، وأما الشطر الأخير: خير الصحابة أربعة... الخ، فأخرجه أبو داود، ح: ۲۶۱۱، وحسنه الترمذي، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۳۸، وابن حبان، ح: ۶۶۳، والحاكم ۱/ ۴۴۳، ۱۰۱/۲، والذهبي، وإسناده ضعيف لنعنة الزهري تقدم، ح: ۷۰۷، وفيه علل أخرى.

۲۸۲۸۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب عدة أصحاب بدر، ح: ۳۹۵۹ من حديث سفیان الثوري به.

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۴۔ أبواب الجہاد

إِلَّا مُؤْمِنٌ .

🌞 فوائد و مسائل: ① جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد مشہور قول کے مطابق تین سو تیرہ تھی جن میں سے ۲۳۱ مجاہد انصاری تھے۔ ② قبیلہ اوس سے ۱۶۱ اور قبیلہ خزرج سے ۷۰۔ ۱۔ مجاہدین کی تعداد مشہور قول کے مطابق ۸۲ تھی۔ بعض علماء نے ۸۳ یا ۸۶ بیان کی ہے۔ اس وجہ سے کل لشکر کی تعداد بھی ۳۱۳ یا ۳۱۷ ذکر کی گئی ہے۔ دیکھیے: (الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ) ③ طاہرہ طاہرہ اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ سورہ بقرہ آیت: ۲۴۶ تا ۲۵۱ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ④ جس طرح حضرت طاہرہ کا ساتھ دینے والے بچے مومن تھے اسی طرح غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامل مومن تھے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔

۲۸۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابووردیؒ سے روایت ہے، انھوں حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ. نے فرمایا: ایسا لشکر مت بنو جو جنگ کا موقع آئے تو أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ لَهْيَعَةَ بْنِ عُثْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوُرْدِ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِنْ لَقِيتُ فَرْتُ، وَإِنْ غَيِمْتُ غَلَّتْ.

باب: ۲۶۔ غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا کھانا

(المعجم ۲۶) - بَابُ الْأَكْلِ فِي قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ (التحفة ۲۶)

۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هُلُبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى. فَقَالَ: لَا

۲۸۲۹۔ [إسناده ضعيف] \* لهيعة مستور (تقريب)، وفيه علة أخرى، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف موقوف".

۲۸۳۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب كراهية التقدير للطعام، ج: ۳۷۸۴ من حديث سمارك به، وحسنه الترمذي، ج: ۱۵۶۵.

۲۴- أبواب الجهاد

يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَ غَتَّ فِيهِ  
نَصْرَ آيَةٍ».

🌞 فوائد ومسائل: ① یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں اصل شرعی حکم یہی ہے کہ جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے لیکن آج کل عیسائی اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر کوئی یہودی یا عیسائی اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہے۔ ② جس کھانے میں گوشت یا گوشت سے حاصل ہونے والی کوئی چیز (چربی یا جیناٹین وغیرہ) استعمال نہ ہوئی ہو وہ غیر مسلم کے ہاتھ سے تیار ہوا ہو تب بھی جائز ہے۔ اسی طرح مسلمان کے ذبح شدہ جانور کا گوشت اگر غیر مسلم پکائے تو مسلمان کے لیے اس کا کھانا جائز ہے۔

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حضرت ابو ثعلبہ حششی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مشرکوں کی ہڈیوں میں کھانا پکایا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں کھانا نہ پکاو۔“ میں نے کہا: اگر ہمیں ضرورت پیش آ جائے اور ان کو استعمال کیے بغیر چارہ نہ ہو تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”انھیں اچھی طرح دھو لو پھر (ان میں کھانا) پکا کر کھا لو۔“

۲۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ : حَدَّثَنِي أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ ابْنُ سَيَّانٍ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُشَنِيِّ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قُدِّرُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا ؟ قَالَ : « لَا تَطْبُخُوا فِيهَا » قُلْتُ : فَإِنْ احْتَجَجْنَا إِلَيْهَا ، فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا ؟ قَالَ : « فَارْحَضُوا رَحْضًا حَسَنًا . ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا » .

🌞 فوائد ومسائل: ① غیر مسلموں کے برتن استعمال کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے ② اس احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں شراب پیتے اور غیر مذہب یعنی مردار جانوروں کا گوشت پکاتے اور کھاتے ہیں۔ ③ اگر ایسے غیر مسلم کا برتن استعمال کرنا پڑے تو اسے اچھی طرح دھو لینا چاہیے یا مٹی سے مانج کر صاف کر لینا چاہیے، پھر اس میں کھانا پینا درست ہوگا۔ ④ اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کا ملازم ہے اور مسلمانوں کے گھر سے مسلمانوں کا پکا ہوا کھانا کھاتا ہے تو اس کے برتن بھی دھو کر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ⑤ جس برتن میں شراب نہیں رکھی جاتی، صرف پانی رکھا جاتا ہے اس سے پانی پیا جاسکتا ہے خواہ وہ برتن غیر مسلم کا ہو البتہ اسے دھولیا جائے۔

۲۸۳۱- [صحیح] وضعه البوصيري من أجل يزيد بن سنان تقدم، ح: ۲۵۸۱، وللحديث شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر، ح: ۳۲۰۷، وأخرجه أبو داود، ح: ۳۸۳۹ من حديث أبي ثعلبة به نحوه، وإسناده صحيح.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ

بِالْمُشْرِكِينَ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷۔ (جنگ میں) مشرکوں

سے مدد لینا

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] نُبَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ».

۲۸۳۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔“

قَالَ عَلِيُّ: فِي حَدِيثِهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَوْ زَيْدٌ.

امام ابن ماجہ کے استاذ علی بن محمد نے اپنی حدیث میں راوی کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے کہ وہ عبد اللہ بن یزید ہے یا عبد اللہ بن زید۔

193

فوائد و مسائل: ① مسلمان اپنے عقیدے کے دفاع کے لیے جہاد کرتا ہے۔ مسلمانوں کے ملک کی زمین کا دفاع بھی اسی لیے اہم ہے کہ یہ دین کے دفاع کا ایک حصہ ہے۔ مشرک چونکہ اس عقیدے کو تسلیم نہیں کرتا اس لیے وہ غلوں کے ساتھ اس کے دفاع کے لیے جنگ نہیں کر سکتا۔ ② غیر مسلم یا تو مسلمانوں کے کھلے دشمن ہوتے ہیں یا مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کا مشرک (حربی) اسلامی فوج میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلامی فوج اس کے خلاف لڑتی ہے۔ دوسری قسم کا مشرک (ذمی) مسلمانوں کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اور جس کی حفاظت مسلمان کرتے ہیں اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور دفاع کرے۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

(التحفة ۲۸)

باب: ۲۸۔ جنگ میں دھوکا

۲۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۸۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

۲۸۳۲۔ أخرجه مسلم، الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر إلا لحاجة... الخ، ح: ۱۸۱۷ من حديث مالك عن الفضيل بن أبي عبد الله عن عبد الله بن نيار الأسلمي عن عروة به... الخ، وكذا رواه أبو داود، ح: ۲۷۲۲، والترمذي، ح: ۱۵۵۸، وقال: "حسن غريب" وغيرهما عن مالك به، وهو الصواب، وقال العزي في سداب ماجه: "كذا عنده وهو تخليط فاحش والصواب ما تقدم" (تحفة الأشراف ۱۲/۱۳).

۲۸۳۳۔ [صحیح متواتر] أخرجه البيهقي في الدلائل: ۴۴۷/۳ من حديث ابن إسحاق قال: حدثنا يزيد بن رومان به ۴۴

۲۴۔ أبواب الجهاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

☀ فوائد و مسائل: ① جنگ کا بنیادی مقصد دشمن پر غلبہ حاصل کرنا ہوتا ہے اس لیے اس کی جنگی چالوں کو ناکام بنانا ضروری ہے۔ ② جنگ میں دھوکا دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی نقل و حرکت کی جائے جس سے دشمن دھوکا کھا جائے اور مسلمانوں کی فوج کے اصل مقصد کو نہ سمجھ سکے، لہذا بروقت مسلمانوں کی چال کا توڑ نہ کر سکے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی طرف جنگی مہم روانہ کرنے کا ارادہ ہوتا تو کسی دوسری طرف کے علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ (صحیح البخاری، المغازی، باب حدیث کعب بن مالک، حدیث: ۴۳۱۸) مقصد یہ ہوتا تھا کہ بات اگر دشمن کے کسی جاسوس تک پہنچے تو وہ اس سے صحیح نتیجہ نہ نکال سکے، اور اس طرح دشمن اندھیرے میں رہے۔ ④ اس لفظ کو [خُدْعَةٌ] بھی پڑھا گیا ہے، یعنی جنگ دھوکا دینے والی چیز ہے۔ ہر فریق فتح کی امید رکھتے ہوئے لڑتا ہے لیکن ہر ایک کی امید پوری نہیں ہوتی۔



۲۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ [مَطَرٍ] بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ».

۲۸۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنگ دھوکا ہے (یا جنگ دھوکا دینے والی ہے)۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلْبِ (جنگ کے شروع میں) انفرادی مقابلہ اور مقتول کا ذاتی سامان (التحفة ۲۹)

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ۲۸۳۵۔ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

«مَطْلُوقًا، وَالحديث: الحرب خدعة، متواتر (قطف الأزهار، ص: ۲۵۵، نظم المتناثر، ص: ۱۵۲)، وأخرج البخاري، ح: ۳۰۲۸-۳۰۳۰، ومسلم، ح: ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، وغيرهما، انظر تخریج السيرة لابن هشام (ق ۱۵۴) يس الله لنا طيبه.

۲۸۳۴۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۰۰/۱۱، ح: ۱۱۷۹۸ من حديث يونس به، وقال الهيثمي (مجمع: ۳۲۰/۵) "رفیه مطربن میمون وهو ضعيف"، وضعفه البوصيري من أجل مطربن میمون، وانظر الحديث السابق.

۲۸۳۵۔ أخرجه البخاري، المغازی، باب قتل أبي جهل، ح: ۳۹۶۸ من حديث وكيع، ومسلم، التفسير، باب في قوله تعالى: "لقد أنقضت صفوا في ربه"، ح: ۳۰۳۳ من حديث ابن مهدي، من حديث "غيبان الثوري به، وثابه هشيم: أخبرنا أبو هاشم به (البخاري، ح: ۲۹۶۹ وغيره).

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

وَحُفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ مَهْدِيٍّ، ح: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
أَبَانًا وَكَيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ  
الرَّمَاثِيِّ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ يَحْيَى بْنُ  
الْأَسودِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: لَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
فِي هَؤُلَاءِ الرَّفِطِ السَّنَةِ يَوْمَ بَدْرٍ: ﴿هَذَانِ  
خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ﴾ [الحج: ۱۹] إِلَى  
قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ [الحج: ۱۴] فِي  
حُمْزَةٍ بِنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،  
وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ،  
وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ.  
اِخْتَصَمُوا فِي الْحُجَجِ، يَوْمَ بَدْرٍ.

انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ  
فرماتے سنا: یہ آیت ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا  
فِي رَيْبِهِمْ﴾..... إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ ”یہ دونوں  
مخالف اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے  
والے ہیں..... اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“ غزوہ  
بدر کے دن چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی۔  
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت علی بن ابی طالب  
اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (ایک طرف) عتبہ بن  
ربیعہ شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (دوسری طرف)  
جنگ بدر کے دن یہ لوگ (حق و باطل کے) دلائل (کو)  
تسلیم کرنے یا نہ کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے  
مقابل تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① عتبہ شیبہ اور ولید کافروں کے سردار تھے۔ عتبہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کا باپ تھا جبکہ حضرت  
ہندہ، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں۔ شیبہ عتبہ کا بھائی تھا اور ولید  
عتبہ کا بیٹا تھا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو طالب بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ حارث بن  
عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ اس طرح یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کے عم زاد ہوئے جب کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ  
عبدالمطلب کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ ③ جہاں ایمان کا معاملہ ہو وہاں خون کے رشتے بھی  
اہمیت نہیں رکھتے۔

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:  
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرَمَةُ  
ابْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ  
الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَارَزْتُ رَجُلًا  
فَقَاتَلَنِي فَقَتَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَةً.

۲۸۳۶۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کا مقابلہ کیا اور  
اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کا سامان مجھے دلویا۔

۲۸۳۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۵ عن وكيع به، وصححه البوصيري.



۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سَلْب سے مراد مقتول کا ذاتی سامان ہے مثلاً: لباس، تلوار وغیرہ۔ یہ چیزیں اسی مجاہد کا حق ہیں جو اس کا فرکو قتل کرے۔ ② سلب کے علاوہ باقی مال غنیمت مجاہدین کی اجتماعی ملکیت ہے۔ اس میں سے ہر مجاہد وہی کچھ لے سکتا ہے جو مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اس کے حصے میں آئے۔

۲۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک مقتول (کافر) کا ذاتی  
عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، سامان دلویا جسے انھوں نے جنگ حنین میں قتل کیا تھا۔  
مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، [عَنْ أَبِي قَتَادَةَ] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ نَفَلَهُ سَلْبَ قَتِيلٍ، قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

۲۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (جنگ) میں کسی  
الْأَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ کافر کو قتل کرے تو اس (مقتول) کا ذاتی سامان اس  
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ (قاتل) کا ہے۔“  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلْبُ».

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ (التحفة ۳۰)

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت صحب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ہے نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر مشرکین کی کسی بستی  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: پر شب خون مارا جائے اور اس دوران میں عورتوں اور بچوں  
حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ: سئل النبي کو نقصان پہنچے (وہ دشمنی یا قتل ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟)

۲۸۳۷۔ أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع السلاح في الفتنة وغيره، ح: ۲۱۰۰ وغيره، ومسلم، المغازي، باب استحقاق القاتل سلب القتل، ح: ۱۷۵۱ من حديث يحيى بن سعيد به.

۲۸۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲/۵ عن أبي معاوية به، وتابعه أبو إسحاق (الفزاري) عند البيهقي: ۳۰۹/۶. ابن سمرة مستور الحال، والحديث السابق شاهد له، وله شواهد أخرى.

۲۸۳۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري... الخ، ح: ۳۰۱۲، ومسلم، الجهاد، باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير نعد، ح: ۱۷۴۵ من حديث سفیان به.



۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

جو جنگ میں شریک نہیں ہوتے، انھیں بھی قتل کرنا درست نہیں۔ ① جب کوئی غلط کام سامنے آئے تو اس سے فوراً روک دینا چاہیے تاکہ دوسروں کو بھی معلوم ہو جائے اور وہ اس غلطی کے ارتکاب سے بچیں۔

۲۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۸۳۲۔ حضرت حنظلہ کا تب (حنظلہ بن ربیع

تمیمی رحمہ اللہ) سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک غزوے میں گئے۔ ہمارا گزر ایک مقتول عورت (کی لاش) کے پاس سے ہوا۔ اس کے پاس لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ بنادی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عورت تو جنگ کرنے والوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے والی نہ تھی۔“ پھر ایک آدمی سے فرمایا: ”خالد بن ولید رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور اسے کہو: رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ بچوں کو اور مردوروں کو ہرگز قتل نہ کریں۔“

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَتَّابِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَرَرْنَا عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ. فَأَقْرَجُوا لَهَا. فَقَالَ: «مَا كَانَتْ هَذِهِ تَقَاتِلُ فِيمَنْ يَقَاتِلُ» ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ: «انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ، يَقُولُ: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا».

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: [حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ:] حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرْقَعِ عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۲۸۳۲۔ (م) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے یہ روایت اسی طرح نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔ ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان ثوری نے اس حدیث میں غلطی کی ہے کہ انھوں نے اسے حنظلہ سے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: يُخْطِئُ الثَّوْرِيُّ فِيهِ.

۲۸۴۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۴ عن وكيع به، وصححه البوصيري، وابن حبان (مراردا)، ح: ۱۶۵۵،

وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۶۶۹، وإسناده صحيح، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۴۲۔ (م) [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۸۸/۳، ۳۴۶/۴ من حديث المغيرة بن عبد الرحمن به، وتابعه ابن أبي الزناد (مسند أحمد: ۴۸۸/۳، ۱۷۸/۴)، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۵۶، وانظر الحديث السابق.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۱) - بَابُ التَّخْرِيقِ بِأَرْضِ

الْعُدُوِّ (التحفة ۳۱)

۲۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنِ سَمُرَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: بَعَثَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى.  
فَقَالَ: «إِثْبِثِ أُبْنَى صَبَاحًا. ثُمَّ حَرِّقِ».

فائدہ: زہری شائش بیان کرتے ہیں: ابْنی ایک جگہ کا نام ہے جو موجودہ "اردن" میں واقع ہے۔ (حاشیہ  
ضعیف سنن ابن ماجہ از علامہ البانی رحمہ اللہ)

۲۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ  
اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَحْلَ [بَنِي] النَّضِيرِ،  
وَقَطَعَ. وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَعْتُمْهَا فَأَيْمَةٌ﴾  
[العنبر: ۵] الْآيَةِ.

۲۸۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہودیوں کے قبیلے) بنو نضیر  
کے کھجوروں کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ دیا۔ یہ مقام  
(جہاں کھجوروں کے یہ باغ واقع تھے) بؤیرہ کہلاتا ہے۔  
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ  
مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ نَزَعْتُمْهَا فَأَيْمَةٌ.....﴾ ”تم نے  
کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنھیں تم نے ان  
کی جڑوں پر باقی رہنے دیا (یہ سب اللہ کے فرمان سے  
تھا اور اس لیے بھی کہ اللہ فاسقوں کو رسوا کرے۔“)

فوائد و مسائل: ① یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ کیا تھا کہ کفار مکہ کے خلاف مسلمانوں کی مدد  
کریں گے لیکن انھوں نے عہد شکنی کی اور قبیلہ بنو نضیر نے نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کی سازش بھی کی۔ اس

۲۸۴۳۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الجہاد، باب فی الحرق فی بلاد العدو، ح: ۲۶۱۶ من حدیث صالح بہ،  
وانظر، ح: ۱۰۹۸ لحالہ، وفيه علة أخرى، انظر، ح: ۷۰۷.

۲۸۴۴۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حدیث بنی النضیر ۴۰۳۱ من حدیث الليث، وسلم، المغازي، باب  
جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶ عن ابن رميح به.

۲۴۔ ابواب الجہاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لشکر کشی کی۔ وہ کچھ عرصہ اپنے قلعوں میں محصور رہے لیکن آخر جان بخشی کی صورت میں جلا وطنی پر آمادہ ہو گئے۔ ① اس محاصرے کے دوران میں مسلمانوں نے بنو نضیر کے کچھ درخت کاٹ ڈالے اور کچھ جلا دیے تاکہ دشمنوں کی آڑ ختم ہو اور وہ اپنے ہاتھوں کو اڑتا دیکھ کر متاقلے کے لیے میدان میں آئیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے افعال اور صحابہ کے وہ افعال جو رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے کیے گئے ہوں وہ شرعی طور پر جوازی و مکمل ہیں۔

۲۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کے کچھ درخت جلائے  
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ اور کاٹے اور اسی کے بارے میں شاعر نے کہا:  
نَخْلُ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ. وَفِيهِ يَقُولُ شَاعِرُهُمْ:

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ

فَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ  
حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

”بنو لوی (قریش) کے سرداروں کے لیے آسان  
ہو گیا کہ بویرہ میں ہر طرف پھیلتی ہوئی آگ لگی ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ شعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (صحیح البخاری، الحرب والمزارعة)  
باب قطع الشجر والنخل، حدیث: (۲۳۲۶) ② علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا  
شعر کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے: ”بنی لوی کے عمائد پہ ہو گیا آسان لگی ہو آگ بویرہ میں ہر طرف سوزاں  
③ کسی ضرورت کے موقع پر پھل دار یا سایہ دار درخت کو کاٹنا جائز ہے۔“

(المعجم ۳۲) - بَابُ فِدَاءِ الْأَسَارَى باب: ۳۲۔ قیدیوں کا فدیہ

(التحفة ۳۲)

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں  
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبیلہ ہوازن سے جنگ

۲۸۴۵۔ آخر جرحہ مسلم، الجہاد، باب جواز قطع أشجار الكفار وتحريقها، ح: ۱۷۴۶ من حديث عقبة به.

۲۸۴۶۔ آخر جرحہ مسلم، المغازی، باب التفتيل وفداء المسلمين بالأسارى، ح: ۱۷۵۵ من حديث عكرمة به.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن الأَکْثَمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْنَا، مَعَ أَبِي بَكْرٍ، هَوَازِنَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَفَلَّغْنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَرَازَةَ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ. عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا. فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ. فَلَقَيْتَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «إِلَهِ أَبُوكَ هَبْهَا لِي» فَوَهَبْتُهَا لَهُ. فَبَعَثَ بِهَا، فَقَادَى بِهَا أَسَارِي مِنْ أَسَارَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا بِمَكَّةَ.

کی (اور فتح پائی۔) انھوں نے مجھے ہونفراہ کی ایک لڑکی انعام کے طور پر عطا فرمائی جو عرب کی انتہائی حسین عورتوں میں سے تھی۔ اس نے پرانی پوتین اور بھری تھی۔ میں نے مدینہ پہنچ جانے تک اس کا کپڑا بھی (اس کے جسم سے) ہٹا کر نہ دیکھا۔ (مدینے میں) مجھے نبی ﷺ بازار میں ملے تو فرمایا: ”تیرا بھلا ہو یہ مجھے بہہ کر دو۔“ میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کو بہہ کر دی۔ آپ نے اسے (کے) بھیج کر اس کے بدلے میں ان مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا جو مکے میں قید تھے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مال غنیمت تمام مجاہدین میں برابر تقسیم کیا جاتا ہے تاہم بہتر کارکردگی دکھانے والوں کو اس کے علاوہ بھی انعام دیا جاسکتا ہے اسے ”دفنل“ کہتے ہیں۔ ② امام (خلیفہ یا کمانڈر) کسی مجاہد کو دیا ہوا انعام واپس لے سکتا ہے جب اسے واپس لینے میں کوئی بڑی مصلحت ہو۔ ③ مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے لیے کافر قیدیوں کو آزاد کرنا جائز ہے یعنی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ شرعاً درست ہے۔

(المعجم ۲۳) - بِأَبَى مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (التحفة ۲۳)

باب: ۳۳۔ (مسلمانوں کی) کوئی چیز کافروں کے قبضے میں جانے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ. فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۸۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرا ایک گھوڑا بھاگ گیا تو اسے دشمن نے پکڑ لیا، پھر (جنگ کے بعد) اس پر مسلمانوں نے قبضہ کیا تو وہ واپس مجھے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کو) دے دیا گیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کا ہے۔

قَالَ: وَأَبَى عَبْدُ لَهُ. فَلَجَقَ بِالرُّومِ. فَظَهَرَ

(اس کے علاوہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام

۲۸۴۷۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب: إذا غنم المشركون مال المسلم، ثم وجده المسلم، ح: ۳۰۶۷ تعليقا، وأبو داود، ح: ۲۶۹۹ من حديث ابن نمير عن عبد الله به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ  
الْوَلِيدِ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کسی مسلمان کا کوئی مال کافروں کے قبضے میں چلا جائے اور بعد میں وہ دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آجائے تو اسے عام غنیمت میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اسی مسلمان کو ملے گا جس کے قبضے سے نکلا تھا۔ ② مسلمانوں کی جو چیز کافروں کے قبضے میں چلی جائے تو قانونی طور پر وہ اسی مسلمان کی ملکیت رہتی ہے۔ جب ممکن ہو اسے دے دی جائے۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْغُلُولِ (التحفة ۳۴)

باب ۳۴۔ مالی غنیمت میں خیانت

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ  
اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ،  
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُجَنَّبِيِّ قَالَ: تَوَفَّى رَجُلٌ  
مِنْ أَشْجَعٍ بِخَيْبَرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوا  
عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ،  
وَتَغَيَّرَتْ لَهُ [وُجُوهُهُمْ]. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ  
قَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ».

۲۸۴۸۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قبیلہ اشجع کا ایک آدمی خیبر میں (جنگ کے دوران میں) فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو، لوگوں کو اس پر تہجد ہوا اور چہروں پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: ”تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران میں) غنیمت میں (خیانت کی ہے۔“

قَالَ زَيْدٌ: فَالْتَمَسُوا مَتَاعَهُ، فَإِذَا خَرَزَاتٌ  
مِنْ خَرَزٍ يَهُودٍ، مَا تَسَاوَى دُرَاهِمِينَ.

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ نے اس کے سامان کی تلاشی تو یہودیوں کے چند سکے ملے جن کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔



۲۸۴۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجہاد، باب فی تعظیم الغلول، ح: ۲۷۱۰ من حدیث یحییٰ بہ، وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۸۱، وابن حبان (موارد)، ح: ۴۸۳۳، والحاکم علی شرط الشیخین: ۱۲۷/۲، ووافقه الذہبی. قلت: أبو عمرۃ الأنصاری لم یخرج عنہ البخاری، ومسلم، ووقفہ ابن حبان، والحاکم وغیرہما، وقال الذہبی: "صدوق"، وأشار المنذری إلی تحسین حدیثہ فهو لیس بالمجهول، بل حسن الحدیث.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۴۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرُهُ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ. فَوَجَدُوا عَلَيْهِ كِسَاءً أَوْ عِبَاءَةً، قَدْ غَلَّهَا.

۲۸۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامان کی دیکھ بھال پر ایک آدمی متعین تھا جسے کرکرہ کہتے تھے۔ وہ فوت ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنم میں ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھنے لگے (کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے) تو انھیں اس کے پاس ایک چادر یا عالمی جو اس نے (مال غنیمت میں سے) چرائی تھی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مال غنیمت میں خیانت بہت بڑا جرم ہے۔ ② چرائی ہوئی چیز معمولی ہو تو بھی جرم کی شاعت میں فرق نہیں پڑتا۔ ③ اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ مومن جہنم میں نہیں جاسکتا۔ کتاب و سنت کے دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے گناہ کی وجہ سے ایک گناہ گار مومن شخص بھی جہنم کا مستحق ہو سکتا ہے تاہم جہنم کا دائمی عذاب صرف کافروں اور مشرکوں کے لیے ہے۔ واللہ اعلم۔



۲۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ عِيسَى بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، إِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ. ثُمَّ تَنَاولَ شَيْئًا مِنَ الْبُعِيرِ. فَأَخَذَ مِنْهُ قَرَدَةً. يُعْنِي وَبَرَةً. فَجَعَلَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ. أَذُوا الْخَطِّطِ وَالْمَحْطُطِ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَمَا دُونِ ذَلِكَ. فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَشَنَارٌ وَنَارٌ».

۲۸۵۰۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے تھوڑے سے بال لیے، انھیں اپنی دو انگلیوں میں پکڑا اور فرمایا: ”اے لوگو! یہ بھی تمھاری غنیمتوں میں سے ہیں۔ سوئی دھاگا اور اس سے کم و بیش چیز بھی ادا کرو۔ (غنیمت میں) خیانت قیامت کے دن خیانت کرنے والے کے لیے عار عیب اور آگ بن جائے گی۔“

۲۸۴۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب القليل من الغلول، ح: ۳۰۷۴ من حديث سفیان به.

۲۸۵۰۔ [حسن] وحسنه البوصيري \* وفيه عيسى بن سنان وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، ولكن لحديثه شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۲۶۹۴، وابن حبان، ح: ۱۶۹۳، والحاكم، ۱۳۶، ۱۳۵/۲ وغيرهم.



۲۴- أبواب الجهاد جہاد سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① نماز کے بعد وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے کیونکہ اس وقت سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔  
 ② وعظ و نصیحت میں حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ③ مال غنیمت میں سے کوئی چیز کوئی مجاہد اپنے طور پر اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا بلکہ معمولی سی چیز بھی امیر لشکر کے پاس جمع کرانی چاہیے پھر تقسیم کے بعد جو چیز کسی کے حصے میں آجائے وہ جائز ہے۔ جو چیز کسی دوسرے مجاہد کے حصے میں آگئی ہے اس سے خریدی جاسکتی ہے۔ ④ قیامت کے دن دنیا میں کمائے ہوئے گناہ بدنامی اور ندامت کا باعث ہوں گے۔ جہنم کی سزا اس کے علاوہ ہے۔ ⑤ مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت کا ناجائز استعمال جرم ہے۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ النَّفْلِ (التحفة ۳۵) باب: ۳۵- (غنیمت کے حصے کے علاوہ)

زائد انعام

۲۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ الثَّلَاثَ بَعْدَ الْخُمْسِ.

۲۸۵۱- حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غنیمت کے بعد باقی مال غنیمت کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① امیر لشکر کو حق حاصل ہے کہ کوئی خاص کارنامہ انجام دینے والے دست کو غنیمت میں ان کے حصے کے علاوہ خصوصی انعام بھی دے۔ یہ خصوصی انعام غنم میں سے دیا جاتا ہے۔ ② ”غنم کے بعد“ کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت میں سے بیت المال کا پانچواں حصہ الگ کرنے کے بعد باقی مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا اس کے بعد غنم میں سے کچھ حصہ مزید انعام کے طور پر دیا۔ بعض علماء کے نزدیک غنم نکال کر باقی چار حصوں میں سے کچھ خاص انعام دیا پھر سب مجاہدین میں تقسیم کیا۔

۲۸۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شروع میں چوتھا حصہ اور وہی میں

۲۸۵۱- [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ح: ۲۷۴۸ من حديث شفيان الثوري به، وصححه الحاكم: ۱/۲، ۱۳۳، ووافقه الذهبي. مكحول صرح بالسماع، انظر، ح: ۲۷۵۰ من نيل المصنوع.

۲۸۵۲- [صحیح] أخرجه الترمذي، السير، باب في النفل، ح: ۱۵۶۱ من حديث شفيان الثوري به، وقال: "حسن". مكحول عنعن، تقدم، ح: ۴۸۱، ولحديثه شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۲۷۵۰، انظر الحديث الآتي.

۲۴۔ أبواب الجهاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

ابن الحارث الزرقی، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ، فِي الْبَدَأَةِ، الرُّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ، الثَّلَاثَ.

🌟 فائدہ: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر جنگ کے شروع میں کوئی دستہ بہادری کا خاص کارنامہ انجام دے مثلاً: دشمن پر حملہ کرنے میں پہل کرے اور غنیمت حاصل کرے تو انہیں اس میں سے چوتھائی حصہ بطور انعام دیا جائے اور اگر کوئی دستہ اس قسم کا کارنامہ اس وقت انجام دے جب لشکر واپس ہو رہا ہو تو انہیں اس غنیمت میں سے تیسرا حصہ انعام دیا جائے۔

۲۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: أَنَّ أَبَا رَجَاءَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا نَقَلُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَرُدُّ الْمُسْلِمُونَ قَوِيَّهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ.

۲۸۵۳۔ حضرت رجاء بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی زائد انعام نہیں۔ قوی مسلمان ضعیف مسلمانوں کو بھی (غنیمت میں سے) حصہ دیں۔

قَالَ [رَجَاءٌ]: فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ لَهُ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ، فِي الْبَدَأَةِ، الرُّبْعَ وَحِينَ قَتَلَ، الثَّلَاثَ. فَقَالَ عَمْرُو: أَحَدُكَ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّي، وَتُحَدِّثُنِي عَنْ مَكْحُولٍ؟

۲۸۵۳۔ (ب) رجاء بن ابوسلمہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہما انھیں (عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ) کو کہہ رہے تھے: مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے شروع میں چوتھائی اور واپسی میں تہائی انعام عطا فرمایا۔ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اپنے والد کی اپنے دادا سے روایت

۲۸۵۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۶۷۲ من حديث رجاء به مراسلاً، وحسنه البوصيري.

۲۸۵۳۔ ب۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب فيمن قال الخمس قبل النفل، ح: ۲۷۵۰ من حديث سليمان به مطولاً، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۷۲، والحاكم: ۱۳۳/۲، والذهبي \* مكحول ثقة إمام، حديثه صحيح على الراجح، إذا صرح بالسماع، وانظر، ح: ۴۸۱.

۲۴۔ ابواب الجہاد۔ جہاد سے متعلق احکام و مسائل

سنار ہا ہوں اور تم مجھے کھول کی روایت سنار ہے ہو؟

🌞 فوائد و مسائل: ① سند کے لحاظ سے عمرو بن شعیب کی حدیث زیادہ قوی ہے اگرچہ کھول کی روایت بھی صحیح ہے اس لیے عمرو بن شعیب نے حدیث کی قوت کی طرف توجہ دلائی۔ ② عمرو بن شعیب کی حدیث کی سند تو قوی ہے لیکن یہ صحابی (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) کا فتویٰ ہے جب کہ کھول کی حدیث مرفوع ہے، یعنی انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا عمل پیش کیا ہے۔ اس کے بعد جب تک یہ حکم منسوخ ہونے کی واضح دلیل نہ ہو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ہاں اگر رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہونے کی واضح دلیل مل جائے تو پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا جاسکتا ہے لیکن یہاں ایسی کوئی دلیل نہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ  
(النفحة ۳۶)

۲۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر سوار کو تین حصے عطا فرمائے دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔  
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ: يَوْمَ خَيْبَرَ، لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ: لِلْفَرَسِ سَهْمَانٍ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد کے لیے گھوڑے پالنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے پر کافی سرمایہ خرچ ہوتا ہے اس لیے مال غنیمت میں گھوڑے کا بھی حصہ رکھا گیا ہے ورنہ ممکن تھا کہ مجاہد کا حصہ گھوڑے کی خدمت ہی پر خرچ ہو جاتا اور وہ خود مال غنیمت میں سے اپنی ذاتی ضروریات کے لیے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکتا۔ ② گھوڑے کا حصہ آدمی کے حصے سے دگنا ہے اس لیے گھوڑے والے مجاہد کو تین حصے ملتے ہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْقَبِيدِ وَالنِّسَاءِ  
يَشْهَدُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ (النفحة ۳۷)

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت آبی النعم رضی اللہ عنہ..... وکعب رضی اللہ عنہ

۲۸۵۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في سهمان الخيل، ح: ۲۷۳۳ من حديث أبي معاوية: حدثنا عبد الله به، وأخرجه البخاري، ح: ۲۸۶۳، ومسلم، ح: ۱۷۶۲ وغيرهما من طرق عن عبد الله بن عمر نحوه، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۲۸۵۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنمة، ح: ۲۷۳۰ من

۲۴۔ أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مَهَاجِرٍ بْنِ قُفَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ، مَوْلَى أَبِي اللَّهِحَمَّ قَالَ وَكِيعٌ: وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ قَالَ: عَزَّوْتُ مَعَ مَوْلَايَ، يَوْمَ خَيْبَرٍ، وَأَنَا مَمْلُوكٌ. فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ. وَأُعْطِيتُ، مِنْ خُرْبِيِّ الْمَنَاعِ، سِنْفًا. وَكُنْتُ أَجْرُهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ.

فرمایا: (ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ) وہ گوشت نہیں کھاتے تھے..... کے آزاد کردہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ خیبر کے موقع پر جبکہ میں غلام تھا، میں اپنے آقا کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا تو مجھے غنیمت میں سے (آزاد مردوں کی طرح) حصہ نہیں ملا۔ مجھے معمولی سامان میں سے ایک تلوار دی گئی۔ جب میں اسے گلے میں لکاتا تو وہ زمین پر گھسٹتی تھی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① ”آبی اللحم“ کا مطلب ہے ”گوشت کھانے سے انکار کرنے والا۔“ ان کا یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ یہ زمانہ اسلام سے پہلے بھی غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کا نام ”خلف“ بیان کیا گیا ہے۔ (تقریب التہذیب) ② جہاد میں تابا لگنے کے بھی شریک ہو سکتے ہیں اور غلام بھی۔ ③ جن افراد کو مال غنیمت میں سے مقرر حصہ نہیں دیا جاتا انھیں بھی کچھ نہ کچھ انعام ضرور دینا چاہیے۔ ④ تلوار زمین پر اس لیے لگتی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قد کم سن ہونے کی وجہ سے چھوٹا تھا۔

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنَعَ عَزَّوَاتٍ. أَخْلَفُهُمْ فِي رَحَالِهِمْ. وَأَضْعَ لَهُمُ الطَّعَامَ. وَأَذَاوِي الْجَرْحَى. وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

۴۸۵۶۔ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سات جنگوں میں حصہ لیا۔ (صحابہ کے جنگ کے لیے چلے جانے پر) میں خیموں میں رہتی (سامان کی حفاظت کرتی) ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخموں کا علاج کرتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں جہاد میں شریک ہوتی رہی ہیں لیکن ایسا زیادہ تر پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہوا ہے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ عورتوں کے لیے غنیمت میں باقاعدہ حصہ مقرر نہ کرنا بھی اسی مقصد کے لیے ہے۔

❖ حلیہ محمد بن زید، وقال الترمذی، ح: ۱۵۵۷: "حسن صحیح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۶۹، والحاکم، ۱۳۱/۲، والذہبی.

۲۸۵۶۔ آخر جہ مسلم، الجہاد، باب النساء الغازیات یرضخ لهن ولا یسهم... الخ، ح: ۱۸۱۲ عن ابن أبي شیبہ.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... جہاد سے متعلق احکام و مسائل

① عورتیں جب محاذ پر موجود ہوں تب بھی انھیں جنگ میں براہ راست حصہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ ان کے احترام اور حجاب کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ انھیں وہ کام کرنے چاہئیں جن کے دوران میں وہ مردوں کے ساتھ اختلاط سے حتی الامکان محفوظ رہیں۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ

(النحفة ۳۸)

باب: ۳۸۔ امام (خليفة) کا (فوج کو روانہ

کرتے وقت) نصیحت کرنا

۲۸۵۷۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں (ایک جنگی مہم پر) روانہ کیا تو (الوداع کہتے وقت) آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نام سے“ اللہ کی راہ میں چلو۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو اور مشلہ نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“

۲۸۵۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ ابْنُ الْحَارِثِ أَبُو رَوْحٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو الْعَرِيفِ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ. فَقَالَ: «سِيرُوا بِسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. وَلَا تَمْتَلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تَعْلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا».

208

۲۸۵۸۔ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد

(حضرت بریدہ بن حبیب السلی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اسے خود اپنی ذات کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتے اور ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے۔ رسول اللہ ﷺ (مجاہدین کو نصیحت کرتے

۲۸۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَنَابِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثُودٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. فَقَالَ: «أَغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ،

۲۸۵۷۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۲۶۰/۵، ح: ۸۸۳۷ من حديث أبي أسامة به، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن".

۲۸۵۸۔ أخرجه مسلم، الجهاد، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث ووصيته إياهم بأداب الغزو وغيرها، ح: ۱۷۳۱ من حديث سفیان الثوري به .

ہوئے) فرماتے تھے: ”اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جنگ کرو۔ جہاد کرو اور (جہاد کے دوران میں) عہد شکنی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، مثلاً نہ کرنا اور کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔“ (اور امیر لشکر کو نصیحت فرماتے: ) ”جب تیرے مشرک دشمنوں سے تیرا سامنا ہو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دے۔ وہ ان میں سے جو بات بھی مان لیں اسے قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لے (اور جنگ نہ کرے) انھیں (پہلے) اسلام کی دعوت دے۔ اگر وہ یہ بات مان لیں (اور مسلمان ہو جائیں) تو ان کا یہ عمل قبول کر لے (انھیں مسلمان تسلیم کر لے) اور ان سے ہاتھ روک لے پھر انھیں دعوت دے کہ اپنے علاقے (دارالکفر) سے ہجرت کر کے مہاجرین کے علاقے (دارالاسلام) میں آ جائیں۔ اور انھیں بتا کر اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق حاصل ہوں گے، اور ان پر مہاجرین کے فرائض عائد ہوں گے۔ اگر وہ (ہجرت سے) انکار کریں تو انھیں بتا دینا کہ انھیں اعرابی (خانہ بدوش) مسلمانوں والے حقوق حاصل ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہ قانون نافذ ہوگا جو (عام) مومنین پر نافذ ہے۔ اور انھیں مالی نفع اور مالی غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا“ سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کریں۔ (لیکن) اگر وہ لوگ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ کی ادائیگی کا مطالبہ کر۔ اگر وہ (یہ مطالبہ) تسلیم کر لیں تو ان سے (جزیہ) منظور کر کے ہاتھ روک لے۔ اگر وہ (جزیہ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ. أَغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَمُتُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا. وَإِذَا أَنْتَ لَقَيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِلَالٍ، أَوْ خِصَالٍ. فَأَيُّتَهُنَّ أَحَابُوكَ إِلَيْهَا، فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. أَدْعُهُنَّ إِلَى الْإِسْلَامِ. فَإِنْ أَحَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. ثُمَّ ادْعُهُنَّ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ. وَأَخْبِرْهُنَّ، إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ، أَنَّ لَهُنَّ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِنَّ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ أَبَوْنَ فَأَخْبِرْهُنَّ أَنََّّهُنَّ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُؤْمِلِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ. وَلَا يَكُونَنَّ لَهُنَّ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُؤْمِلِينَ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْنَ أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَسَلِّهُنَّ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ. فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ. فَإِنْ هُمْ أَبَوْنَ، فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِنَّ وَقَاتِلْنَهُنَّ. وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنَ، فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُنَّ دِمَّةَ اللَّهِ وَدِمَّةَ نَبِيِّكَ، فَلَا تَجْعَلَ لَهُنَّ دِمَّةَ اللَّهِ وَلَا دِمَّةَ نَبِيِّكَ. وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُنَّ دِمَّتَكَ وَدِمَّةَ أَبِيكَ وَدِمَّةَ أَصْحَابِكَ. فَإِنْ كُنَّ، إِنْ تُخْفِرُوا دِمَّتَكُمْ وَدِمَّةَ آبَائِكُمْ، أَهْوَنَ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا دِمَّةَ اللَّهِ وَدِمَّةَ

۲۴- أبواب الجهاد

جہاد سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولِهِ . وَإِنْ حَاصِرَتْ جِصْنَأً فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِلُوا عَلَىٰ حُكْمِ اللَّهِ ، فَلَا تَنْزِلُهُمْ عَلَىٰ حُكْمِ اللَّهِ . وَلَكِنْ أَنْزِلُهُمْ عَلَىٰ حُكْمِكَ . فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتُصِيبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا .

دینے سے بھی) انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد کی دعا کرو اور ان سے جنگ کرو۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو ان کے لیے اللہ کا اور اپنے نبی کا ذمہ دے (اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر اسن دے) تو انھیں اللہ کا ذمہ نہ دینا اور اپنے نبی کا ذمہ نہ دینا، بلکہ اپنا اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا کیونکہ اگر تم اپنا اور اپنے باپوں کا وعدہ توڑ دو گے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑنے سے ہلکا گناہ ہوگا۔ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ اللہ کا فیصلہ قبول کرتے ہوئے (قلعے سے) دست بردار ہونے پر رضا مندی کا اظہار کریں تو انھیں اللہ کے فیصلے پر دست بردار ہونے کو مت کہہ بلکہ انھیں اپنا فیصلہ قبول کرنے (کا مطالبہ کرتے ہوئے اسی شرط) پر دست بردار ہونے کو کہہ کیونکہ تجھے نہیں معلوم کہ تو اللہ کے فیصلے کے مطابق (فیصلہ) کر سکے گا یا نہیں۔“

قالَ عَلَقَمَةُ : فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَبِآنَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَ ذَلِكَ .  
حدیث کے راوی حضرت علقمہ بن مرہم کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کو بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے مسلم بن ہیسیم نے نعمان بن مقرن کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① امیر المؤمنین کو چاہیے کہ جہادی لشکر روانہ کرتے وقت ان سے خطاب کرے اور مناسب ہدایات دے۔ ② یوں تو تقویٰ اور اخلاص ہر عمل میں ضروری ہے لیکن جہاد میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں اللہ کے بندوں کی جانیں لی جاتی ہیں اور مال چھتے ہیں۔ اگر دوسروں کے جان و مال میں تصرف اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا۔ ③ جہاد میں انسانوں کو قتل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود لوگوں کو سچا دین قبول کرنے پر آمادہ کرنا یا اسے قبول کرنے والوں کی راہ سے رکاوٹیں دور کرنا ہے اس لیے اگر کافر اسلام قبول کر لے تو یہ بھی درست ہے کیونکہ اس طرح وہ دوسروں کو اسلام قبول کرنے سے روکنے کی طاقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ④ ہجرت کرنے والے مسلمانوں اور ہجرت نہ



۲۴- أبواب الجهاد امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

کرنے والے مسلمانوں میں بعض مسائل میں فرق ہے۔ ⑤ ہجرت غیر مسلموں کے علاقے سے مسلمانوں کی سلطنت کی طرف کی جاتی ہے۔ ⑥ مجاہدین غیر مسلموں کو امان دے سکتے ہیں۔ ⑦ امان دیتے وقت اپنی ذاتی ذمہ داری پر امان دینی چاہیے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری پر امان ہے۔ ⑧ جنگ کے دوران میں دشمن کے قلعے کا محاصرہ کرنا درست ہے۔ ⑨ اگر محصورین مسلمانوں کے امیر لشکر کا فیصلہ قبول کرنے اور ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہوں تو ان کا مطالبہ تسلیم کر کے ان کے ساتھ جنگی قیدی کی حیثیت سے مناسب معاملہ کرنا چاہیے۔ ⑩ حالات کے مطابق جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر یا بلائفد یہ رہا کرنا درست ہے۔

باب: ۳۹- امام کی اطاعت

باب طاعة الإمام

(المنہج ۳۹)

۲۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ. وَمَنْ أَطَاعَ الْإِمَامَ، فَقَدْ أَطَاعَنِي. وَمَنْ عَصَى الْإِمَامَ، فَقَدْ عَصَانِي».

۲۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اصل میں اللہ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے حکم نہیں دیتے بلکہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام کو نافذ کرتے ہیں یا اللہ کی اجازت سے انتظامی احکام جاری کرتے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی حرام ہے کیونکہ یہ اصل میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ ③ امام سے مراد مسلمانوں کا مرکزی حکمران یعنی خلیفہ اور امیر المؤمنین بھی ہو سکتا ہے اور خلیفہ کا مقرر کردہ کوئی گورنر، امیر لشکر وغیرہ بھی۔ رسول اللہ ﷺ مرکزی حکمران کی حیثیت سے ان عہدوں پر اہلیت رکھنے والے افراد کو فائز فرماتے تھے۔ ④ مسلمان حکمرانوں کے جو احکام صراحتاً شرعی احکام کے منافی ہوں انہیں تسلیم نہیں کرنا چاہیے بلکہ خلیفہ یا اس کے مقرر کردہ افسر کو شرعی حکم کی طرف توجہ دلانی چاہیے تاکہ وہ اپنے حکم میں تبدیلی کر لے۔



۲۴۔ ابواب الجہاد

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو الثَّبَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَيْبَةٌ».

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَضَرَيْنِ، عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحَضَرَيْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ».

۲۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الرَّبِذَةِ، وَقَدْ أَقِمَتِ الصَّلَاةُ. فَإِذَا عَبْدٌ يُؤْمُهُمْ. فَقِيلَ: هَذَا أَبُو ذَرٍّ. فَذَهَبَ يَتَأَخَّرُ. فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

۲۸۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام کو حاکم بنا دیا جائے جس کا سر منقہ جیسا ہو۔“

۲۸۶۱۔ حضرت ام حنین (بنت اسحاق) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم پر ایک ناک کان کن حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بات سنو اور تسلیم کرو جب تک وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے۔“

۲۸۶۲۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ربذہ تشریف لائے تو نماز کی اقامت ہو چکی تھی اور ایک غلام ان کی امامت کر رہا تھا۔ (اسے) کہا گیا: یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ (آگئے) ہیں۔ وہ پیچھے ہٹے گا (تاکہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ سکیں) تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں سنوں اور مانوں اگرچہ (حاکم) ناک کان کن حبشی غلام ہی ہو۔

۲۸۶۰۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب إمامة العبد والمولى، ج: ۶۹۳ عن محمد بن بشار به.

۲۸۶۱۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وتحريمها في المعصية، ج: ۱۸۳۸ عن ابن أبي شيبة به.

۲۸۶۲۔ [صحیح] تقدم، ج: ۱۲۵۶.

۲۴۔ أبواب الجہاد۔ امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

🌟 فوائد و مسائل: ① مسلمان حاکم کی اطاعت فرض ہے۔ ② اسلامی حکومت میں عہدہ اہلیت و قابلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے، رنگ و نسل یا ظاہری حسن و جمال کی بنیاد پر نہیں۔ ③ حکمرانوں کا فرض ہے کہ اسلامی سلطنت کا نظم و نسق احکام شریعت کے مطابق چلائیں ورنہ خلاف شریعت حکم تسلیم کرنے سے انکار کیا جاسکتا ہے اور اسے بغاوت قرار نہیں دیا جائے گا۔ ④ عالم کا احترام کرنا چاہیے۔ ⑤ عالم کے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی موجودگی میں کم درجے کا عالم نماز نہ پڑھائے۔ ⑥ عالم کی اجازت سے کم درجے کا شخص بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔ ⑦ حاکم اپنے عہدے کی بنا پر نماز کا امام بننے کا حق رکھتا ہے۔ ⑧ مسلمانوں میں اجتماعی و سبیل قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ  
الله (التحفة ۴۰)

باب: ۴۰۔ اللہ کی نافرمانی کے کام  
میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

۲۸۶۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علقمہ بن مجزز رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ جب وہ (لشکر) غزوے کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستے ہی میں تھا کہ فوج کے ایک حصے نے (دشمن پر حملہ کرنے میں پھل کرنے کے لیے آگے جانے کی) اجازت طلب کی۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی اور حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ان (عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے (دشمن سے آمناسامنا نہیں ہوا تھا) کہ (اس دستے کے) لوگوں نے سردی سے بچاؤ کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے آگ جلائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کچھ مزاحیہ طبعیت رکھتے تھے۔ انھوں نے (ساتھیوں سے) کہا: کیا میرا حکم سن کر اطاعت کرنا تم پر

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفْوٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلَقَمَةَ بْنَ مُجَزَّرٍ عَلَى بَعْثٍ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ، أَوْ كَانَ يَبْغِضُ الطَّرِيقَ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْحَيْشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيُّ. فَكُنْتُ فِيْمَنْ غَزَا مَعَهُ. فَلَمَّا كَانَ يَبْغِضُ الطَّرِيقَ أَوْ قَدْ الْقَوْمَ نَارًا لِيَضْطَلُّوا أَوْ لِيَضْطَبُّوا عَلَيْهَا صَبِيحًا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ: أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَمَا أَنَا بِأَمِيرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَغْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أَعْرِضُ

۲۸۶۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد ۶۷/۳ عن يزيد بن هارون به، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح".

۲۴۔ ابواب الجہاد

امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

لازم نہیں؟ انھوں نے کہا: لازم ہے۔ فرمایا: میں تمہیں جو بھی حکم دوں کیا تم مانو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں چھلانگیں لگا دو۔ (یہ حکم سن کر) بعض افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور چھلانگیں لگانے کو تیار ہو گئے۔ جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ یہ لوگ (آگ میں) کودنے والے ہیں تو فرمایا: رک جاؤ! میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا۔

عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاتَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ. فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا. فَلَمَّا ظَنُّوا أَنَّهُمْ وَائِيُونَ، قَالَ: أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ. فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْرُحَ مَعَكُمْ.

(حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جب ہم واپس (مدینہ) آئے تو صحابہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان (امیروں) میں سے جو کوئی تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔“

فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَمَرَكَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلَا تُطِيعُوهُ».



فوائد و مسائل: ① فوج کے عمومی کمانڈر کے علاوہ ماتحت افسر بھی مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ ② کمانڈر کی اجازت سے فوج کا کوئی دستہ کسی خاص کارروائی کے لیے روانہ ہو سکتا ہے۔ ③ فوجی کارروائیوں میں کمانڈر کو اپنے ماتحت افسروں سے مشورہ کرنا اور اس کے مطابق کارروائی کرنا درست ہے۔ ④ مزاح اس حد تک درست ہے جس سے کسی کو جانی یا مالی نقصان نہ ہو اور کسی کی توہین بھی نہ ہو۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے احکام کی تعمیل میں جان تک دینے کو تیار رہتے تھے۔ جب انھوں نے محسوس کیا کہ اطاعت رسول کا تقاضا یہ ہے کہ آگ میں چھلانگ لگا دی جائے تو وہ فوراً تیار ہو گئے اگرچہ انھیں معلوم تھا کہ اس عمل کا کوئی دینی یا جہادی فائدہ نہیں۔ ⑥ اطاعت امیر غیر محمد و نبی خلاف شریعت حکم کی تعمیل جائز نہیں۔

۲۸۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی پر (امیر کی) اطاعت فرض ہے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے سوائے اس کے کہ کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ جب کسی

۲۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَشُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

۲۸۶۴۔ أخرجه مسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأئمة في غير معصية وتحريمها في معصية، ح: ۱۸۳۹ من حديث الليث به.

۲۴۔ ابواب الجہاد امام کی اطاعت سے متعلق احکام و مسائل

عَنْدَ اللَّهِ بْنِ رَجَاءِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَعْلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ. إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ. فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ».

فوائد و مسائل: ① نیک کام میں امیر کی اطاعت سے انکار نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ کام طبعی طور پر ناگوار محسوس ہو۔ ② ناجائز حکم کی تعمیل کرنا جائز نہیں۔

۲۸۶۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: «نبي ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد کچھ ایسے لوگ بھی تمہارے معاملات کے مگران (اور تمہارے حکمران) ہوں گے جو سنت کی روشنی کو بھائیں گے بدعت پر عمل پیرا ہوں گے اور نماز کو (افضل) وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں انہیں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اے ام عبد کے بیٹے! مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیا کرو گے؟ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔“

۲۸۶۵۔ حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ. ح: وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَبِيلِي أُمُورُكُمْ بَعْدِي رَجَالٌ يُطْفِئُونَ مِنَ السَّنَةِ وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ، وَيُؤْخَرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتَهُمْ، كَيْفَ أَفْعَلُ؟ قَالَ: «تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ كَيْفَ تَفْعَلُ؟ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ».

فوائد و مسائل: ① سنت کو چھوڑ کر بدعتوں پر عمل کرنا مگرانی ہے۔ ② اگر حکومتی ارکان بدعتوں کی ترویج کریں تو رعایا کو اس میں تعاون نہیں کرنا چاہیے۔ علماء کو چاہیے کہ بدعت کی تردید کریں اور سنت سے روشناس کرائیں اور عوام کو چاہیے کہ بدعتوں سے بچتے ہوئے سنت پر عمل پیرا رہیں۔ ③ علمائے حق کا ہر دور میں یہی شیوہ

۲۴۔ ابواب الجہاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

رہا ہے کہ وہ حکومتی گمراہیوں کے مقابلے میں سنت پر عمل کرنے اور اس کی اشاعت کرنے میں ثابت قدم رہتے ہیں اور ہر قسم کی سختیوں اور ترغیب و تحریص سے متاثر ہوئے بغیر حق کا اعلان کرتے ہیں جیسے امام مالک رحمہ اللہ نے جبری طلاق کے مسئلے میں اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے خلق قرآن کے مسئلے میں استقامت کا مظاہرہ فرمایا۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ الْبَيْعَةِ (التحفة ۴۱) باب: بیعت کا بیان

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۸۶۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہم (ہر حال میں) نیں گے اور تعمیل کریں گے مشکل میں بھی آسانی میں بھی دل کی آمادگی کی حالت میں بھی اور طبعی ناگواری کی حالت میں بھی اور اس وقت بھی جب ہم پر (دوسروں کو) ترجیح دی جائے۔ اور حکومت کے معاملات میں ہم اہل حکومت سے کشمکش نہیں کریں گے۔ اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔ اور اللہ (کی رضامندی کے کام) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَ عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُسْطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا. وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ. وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا. لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا نَمُ.



🌞 فوائد و مسائل: ① امیر کی اطاعت ملک و سلطنت کے نظم و ضبط میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ ② زندگی میں کئی معاملات ایسے پیش آ سکتے ہیں جب ایک انسان امیر کی اطاعت سے جی چراتا اور اس کی حکم عدولی کی طرف مائل ہو سکتا ہے مثلاً: (۱) مشکل حالات میں انسان قانون شکنی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ (ب) راحت کے موقع پر آرام چھوڑ کر مشکل حکم کی تعمیل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ (ج) بعض اوقات کام ایسا ہوتا ہے جس کو طبیعت قدرتی طور پر ناپسند کرتی ہے۔ (د) بعض اوقات انسان خود کو ایک منصب کا اہل سمجھتا ہے یا کسی انعام کا مستحق سمجھتا ہے لیکن وہ منصب یا انعام کسی اور کو مل جاتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ اس کی حق تلفی یا بے قدری ہوئی ہے اس سے دل پر راشتہ ہو کر وہ مسلمانوں کے اجتماعی معاملات یا اپنے فرائض میں دلچسپی کم کر دیتا ہے۔ حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ ایسے تمام مواقع پر اللہ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے اطاعت امیر میں سرگرم رہنا

۲۸۶۶۔ أخرجه البخاري، الأحكام، باب كيف يبایع الإمام الناس؟ ح: ۷۱۹۹ من حديث يحيى، ومسلم، الإمامة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية... الخ، ح: ۱۷۰۹ من حديث ابن إدريس به.

قرب الہی اور بلندی درجات کا باعث ہے۔ ⑤ حکمران بھی انسان ہوتے ہیں ان سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن یہ غلطیاں بغاوت کا جواز نہیں بنیں کیونکہ بغاوت سے جو بُد نظمی پیدا ہوتی ہے اس کا نقصان غلط کار حکمران کی غلطیوں کے نقصان سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ ⑥ اطاعتِ امیر کا یہ مطلب نہیں کہ ہر صحیح اور غلط بات میں اس کی تائید کی جائے۔ اس کی غلطی کو واضح کرنا چاہیے لیکن مقصد مسلمانوں کا اجتماعی مفاد اور امیر سے خیر خواہی ہو نہ کہ اس پر بے جا تنقید کر کے عوام کو اس کے خلاف ابھارنا اور ملک کے امن و امان کو تباہ کرنا۔ ⑦ جس کام پر ضمیر مطمئن ہو کہ یہ صحیح ہے اور وہ خلافِ شریعت بھی نہ ہو اور اس سے کوئی بڑی خرابی پیدا ہونے کا خطرہ بھی نہ ہو وہ کر لینا چاہیے اگرچہ لوگ اسے اپنے رسم و رواج یا مفاد کے خلاف سمجھ کر طعن و تشنیع کریں تاہم تنقید کرنے والوں کو دلائل کے ساتھ سمجھانے اور قائل کرنے کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔

۲۸۶۷۔ حضرت ابو مسلم (عبداللہ بن ثوب خولانی)

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے پیارے دیانتدار صحابی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی۔ وہ مجھے پیارے تھے اور میری نظر میں دیانت دار تھے۔ انھوں نے فرمایا: ہم سات یا آٹھ یا نو افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟“ ہم نے ہاتھ بڑھا دیے۔ ایک صاحب نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ (اب) کس بات پر بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرو گے پانچوں نمازیں قائم کرو گے اور حکم سن کر مانو گے۔“ پھر آہستہ سے ایک بات فرمائی: ”اور لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔“ ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک صاحب کو دیکھا کہ (سواری پر بیٹھے ہوئے) ان کا کوڑا (ہاتھ سے چھوٹ کر) گر پڑتا تھا تو

۲۸۶۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَنَّمَا هُوَ إِلَهِي، فَحَبِيبٌ. وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي، فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً، فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا. فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ. فَعَلَّامٌ بُبَايَعُكَ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَتَقِيمُوا الصَّلَاةَ الْخَمْسَ. وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا، - وَأَسْرَ كَلِمَةً خُفِيَةً. - وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْوِلُهُ [إِيَّاهُ].

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

کسی کو یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ کوڑا پکڑا دیں۔ (خود سواری سے اتر کر اٹھالیتے تھے۔)

🌞 **فوائد و مسائل:** ① حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کی اپنے استاد کی تعریف کرنے سے سلف صالحین میں استاد کے احترام اور ان کی محبت کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ طالب علم کا اپنے استاد سے تعلق ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ② بیعت اسلام یا بیعت خلافت کے علاوہ کسی نیک کام کے التزام یا گناہ سے اجتناب کے لیے بھی کسی نیک عالم کے ہاتھ پر بیعت کی جاسکتی ہے۔ اس بیعت کی حیثیت محض ایک وعدے کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وعدہ کرنے والے کے لیے نیکی پر قائم رہنے یا گناہ سے بچنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ③ مروجہ خانقاہی نظام میں بہت سی غیر شرعی اشیاء شامل ہو چکی ہیں۔ اس بیعت سے اس مکمل نظام کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ ④ خودداری ایک مطلوب اسلامی وصف ہے۔

۲۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۸۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے مع و طاعت (حکم کو تو جہ سے سن کر پوری طرح اطاعت کرنے) پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے وَالطَّاعَةِ. فَقَالَ: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ».

🌞 **فوائد و مسائل:** ① رسول اللہ ﷺ کا ہر قول و فعل شریعت ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کی مع و طاعت اسلام کی بنیاد ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”جس قدر تم سے ہو سکے“ آپ کی شفقت کا اظہار ہے۔ مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی حکم کسی صحابی کے لیے پورا کرنا مشکل ہو اور وہ مشقت اٹھا کر اسے پورا کرنے کی کوشش کرے اور اگر نہ کر سکے تو وعدے کی خلاف ورزی شمار ہو۔ ③ قائد کو اپنے ساتھیوں کی مشکلات کا احساس کرنا چاہیے اور ہر شخص سے وہی کام لینا چاہیے جس کو انجام دینے کی وہ صلاحیت رکھتا ہو۔

۲۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: ۲۸۶۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک غلام نے حاضر ہو کر نبی ﷺ سے ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے۔ قَالَ: جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى

۲۸۶۸۔ [استادہ حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳، أطراف المسند: ۱/۴۴۴ عن وكيع به، وهو في مسند الطيالسي: ح: ۲۰۸۳ عن شعبة به.

۲۸۶۹۔ أخرجه مسلم، المساقاة، باب جواز بيع الحيوان بالحيوان، من جنه، متفاضلاً، ح: ۱۶۰۲ عن ابن رُمح به.

۲۴- أبواب الجهاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

الْهَجْرَةِ . وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ . فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بُعِينِي» فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ . ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ ، حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ؟

(بعد میں) اس کا آقا اسے لینے آ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (غلام) میرے ہاتھ فروخت کر دو۔“ چنانچہ آپ نے دو سیاہ قام غلاموں کے عوض اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ یہ پوچھے بغیر کسی سے بیعت نہیں لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے؟

🌞 فوائد و مسائل: ① غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر ہجرت نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح آقا اس سے خدمت لینے کے حق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ② غلاموں اور مومنین کی خرید و فروخت تعداد میں کمی بیشی کے ساتھ تبادلے کی صورت میں جائز ہے مثلاً: ایک عمدہ بھیڑ کے بدلے میں دو ادنیٰ قسم کی بھیڑیں یا دو ممکنے لینا یا دینا جائز ہے جب کہ زرعی اشیاء کا تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ درست نہیں مثلاً: ایک من عمدہ گندم کا ڈیڑھ من بکلی قسم کی گندم سے تبادلہ درست نہیں۔ (دیکھیے: سنن ابن ماجہ حدیث: ۲۲۵۶) ③ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

باب ۳۴- بیعت پر قائم رہنا

(المعجم ۴۲) - بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

(التحفة ۴۲)

۲۸۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ایک) وہ آدمی جو بیابان میں اپنی ضرورت سے زائد پانی پر (قابض) ہے مسافر کو نہیں لینے دیتا۔ (دوسرا) وہ آدمی جس نے عمر کے بعد کسی آدمی کو کوئی چیز بیچی (بھاؤ طے کرتے وقت) اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ چیز اتنے کی لی تھی‘ گا کہ نے اسے سچا سمجھ لیا‘ حالانکہ وہ سچا نہ تھا۔ (تیسرا) وہ آدمی جس نے کسی امام (خليفة یا اس کے

۲۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْقَلَاءِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسَلْعَةٍ بَعْدَ الْغَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا أَخَذَهَا بِكَذَا، وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا، لَا يَبَايِعُهُ

۲۸۷۰- [صحیح] تقدم، ح: ۲۲۰۷.



۲۴- ابواب الجہاد

بیعت سے متعلق احکام و مسائل

إِلَّا لِدُنْيَا. فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى لَهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَبْ لَهُ. (نائب) کی بیعت کی اور بیعت صرف دنیا کے (کے) لیے کی، اگر اس (امام) نے دنیا کا کچھ مال دے دیا تو وہ وفادار رہا اور اگر اسے کچھ نہ دیا تو اس نے بھی وفاندہ کی۔“

🌟 فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیے: حدیث: ۲۴۰۷

۲۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے (انتظامی معاشرتی، دینی اور دنیاوی) امور کی دیکھ بھال ان کے انبیاء کرام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا۔ (لیکن) میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی آنے والا نہیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر (ان معاملات کا) کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔“ انھوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: ”پہلے خلیفہ کی بیعت پر قائم رہو پھر اس کے بعد جو (بیعت کے لحاظ سے) پہلا ہو۔ تم پر جو فرائض ہیں ادا کرو ان کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان سے باز پرس فرمائے گا۔“



🌟 فوائد و مسائل: ① سیاست کا مطلب ہے: ”کسی چیز (جانور وغیرہ) یا افراد سے متعلق وہ کام انجام دینا جس میں ان کے حالات کی اصلاح (اور ان کی ضروریات کی تکمیل) ہو۔“ (نہایہ ابن اثیر) ② قوم کے اجتماعی معاملات کی اصلاح اور دیکھ بھال اسلامی سلطنت کا انتظام، رعیت کی رہنمائی بنیادی طور پر انبیاء کا فریضہ ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں اس لیے اب یہ منصب علمائے کرام کا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ملک کا انتظام کریں اور عوام کی رہنمائی کریں۔ ④ علمائے کرام کا یہ کام نہیں کہ عوام کے جذبات

۲۸۷۱- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ح: ۳۴۵۵ من حديث فرات القزاز به، ومسلم، الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ح: ۱۸۴۲ عن ابن أبي شيبة به.

۲۴۔ ابواب الجہاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

واحساسات کے مطابق کام کریں بلکہ ان کا اصل فریضہ یہ ہے کہ ان کے جذبات کو صحیح رخ پر ڈال کر ان کے تعاون سے معاشرے کی اصلاح اور دین کی سربلندی کا مقصد حاصل کریں۔ ⑤ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا خلیفہ بنانا درست نہیں۔ پہلی کی وفات کے بعد دوسرا شخص خلیفہ مقرر کیا جائے گا اور اس کی بیعت کی جائے گی۔ ⑥ شرعی امیر کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں۔ ⑦ اگر امیر سے اس کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو تو یہ اس بات کا جواز نہیں کہ رعیت بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے لگے۔

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: ح: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔“

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَتَانَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيْقَالُ: هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① شرعی حکمران اور خلیفہ کی بیعت کرنے کے بعد اسے توڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ② قیامت کے دن ایسے مجرم کی بہت زیادہ بدنامی اور رسوائی ہوگی۔ ③ جھنڈا دوسرے نظر آ جانے والی چیز ہے اس لیے شرعی خلیفہ کے باغی کی بہت زیادہ تشہیر ہوگی۔ دور سے دیکھ کر لوگ کہیں گے: یہ شخص غدار تھا۔ یہ جھنڈا اس کی غداری کا اعلان ہے۔ ④ بعض گناہوں کی سزا جہنم میں جانے سے پہلے محشر کے میدان ہی میں مل جائے گی۔

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَتَانَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيْقَالُ: هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ».

۲۸۷۲۔ أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب إثم الغادر للبر والفاجر، ح: ۳۱۸۶ من حديث أبي الوليد، ومسلم، الجهاد والسير، باب تحريم القدر، ح: ۱۷۳۶ عن ابن بشار من حديث شعبة به.

۲۸۷۳۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ح: ۲۱۹۱ عن عمران بن موسى به مطولاً، وقال: "حسن صحيح"، وضعفه البوصيري لضعف علي بن زيد بن جدعان تقدم، ح: ۱۱۱، ولكن تابعه المستمر بن الربان وغيره عند مسلم، ح: ۱۷۳۸ وغيره. ۴۴

۲۴- أبواب الجهاد بیعت سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ: «أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ، بِقَدْرِ غَدْرِهِ».

(المعجم ۴۳) - بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ  
(التحفة ۴۳)

۲۸۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۷۴- حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں کچھ خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”جن کاموں کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو (ان میں میرے حکم کی تعمیل ضروری ہے) میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔“

فوائد و مسائل: ① حضرت امیرہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد کی بھینس تھیں۔ حضرت امیرہ کے والد کا نام عبداللہ بن بجاد تھی تھا۔ (دیکھیے: تقریب التہذیب ۸۱۳۳) ② بیعت عورتوں سے بھی لی جاسکتی ہے۔ ③ مرد کے لیے غیر محرم عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ ④ عورتوں سے بیعت میں پردے کے شرعی احکام کی پابندی لازمی ہے۔



۲۸۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمُسَرِّي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: [قَالَ]: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُمْتَحَنْنَ

فائدة: حديث الترمذي بطوله لم يصح عندي كما حققته في تخریج النہایة فی الفتن والملاحم، ح: ۳۸. ۲۸۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ما جاء في بَيْعَةِ النِّسَاءِ، ح: ۱۵۹۷ من حديث سفيان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۴، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۸۲/۲ عن ابن السكيت به. ۲۸۷۵- أخرجه البخاري، الطلاق، باب: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَشْرُوكَةُ أَوْ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الدِّمِيِّ أَوْ الْحَرِيِّ، ح: ۵۲۸۸ من حديث ابن وهب به، ومسلم، الإمارة، باب كيفية بَيْعَةِ النِّسَاءِ، ح: ۱۸۶۶ عن ابن السرح به.

۲۴- أبواب الجهاد ..... بیعت سے متعلق احکام و مسائل

يَقُولُ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبِيْعُنَكَ﴾ [المحجۃ: ۱۲] إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقْرَبُهَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَ بِالْمَحَنَةِ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَقْرَبَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ طَلِفْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» لَا. وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ. غَيْرَ أَنَّهُ يَبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ.

فرمایا: جس مومن عورت نے ان چیزوں کا اقرار کر لیا اس نے آزما کش (میں پورا اتارنے) کا اقرار (اور وعدہ) کر لیا۔ جب عورتیں زبان سے یوں کر ان کا اقرار کر لیتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ انھیں فرماتے: ”جاؤ“ میں نے تم سے بیعت لے لی۔ ”قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی کسی (اجنبی) عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا بلکہ آپ زبانی طور پر ان سے بیعت لیتے تھے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا مَا امْرَأَةُ اللَّهِ. وَلَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ [قَطُّ]. وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ»، كَلَامًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے صرف وہی عہد لیا جس کا اللہ نے حکم دیا تھا۔ آپ کی ہتھیلی کبھی کسی (غیر محرم) عورت کی ہتھیلی سے نہیں چھوئی۔ رسول اللہ ﷺ جب عورتوں سے عہد لیتے تو انھیں زبان سے فرماتے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث میں مذکور آیت کے مکمل الفاظ اس طرح ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُسْرِحَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يُسْرِقَنَّ وَلَا يُزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْ لَا ذَهْنَ وَلَا يَأْتِينَ بِهَتَّانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوفٍ فَبَايَعُهُنَّ وَاسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ”اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں گی، کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں بیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے دعائے مغفرت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“ ② آپ عورتوں سے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ نوہ وغیرہ نہیں کریں گی۔ سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جس رنگی کے ہارے میں ہم سے وعدہ لیا

۲۴- أبواب الجهاد

گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

گمایا تھا کہ ہم اس میں نبی ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم چہرہ (نوج کر) زخمی نہ کریں 'واویلا' (اور یمن) نہ کریں گریبان چاک نہ کریں اور بال نہ نکھیریں۔ (سنن أبی داود، الحناظر، باب النوح، حدیث: ۴۳۱)

(المعجم ۴۴) - بَابُ السَّبَبِ وَالرَّهَانِ

(النحفة ۴۴)

باب: ۴۴- گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم

کا بیان

۲۸۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو گھوڑوں (کی دوڑ) میں گھوڑا شامل کیا اور اس کو یقین نہیں کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ (عمل) جوا نہیں۔ اور جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے گا تو یہ جوا ہے۔"

۲۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ ابْنًا سَفِيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ، فَهُوَ قِمَارٌ».

224

۲۸۷۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کی۔ آپ تضمیر شدہ گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑاتے تھے۔ اور غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کو ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زریق تک۔

۲۸۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ضَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ. فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضَمَرَتْ، مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① تضمیر سے مراد گھوڑوں کی ایک خاص انداز سے تربیت کرنا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر مونا کرتے ہیں پھر اس کا چارہ کم کر دیتے ہیں اور اسے ایک کوٹھڑی میں بند کر

۲۸۷۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في المحلل، ح: ۲۵۷۹ من حديث سفيان به هـ سفيان بن حسين عن الزهري ضعيف كما في التهذيب وغيره، ولهذا جرح مفسر مقدم على التعديل، نعم أنه ثقة في غير الزهري كما هو المقرر في الأصول، وتابعه سعيد بن بشير وهو ضعيف (تقريب) عن الزهري به، أبو داود، ح: ۲۵۸۰. ۲۸۷۷- أخرجه مسلم، الإمارة، باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، ح: ۱۸۷۰ من حديث ابن نمير به.

۲۴۔ ابواب الجہاد ..... گھوڑ دوڑ کی انعامی رقم کا بیان

دیتے ہیں۔ اسے وہاں پسینہ آتا ہے اور وہاں خشک ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی قوت برداشت زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ بغیر تھکے زیادہ دوڑ سکتا ہے۔ ① [حفیاء] اور [ثنية الوداع] دو جگہوں کے نام ہیں جن کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے۔ ② [ثنية الوداع] سے مسجد نبی زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔ ③ دوڑ کے مقابلے میں مناسب فاصلے کا تعین ہونا چاہیے۔ ④ نبی زریق ایک قبیلے کا نام ہے۔ وہ لوگ اس مسجد کے قریب رہتے اور اس میں نماز پڑھتے تھے، لہذا مسجد کو کسی قبیلے یا گروہ کی طرف پہچان کے لیے منسوب کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ سب مسجدیں اللہ ہی کی ہوتی ہیں۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوڑ صرف اونٹ گھوڑے کی  
عَمْرِو، عَنْ أَبِي الْأَحْكَمِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، ہوتی ہے۔“  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
«لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① [حافر] اس کھر کو کہتے ہیں جو آگے سے دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا جیسے گھوڑے گدھے یا خچر کا کھر ہوتا ہے۔ یہاں مراد وہ جانور ہیں جن کا اس طرح کا کھر ہوتا ہے۔ ② گھوڑے جہاد میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان کی تربیت اور دیکھ بھال کی ترغیب کے لیے ان کی دوڑ کے مقابلے کرائے جاسکتے ہیں۔ دوسری احادیث سے پیدل دوڑ، تیر اندازی اور کشتی کے مقابلوں کا ثبوت بھی ملتا ہے لہذا ہر اس کھیل کی حوصلہ افزائی کرنے کا جواز ہے جس سے جہاد میں مدد ملے۔ دوسرے کھیلوں میں حصہ لینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا وقت و دولت اور صلاحیتوں کا ضیاع ہے اس لیے ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ③ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے میں اور علم و تعلیم میں مسابقت شرعاً مستحسن ہے۔ (سنن ابن ماجہ: حدیث: ۳۲۰۸) اس لیے تعلیمی اداروں میں حفظ قرآن، تجوید، حفظ حدیث، حسن قراءت، نعت رسول اور مختلف دینی موضوعات پر تقریر و تحریر کے مقابلے منعقد کرنا اور ان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو انعام دینا درست ہے کیونکہ اس سے دینی علوم کے حصول کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ ایک قسم کا علمی جہاد ہے۔

۲۸۷۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الخليل والسبق والرمي، باب السبق، ح: ۳۶۱۹ من حديث محمد بن عمرو به  
• أبو الحكم مستور الحال، وتابعه نافع بن أبي نافع (أبو داود، ح: ۲۵۷۴)، رحنه الترمذي، ح: ۱۷۰۰، وصححه  
ابن حبان، ح: ۱۶۳۸، وللحديث طرق أخرى.

۲۴۔ أبواب الجهاد

(المعجم ۴۵) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ  
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (التحفة ۴۵)

باب: ۴۵۔ دشمن کے علاقے میں قرآن  
لے کر سفر کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ  
وَأَبُو عَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ  
إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے علاقے میں قرآن  
لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا اس خطرے سے کہ وہ  
دشمن کے ہاتھ میں آ جائے گا۔

۲۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ  
اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ  
إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ  
ﷺ سے روایت کیا کہ آپ دشمن کے علاقے میں  
قرآن لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے اس  
خطرے سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ آ جائے گا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① دار الحرب میں قرآن مجید اور مقدس کتابیں لے جائیں تو ان کی حفاظت کا خاص اہتمام  
کرنا چاہیے ورنہ ایسے موقع پر قرآن مجید ساتھ نہ لے جائیں۔ ② مسلمان کو قرآن مجید کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور  
یاد ہونا چاہیے تاکہ خاص حالات میں تلاوت سے محروم نہ رہے۔ ③ غیر مسلموں کے جن علاقوں میں ایسا خطرہ  
نہ ہو وہاں قرآن مجید لے جانا چاہیے تاکہ تلاوت کی جاسکے اور غیر مسلموں کو تبلیغ کی جاسکے۔ ④ جس غیر مسلم  
سے یہ خطرہ نہ ہو کہ قرآن مجید اور احادیث کی بے حرمتی کرے گا اسے ایسی کتابیں دینے میں حرج نہیں جن میں  
آیات و احادیث لکھی ہوئی ہوں تاکہ وہ اسلام سے متعارف ہو اور اسے ہدایت نصیب ہو جائے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ قِسْمَةِ الْخُمْسِ  
(التحفة ۴۶)

باب: ۴۶۔ خمس کی تقسیم

۲۸۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى:

۲۸۸۱۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۸۷۹۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب كراهية السفر بالمصحف إلى أرض العدو، ح: ۲۹۹۰، ومسلم،  
الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار... الخ، ح: ۱۸۶۹ من حديث مالك به، وهو في  
الموطأ (يحيى): ۴۴۶/۲.

۲۸۸۰۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى أرض الكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم،  
ح: ۱۸۶۹ عن محمد بن رُمح به.

۲۸۸۱۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة حبر، ح: ۴۲۲۹ من حديث يونس به.

کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خیر کے فہم میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ملنے والے حصے کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ ان دونوں نے کہا: آپ نے ہمارے بھائیوں (یعنی) بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ عطا فرمایا (اور ہم بنو عبد شمس کو نہیں دیا) حالانکہ ہماری قرابت ایک ہی (درجے کی) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی چیز سمجھتا ہوں۔“

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَكْلَمَانِيهِ فِيمَا قَسَمَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرَ لِنَبِيِّ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. فَقَالَا: قَسَمْتَ لِإِخْوَانِنَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. وَقَرَأْنَا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَرَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا».

🕌 فوائد و مسائل: ① مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ایک حصہ بیت المال کا ہوتا ہے۔ بیت المال کا یہ حصہ (فہم) جہاں مفاد عامہ کے معاملات پر خرچ کیا جاتا ہے وہاں اس میں سے ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں کا ہے جنہیں زکاۃ اور صدقات لینا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ﴾ (الانفال ۴۱: ۸) ”جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں پانچواں حصہ اللہ کا، رسول کا (رسول کے) قرابت داروں کا، یتیموں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے۔“ ② ہاشم، مطلب، عبد شمس اور نوفل سب عبد مناف کے بیٹے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ صرف ہاشم اور مطلب کی اولاد کو ملتا ہے۔ انہی پر زکاۃ حرام ہے۔ عبد شمس اور نوفل کی اولاد اس حکم میں شامل نہیں۔ ③ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نوفل کی اولاد میں سے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عبد شمس کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں فہم میں سے حصہ نہیں ملا۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ایک ہونے کی مختلف انداز سے وضاحت کی گئی ہے۔ زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بنو مطلب نے اسلام سے پہلے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی بعثت کے بعد جب سب لوگوں نے نبی ﷺ کے قبیلے بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا، اس وقت بھی بنو مطلب نے بنو ہاشم کا ساتھ دیا تھا اور شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کے ساتھ رہے اور تکلیفیں برداشت کیں۔ جب کہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس نے بائیکاٹ کرنے والوں کا ساتھ دیا، اس لیے ان کا بائیکاٹ نہیں کیا گیا، چنانچہ فہم کے استحقاق میں بھی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو برابر رکھا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔



[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

### حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

\* لغوی معنی: لغت میں حج کے معنی ”قصد کرنا“ ہیں جبکہ امام غزالی فرماتے ہیں: ”حج کے معنی ہیں: جس کی آپ تعظیم کرتے ہوں اس کا بیشتر قصد کرنا۔“ امام جوہری کہتے ہیں: ”پھر بعد میں حج سے مراد عبادت کے لیے مکہ مکرمہ کا قصد کرنا معروف ہو گیا۔“

\* اصطلاحی تعریف: فقہائے کرام نے حج کی تعریف کچھ اس طرح سے کی ہے:

[هُوَ قَصْدُ مَوْضِعٍ مَّخْصُوصٍ وَهُوَ الْبَيْتُ، بِصِفَةٍ مَّخْصُوصَةٍ فِي وَقْتٍ مَّخْصُوصٍ بِشَرَايِطٍ مَّخْصُوصَةٍ] ”حج مخصوص شرائط کے ساتھ خاص وقت میں مخصوص

حالت کے ساتھ بیت اللہ کا قصد کرنے کا نام ہے۔“

\* مشروعیت حج: اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمانوں پر اپنے گھر حاضر ہونا اور عبادت کرنا فرض قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران ۹۷: ۳) ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“

جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسلام کا ایک اہم رکن بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا:

۲۵۔ ابواب الصنائع جج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

[بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ إِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ] (صحيح البخاري)  
الإيمان' باب: دعائكم إيمانكم.....' حديث: (۸)

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“  
مشروعیت جج کی حکمت جاننے کے لیے علمائے کرام نے عقلاً کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات بیان فرمائے ہیں:

① حصول عجز و انکسار: اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس کو اپنے ذکر پر ابھارنے اور اپنی عظمت کے سامنے عاجز بنانے کے لیے کچھ عرصے کے لیے ان کو گھروں سے نکال کر ایک مخصوص جگہ پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر کو دیکھ کر اور اس کی مقررہ حدود کے اندر ٹھہر کر ان کے دلوں میں اپنے رب کی عظمت و جلال کا اضافہ ہوتا ہے۔

② قیامت کی یاد دہانی: جس طرح لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں اسی طرح روز قیامت ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر اپنے اعمال کے جوابدہ ہوں گے۔ اس طرح جج انھیں آخرت کی یاد دہانی کراتا ہے۔

③ رحمت الہی کا حصول: جب لاکھوں لوگ یک رنگ اور یک زبان ہو کر اپنے رب کے سامنے گریہ زاری کرتے ہیں تو انھیں رحمت ربانی حاصل ہوتی ہے۔

④ سابقہ امتوں کی رہبانیت کے ثواب کا حصول: حاجی ہزاروں میل کا سفر کر کے وطن اہل خانہ اور اقرباء کو چھوڑ کر اللہ کے حکم پر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس طرح اسے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑤ انسانیت کے لیے رحمت و شفقت کے جذبات کا پیدا ہونا: اتنے بڑے ہجوم میں لوگوں کے ساتھ چندوں گزارنا انتہائی صبر آزما ہوتا ہے۔ اس طرح دوسروں کی ایذا پر صبر کر کے دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تعلیم ملتی ہے جس سے باہمی موڈت و محبت پیدا ہوتی ہے۔

\* جج کی فضیلت و اہمیت: جج ایک بابرکت عبادت ہے جس سے نہ صرف گزشتہ تمام گناہ معاف



۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

ہو جاتے ہیں بلکہ جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ بے درپے حج و عمرہ محتاجی اور فقر کا شافی علاج بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات مبارکہ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: [الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْحَنَّةُ] (صحیح البخاری، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث: ۱۷۷۳) ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرے کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ نیز فرمایا: [مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَنْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ] (صحیح البخاری، الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ۱۵۲۱) ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کیا اور اس دوران میں کوئی بے ہودہ بات یا گناہ نہ کیا تو وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مبارک نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے درپے حج اور عمرہ کرو بے شک یہ دونوں فقرا اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۸۸۷)

سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صاحب استطاعت مسلمان کے حج نہ کرنے پر سخت ناراض دکھائی دیتے ہیں، فرماتے ہیں: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں نے طاقت ہونے کے باوجود حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کردیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔“ (نبیل الأوطار، کتاب المناسک، باب وجوب الحج علی الفور: ۳/۳۱۷)

✽ حج کی اقسام: حج کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

- ① حج تَمَتُّع: وہ حج جس میں حاجی عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں آتا ہے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے، پھر ۸ ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھ کر مناسک حج ادا کرتا ہے۔
- ② حج افراد: میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اور پھر مناسک حج کی ادائیگی تک احرام ہی میں رہنا۔ اس میں قربانی کرنا ضروری نہیں ہوتا۔

۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج کی لغوی واصطلاحی تعریف، مشروعیت اور اہمیت و فضیلت

③ حج قِرآن: وہ حج جس میں حاجی عمرے اور حج کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچتا ہے۔ اس میں عمرے کی سعی کر کے حجامت نہیں کروائی جاتی بلکہ مناسک حج تک احرام کی پابندیاں باقی رہتی ہیں۔ ایسا حج کرنے والوں کے لیے قربانی ساتھ لے کر جانا مسنون ہے۔ ان کے لیے قربانی کرنا واجب ہے۔

\* میقات حج: رسول اکرم ﷺ نے حج کے لیے مندرجہ ذیل میقات مقرر کیے:

① ذُو الْحُلَيْفَةِ: اہل مدینہ اور ان کے راستے سے آنے والوں کے لیے ہے، اسے آج کل آبار علی کہتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

② الْجُحَفَةُ: شام، مصر، ترکی، یورپ اور امریکہ والوں کے لیے ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی رابغ نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مغرب میں 187 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

③ قُرُونُ الْمَنَازِل: اہل نجد اور عرفات وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات۔ اسے آج کل السَّيْل کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے 94 کلومیٹر دور ہے۔

④ ذَاتُ الْعُرْق: عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ اب یہ بستی موجود نہیں مگر قریب ہی الضریبہ نامی جگہ سے لوگ احرام باندھتے ہیں جسے خریبات بھی کہتے ہیں۔ یہ مکہ سے شمال مشرق میں 94 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

⑤ يَلْمُومُ: بیت اللہ کے جنوب میں ایک مقام ہے جو یمن، چین، بنگلہ دیش، افغانستان، بھارت اور پاکستان وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے 92 کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسے آج کل السعدیہ کہتے ہیں۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۵) أَبْوَابُ الصَّنَائِكِ (التحفة ۱۷)

### حج و عمرہ کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْحَجِّ

(التحفة ۱)

۲۸۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ آدمی کو نیند سے اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے اس لیے جب کوئی اپنے سفر سے مقصود کام پورا کر لے تو اسے چاہیے کہ جلدی گھر لوٹ آئے۔“

۲۸۸۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو مُضْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ. يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيُعَجِّلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ».

۲۸۸۲-(۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یعقوب بن حمید بن کاسب کے واسطے سے یہ روایت نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

۲۸۸۲- أخرجه البخاري، العمرة، باب: السفر قطعة من العذاب، ح: ۱۸۰۴، ۳۰۰۱، ۵۴۲۹، ومسلم، الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب ... الخ. ح: ۱۹۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يعني): ۹۸۰/۲.

۲۸۸۲- ۴ - [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱/ ۴۲۸، ح: ۷۶۷ عن أحمد بن كثير أبي أيوب الطيالسي قال حدثنا محمد بن جعفر الوركاني قال حدثنا مالك بن أنس عن سهيل به ... الخ.

ج کے لیے روانگی کا بیان

۲۵۔ أبواب المناسك

النَّبِيِّ ﷺ، بِتَحْوِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① سفر میں کئی طرح کی تکلیف اور مشقت ہوتی ہے جب کہ گھر کی راحت اور آرام اللہ کا احسان ہے اس لیے کسی معقول سبب کے بغیر خواہ نواہ ادھر ادھر گھومنا مناسب نہیں۔ ② محض تفریح کے طور پر طویل سفر کرنا ایک فضول مشغلہ ہے جو وقت اور دولت کا ضیاع ہے خاص طور پر غیر مسلم ممالک میں جہاں جاہلی تہذیب تمام قباہتوں کے ساتھ پوری قوت سے اثر انداز ہوتی ہے۔ بلا ضرورت وہاں کا سفر کر کے اپنے ایمان اور عفت کو خطرے میں ڈالنا محض حماقت ہے۔ ③ شرعی طور پر جائز مقاصد کے لیے سفر کرنا جائز ہی نہیں مستحسن بھی ہے بلکہ بعض اوقات فرض بھی ہو جاتا ہے مثلاً: فرض حج و عمرہ کی ادائیگی کے لیے یا ایسے علم کے حصول کے لیے جو وطن میں دست یاب نہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی جائز مقصد کے لیے سفر کرنا درست ہے مثلاً: مسجد حرام، مسجد نبوی یا مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے اسی طرح کسی نیک آدمی یا رشتے داروں اور دوستوں سے ملاقات کے لیے اور تجارت و ملازمت وغیرہ کے لیے۔



۲۸۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس یا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ ممکن ہے آدمی بیمار ہو جائے یا اس کی سواری گم ہو جائے یا کوئی اور ضرورت پیش آ جائے۔ (جس کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکے)۔“

۲۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ، وَتَنْصَلُ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کا موقع ملے تو اسے جلد انجام دے لینا بہتر ہے ممکن ہے یہ موقع نکل جانے کے بعد دوبارہ موقع نہ ملے۔ ② حج سال میں ایک ہی بار خاص ایام میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اگر طاقت ہونے کے باوجود اگلے سال پر چھوڑ دیا جائے تو ممکن ہے اگلے سال جانا ممکن نہ ہو۔ یا شاید زندگی میں اگلا حج نہ آئے اور اگر آئے تو آدمی کو استطاعت نہ ہو۔

۲۸۸۳۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۵۵، ۲۱۴/ ۱ عن وكيعة به \* أبو إسرائيل الملائي ضعيف كما في الكاشف للذهبي. ۱/ ۲۷۶، غيره، وله طرق أخری عند أبي داود، ح: ۱۷۳۲، وأحمد: ۱/ ۲۲۵، وغيرهما، وسند أحمد حسن، وصححه الذهبي: ۱/ ۴۴۸، قلت: أبو صفوان حسن الحديث على المراجع.

(المعجم ۲) - بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ (التحفة ۲)

باب ۲- حج کی فرضیت

۲۸۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ قَالَوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالُوا: [أ] فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: «لَا. وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. لَوَجِبَتْ». فَتَزَلَّتْ: ﴿يَكُنَّ أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۱].

۲۸۸۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ”اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔“ تو صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ انھوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال ادا کرنا) فرض ہو جاتا۔“ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُوكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حج صرف اس شخص پر فرض ہے جو طاقت رکھتا ہو یعنی گھر سے روانہ ہونے سے لے کر واپسی تک کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو۔ اس میں کھانے پینے کے اخراجات بھی شامل ہیں اور سواری کا خرچ یعنی کرایہ وغیرہ بھی۔ ② نبی اکرم ﷺ اپنی مرضی سے کسی کام کو فرض یا حرام قرار نہیں دیتے تھے تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کرنا ان کے شوق عبادت کو ظاہر کرتا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو صحابہ کی کسی نیکی سے محبت اور اس کا شوق اس قدر پسند آجائے کہ اس کا حکم نازل ہو جائے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سوالات سے منع فرما دیا گیا تھا تاکہ کوئی ایسا حکم نازل نہ ہو جائے جو بعد والوں کے لیے مشقت کا باعث ہو۔ ③ اسلامی شریعت کے احکام آسان اور قابل عمل ہیں لہذا ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا عہدہ کی باعث ہے۔ ④ حج زندگی میں ایک ہی بار ادا کرنا فرض ہے۔ دوسرا حج نفل ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے یا غلامی کی حالت

۲۸۸۴- [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء كم فرض الحج، ح: ۸۱۴، ۳۰۵۵ من حديث منصور به، وقال: "حسن غريب" \* عبد الأعلى تقدم، ح: ۱۵۵۴، وأبو البخترى سعيد بن فيروز لم يسمع من علي رضي الله عنه كما قال البزار وغيره، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۳۳۷ وغيره، من غير ذكر الآيات، والله أعلم.



۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

میں حج کیا ہے تو اس کا یہ حج نفل ہوگا۔ بالغ ہونے کے بعد یا آزادی ملنے پر اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج ادا کرنا فرض ہوگا۔

۲۸۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو وہ فرض ہو جاتا اور اگر وہ فرض ہو جاتا تو تم اسے (پابندی سے) ادا نہ کر سکتے اور اگر تم اسے پابندی سے ادا نہ کرتے تو تمہیں عذاب ہوتا۔“

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: «وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا عَذَبْتُمْ».

🌞 فائدہ: فرض کا ترک عذاب کا باعث ہے۔

۲۸۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال (ادا کرنا فرض) ہے یا (زندگی میں) ایک ہی بار؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ ایک ہی بار (فرض ہے)۔“ پھر جسے طاقت ہو تو وہ نفل حج ادا کر لے۔“

۲۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ [هَارُونَ] أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ، أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: «بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنْ اسْتَطَاعَ، فَتَطَوَّعَ».

236

باب ۳۔ حج اور عمرے کی فضیلت

(المعجم ۳) - بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(التحفة ۳)

۲۸۸۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

۲۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۸۸۵۔ [صحیح] وصححه البوصيري \* الأعمش عنن، تقدم، ح: ۱۷۸، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر الحديث السابق.

۲۸۸۶۔ [صحیح] أخرجه أبوداود، المناسك، باب فرض الحج، ح: ۱۷۲۱ من حديث يزيد \* سفيان بن حسين تابعه محمد بن أبي حفصة وعبد الجليل بن حميد وغيرهما، والزهري عنن، تقدم، ح: ۷۰۷، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديثين السابقين.

۲۸۸۷۔ [صحیح] أخرجه الحميدي، ح: ۱۷ عن سفيان بن عيينة به، وضعفه البوصيري لضعف عاصم بن عبد الله،

۲۵۔ ابواب المناسک..... حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَإِنَّ الْمُتَابِعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ».

نے فرمایا: ”حج اور عمرے مسلسل کرتے رہا کرو کیونکہ انھیں پے در پے ادا کرنا مفلسی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھی لوہے کے ٹیل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَسْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے محمد بن بشر کے واسطے سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حج و عمرے پے در پے ادا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کیا جائے تو اس کے بعد عمرہ بھی کیا جائے۔ اور اگر عمرے کا موقع مل جائے تو کوشش کی جائے کہ حج بھی ادا کر لیا جائے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حج اور عمرہ بار بار ادا کیا جائے۔ جب بھی حج کا موقع ملے حج کر لیا جائے اور جب عمرے کا موقع ملے عمرہ کر لیا جائے۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ حج و عمرہ کا خرچ بھی اللہ کی راہ میں ہے اس لیے اس سے بھی مال میں اضافہ ہوتا ہے اور فقر و فاقہ سے نجات ملتی ہے۔ ③ حج اسلام کا بنیادی رکن ہے اور عمرہ بھی ایک قسم کا حج ہی ہے اس لیے اسے ”حج اصغر“ (چھوٹا حج) بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اور یہ بہت سے گناہوں سے معافی کا باعث بنتے ہیں۔

۲۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ،

۲۸۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور

۹۰۷، ولكن لحديثه شواهد، منها حديث ابن مسعود، أخرجه الترمذي، ح: ۸۱۰، وقال: ”حسن صحيح غريب“، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۱۲، وابن حبان، ح: ۳۶۸۵، وحديث ابن عباس، أخرجه النسائي، ح: ۲۶۳۱ بإسناد حسن.

۲۸۸۸۔ أخرجه البخاري، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ح: ۱۷۷۳، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح: ۱۳۴۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۴۶/۱.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ”حج مبرور“ سے مراد وہ حج ہے جس میں ہر قسم کی لڑائی جھگڑے اور گناہوں سے پرہیز کی پوری کوشش کی جائے اس لیے اس لفظ کا ترجمہ ”مقبول حج“ بھی کیا جاتا ہے۔ ② عمرے سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ③ احادیث میں بہت سی نیکیوں کے بارے میں مذکور ہے کہ ان سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا دار و مدار نیکیوں کو سنت کے مطابق ادا کرنے اور خلوص قلب پر ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات نیکی میں ایسی کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے ثواب میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ ایسی نیکی اتنے گناہوں کی معافی کا باعث نہیں بن سکتی جتنے گناہ صحیح نیکی سے معاف ہوتے ہیں۔



۲۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۸۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعِرٍ وَ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس گھر (کعبہ شریف) کا حج کرے اور (حج کے دوران میں) بے ہودہ گوئی نہ کرے اور گناہ نہ کرے وہ واپس آتا ہے تو اس طرح (گناہوں سے پاک) ہوتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہوئے وقت تھا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بے ہودہ گوئی سے مراد فحش کلمات یا فحش حرکات ہیں۔ حج کے سفر میں جب خاندان اپنی بیوی سے بے تکلفی والی ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا جو عام حالات میں اس کے لیے جائز ہے تو اجنبی عورت کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنا اس کے لیے کیوں کر جائز ہوگا؟ ② احرام کھولنے کے بعد مرد کے لیے بیوی کے ساتھ اختلاط جائز ہو جاتا ہے۔ ③ انسان گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے اور بالغ ہونے تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔ یہود و نصاریٰ کا یہ عقیدہ غلط ہے کہ انسان گناہ گار پیدا ہوتا ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ باب: ۳۔ کجاوے پر سوار ہو کر حج کرنا

(التحفة ۴)

۲۸۸۹۔ أخرجه البخاري، المحصر وجزاء الصيد، باب قول الله عزوجل: "ولا فسوق ولا جدال في الحج"، ح: ۱۸۲۰ من حديث سفیان، ومسلم، الحج، باب فضل الحج والعمرة، ح: ۱۳۵۰ عن ابن أبي شيبة من حديث منصور به.

۲۵- أبواب المناسك

حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان

۲۸۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک پرانے کجاوے پر اور ایک ایسی (معمولی) چادر اوڑھ کر حج ادا کیا جس کی قیمت چار درہم تھی یا چار درہم کے برابر بھی نہ تھی۔ اور فرمایا: ”اے اللہ! حج (کے فرض کی ادائیگی مقصود) ہے دکھلاؤ اور شہرت (مقصود) نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کے سفر میں ضروری سامان کا استعمال درست ہے مثلاً: اونٹ پر کجاوہ رکھ کر سفر کیا جاسکتا ہے اسی طرح بس اور جہاز کا سفر درست ہے کیونکہ یہ ایک ضرورت ہے اس سے عیش و عشرت مقصود نہیں ② رسول اللہ ﷺ نے معمولی قسم کا لباس پہنا اور معمولی سواری پر سفر کیا تاکہ زیب و زینت کا اظہار نہ ہو۔ ③ عیدین اور جمعہ میں زیب و زینت کا اظہار درست ہے لیکن حج و عمرہ کے سفر میں زیادہ سے زیادہ سادگی اختیار کرنا مناسب ہے۔ ④ نیکی کے عمل میں اخلاص کو زیادہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

239

۲۸۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَزِيدُ بْنُ خَلْفٍ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم مکہ کے اور مدینے کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک وادی سے گزرے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سی وادی ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ وادی اَزْرَق ہے۔ آپ نے فرمایا: ”گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔“ آپ نے ان کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں کچھ فرمایا (جو راوی حدیث) داؤد (بن ابی ہند) کو یاد نہیں رہا۔ ”انھوں

۲۸۹۱- [حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۰۶/۴ عن وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبان تقدم، ح: ۱۰۸۰ \* والربيع بن صبيح صدوق سيء الحفظ، وكان عابداً مجاهداً (تقريب) وضعفه السيوطي في الجامع الصغير (فيض القدير: ۱۸۲/۲، ح: ۱۵۳۴) وله شواهد، منها ما أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۲۶۲/۴، ح: ۲۸۳۶ \* فيه سعيد بن بشير القرشي المصري، وعبد الله بن حكيم الكنانى جهلها أبو حاتم، ووثقهما ابن خزيمة. ۲۸۹۱- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السموات وفرض الصلوات، ح: ۱۶۶ من حديث ابن أبي عدي به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حاجی کی دعا کی فضیلت

نے کانون میں انگلیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ اللہ سے بلند آواز سے فریاد کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔“ صحابی نے فرمایا: پھر ہم نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ ایک گھائی تک پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کون سی گھائی ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہر شئی یا لغت کی گھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں گویا یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ اُون کا جہاد اڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی ری کی ہے اور وہ لبیک پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔“

بِالتَّائِبَةِ. مَارًا بِهَذَا الْوَادِي» قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَبْتَةٍ. فَقَالَ: «أَيُّ نَبْتَةٍ هَذِهِ؟» قَالُوا: نَبْتَةٌ هَرَشِي أَوْ لَقَبَتْ. قَالَ: «تَحَاَنِي أَنْظُرْ إِلَى يُونُسَ، عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ. وَخِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ، مَارًا بِهَذَا الْوَادِي، مُلْبِيًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① بنی اسرائیل کے انبیائے کرام علیہم السلام بھی کعبہ شریف کا حج کرتے تھے اگرچہ ان کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی وحی کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ گزشتہ واقعات آپ کو اس انداز سے دکھائے جاتے تھے گویا کہ وہ ابھی واقع ہو رہے ہیں اس طرح ماضی کے واقعات یا جنت اور جہنم کے حالات سے نبی ﷺ اس طرح واقف ہو جاتے تھے جس طرح کوئی شخص چشم دید واقعات کو جانتا اور یاد رکھتا ہے۔ ③ لبیک بلند آواز سے پکارنا مستحب ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۲ تا ۲۹۲۳) ④ مرد کو احرام کی حالت میں سلا ہوا لباس پہننا منع ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۲۹) ممکن ہے حضرت یونس علیہ السلام کی شریعت میں اس کی اجازت ہو اس لیے انھوں نے اونٹنی چبہ پہنا ہوا ہو۔

باب: ۵۔ حاجی کی دعا کی فضیلت

(المعجم ۵) - بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

(التحفة ۵)

۲۸۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ۲۸۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ملاقاتی (اور مہمان) ہیں۔ اگر وہ اللہ سے دعا

۲۸۹۲۔ [مسن] أخرجه البيهقي ۲۶۲/۵ من حديث إبراهيم بن المنذر به، وقال: "صالح بن عبدالله منكر الحديث"، وذاك البوصيري: "لهذا إسناد ضعيف" \* صالح بن عبدالله قال فيه البخاري: "منكر الحديث"، وله شاهد حسن، انظر الحديث الآتي.

حاجی کی دعا کی فضیلت

۲۵۔ أبواب المناسك

ابْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْحُجَّاجُ وَالْعُمَرَاءُ وَقَدْ أَجَابَهُمْ، وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ».

کریں تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ بخشش مانگیں تو انھیں بخش دیتا ہے۔“

۲۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَقَدْ دَعَاَهُمْ فَأَجَابُوهُ. وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ».

۲۸۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد) حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے دے دیا۔“

🌟 فائدہ: یہ تین سفر بہت افضل ہیں کیونکہ ان افراد نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں سفر کی مشقت برداشت کی ہے اپنا ذاتی مقصد پیش نظر نہیں اس لیے اللہ بھی ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

۲۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، [عَنْ عُمَرَ] أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ. فَأَذِنَ لَهُ، وَقَالَ لَهُ: «يَا أَخِي! أَشْرِكُنَا فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِكَ، وَلَا تَنْتَسَنَا».

۲۸۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو نبی ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: ”بھائی! اپنی کسی دعائیں ہمیں بھی شریک کر لینا اور (دعائیں) ہمیں نہ بھلانا۔“

۲۸۹۳۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۴۲۲/۱۳، ح: ۱۳۵۵۶ من حديث عمران به، وحسنه البوصيري، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۹۶۴، وله شاهد حسن عند النسائي: ۱۱۳/۵، ۱۶/۶، وصححه ابن خزيمة: ۱۳۰/۴، ح: ۲۵۱۱، وابن حبان، ح: ۹۶۵، والحاكم: ۴۴۱/۱، والذهبي.

۲۸۹۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۹)، ح: ۳۵۶۲ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ۹۰۷، لعلته، وهو في نيل المفقود، ح: ۱۴۹۸ من حديث عاصم به.

۲۵۔ ابواب الصنائع

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: وَكَانَتْ نَحْتُهُ ابْنَةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَقَالَتْ لَهُ: تُرِيدُ الْحَجَّ، الْعَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ. فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «دَعْوَةُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤْمِنُ عَلَى دُعَائِهِ. كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ [بِمِثْلِهِ]» قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ. فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ.



حج واجب ہونے کی شرائط کا بیان

۲۸۹۵۔ حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ان (صفوان) کے نکاح میں تھیں۔ وہ ان کے ہاں آئے تو ام درداء رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (گھر میں) نہ ملے۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کا اس سال حج کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تو ہمارے لیے بھی دعا خیر کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”آدمی کی اپنے بھائی کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں کی ہوئی دعا مقبول ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ جب بھی وہ اس (غیر موجود بھائی) کے حق میں دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی یہی کچھ نصیب ہو۔“ انھوں نے فرمایا: پھر میں بازار گیا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی تو انھوں نے بھی مجھے نبی ﷺ کا یہی فرمان سنایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حج یا عمرے کے لیے جانے والوں سے دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔ ② افضل

مقامات پر دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ③ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا بہت ثواب کا کام ہے اور اللہ کی رحمت و برکت کا باعث ہے۔ ④ فرشتوں کا دعا کرنا قبولیت کا اشارہ ہے کیونکہ فرشتے اللہ کے حکم ہی سے دعا کرتے ہیں۔ ⑤ افضل شخص اپنے سے کم درجے کے آدمی سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔ ⑥ اپنے سے افضل آدمی کے حق میں دعا کرنا درست ہے۔ ⑦ جن اوقات و مقامات میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے ان میں اپنے لیے بزرگوں کے لیے دوستوں اور عزیزوں کے لیے دعا کرنی چاہیے اگرچہ انھوں نے دعا کرنے کو نہ بھی کہا ہو۔

باب: ۶۔ حج کی اوائلی کب

(المعجم ۶) - بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

واجب ہو جاتی ہے؟

(التحفة ۶)

۲۸۹۵۔ آخر جہ مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب، ح: ۲۷۳۳ عن ابن ابی شیبہ بہ.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... حج واجب ہونے کی شرائط کا بیان

۲۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ . ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : «الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «الشَّعِثُ النَّفْلُ» وَقَامَ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْحَجُّ ؟ قَالَ : «الْحَجُّ وَالنَّجْعُ» .

۲۸۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شخص اٹھ کر نبی ﷺ کے قریب گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے حج واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سفر خرچ اور سواری سے۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پراگندہ بالوں والا سادہ لباس والا۔“ ایک اور شخص نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ”آواز بلند کرنا اور خون بہانا۔“

243

قَالَ وَكِيعٌ : يَعْنِي بِالنَّجْعِ الْمَجِيعَ بِالتَّلْبِيَةِ .  
وَالنَّجْعُ نَحْرُ الْبُذْنِ .

امام وکیع نے فرمایا: آواز سے مراد بلند آواز سے لیک پکارتا ہے اور خون بہانے سے مراد اونٹ قربان کرنا ہے۔

🕌 فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لیک بلند آواز سے نہاد اور قربانی کرنا حج کے اہم اعمال ہیں۔ لیک سے بندے کی عبودیت اور قلیل حکم کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے اور قربانی سے اللہ کی راہ میں تن من و دھن قربان کر دینے کا جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔

۲۸۹۷۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ

۲۸۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَنْ

۲۸۹۶۔ [ضعیف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في إيجاب الحج بالزاد والراحلة، ح: ۸۱۳ من حديث وكيع به، وقال: "حسن" \* إبراهيم بن يزيد الخوزي تقدم، ح: ۱۵۲۱، فالحديث ضعيف من أجله، وله طرق عن أنس، وعائشة وغيرهما، وأسانيدها ضعيفة، وانظر الحديث الآتي.

۲۸۹۷۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، وفيه ثلاث علل \* سويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، عمر بن عطاء بن وراز ضعيف (تقريب)، هشام بن سليمان مقبول (تقريب) ورواه سعيد بن عبد الرحمن المخزومي عن هشام بن سليمان، وعبد المجيد عن ابن جريج: أخبرني عمر بن عطاء عن عكرمة عن ابن عباس بن موقوفاً، وإسناده ضعيف موقوف (انظر حق: ۳۳۱ / ۴ وغيره).



۲۵۔ أبواب المناسك

جُرَيْجٌ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَيْضاً عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ يَغْنِي قَوْلُهُ: ﴿مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾»

عمران: ۹۷.]

(المعجم ۷) - بَابُ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

(التحفة ۷)

۲۸۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصَاعِدًا، إِلَّا مَعَ أَبِيهَا أَوْ أَخِيهَا أَوْ ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ».



۲۸۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ لَهَا ذُو حُرْمَةٍ».

عورت کے حج پر جانے سے متعلق احکام و مسائل

اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا» جس کو بیت اللہ تک راستہ طے کرنے کی طاقت ہو۔“ کی وضاحت میں فرمایا: (اس طاقت سے مراد ہے) ”سفر خرچ اور سواری۔“

باب: ۷۔ محرم کے بغیر عورت کا حج

۲۸۹۸- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت تین دن یا زیادہ کا سفر نہ کرے مگر اپنے باپ، بھائی، بیٹے، خاوند یا کسی اور محرم کی معیت میں۔“

۲۸۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے ایک دن کا سفر کرنا حلال نہیں جب کہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① عورت کو خاوند یا محرم کے بغیر طویل سفر نہیں کرنا چاہیے۔ ② چھوٹا سفر جیسے قریب کے گاؤں میں جانا یا شہر کے ایک محلے سے دوسرے محلے میں جانا بغیر محرم کے جائز ہے بشرطیکہ کسی قسم کے فتنے

۲۸۹۸- أخرجه مسلم، الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره، ح: ۱۳۴۰ من حديث وكيعة.

۲۸۹۹- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳۶/۲، ومسلم، ح: ۱۳۳۹/۲۱ من حديث مالك عن سعيد المقبري، به، أخرجه البخاري، ح: ۱۰۸۸، ومسلم، ح: ۱۳۳۹ وغيرهما من حديث ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة به (تحفة الأشراف: ۳۰۹/۱۰).

۲۵۔ أبواب المناسك عورت کے حج پر جانے سے متعلق احکام و مسائل

وغیرہ کا کوئی خطرہ موجود نہ ہو پھر بھی بہتر یہی ہے کہ محرم ساتھ ہو۔ ⑤ اس پابندی کا مقصد عورت کی عفت و عصمت اور عزت و حرمت کی حفاظت ہے۔ ⑥ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو خواہ یہ رشتہ نسب سے ہو یا رضاعت سے یا مصاہرت سے۔ ان رشتوں کی تفصیل کتاب النکاح، باب: ۳۳ میں بیان ہو چکی ہے۔

۲۹۰۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَكْتَبُ فِي عَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا. وَأَمْرَأَتِي حَاجَةٌ. قَالَ: «فَارْجِعْ مَعَهَا».

۲۹۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے اور میری عورت حج کے لیے روانہ ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ چلا جا۔“

فوائد و مسائل: ① سفر میں محرم کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اس عذر کی وجہ سے جہاد میں نہ جانے کی اجازت مل گئی۔ ② حج کے سفر میں اگر عورت کا کوئی محرم ساتھ جانے والا نہ ہو یا محرم موجود ہو لیکن وہ حج کا خرچ برداشت نہ کر سکتا ہو اور نہ عورت ہی اس کا خرچ برداشت کر سکتی ہو تو عورت پر حج فرض نہیں رہے گا کیونکہ استطاعت حاصل نہیں رہی۔ ③ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر دوسری عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ جاری ہوں تو ان کے قافلے کے ساتھ وہ عورت بھی جا سکتی ہے جس کا محرم نہیں یا اس کے محرم کو سفر حج کی طاقت نہیں کیونکہ اس صورت میں عورت کی عزت و عصمت کے لیے وہ خطرات بالعموم نہیں رہتے جن کے پیش نظر عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے روکا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۸) - بَابُ: أَلْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاءِ

(التحفة ۸)

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ:

۲۹۰۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“

۲۹۰۰۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب كتابة الإمام الناس، ح: ۳۰۶۱ من حديث ابن جريج به.

۲۹۰۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب فضل الحج المبرور، ح: ۱۵۲۰ وغيره من حديث حبيب به.

### جج بدل سے متعلق احکام و مسائل

قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ. عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالٌ فِيهِ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① جہاد و قتال عورتوں پر فرض نہیں۔ ② عورتوں کے لیے حج اور عمرے کی اتنی اہمیت ہے جتنی مردوں کے لیے جہاد کی۔ ③ حج و عمرہ کو عورتوں کا جہاد اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اس میں بھی اللہ کی رضا کے لیے سفر کی مشقت برداشت کی جاتی ہے مال خرچ کیا جاتا ہے اور کئی طرح کی مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

۲۹۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۰۲- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ  
الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَجُّ جِهَادٌ  
كُلُّ ضَعِيفٍ».

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے بعض معذوروں کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت دی ہے۔ ارشاد ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ﴾ (التوبة: ۹۱) ”ضعیفوں، بیماروں اور ان (ناداروں) پر کوئی حرج نہیں جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔“ اسی طرح عورتوں اور بچوں پر بھی جہاد فرض نہیں۔ ② عورتیں بچے اور بوڑھے جو جہاد نہیں کر سکتے اسی طرح نابینا اور لنگڑا وغیرہ ان سب کا بھی حکم ہے۔ ③ ایسے معذوروں کے لیے قرب الہی اور عظیم ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ حج اور عمرہ ہے۔ ان لوگوں کے لیے یہی مشقت جہاد کے برابر ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ      باب: ۹- فوت شدہ کی طرف

سے حج کرنا

(التحفة ٩)

۲۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ۲۹۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

٢٩٠٢- [صحيح] أخرجه أحمد: ٦/ ٢٩٤ عن وكيع به، وضعفه البوصيري من أجل الانقطاع بين أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين الباقر، وأم سلمة رضي الله عنهما، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه النسائي: ١١٣/ ٥، ١١٤، مناسك الحج، فضل الحج، ج: ٢٦٢٧ بإسناد صحيح عن أبي هريرة بلفظ: "جهاد الكبير والصغير والضعيف والمرأة الحج والعمرة".

٢٩٠٣- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحج، باب الرجل يحج عن غيره، ح: ١٨١١ من حديث عبدة به،

۲۵۔ ابواب المناسک ..... ج بدل سے متعلق احکام و مسائل

نَعْمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ [عِزَّةَ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شُبْرُمَةُ؟» قَالَ: قَرِيبٌ لِي. قَالَ: «هَلْ حَاجَبَتْ قُطٌّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاجْعَلْ هَلْهِ عَنْ نَفْسِكَ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے سنا: شبرمہ کی طرف سے لبیک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شبرمہ کون ہے؟“ اس نے کہا: میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے (پہلے) کبھی حج کیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اپنی طرف سے کر پھر (بعد میں) شبرمہ کی طرف سے کرنا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ محققین کی اس تفصیلی گفتگو سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغلیل للألبانی، رقم: ۹۹۳؛ وصحیح ابن حبان (موارد الظمان) بتحقیق حسین سلیم أسد الدارانی، حدیث: ۹۶۲؛ وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۲۹۰۳) اس سے معلوم ہوا ہے کہ حج بدل جائز ہے۔ ② بوقت ضرورت حج بدل کسی بھی انسان کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔ ہاں! البتہ اگر کوئی شخص حالت شرک میں مرا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔ ③ حج بدل کے لیے یہ شرط ہے کہ حج کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ ④ عمرے کا بھی یہی حکم ہے۔ ⑤ حج بدل میں لبیک کہتے وقت اس شخص کا نام لینا چاہیے جس کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہے۔

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتْبَانَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ،

۲۹۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا

🔗 وصحہ ابن خزيمة، ح: ۳۰۳۹، وابن حبان، ح: ۹۶۲، والبيهقي: ۳۳۶/۴، والسند معلن بتعنة ابن أبي عروبة تقدم، ح: ۴۲۹ \* وشيخه قتادة تقدم، ح: ۱۷۵.

۲۹۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۴۵/۱۲، ح: ۱۳۰۰۹ من حديث عبد الرزاق به، ونفرد به فيما نعلم \* وشيخه الثوري تقدم، ح: ۱۶۲ من كبار المدلسين، ولم نجد تصريح سماعه، وقال بعض العلماء في هذا الحديث: لهذا لفظ منكر لا تشبهه ألفاظ النبي ﷺ أن يأمر بما لا يدري هل ينفع أم لا ينفع، ومع ذلك صححه البوصيري.

۲۵۔ ابواب المناسک... حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هُوَ؟ نَبِيُّ ﷺ نِي فرمایا: ”ہاں“ اپنے والد کی طرف جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَحُجُّ عَنْ أَبِي؟ قَالَ: «نَعَمْ. حُجَّ عَنْ أَبِيكَ. فَإِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَيْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا»۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو بھی ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور دلائل کی رو سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا والدین کی طرف سے حج و عمرہ کرنا درست ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا صحیح عقیدے پر فوت ہو چکے ہوں۔ ② والدین کے بہت احسانات ہوتے ہیں اس لیے ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن سے انھیں فائدہ پہنچے یا کم از کم ایسے اعمال سے ضرور احتساب کیا جائے جو ان کے ساتھ برائی شمار ہوں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر اپنے ماں باپ کے لیے گالی کا سبب بننے والا ایسے ہی ہے گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ (صحیح البخاری، الأدب، باب لا یسب الرجل والدیہ، حدیث: ۵۹۴۳)



۲۹۰۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَوَّثِ بْنِ حُصَيْنٍ - رَجُلٍ مِنَ الْفُرَجِ - أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حَاجَةٍ كَانَتْ عَلَى أَبِيهِ. مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ» وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَكَذَلِكَ الصَّيَّامُ فِي النَّذْرِ، يُقْضَى عَنْهُ»۔

۲۹۰۵۔ حضرت ابو عوث بن حصین رضی اللہ عنہما جو مقام فرج کے رہنے والے تھے ان سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کے والد کے ذمے حج تھا اور وہ حج کیے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ”نذر کے روزوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کی طرف سے ادا کیے جائیں۔“

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کرنا جب اسے (خود) کرنے کی طاقت نہ ہو

۲۹۰۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۳۵/۴ من طريق شعيب بن زريق عن عطاء الخراساني به، وقال: "إسناده ضعيف"، وضعفه البوصيري، والمسقلاني (تلخيص: ۲۲۵/۲) قلت: عطاء لم يسمع من أبي العوثر رضي الله عنه كما في التقريب وغيره.

حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

۲۹۰۶- حضرت ابو زینر عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج اور عمرہ کر سکتے ہیں اور نہ سواری پر سوار ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔“

۲۹۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الطَّعْنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتِمِرْ».

🌞 نوادہ و مسائل: ① اگر انتہائی بوڑھے آدمی کے پاس سفر خرچ وغیرہ مہیا ہو تو اس پر بھی حج فرض ہو جاتا ہے۔ ② جو شخص بوڑھا پکے کی وجہ سے سفر نہ کر سکتا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا چاہیے۔ ③ عمرے میں بھی نیا بت درست ہے۔

۲۹۰۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صاحب بوڑھے ہیں۔ وہ انتہائی بوڑھے ہو چکے ہیں اور حج کا جو فرض اللہ کی طرف سے بندوں پر عائد ہوتا ہے وہ ان پر بھی لازم ہو گیا ہے اور وہ (خود) اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر میں ان کی طرف سے یہ فرض ادا کر دوں تو کیا ان کی طرف سے کافی ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۲۹۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ عُثْمَانَ الثُّعْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَيْبَعَةَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَنْتِفٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ

۲۹۰۶- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب منه، ح: ۹۳۰ من حديث وكيع به وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۴۰، وابن حبان، ح: ۹۶۱، والحاكم على شرط الشيخين: ۴۸۱/۱، ووافقه الذهبي، وقواه أحمد بن حنبل رحمه الله.

۲۹۰۷- [صحيح] أخرجه الطبراني ۳۷۴/۱۰، ح: ۱۰۷۴۸ من حديث محمد بن عثمان به، وهو إسناده حسن، وفيه علة غير قاذحة، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث سليمان بن يسار عن ابن عباس به نحوه (تحفة الأشراف: ۴۶۶/۳، ح: ۵۶۷۰).

۲۵- أبواب المناسك

كَبِيرٌ، قَدْ أَفْتَدَ وَأَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، وَلَا يَسْتَطِيعُ آدَاءُهَا. فَهَلْ يُجْزَى عَنْهُ أَنْ أَوْذِيَهَا عَنْهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ».

حج بدل سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۰۸- حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والد پر حج فرض ہو گیا ہے۔ وہ حج نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ انھیں سواری پر باندھ دیا جائے۔ نبی ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔“

۲۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحُجَّ إِلَّا مُعْتَرِضًا. فَصَمَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ».

۲۹۰۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قربانی کے دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (اونٹنی پر) سوار تھے۔ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! اللہ نے بندوں پر حج کا جو فریضہ عائد کیا ہے وہ میرے والد پر اس حال میں لازم ہوا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں سواری نہیں ہو سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتیں (اسی طرح اللہ کا قرض بھی ادا کرو)۔“

۲۹۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُخِيهِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِدَاةَ النَّحْرِ: فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ! فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَصَّيْتِهِ».



۲۹۰۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۲۶/۴، ح: ۳۵۴۹ من حديث أبي خالد الأحمر به، وضعفه البوصيري من أجل محمد بن كريب لأنه ضعيف كما في التقریب وغيره.

۲۹۰۹- أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الرحلة، ح: ۱۸۵۴، ۱۸۵۳، ومسلم، الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهما، أول للموت، ح: ۱۳۳۵ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... بچے کے حج سے متعلق احکام ومسائل

(المعجم ۱۱) - بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

(التحفة ۱۱)

۲۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، قَالَا: [حَدَّثَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فِي حَجَّةٍ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْهَذَا  
حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ. وَلَكِ أَجْرٌ».

نوافل ومسائل: ① نابالغ بچے کا حج بھی ہو جاتا ہے لیکن وہ فحلی حج ہوتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد اگر طاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ ② بچے کے والدین یا سرپرست کو اس لیے ثواب ہوتا ہے کہ وہ بچے کو حج کی تربیت دیتے ہیں اور اسے ساتھ لے جانے کی مشقت برداشت کرتے ہیں نیز اس کی طرف سے رسی اور قربانی وغیرہ کے اعمال انجام دیتے ہیں اسی طرح طواف اور سعی میں بعض اوقات بچے کو اٹھا کر طواف اور سعی کراتے ہیں تاہم اس صورت میں وہ طواف اور سعی بچے کی طرف سے ہوتی ہے اٹھانے والے کو اپنا طواف اور سعی الگ سے کرنی چاہیے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ النِّسَاءِ وَالْحَائِضِ

تُهْلُ بِالْحَجِّ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲۔ نفاس اور حیض والی عورت کا احرام حج

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ: نَفَسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ،

۲۹۱۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مقام شجرہ (ذوالحلیفہ کے مقام) پر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انھیں غسل کرنے

۲۹۱۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في حج الصبي، ح: ۹۲۴ عن محمد بن طريف، وقال: 'غريب'.

۲۹۱۱۔ أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرام النساء واستحباب اغتسالها للإحرام، وكذا الحائض، ح: ۱۲۰۹ عن عثمان بن أبي شيبة، به.



۲۵۔ أبواب المناسك نفاس اور حیض والی عورت کے احرام سے متعلق احکام و مسائل

بِالشَّجَرَةِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ وَأَحْرَامَ بَانَدِ هُنَّ كَالْعَمِّ دِينَ۔  
يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مقام شجرہ سے مراد ذوالحلیفہ ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اس جگہ کو الشجرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہاں پر ایک درخت تھا۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں اس مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تھی۔ ② حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا حضرت اسماء کے، جناب علی رضی اللہ عنہ کے نکاح کرنے کے بعد انہی کے زیر تربیت اور زیر پرورش رہا، بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مصر کا والی بھی بنایا تھا۔ ③ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی مادری بہن ہیں۔ پہلے یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جنگ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ان کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔ ④ حیض اور نفاس والی عورت بھی میقات سے احرام باندھے گی نیز احرام کے موقع پر حیض اور نفاس والی عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے۔

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَعَهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. فَقُلِدَتْ، بِالشَّجَرَةِ، مُحَمَّدَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ. فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ. إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

۲۹۱۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ مقام شجرہ (ذوالحلیفہ) پر ان کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ انہیں (اسماء رضی اللہ عنہا کو) حکم دیں کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں، پھر وہ سب کام کریں جو حاجی کرتا ہے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حیض و نفاس حج کی ادائیگی سے مانع نہیں۔ ② حیض و نفاس کی صورت میں بیت اللہ کا

۲۹۱۲۔ [مسند صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الغسل للإهلال، ح: ۲۶۶۵ من حديث خالد بن، وصححه ابن خزيمة ۴/ ۱۶۷، ۱۶۸، ح: ۲۶۶۰، وللحديث طرق أخرى.

۲۵- أبواب المناسك ..... میقات سے متعلق احکام و مسائل

طواف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کعبہ شریف مسجد کے اندر واقع ہے اور حیض و نفاس کے دوران میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔

۲۹۱۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انھوں نے (مسئلہ معلوم کرنے کے لیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا (کہ اب کیا کروں؟) آپ نے انھیں حکم دیا کہ غسل کریں اور ایک کپڑے کو لنگھٹ کی طرح باندھ لیں اور لہیک پکاریں (احرام باندھ لیں۔)

۲۹۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَفَسْتُ أَشْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَقْرِ بِثَوْبٍ وَتُهْلَ.

🌞 فائدہ: کپڑا باندھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ دوسرے کپڑوں کو خون نہ لگے اور پریشانی نہ ہو۔

باب: ۱۳- آفاقی لوگوں کے میقات

(المعجم ۱۳) - بَابُ مَوَاقِيتِ أَهْلِ الْأَقَاقِ (التحفة ۱۳)

۲۹۱۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینے والے ذو الحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں اور مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔“

۲۹۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحَفَةِ. وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا هَذِهِ الثَّلَاثَةُ، فَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمٍ».

۲۹۱۳- أخرجه مسلم، الحج، باب صحة إحرار النساء واستحباب اغتسالها للإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۰ من حديث جعفر به.

۲۹۱۴- أخرجه البخاري، الحج، باب ميقات أهل المدينة ولا يهلون قبل ذي الحليفة، ح: ۱۵۲۵، ومسلم، الحج، باب مواقيت الحج، ح: ۱۱۸۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/ ۳۳۰.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... اہرام باندھنے کے وقت کا بیان

فوائد ومسائل: ① میقات سے مراد وہ حد ہے جہاں سے حج یا عمرے کی نیت سے آنے والا شخص احرام باندھے بغیر آگے نہیں جاسکتا۔ مکہ آنے والے مختلف راستوں پر ان مقامات کا تعین کر دیا گیا ہے۔ ② آفاقی سے مراد وہ لوگ ہیں جو میقات کی حدود سے باہر دنیا میں کسی بھی مقام پر رہتے ہیں۔ وہ میقات پر پہنچتے ہیں تو احرام باندھتے ہیں۔ ان حدود کے اندر رہنے والے اپنے اپنے گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہوتے ہیں۔

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”مدینے والوں کے لیے احرام کی جگہ ذوالحلیفہ ہے۔ شام والوں کے لیے احرام کی جگہ جحفہ ہے۔ یمن والوں کے لیے احرام کی جگہ یلملم ہے۔ نجد والوں کے لیے احرام کی جگہ قرن ہے۔ مشرق (عراق) والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق ہے۔“ اس کے بعد آپ نے (مشرق کے) افاق کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: ”اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے۔“

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ. وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. وَمَهْلُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عَرْقٍ» ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأَفْقِ، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ».



فوائد ومسائل: ① ذوالحلیفہ کو آج کل بحر علی یا آبار علی کہتے ہیں۔ جحفہ کا موجودہ نام رابغ ہے۔ یلملم کو السعدیہ کہتے ہیں۔ قرن منازل کو ”السیل“ کہتے ہیں جبکہ ذات عرق کا موجودہ نام الضریئہ ہے۔ میقات سے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے لیے کتاب الحج کا ابتدائیہ دیکھیے۔ ② عراق کی آبادی اس وقت مسلمان ہی نہیں تھی لیکن ان کے لیے میقات مقرر کر دیا گیا کیونکہ مستقبل میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہونے والے تھے۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے اسلام کے لیے دعا کی تاہم اس علاقے کے فتنوں سے بھی متنبہ فرمایا۔ یہ اس علاقے کے نیک لوگوں کے لیے باعث فخر اور مفید اور گمراہ لوگوں کے لیے باعث عار ہے۔

باب: ۱۳۔ احرام کا بیان

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۴)

۲۹۱۵۔ [صحیح] وضعه البوصيري من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، ولكن تابعه ابن جريج عن أبي الزبير بن عدي مسلم، الحج، مواقيت الحج، ح: ۱۸۳، وغيره، ولشطره الأخير: "اللهم أقبل" شواهد عند الترمذي، ح: ۳۹۳۴، وأحمد: ۳۴۲/۳ وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك ... اہرام باندھنے کے وقت کا بیان

۲۹۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں قدم رکھتے اور آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے بیک پکارتے۔

۲۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيُّ: حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْعَرَزِ، وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۹۱۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں درخت کے پاس (ذوالحلیفہ میں) رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے گھٹنوں کے پاس تھا۔ جب وہ آپ کو لے کر پوری طرح کھڑی ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ دونوں کے لیے بیک“ اور یہ جہۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ: قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ ثَعْنَاتِ نَاقَةٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِمَةً، قَالَ: «لَيْتَكُمْ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا» وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں ادا کی پھر صبح تک یہیں قیام فرمایا۔ (سنن أبی داود 'المناسک' باب وقت الاحرام' حدیث: ۱۷۷۳) ② رسول اللہ ﷺ نے کب بیک پکارنا شروع کیا اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے تو جب آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھی اسی مقام پر احرام کی نیت کر لی چنانچہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو حج کا تلبیہ پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ سے یہ بیک سنا اور یاد رکھا (کہ

۲۹۱۶۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الركاب والغرز للداية، ح: ۲۸۶۵، ومسلم، الحج، باب بيان أن الأفضل أن يحرم... الخ، ح: ۱۱۸۷/۲۷ من حديث عبيد الله به.

۲۹۱۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳/ ۲۲۵ من حديث الأوزاعي، ب، واصله الواسطي.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... تلبیہ سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ نے مسجد میں لبیک کی ابتدا کی۔) پھر آپ سوار ہوئے چنانچہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے آپ کو اس وقت (لبیک پکارتے) دیکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جماعت در جماعت آتے تھے انھوں نے اونٹنی کے کھڑے ہونے پر نبی ﷺ کو لبیک پکارتے سنا تو (بعد میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو اس وقت لبیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ آپ بیداء کی بلند سطح پر چڑھے تو لبیک پکارا۔ کچھ لوگوں نے اس وقت آپ کو (لبیک پکارتے) دیکھا تو انھوں نے (بعد میں روایت کرتے ہوئے) کہا کہ نبی ﷺ نے تو اس وقت لبیک پکارنا شروع کیا تھا جب آپ بیداء کی بلند سطح پر پہنچے۔ قسم ہے اللہ کی! آپ نے اپنی نماز کی جگہ (لبیک پکار کر) نیت کر لی تھی پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو (پھر بلند آواز سے) لبیک پکارا پھر جب بیداء کی بلند سطح پر پہنچے تب بھی (بلند آواز سے) لبیک پکارا۔ (سنن أبی داود المناسك، باب فی وقت الإحرام، حدیث: ۱۷۷۰) ۵ رسول اللہ ﷺ کی نیت حج قرآن کی تھی اس لیے آپ نے حج و عمرہ دونوں کا نام لے کر تلبیہ شروع کیا۔ جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہیں تھی انھیں رسول اللہ ﷺ نے عمرے کے بعد احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا۔



باب: ۱۵۔ لبیک پکارنا

(المعجم ۱۵) - بَابُ التَّلْبِيَةِ (التحفة ۱۵)

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۲۹۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ سیکھا۔ آپ کہہ رہے تھے: [لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ! إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ] ”حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں“ امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: [لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ وَ

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ أَبُو أَسَامَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَلَقَّيْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ». قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۹۱۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب التلبية وصفها ووقتها، ح: ۱۱۸۴/۲۰ ب من حديث عبيد الله بن عمر به، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ۱۵۴۹، ومسلم، ح: ۱۱۸۴.

سَعْدُكَ! وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. لَبَّيْكَ! وَالرَّغْبَاءُ  
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ” حاضر ہوں! حاضر ہوں! تیری اطاعت  
کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اور ہر قسم کی خیر تیرے  
ہاتھوں میں ہے۔ میں حاضر ہوں! (دل میں) تیری ہی  
نگاہ میں ہے اور (تیرے ہی لیے) عمل۔“

فوائد ومسائل: ① تلبیہ حج کے عظیم مظاہر میں سے ہے جس سے اللہ کی محبت اس کی لگن اور اس کے لیے ہر  
قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ ② نماز کے بعد سواری پر سوار ہوتے وقت اور  
بلندی پر چڑھتے وقت لبیک کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ③ تمام مسلمانوں کا بیک وقت لبیک پکارتا یہ ظاہر کرتا  
ہے کہ اللہ کے سامنے سب برابر ہیں سب اللہ کی رضا کے طالب ہیں رنگ، نسل، زبان اور علاقے کے امتیازات  
اسلام کے عالمی تعارف کے مقابلے میں سب بچھ ہیں۔ ④ اس میں یہ بھی سبق ہے کہ عام زندگی میں مسلمانوں کو  
اسی طرح اتحاد و اتفاق سے کام لینا چاہیے اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ⑤ تلبیہ میں توحید کا بار بار  
اقرار دل میں عقیدہ توحید کو پختہ کرنے کے لیے ہے۔ ⑥ تلبیہ کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان میں سے جو  
الفاظ چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ کبھی ایک روایت کے مطابق تلبیہ پڑھا جائے اور کبھی  
دوسری حدیث کے مطابق۔



۲۹۱۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: [لَبَّيْكَ!  
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ! لَبَّيْكَ! لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ!  
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ  
لَكَ] ”حاضر ہوں! اے اللہ حاضر ہوں! میں حاضر ہوں“  
تیرا کوئی شریک نہیں! تیرے لیے تیری اور نعمتیں تیری  
ہی ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔“

۲۹۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا  
مُؤَمِّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ  
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ  
قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ  
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ [لَبَّيْكَ] لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ  
لَكَ».

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

۲۹۱۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب: كيف التلبية، ح: ۱۸۱۳ من حديث جعفر بن  
خزيمة، ح: ۲۲۲۶.

۲۹۲۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، كيف التلبية، ح: ۲۷۵۳ من حديث عبد العزيز بن، وصححه  
ابن خزيمة، ۱۷۲/۴، ح: ۲۲۲۳، وابن حبان (موارد)، ح: ۹۷۵، والحاكم على شرط الشيخين: ۴۴، ۴۵۰، ۴۴۹/۱.

۲۵۔ أبواب المناسك

تلبیہ سے متعلق احکام و مسائل

وَعَلَيْهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَّتِهِ: «لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ».

رسول اللہ ﷺ نے اپنے تلبیہ میں فرمایا: [لَبَّيْكَ! إِلَهَ الْحَقِّ، لَبَّيْكَ] ”حاضر ہوں اے سچے معبود! میں حاضر ہوں!“

۲۹۲۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ غَزِيَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُلَبٍّ يَلْبِي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَذْرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا».

۲۹۲۱۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی تلبیہ کہنے والا لبیک پکارتا ہے اس کے دائیں بائیں دونوں طرف زمین کی انتہا تک ہر پتھر درخت اور اینٹ (ہر چیز) لبیک پکارتی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① لبیک پکارنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② بے جان چیزیں بھی لبیک و بد کی تمیز رکھتی ہیں اور نیکی کے کام میں شریک ہوتی ہیں لیکن ان کی تسبیحات اور اذکار جن و انس کے ادراک سے ماورائیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶۔ لبیک بلند آواز سے پکارنا چاہیے

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۹۲۲۔ حضرت حماد بن سائب رحمہ اللہ نے اپنے والد (حضرت سائب بن حماد بن سويد رحمہ اللہ) سے روایت کیا

❧ وواقفه الذهبي.

۲۹۲۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في فضل التلبية والنحر، ح: ۸۲۸ من حديث إسماعيل به \* وإسماعيل تقدم، ح: ۷۵، ۲۳۶۱، وغيرهما، وتابعه عبيدة بن حميد: حدثني عمارة بن غزوة به، وأخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۷۶/۴، ح: ۲۶۳۴، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴۵۱/۱، وواقفه الذهبي.

۲۹۲۲۔ [صحيح] أخرجه النسائي، مسالك الحج، رفع الصوت بالإهلال، ح: ۲۷۵۴ من حديث سفيان به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۹۲۹، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۲۵، ۲۶۲۷، وابن حبان، ح: ۹۷۴، وغيرهما.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... تلبیس سے متعلق احکام و مسائل

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر مجھے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ لبیک بلند آواز سے پکاریں۔“

أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: حَدَّثَهُ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ».

۲۹۲۳۔ حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ لبیک بلند آواز سے پکارا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار (امتیازی اعمال) میں شامل ہے۔“

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ، عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ. فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ».

فائدہ: لبیک بلند آواز سے پکارنا مسنون ہے۔

۲۹۲۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آواز بلند کرنا (لبیک بلند آواز سے کہنا) اور خون بہانا (قربانی کرنا)۔“

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَامِسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الصَّحَّاحِ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ

۲۹۲۳۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹۲/۵ عن وكيع به، وصححه الحاكم: ۱/۴۵۰، وله شاهد عند الحاكم، وإسناده حسن.

۲۹۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في فضل التلبية والنحر، ح: ۸۲۷ من حديث ابن أبي فديك به، وقال: "غريب ... ومحمد بن المنكدر لم يسمع من عبد الرحمن بن يربوع"، وصححه ابن خزيمة: ۴/۱۷۵، ح: ۲۶۳۱، والحاكم: ۱/۴۵۰، ۴۵۱، والذهبي، وللحديث شواهد كلها ضعيفة.



احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالنَّجُّ».

باب: ۱۷- احرام والے کاسائے میں آنا

(المعجم ۱۷) - بَابُ الظَّلَالِ لِلْمُحْرِمِ

(التحفة ۱۷)

۲۹۲۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو احرام والا اللہ کی رضا کے لیے دن بھر دھوپ میں لپیک پکارتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے (جس طرح سورج غروب ہو گیا اس طرح اس کے گناہ ختم ہو گئے)۔ اور وہ اس طرح (گناہوں سے پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسے وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا تھا۔“

۲۹۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُحْرِمٍ يَصُحِّي لِلَّهِ يَوْمَهُ، يُلَبِّي حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ، إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ، فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».



🌞 فائدہ: مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے اس لیے سایہ ہوتے ہوئے محض اپنے آپ کو تکلیف دینے کے لیے دھوپ میں ٹھہرے رہنا کوئی نیکی نہیں۔ ایک صحابی نے دھوپ میں کھڑے رہنے خاموش رہنے اور روزہ رکھنے کی نیت کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے روزہ پورا کرنے کی اجازت دی کھڑے رہنے اور سائے سے پرہیز کرنے کی اجازت نہ دی۔ (صحیح البخاری، الأیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملک وفي معصية، حدیث: ۲۷۰۳) مطلب یہ ہے کہ دھوپ کی بجائے سائے میں ہو جانا احرام کے منافی عمل نہیں۔

باب: ۱۸- احرام باندھتے وقت

(المعجم ۱۸) - بَابُ الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

(التحفة ۱۸)

خوشبو لگانا

۲۹۲۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۲۹۲۵- [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في موضح أوهام الجمع والتفريق: ۱/ ۱۵۹ من حديث عاصم بن عمر به، وهو ضعيف كما في التريب، وضعفه البوصيري من أجله، وأجل عاصم بن عبيد الله تقدم، ح: ۹۰۷. ۲۹۲۶- أخرجه البخاري، الجمع، باب الطيب بعد رمي الجمار والحلق قبل الإفاضة، ح: ۱۷۵۴ من حديث ابن عيينة به.

۲۵۔ أبواب المناسك

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے بھی۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ: أَنَّ نَافَةَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ. وَلِيَحْلِلَهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (میں نے)

قَالَ سُفْيَانُ: بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ.

اپنے ان دونوں ہاتھوں سے (نبی ﷺ کو خوشبو لگائی۔)

۲۹۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۲۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ تُنْظِرُ إِلَى وَبِصْرِ الطَّبِيبِ فِي مَقَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَلْبِئِي.

نے فرمایا: ”گو یا میں رسول اللہ ﷺ کی ماگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ لبیک پکار رہے ہیں۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① امام بخاری نے ”صحیح“ میں حدیث روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس سے خوشبو آ رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ خوشبو کو تین بار دھوئے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب غسل الخلق ثلاث مرات ۱۰۔ باب، حدیث: ۱۵۳۶) اور یہ حدیث بھی روایت کی ہے جو سنن ابن ماجہ کے اس باب کی پہلی حدیث ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الطيب عند الإحرام..... حدیث: ۱۵۳۹) ان دونوں روایات میں یہ زخار خض محسوس ہوتا ہے۔ ان کے درمیان قیاس یہ دی گئی ہے کہ خوشبو دھوئے کا واقعہ پہلے کا ہے اس کے بعد نبی ﷺ کے عمل سے یہ ثابت ہوا کہ احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال جائز ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ دھونے کے حکم والی حدیث ۸ھ کا واقعہ ہے جو مقام جعرانہ میں پیش آیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی ﷺ کو خوشبو لگانے کا واقعہ حجة الوداع کا ہے جو ۱۰ھ میں ادا کیا گیا۔ علاوہ ازیں جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا گیا وہ ”خلوق“ تھی جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور مرد کے لیے زعفران کی خوشبو استعمال کرنا احرام کے علاوہ بھی ممنوع ہے۔ (مفہوم فتح الباری: ۳/۳۹۸) ② دس ذوالحجہ کو ری

۲۹۲۷۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الإحرام في البدن واستحباب به بالمسك... الحج، ح: ۴۱/۱۱۹۰ من حديث وكيع به.

۲۵۔ أبواب المناسك سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حجرات اور سرمنڈانے یا بال جھوٹے کرانے کے بعد احرام کی پابندیاں اٹھ جاتی ہیں۔ صرف ازدواجی تعلقات والی پابندی باقی رہ جاتی ہے اس لیے اس دن طواف کعبہ احرام کی چادروں کے بجائے عام سلعے ہوئے لباس میں کیا جاتا ہے چنانچہ اس طواف سے پہلے خوشبو لگانا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَشْوَبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَرَى وَيِصْنَ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ ثَلَاثَةِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۹۲۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”گو یا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ کو احرام باندھے تین دن ہو چکے ہیں۔“

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ احرام والا کون سے کپڑے پہنے؟

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَّ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخُفَّافَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقُطْعَهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ الْوَرْسُ».

۲۹۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیص، بگڑی، شلوار، برنس اور موزے نہ پہننے الہٰذا اگر کسی کو جوتے دستیاب نہ ہوں تو موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے (تاکہ جوتوں کی طرح بن جائیں)۔ اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنوں جسے زعفران یا ورس لگی ہو۔“

۲۹۲۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، موضع الطيب، ح: ۲۷۰۴ من حديث شريك به \* أبو إسحاق عنن، تقدم، ح: ۴۶ تكميله، ولكن تابعه إبراهيم عند النسائي: ۱۴۰/۵، ح: ۲۷۰۳ وغيره. وللحديث شواهد.

۲۹۲۹۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثياب، ح: ۵۸۰۳، ۱۵۴۲، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم بحج أو عمره لسه وما لا يباح وبينان تحريم الطيب عليه، ح: ۱۱۷۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بخي: ۱/۳۲۴، ۳۲۵، وأبو مصعب: ۱/۴۱۰، ۴۱۱، ح: ۱۰۳۸) نحو المعنى.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... اہرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا يَوْزُسُ أَوْ رَعْفَرَانٍ.

۲۹۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے اہرام والے کو درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اہرام کی حالت میں مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔ ② سلعے ہوئے سے مراد وہ کپڑا ہے جو کسی کرجم کے مطابق بنایا گیا ہو مثلاً قمیص، شلوار بنیان، سویٹر وغیرہ۔ اگر آن سلی چادر چھوٹی ہو اور اس کے ساتھ ویسائی دوسرا ٹکڑا سی لیا جائے تاکہ کرجم کی ضرورت کے مطابق بڑی چادر بن جائے تو اسے سلا ہوا کپڑا شمار نہیں کیا جاتا۔ ③ برنس اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سر کو چھپانے والی چیز بھی ہو جیسے برساتی کوٹ میں ہوتا ہے۔ ④ پٹری اگرچہ سلا ہوا کپڑا نہیں تاہم مرد کے لیے اس کا استعمال بھی ممنوع ہے لہذا ٹوپی کا استعمال بالاولیٰ منع ہوا۔ ⑤ سر پر گھڑی وغیرہ اٹھانا پہننا نہیں کہلاتا لہذا وہ منع نہیں ہوگا۔ ⑥ ”درس“ ایک پودا ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”سنگری ڈنڈیاں“ کیا ہے۔ اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے۔ زعفران اور درس سے رنگے ہوئے کپڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اس لیے اہرام میں ایسے کپڑے کا استعمال منع ہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا أَوْ نَعْلَيْنِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ اگر اہرام باندھنے والے کو تہبند یا جوتے میسر نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن سکتا ہے

۲۹۳۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَحْطُبُ قَالَ:

۲۹۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا آپ نے فرمایا: ”جسے تہبند نہ ملے وہ پا جامہ (یا شلوار) پہن لے۔ اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔“

۲۹۳۰۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۲، ومسلم، الحج، الباب السابق، ح: ۱۱۷۷/۳ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۱/۳۲۵ وأبو مصعب ۱/۴۱۲ ح: ۱۰۴۰).

۲۹۳۱۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب النعال السنية وغيرها، ح: ۵۸۵۳، ۵۸۰۴، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ومسلم، الحج، باب ما يباح للمحرم يحج أو عمرة لبسه وما لا يباح... الخ، ح: ۱۱۷۸ من حديث ابن عيينة به.

۲۵۔ أبواب المناسك

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

هَشَامٌ: عَلَى الْمُنْبِرِ فَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ  
إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ. وَمَنْ لَمْ يَجِدْ  
نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ».

ہشام کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”کپڑا نہ  
ہونے کی صورت میں پا جامہ بھی پہن سکتا ہے۔“

وَقَالَ هَشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: «فَلْيَلْبَسْ  
سَرَاوِيلَ، إِلَّا أَنْ يَفْقِدَ».

۲۹۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے جو تے میسر نہ ہوں وہ  
موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ  
وے (تاکہ جو تے بن جائیں)۔“

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ: حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ،  
وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».



264

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سلاہوا کپڑا پہننا منع ہے البتہ مجبوری کی حالت میں شلوار یا پا جامہ پہننا جائز  
ہے۔ ② احرام کی حالت میں چمڑے کے موزے پہننا بھی جائز نہیں لیکن جس کے پاس جو تے نہ ہوں وہ پہن  
سکتا ہے۔ ③ علامہ البانی رحمہ اللہ اور دیگر سعودی علماء کی رائے یہ ہے کہ اگر جو تے نہ ہونے کی وجہ سے موزے  
پہننے پڑیں تو انھیں کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ کاٹنے کا حکم مدینے میں دیا گیا تھا بعد میں سفر حج کے دوران میں  
نبی ﷺ نے ایسی صورت میں موزے پہننے کی اجازت دی اور کاٹنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس موقع پر بہت سے  
ایسے افراد موجود تھے جنہوں نے مدینے میں رسول اللہ ﷺ سے موزے کاٹنے کا حکم نہیں سنا تھا۔ اگر کاٹنا  
ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت ضرور وضاحت فرما دیتے۔ (فتاویٰ اسلامیہ ۳۱۱/۲ مطبوعہ دارالسلام)

(المعجم ۲۱) - بَابُ التَّوَقُّفِ فِي الْإِحْرَامِ باب ۲۱۔ احرام میں تا مناسب کاموں  
سے اجتناب کرنا چاہیے (التحفة ۲۱)

۲۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۳۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۹۲۹ من حديث نافع، وحديث: ۲۹۳۰ من حديث ابن دينار.

۲۹۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الممحرمة يزدب غلامه، ح: ۱۸۱۸ من حديث ابن  
إدريس به، وصححه ابن حزيمة، ح: ۲۶۷۹، والحاكم، علو شرا مسلم: ۴۵۴/۱، ۴۵۴، ووافقه الذهبي هـ ابن  
إسحاق عن ابن، تقدم، ح: ۱۲۰۹، وبإلفي المسند صحيح.

۲۵۔ ابواب المناسک

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو (آرام کرنے کے لیے) ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی تھی۔ ہمارا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا (سامان سفر والا) اونٹ ایک ہی تھا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ وہ غلام آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے کہا: رات کو گم ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا: صرف ایک اونٹ اور وہ بھی تو نے گم کر دیا؟ اور اسے مارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس محرم کو دیکھیں کیا کر رہے ہیں؟“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُرْجِ، نَزَلْنَا. فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَعَائِشَةُ إِلَى جَنْبِهِ. وَأَنَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ. وَكَانَتْ زَمَلَتُنَا وَزَمَلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً، مَعَ غُلَامٍ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ: فَطَلَعَ الْغُلَامُ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ. فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: أَضَلَّاهُ الْبَارِحَةَ. قَالَ: مَعَكَ بَعِيرٌ وَاحِدٌ، تُضِلُّهُ؟ قَالَ: فَطَلِقَ بَصُرِي. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے لہذا ماتحت غلطی کرے تو اس سے باز پرس کرنا جائز ہے۔ ② بعض اوقات غلطی پر جسمانی سزا بھی دی جاسکتی ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ بہت شدید مارتہ ہو مگر نہ مارا جائے اور غلطی کرنے والے کو بددعا نہ دی جائے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ اب جانے دیجیے۔ ④ بزرگ شخصیت کو غلطی یا خلاف اولیٰ پر تنبیہ کرتے وقت اس کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

باب ۲۲۔ محرم اپنا سر دھوسکتا ہے

((المعجم ۲۲) - بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

((التحفة ۲۲))

۲۹۳۳۔ حضرت عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام ابواء پر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان (ایک مسئلہ میں)

۲۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

۲۹۳۴۔ أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب الاغتسال للمحرم، ح: ۱۸۴۰، ومسلم، الحج، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، ح: ۱۲۰۵ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۲۳/۱، أبو مصعب: ۴۰۹، ۴۰۸/۱، ح: (۱۰۳۲).

احرام سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵۔ ابواب المناسک

عَبَّاسٍ وَالْمِسُورَ بْنِ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. وَقَالَ الْمِسُورُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ.

فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتُرُ بَشُوبَ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُثَيْنٍ. أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ. فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ. ثُمَّ قَالَ لِبِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: أَصْبُبْ. فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ. ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ. فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.



اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ محرم سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ محرم سر نہیں دھو سکتا۔

(حضرت عبداللہ بن حنین نے کہا:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ میں نے انھیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا۔ انھوں نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے سلام کیا تو انھوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے اتنا نیچے کر دیا کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص کو جو (نہانے میں مدد دیتے ہوئے) آپ پر پانی ڈال رہا تھا فرمایا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر (کے بالوں) کو حرکت دی۔ آپ اپنے ہاتھوں کو آگے کی طرف بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے۔ پھر فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی علمی مسئلے میں اختلاف رائے مذموم نہیں بلکہ اپنی رائے کی غلطی واضح ہو جانے کے بعد اس پر اصرار کرنا برا ہے۔ ② اختلاف ہو جانے کی صورت میں اپنے سے بڑے عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ③ عالم کو چاہیے کہ مسئلے کے ساتھ دلیل بھی ذکر کر دے تاکہ مسائل مطمئن ہو جائے۔ ④ کپڑا پہن کر نہاتے (بھی) دوسروں سے پردہ کرنا بہتر ہے۔ ⑤ جن اعضاء کو دیکھنا ممنوع ہے ان کے علاوہ باقی جسم دیکھنا

۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج میں شرط لگانے کا بیان

جائز ہے، جیسے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرا آدمی موجود تھا جو انہیں غسل میں مدد دے رہا تھا اور ظاہر ہے کہ صحابی نے نہانے کے لیے اوڑھنے والی چادر اتاری ہوئی ہوگی۔ ① وضو کرنے اور نہانے میں دوسرے آدمی سے مدد لینا جائز ہے۔ ② احرام کی حالت میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے لیکن خوشبودار صابن استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ③ سر دھوتے وقت بالوں کو حرکت دینا جائز ہے تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے، اس طرح اگر کوئی بال ٹوٹ جائے تو وہ بال کاٹنے کے حکم میں نہیں، لہذا کوئی فدیہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْمُحَرَّمَةِ تَسْدُلُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا (التحفة ۲۳)  
باب: ۲۳۔ احرام کی حالت میں عورت کا اپنے چہرے پر کپڑا لگانا

۲۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ. فَإِذَا لَقِينَا الرَّاكِبَ أَسْدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِنَا. فَإِذَا حَاوَرْنَا رَفَعَتْهَا.

۲۹۳۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ جب ہمیں کوئی سوار نظر آتا تو ہم اپنے سروں سے کپڑے (چہرے پر) لٹکا لیتیں۔ اور جب وہ گزر جاتا، ہم کپڑا اٹھا لیتیں۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِفْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن محمد کی سند سے یہ روایت بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الشَّرْطِ فِي الْحَجِّ (التحفة ۲۴)  
باب: ۲۴۔ حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

۲۹۳۶۔ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن عبد اللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) اپنی وادی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اپنی نانی

۲۹۳۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، المناسك، باب في المحرمة تغطي وجهها، ح: ۱۸۳۳ من حديث يزيد، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۵۰۴.

۲۹۳۶۔ [صحيح] أخرجه الطبراني: ۳۰۴/۲۴ من حديث عثمان بن حكيم به \* أبو بكر بن عبدالله مستور، ولم يفرده، ولحديثه شواهد صحيحة، انظر الحديث الآتي.



## ۲۵۔ أبواب المناسك

حج میں شرط لگانے کا بیان

حضرت سعدی بنت عوف رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”پہو بھی جان! آپ کو حج کرنے میں کیا رکاوٹ درپیش ہے؟“ انھوں نے کہا: میں بیمار عورت ہوں اور راستے میں رک جانے (اور سفر جاری نہ رکھ سکے) سے ڈرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”احرام باندھ لیجیے اور شرط کر لیجیے کہ آپ وہیں احرام کھول دیں گی جہاں آپ کو رکاوٹ پیش آجائے۔“

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَا أَذْرِي أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، أَوْ شُعْدَى بِنْتُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ: «مَا يَمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَاهُ مِنَ الْحَجِّ؟» فَقَالَتْ: أَنَا امْرَأَةٌ سَقِيمَةٌ. وَأَنَا أَخَافُ الْحَيْضَ. قَالَ: «فَأَحْرِمِي وَاسْتَرْطِي أَنْ مَجْلِكَ حَيْثُ حَيْضَتِ».

۲۹۳۷۔ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اس سال تمھارا حج کا ارادہ نہیں ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بیمار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”حج کرو اور کہہ دو: (اے اللہ!) میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے۔“

۲۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ وَكَعْبٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَبَاعَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاكِيَةٌ. فَقَالَ: «أَمَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ، الْعَامَ؟» قُلْتُ: إِنِّي لَعَلِيلَةٌ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «حُجِّي وَفُولِي: مَجْلِي حَيْثُ تَحِيضِي».



۲۹۳۸۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بھاری جسم کی (یا بیمار) عورت

۲۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يَحْدِثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ ضَبَاعَةُ بِنْتُ

۲۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۳۷، ۳۳۶/۲۴ من حديث ابن أبي شيبة به، وإسناده قوي، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۸۹، ومسلم، ح: ۱۲۰۷، وغيرهما من طريق هشام عن أبيه عن عائشة به، وللحديث طرق كثيرة عند مسلم وغيره، انظر الحديث الآتي.

۲۹۳۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه، ح: ۱۲۰۸ من حديث أبي عاصم به.

۲۵۔ أبواب المناسك۔ حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَمْرٌ أَثْقِيلٌ. وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ. فَكَيْفَ أَهْلٌ؟ قَالَ: «أَهْلِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ حَبَسْتِي».

ہوں اور میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میں کیسے احرام باندھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں (اے) مجلیٰ حینِ حبستہ“۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی حج یا عمرے کی نیت سے سفر کر سکتا ہے اگرچہ بیماری میں اضافے کا خوف ہو۔ ② اگر مرض کی وجہ سے یہ خطرہ ہو کہ سفر میں رکاوٹ پیش آجائے گی تو احرام باندھتے وقت مشروط احرام باندھا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اگر رکاوٹ پیش آگئی تو میں وہیں احرام کھول دوں گا۔ ③ مشروط احرام باندھ کر کیا ہوجاے یا عمرہ اگر پورا ہو جائے تو یہ عام حج اور عمرے کی طرح ہے اس کے ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ④ مشروط احرام کے بعد اگر حج یا عمرہ مکمل کیے بغیر احرام کھول کر ارادہ ختم کرنا پڑ جائے تو کوئی نفاذ لازم نہیں آئے گا نہ دم لازم ہوگا نہ صدقہ وغیرہ۔

باب: ۲۵۔ حرم شریف میں داخلہ

(المعجم ۲۵) - بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ

(التحفة ۲۵)

۲۹۳۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: انبیائے کرام چلتے ہوئے (سواری کے بغیر) اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوا کرتے تھے اور (اسی طرح) بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ وہ تمام مناسک (اور اعمال) پیدل اور ننگے پاؤں ادا کرتے تھے۔

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاءَ حُفَاةٍ. وَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. وَيَقْضُونَ الْمَنَاسِكَ حُفَاةً مُشَاءً.

باب: ۲۶۔ مکہ مکرمہ میں داخلہ

(المعجم ۲۶) - بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

(التحفة ۲۶)

۲۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۲۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۲۹۳۹۔ [إسناده ضعيف] وتكلم فيه البوصري من أجل مبارك بن حسان، وتقدم حاله، ح: ۲۷۱۰.

۲۹۴۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۴/۲ عن أبي معاوية به، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۷۶، ومسلم، ح: ۱۲۵۷ وغيرهما من حديث يحيى القطان عن عبيد الله بن عمر به نحو المعنى، وتابعه مالك عن نافع به عند البخاري وغيره.

۲۵۔ أبواب المناسك . مکہ مکرمہ میں داخلے سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمْ فِي ثَنِيهِ عَلِيَا سَاحِلٌ دَاخِلٌ هُوَ نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا. وَإِذَا خَرَجَ، سَفَلَى سَاحِلٌ هُوَ خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

🌞 فوائد و مسائل: ① ثنیہ پہاڑوں کے درمیان گھاٹی یا راستے کو کہتے ہیں۔ ② ثنیہ علیا (اوپر والی گھاٹی) سے مراد وہ بلند گھاٹی ہے جو مکہ کی شمالی سمت جنت البقیع کی طرف ہے۔ اس کا نام کداء اور حجوں ہے۔ ③ ثنیہ سفلی (نیچے والی گھاٹی) سے مراد وہ پہاڑی راستہ ہے جو جبل قریعہ کی طرف ہے۔ اسے کذی بھی کہتے ہیں۔ (فتح الباری، الحج، باب: ۴۱) یہ باب بنی شیبہ کی طرف ہے۔

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا.

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ رات کو ذی طوی کے مقام پر ٹھہرے تھے۔ صبح کے وقت مکہ شریف میں داخل ہوئے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب دخول مكة نهاريًا، حديث: ۱۵۷۴)

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ. قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْرِلًا؟» ثُمَّ قَالَ: «نَحْنُ نَارِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ».

۲۹۴۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے حج کے دوران کا واقعہ ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: ”کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟“ پھر فرمایا: ”ہم کل بنو کنانہ کے خیف (وادی محصب) میں ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں قسمیں کھائی تھیں۔“

۲۹۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في دخول النبي ﷺ مكة نهاريًا، ح: ۸۵۴ من حديث وكيع، به، وقال: "هذا حديث حسن"، وانظر، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶ لحال العمري عن نافع.

۲۹۴۲۔ تقدم من حديث ابن وهب عن يونس عن الزهري به، ح: ۲۷۳۰.



۲۵- أبواب المناسك

حجرا سود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَتَنَاكُحُوهُمْ وَلَا يَتَّيْعُوهُمْ .  
یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب بنو کنانہ نے قریش سے قسمیں کھا کر بنو ہاشم کے خلاف معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم سے رشتہ ناتانہیں کریں گے اور ان سے خرید و فروخت بھی نہیں کریں گے۔

قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْخَيْفُ الْوَادِي .  
امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ”خیف“ وادی کو کہتے ہیں۔

فوائد و مسائل: ① اس واقعہ میں قبائل کے جس معاہدے کا ذکر ہے اسی کی وجہ سے بنو ہاشم کو تین سال تک شعب بنی ہاشم میں رہنا پڑا تھا جسے شعب ابی طالب بھی کہتے ہیں۔ ② مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے  
حدیث: ۲۷۳۰-

(المعجم ۲۷) - بَابُ اسْتِكْلَامِ الْحَجَرِ

باب: ۲۷- حجرا سود کو بوسہ دینا

(التحفة ۲۷)

۲۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْبَلَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأَقْبِلُكَ، وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ. وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُكَ، مَا قَبَّلْتُكَ .  
۲۹۴۳- حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے کم یالوں والے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجرا سود کو بوسہ دیتے اور فرماتے تھے: میں تجھے چوم رہا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے نہ چومتا۔

فوائد و مسائل: ① طواف کعبہ کے دوران میں حجرا سود کو بوسہ دینا درست ہے لیکن اس مقصد کے لیے دھم پیل کرنا جائز نہیں۔ اگر آسانی سے بوسہ دینا ممکن ہو تو بہتر ہے ورنہ چھری یا ہاتھ حجرا سود کو لگا کر اسے بوسہ دیا جائے۔ اگر چھری یا ہاتھ بھی حجرا سود کو لگانا مشکل ہو تو حجرا سود کی طرف اشارہ کر کے آگے گزر جانا چاہیے۔ اس صورت میں اپنے ہاتھ کو بوسہ نہ دیا جائے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بات اس لیے فرمائی کہ توحید اور اتباع کا مسئلہ واضح ہو جائے۔ مشرکین بتوں کو یا بزرگوں سے منسوب چیزوں کو حصول برکت کے لیے چھوتے تھے۔

۲۹۴۳- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ح: ۱۲۷۰ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب المناسك

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

اور سمجھتے تھے کہ انھیں چھونے سے حاجتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ مسلمانوں کے حجر اسود کے چھونے سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ پتھر کی پوجا کرتے ہیں بلکہ یہ تو صرف اتباع سنت کے طور پر کرتے ہیں۔ ① حجر اسود کے سوا کعبہ کا کوئی اور حصہ چومنا سنت نہیں اس لیے کعبہ کی دیواروں کو یا کعبہ شریف کے دروازے کی چوکت کو یا مقام ابراہیم کی جالی کو چومنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② رکن یمانی کو بھی چومنا مناسب نہیں صرف ہاتھ لگانا سنت ہے۔ طواف کے دوران میں آسانی سے ہو سکے تو رکن یمانی کو ہاتھ لگایا جائے ورنہ اشارہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ایسے ہی آگے گزر جائیں۔

۲۹۴۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

۲۹۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ خَثِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ هَذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهَا، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ يَسْتَلِمُهُ بِحَقٍّ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن یہ پتھر (حجر اسود) ضرور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جس نے اسے حق کے ساتھ چومے گا اس کے حق میں گواہی دے گا۔“



فوائد و مسائل: ① حجر اسود کو بوسہ دینے میں بہت ثواب ہے اس لیے اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ضرور بوسہ دینا چاہیے۔ ② قیامت کے حالات دنیا کے حالات سے مختلف ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اشارہ دنیا میں فائدہ دینے کے بارے میں ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اشارہ آخرت کے بارے میں ہے جب بے جان چیزیں بھی نیکیوں کے حق میں اور بدکاروں کے خلاف گواہی دیں گی۔ ③ حق کے ساتھ بوسہ دینا یعنی عقیدہ توحید پر قائم رہتے ہوئے اور شرک سے اجتناب کرتے ہوئے بوسہ دینا مراد ہے کیونکہ کفر اور شرک اکبر کی موجودگی میں بڑی سے بڑی نیکی کا عدم ہو جاتی ہے۔

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۲۹۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۲۹۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الحجر الأسود، ح: ۹۶۱ من حديث ابن خثيم به وقال: "هذا حديث حسن"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، وابن حبان، ح: ۱۰۰۵، والحاكم ۴۵۷/۱، والذهبي.

۲۹۴۵۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۲۲۴۸/۶ من حديث يعلى بن عبيد، وصححه الحاكم ۴۵۴/۱ والذهبي، وقال البوصيري: هذا إسناده ضعيف، محمد بن عون ضعفه ابن معين، وأبو حاتم، وأبو زرعة، والبخاري والسائي وغيرهم، وقال الذهبي في الكاشف: "ضعفوه"، وقال الحافظ في التقریب: "متروك".

۲۵۔ أبواب المناسك - حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل  
 حَدَّثَنَا خَالِي يَغْلِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَرَ. ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِي طَوِيلًا. ثُمَّ التَفَّتْ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَبْكِي. فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! هَهُنَا تُسَكَّبُ الْعِبَرَاتُ».

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے پھر اس پر اپنے ہونٹ مبارک رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روتے نظر آئے۔ تب آپ نے فرمایا: ”عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔“

۲۹۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدَيْنِ، وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمُعَيْنِ.

۲۹۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے کونوں میں سے صرف حجر اسود کا اور بنو نجح کے گھروں کی طرف واقع حجر اسود سے متصل کونے (رکن یمانی) کا استلام کرتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیت اللہ کے چار کونے ہیں۔ حجر اسود والا کونہ رکن یمانی، رکن شامی اور رکن عراقی۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حجر اسود اور رکن یمانی تو اسی مقام پر تھے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کرتے وقت بنائے تھے، البتہ رکن شامی اور رکن عراقی ابراہیمی تعمیر پر قائم نہیں تھے کیونکہ اہل مکہ نے کعبہ شریف تعمیر کرتے وقت اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔ یہ چھوڑا ہوا حصہ حطیم یا حجر کہلاتا ہے۔ موجودہ تعمیر بھی اسی انداز سے ہے کہ حطیم کعبہ شریف کی عمارت سے باہر ہے۔ ② حجر اسود کا استلام بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا یا اشارہ کرنا ہے۔ رکن یمانی کا استلام صرف ہاتھ لگانا ہے۔ ③ حجر اسود کے سوا کعبہ شریف کے کسی حصے کو چومنا خلاف سنت ہے۔ ملزم کو بھی بوسہ نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح کعبہ شریف کے علاوہ کسی اور عمارت، مزار یا یادگار وغیرہ کو بوسہ دینا بھی جائز نہیں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ مَنْ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ بِمَحْجَبِهِ (المنفعة ۲۸)

باب: ۲۸۔ چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرنا

۲۹۴۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف، دون الركنين الآخرين، ح: ۱۳۶۷ عن أحمد بن عمرو أبي الطاهر به.

۲۵۔ ابواب المناسک

۲۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَطْمَأَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، طَافَ عَلَى بَيْعِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنِ بَيْدِهِ. ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَوَجَدَ فِيهَا حِمَامَةً عَيْدَانِ. فَكَسَرَهَا. ثُمَّ قَامَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ، فَرَمَى بِهَا. وَأَنَا أَنْظُرُهُ.

حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل  
۲۹۴۷۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ ﷺ کو (فتح سے متعلق معاملات نپٹا کر) الطمینان حاصل ہوا تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ (اس دوران میں) نبی ﷺ اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ساتھ استلام کرتے تھے پھر آپ کعبہ شریف کے اندر داخل ہوئے تو اس کے اندر کھجور کی لکڑی سے بنی ہوئی ایک کبوتری نظر آئی۔ آپ نے اسے توڑ دیا پھر کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے (کعبہ سے باہر) پھینک دیا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کو (کبوتری کا بت کعبہ سے باہر پھینکتے) دیکھ رہی تھی۔

274

🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے ڈولی پر یا پہیوں والی کرسی پر طواف کرے تو اس کا طواف درست ہے۔ ② طواف کے دوران میں اگر حجر اسود کو ہاتھ لگانا مشکل ہو تو چھڑی وغیرہ لگا کر اسے بوسہ دے دیا جائے تو درست ہے ورنہ اشارہ کر لینا کافی ہے۔ ③ محسن اس عصایا چھڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک سراٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ④ جاندار چیز کا بت توڑ کر پھینک دینا چاہیے اور تصویر مٹا دینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی دیواروں پر نقش تصاویر کو مٹانے کا حکم دیا تھا۔

۲۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَيْعٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنِ.

۲۹۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے دوران میں نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے رہے۔

۲۹۴۷۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الطواف الواجب، ح: ۱۸۷۸ من حديث يونس به، وحسنه المزي.

۲۹۴۸۔ أخرجه البخاري، الحج، باب استلام الركن بالمحجن، ح: ۱۶۰۷، ومسلم، الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره... الخ، ح: ۱۲۷۲ من حديث ابن وهب به.

۲۹۴۹- حضرت ابو طفیل عامر بن وائلؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے اور چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

باب: ۲۹- طواف کعبہ کے دوران میں  
رمل کرنا

۲۹۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کبلی بار بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلتے، حجرے سے حجر تک۔ (نافع نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

٢٩٥١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:  
حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۲۹۵۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چکروں میں حجر سے جھرنک مل کیا اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلے۔

٢٩٤٩- أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ١٢٧٥ من حديث معروف به.

**٢٩٥٠-** [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الحج، باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته... الخ، ح: ١٦٧٦، ١٦٤٤، ومسلم، الحج، باب استحباب الرمل في الطواف في العمرة، وفي الطواف الأول في الحج، ح: ١٢٦١ وغيرهما من طرق عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن عمرو.

٢٩٥١- أخرجه مسلم، الحج، الباب السابق، ح: ١٢٦٣ من حديث مالك به.



۲۵۔ ابواب المناسک ..... طواف کعبہ کے دوران میں دل کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① حجر سے مراد حجر اسود ہے کیونکہ طواف اس سے شروع ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب مکہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے طواف میں رکن اسود (حجر اسود) کا استلام فرماتے اور (اس طواف میں) سات میں سے تین چکروں میں تیز چلتے۔ (صحیح البخاری الحج' باب استلام الحجر الأسود حين يقدم مكة.....؛ حدیث: ۱۶۰۳) ② ”حجر (اسود) سے حجر (اسود) تک“ کا مطلب یہ ہے کہ طواف کا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ تین چکروں میں کعبہ کے چاروں طرف بھاگ کر چلتے تھے جیسے کہ حدیث ۲۹۵۳ میں وضاحت ہے۔ ③ دل کا مطلب چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلتا ہے۔ یہ مردوں کے لیے پہلے طواف کے تین چکروں میں شروع ہے۔

۲۹۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: فِيهِمُ الرَّمْلَانِ الْآنَ؟ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ. وَإِنَّمَا اللَّهُ مَا نَدَّعَ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۵۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اب دل کا کیا فائدہ ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مستحکم کر دیا ہے اور کفر و اہل کفر کو ملک (عرب) سے نکال دیا ہے؟ اور قسم ہے اللہ کی! ہم وہ کام نہیں چھوڑیں گے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتے تھے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① دل کی مشروعیت کی حکمت کافروں پر مسلمانوں کا رعب طاری کرنا اور انھیں یہ احساس دلانا ہے کہ مسلمان کمزور نہیں ② فتح مکہ کے بعد حدود حرم میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ اب وہ مسلمانوں کو دل کرتے نہیں دیکھ سکتے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ اب دل نہ کیا جائے لیکن قیاس کے ذریعے سے کوئی شرعی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ③ اگر دل منسوخ ہونا ہوتا تو فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا۔ اگر اس وقت منسوخ نہیں ہوا تو نبی ﷺ کی وفات کے بعد اسے موقوف نہیں کیا جاسکتا۔ ④ بعض اوقات ایک شرعی حکم کی حکمت واضح نہیں ہوتی لیکن اس وجہ سے اس حکم پر عمل کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ ⑤ ممکن ہے اس کے منسوخ نہ ہونے میں یہ حکمت ہو کہ حج کے اعمال ایک لحاظ سے جہاد کی تربیت پر مشتمل ہیں اور جہاد قیامت تک جاری رہے گا لہذا اس کی تربیت کے کسی عمل کو منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنت نبوی پر اس حد

۲۹۵۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في الرمل، ح: ۱۸۸۷ من حديث هشام بن سعد به.

۲۵۔ أبواب المناسك..... طواف کعبہ کے دوران میں رمل کرنے سے متعلق احکام و مسائل  
تک عمل کرنے والے تھے کہ جس حکم کی بظاہر کوئی حکمت نظر نہیں آتی اسے بھی ترک نہیں کیا تاکہ عام لوگوں کی  
نظر میں سنت کی اہمیت واضح ہو۔

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ . أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ  
خُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ، حِينَ  
أَرَادُوا دُخُولَ مَكَّةَ، فِي عُمْرَتِهِ بَعْدَ  
الْحَذْيَيْنَةِ: «إِنَّ قَوْمَكُمْ غَدَاً [سَيَرَوْكُمْ] .  
فَلْيَرَوْكُمْ جُلُودًا» .

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ  
وَرَمَلُوا . وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ . حَتَّى إِذَا بَلَغُوا  
الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ مَشَوْا إِلَى الرُّكْنِ الْأَشْوََدِ . ثُمَّ  
رَمَلُوا حَتَّى بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ . ثُمَّ مَشَوْا  
إِلَى الرُّكْنِ الْأَشْوََدِ . فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ ، ثُمَّ مَشَى الْأَرْبَعِ .  
چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد حرام میں داخل  
ہوئے تو انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور رمل کیا، نبی  
ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ حضرات رکن  
یمانی پر پہنچے تو حجر اسود تک (عام چال سے) چل کر  
گئے۔ پھر رمل کیا حتیٰ کہ رکن یمانی تک پہنچ گئے۔ پھر حجر  
اسود تک چل کر گئے۔ نبی ﷺ نے بھی تین بار اسی طرح  
(رمل) کیا، پھر چار بار (دوڑے بغیر) چل کر طواف کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ اس میں یہ شرط تھی کہ مسلمان اس سال مکہ میں  
داخل نہ ہوں بلکہ واپس چلے جائیں۔ اگلے سال مسلمان عمرہ کرنے کے لیے آئیں اور تین دن سے زیادہ کے  
میں نہ ٹھہریں۔ ② اس شرط کے مطابق دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی ذوالقعدہ ۷ھ  
میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عمرہ کے لیے مکہ پہنچے۔ (فتح الباری: ۵/۶۲۷) ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طواف کے  
دوران میں بیت اللہ کے تین طرف رمل کیا اور چوتھی طرف عام رفتار سے چلے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین  
مکہ گھروں سے نکل کر کعبہ کے شمال میں واقع جبل تعقیقان پر جا بیٹھے تھے۔ مسلمان کعبہ کے تین طرف انھیں  
پھرتی سے دوڑتے بھاگتے نظر آتے تھے۔ چوتھی طرف مسلمان کعبہ شریف کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے نظر  
نہیں آتے تھے۔ ④ مسلمانوں کو چاہیے کہ کافروں پر ہر لحاظ سے اپنا رعب قائم رکھیں تاکہ کافران پر ظلم کرنے

۲۹۵۳۔ [مسنادہ حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في الرمل، ح: ۱۸۹۰ من حديث ابن خنيم به .

۲۵- أبواب المناسك

اضطباع سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں سوچ بھی نہ لیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الاِضْطِبَاعِ  
(التحفة ۳۰)

باب: ۳۰- دایاں کندھا رنگا  
رکھ کر احرام کی چادر اوڑھنا

۲۹۵۳- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا۔

۲۹۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ وَ قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ ابْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا.

(راوی حدیث) قبیصہ نے کہا: آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

قَالَ قَبِيصَةُ: وَعَلَيْهِ بُرْدٌ.



🌞 نوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ترمذی کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح، حسن اور قوی قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۳۷۳، وصحيح سنن ابن ماجه للألباني، رقم: ۲۳۰۹) و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، حدیث: ۲۹۵۳ ② اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ چادر اس انداز سے اوڑھی جائے کہ دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی جائے۔ ③ اضطباع صرف طواف قدوم میں مسنون ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھانک لینے چاہئیں۔ ④ ریل اور اضطباع صرف مردوں کے لیے مشروع ہیں عورتوں کے لیے نہیں۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الطَّوَّافِ بِالْحَجَرِ  
(التحفة ۳۱)

باب: ۳۱- حطیم کا طواف

۲۹۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۲۹۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۲۹۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن النبي ﷺ طاف مضطبعًا، ح: ۸۵۹ عن قبيصة به، وقال: "حسن صحيح" # الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وشيخه تقدم، ح: ۷۲۸ وقد عتقنا، وحديث البيهقي: (۷۹/۵) يعني عنه.

۲۹۵۵- أخرجه البخاري، الحج، باب فضل مكة وبنائها... الخ، ح: ۱۵۸۴، ۷۲۴۳ من حديث أشعث به، ومسلم، الحج، باب جدر الكعبة وبانها، ح: ۴۰۶/۱۳۳۳ عن ابن أبي شيبة به.

حطیم کے طواف سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر (حطیم) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ بھی کعبہ میں شامل ہے۔“ میں نے کہا: پھر انھوں نے کس رکاوٹ کی وجہ سے اسے کعبہ (کی عمارت) میں شامل نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے پاس (حلال مال سے) خرچ ختم ہو گیا تھا۔“ میں نے کہا: اس کا دروازہ بلند کیوں ہے کہ سیڑھی کے بغیر چڑھنا نہیں جاسکتا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ تیری قوم کا کام ہے۔ (ان کا مقصد یہ تھا) کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا اور یہ خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل متنفر ہو جائیں گے تو میں غور کرتا کہ آیا اسے تبدیل کر کے اس کا وہ حصہ بھی اس میں شامل کر دوں جو کم کر دیا گیا ہے اور میں اس کا دروازہ زمین پر (سطح کے برابر) بناتا۔“

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَجَرِ. فَقَالَ: «هُوَ مِنَ الْبَيْتِ» قُلْتُ: مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوهُ فِيهِ؟ قَالَ: «عَجَزَتْ بِهِمُ الْبَقْعَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ؟ قَالَ: «ذَلِكَ فِعْلُ قَوْمِكَ. لِيُدْخِلُوهُ مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوهُ مَنْ شَاءُوا. وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، مَخَافَةَ أَنْ تَنْفَرُ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ هَلْ أُغَيِّرُهُ، فَأَدْخَلُ فِيهِ مَا انْتَقَصَ مِنْهُ، وَجَعَلْتُ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① خانہ کعبہ کی نئے سرے سے تعمیر رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ② قریش میں زمانہ جاہلیت میں بھی حلال اور حرام کی تمیز موجود تھی لیکن عملی طور پر اس کا خیال بہت کم رکھا جاتا تھا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے لیے قریش نے حلال مال خرچ کرنے کی شرط لگائی تھی لیکن حلال مال مکمل خانہ کعبہ کی تعمیر کے لیے کافی نہ ہوا تو انھوں نے حطیم والا حصہ تعمیر کے بغیر چھوڑ دیا۔ ③ مسجد کی تعمیر میں حلال کمائی سے حاصل کیا ہوا مال ہی خرچ کرنا چاہیے۔ ④ حطیم چونکہ کعبہ کا حصہ ہے اس لیے طواف اس کے باہر سے کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے اس کے اندر سے گزر جائے تو وہ پھر شمار نہ کرے ورنہ طواف ناقص رہے گا۔ ⑤ خانہ کعبہ کی عمارت کے بارے میں مولانا مصلحی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے جو تفصیلات بیان کی ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں: خانہ کعبہ کی موجودہ بلندی پندرہ میٹر ہے۔ حجر اسود والی دیوار اور اس کے سامنے کی دیوار یعنی جنوبی اور شمالی دیواریں دس دس میٹر لمبی ہیں۔ حجر اسود مداف کی زمین سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر ہے۔ دروازے والی دیوار اور اس کے مقابل کی دیوار یعنی مشرقی اور مغربی دیواریں بارہ بارہ میٹر لمبی ہیں۔ دروازہ زمین سے دو میٹر بلند ہے۔ چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ ایک بڑھے ہوئے کرسی نما ضلع کا گھیرا ہے۔ اسے شاذ روان کہتے ہیں۔ اس کی اوسط اونچائی ۲۵ سنی میٹر اور اوسط چوڑائی ۳۰ سنی

۲۵۔ أبواب المناسك

طواف کعبہ کی فضیلت کا بیان

میر ہے۔ یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے جسے قریش نے چھوڑ دیا تھا۔ (الریق المختوم ص: ۹۳) ① بعض اوقات مصلحت کا خیال کرتے ہوئے افضل کام چھوڑ کر غیر افضل جا کر کام کر لینا بہتر ہے۔ جب یہ خطرہ ہو کہ افضل کام کرنے سے کچھ نامطلوب نتائج سامنے آئیں گے جن کی تلافی مشکل ہوگی تو افضل کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں کعبہ شریف کی تعمیر اس انداز سے کر دی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی خواہش تھی لیکن ان کی شہادت کے بعد کعبہ شریف کو دوبارہ پہلے انداز سے بنا دیا گیا۔ ③ اگر کوئی شخص کعبہ کے اندر نماز پڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ حطیم میں نماز پڑھ لے کیونکہ یہ خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ فَضْلِ الطَّوَّافِ

(النحفة ۳۲)

باب: ۳۲۔ طواف کعبہ کی فضیلت

۲۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، كَانَ كَعِتِّي رَقَبَةً». انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا: ”جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے (اس کا) یہ (عمل) ایک انسان آزاد کرنے کی طرح ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① کعبہ شریف کا طواف ایک مستقل عبادت ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام پر ادا نہیں کی جاسکتی لہذا جسے کہ شریف جانے کا موقع ملے اسے چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کرے۔ ② بعض لوگ کہہ کر مہ جا کر بار بار عمرہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نہیں کیا بلکہ جعرانہ والے عمرے کے سوا باقی عمروں کے لیے مدینہ منورہ سے سفر فرمایا اس لیے بار بار عمرہ کرنے کی بجائے بار بار طواف کرنا چاہیے۔ ③ نفلی طواف کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج و عمرہ کے طواف کا ہے۔ اس میں احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ کعبہ شریف کے گرد سات چکر لگائے۔ طواف حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرے۔ اس کے بعد مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز ادا کرے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں کسی بھی مقام پر دو رکعتیں پڑھ لے۔ یہ ایک طواف ہو جائے گا۔ اس طرح جس قدر طواف کر سکے کر لے۔

۲۹۵۷ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت حمید بن ابوسویہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۵۶ - [إسناده حسن] وقال البوصيري: 'هذا إسناده رجاله ثقات' وأشار المنذري إلى أنه حسن، وقال: رواه ابن ماجه، وكذا ابن خزيمة في صحيحه.

۲۹۵۷ - [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۶۹۰/۲ من حديث هشام بن عمار به، وقال البوصيري: 'هذا إسناده'.

۲۵۔ ابواب المناسک

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي سَوِيَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْأَلُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَجَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ ، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ . فَقَالَ عَطَاءُ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « وَكُلَّ بِسَبْعُونَ مَلَكًا . فَمَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوا : آمِينَ » .

طواف کعبہ کی فضیلت کا بیان

ہے انھوں نے کہا: میں نے ابن ہشام رضی اللہ عنہ سے رکن یمانی کے بارے میں سوال کر رہے تھے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے فرشتے (اس کی دعا پر) آمین کہتے ہیں: (دعا یہ ہے:) [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ] ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے مالک! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

جب وہ حجر اسود پر پہنچے تو کہا: ابو محمد! آپ کو اس حجر اسود کے بارے میں کیا حدیث پہنچی ہے؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو شخص اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ رکن کے ہاتھ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔“

ابن ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد! اور طواف؟ عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جو شخص کعبہ کے سات چکر لگاتا ہے اور (اس دوران میں) صرف یہی کہتا ہے: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا

فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! مَا بَلَغَكَ فِي هَذَا الرُّكْنِ الْأَسْوَدَ ؟ فَقَالَ عَطَاءُ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : [ مَنْ فَاوَضَهُ فَإِنَّمَا يُعَاوِضُ يَدَ الرَّحْمَنِ ] .

قَالَ لَهُ ابْنُ هِشَامٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ ؟ قَالَ عَطَاءُ : حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : [ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ] .

ضعیف، حذیفہ، فیہ ابن عدی، أحادیث غیر محفوظہ، وقال النبی، صحیحول

۲۵۔ أبواب المناسك

..... طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

إِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ پاک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی بچاؤ اور طاقت نہیں۔“ اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرتا ہے اور اس حال میں بات چیت کرتا ہے وہ رحمت میں اپنے قدم ہی داخل کرتا ہے جیسے کوئی (پایاب) پانی میں پاؤں داخل کرے۔“

باب: ۳۳۔ طواف کعبہ کے

بعد دو رکعت نماز ادا کرنا

۲۹۵۸۔ حضرت مُطَلِّب بن ابوداعہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سات پتھروں سے فارغ ہوئے تو تشریف لے آئے حتیٰ کہ حجر اسود کے برابر آ گئے۔ پھر آپ نے مطاف (طواف کی جگہ) کے کنارے پر دو رکعتیں پڑھیں جب کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی (سترہ) نہ تھا۔

امام ابن ماجہؒ نے فرمایا: یہ حکم (لوگوں کے نمازی کے آگے سے گزرتے رہنے کے باوجود نماز پڑھتے رہنا) صرف مکہ کے ساتھ خاص ہے۔ (مسجد

بِاللَّهِ، مُحِيتٌ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرَةُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ [وَهُوَ] فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاصَّ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ، كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ. .

(المعجم ۲۳) - بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

الطَّوَّافِ (التحفة ۲۳)

۲۹۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْمُطَّلِبِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ [سَبْعِهِ] جَاءَ حَتَّى يُحَازِي بِالرُّكْنِ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَاشِيَةِ الْمَطَافِ. وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ أَحَدٌ. قَالَ ابْنُ مَاجَةَ: هَذَا بِمَكَّةَ، خَاصَّةً.

۲۹۵۸۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه النسائي، مناسك الحج، أين يصلي ركعتي الطواف، ح: ۲۹۶۲ من حديث أبي أسامة به، وأشار البخاري إلى ضعفه \* كثير لم يسمع من أبيه بدليل رواية ابن عيينة: (أبو داود، ح: ۲۰۱۶) بينهما مجهول، وأبوه لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مستور.



۲۵۔ أبواب المناسك طواف کعبہ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

حرام میں یہ اجازت ہے اور کہیں نہیں۔)

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے امام ابن ماجہ کا اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مکہ میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے صحیح نہیں ہے بلکہ نمازی کے آگے سے گزرنا ہر جگہ ہی ممنوع ہے۔ لوگ حرم کی (خانہ کعبہ) اور مسجد نبوی میں اس کا خیال نہیں رکھتے تو یہ ایک کوتاہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہاں ایسا کرنا جائز ہے وہاں بھی اس سے بچنا چاہیے۔

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْعُدَيْيِّ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْدَمَ فَطَافَ بِالنَّبِيتِ سُبْحًا. ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ. قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي عِنْدَ الْمَقَامِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

۲۹۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ (امام) وکیع نے فرمایا: مقام ابراہیم کے پاس۔ (پھر مسجد سے) نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

نواہد و مسائل: ① طواف کعبہ سات چکروں سے پورا ہوتا ہے۔ ② طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ ③ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے قریب ادا کرنا سنت ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مسجد حرام میں کسی اور مناسب جگہ پر بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ ④ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے مقام ابراہیم کی طرف منہ کرتے ہیں اگرچہ کعبہ کی طرف رخ نہ رہے۔ یہ غلط ہے۔ نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کرنا چاہیے۔ مقام ابراہیم سامنے ہو یا نہ ہو۔ ⑤ صفا اور مرہ کے درمیان سعی طواف کعبہ کے بعد کی جاتی ہے۔

۲۹۶۰۔ حَدَّثَنَا الْغُبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ طَوَافِ النَّبِيتِ، أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ

۲۹۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے جس کے

۲۹۵۹۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام، ح: ۱۶۲۷ وغيره، ومسلم، الصحيح، باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل سعی... الخ، ح: ۱۲۳۴ من حديث عمرو بن دينار به.

۲۹۶۰۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۰۰۸.



۲۵۔ أبواب المناسك

سواری پر طواف کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عَمْرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَقَامُ آبَيْنَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ شُبْحَانَهُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِهِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵].

بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ۔“

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: هَكَذَا قَرَأَهَا: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا (آپ کے استاد حضرت جعفر بن محمد نے) یہ آیت اسی طرح پڑھی تھی: ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”مقام ابراہیم“ سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا تھا۔ ② ولید بن مسلم نے امام مالک سے آیت کی قراءت کے متعلق دریافت فرمایا کیونکہ اس آیت کی دوسری قراءت بھی ہے جو اس طرح ہے: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (صیغہ امر کی بجائے صیغہ ماضی کے ساتھ) اس صورت میں آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ”اور لوگوں نے (اللہ کے حکم سے) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بنالیا۔“ یعنی سابقہ شریعت میں بھی یہ حکم موجود تھا۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا (التحفة ۳۴)

باب: ۳۴۔ بیمار سواری ہو کر طواف کر سکتا ہے

۲۹۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مِصْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مِصْصُورٍ، وَ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا مَرَضَتْ. فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطُوفَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ،

۲۹۶۱- ۱م المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ سواری ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لیں۔ انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے اور یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے: ﴿وَالطُّورُ ۝ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ﴾ ”قسم ہے طوری اور لکھی ہوئی کتاب کی۔“

۲۹۶۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب طواف النساء مع الرجال، ح: ۱۶۱۹، وغيره، وصار: ”الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، ح: ۱۲۷۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بجني): ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱ نحو المعنى.

ملترزم کا بیان

۲۵۔ أبواب المناسك

وَهِيَ رَاكِبَةً. قَالَتْ: قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يُصَلِّي إِلَى النَّبْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ ۝  
وَكُنْتُ مَسْطُورًا﴾ [الطور: ۲، ۱].

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ابوبکر بن شیبہ کی حدیث ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی معقول عذر کی بنا پر طواف سواری پر کیا جاسکتا ہے۔ ② آج کل بعض معمر افراد جو چل کر طواف نہیں کر سکتے ڈولی وغیرہ پر طواف کر لیتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں ان کا یہ عمل درست ہے۔ اسی طرح زیادہ رش اور ہجوم کی صورت میں طواف کا دو گنا بھی مسجد کے باہر ادا کیا جاسکتا ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب من صلی رکعتی الطواف خارجاً من المسجد، حدیث: ۱۲۲۶) ③ حدیث میں جس نماز کا ذکر ہے وہ فجر کی نماز تھی۔ (صحیح البخاری، حوالہ مذکورہ بالا) ④ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی ایک بار اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا تھا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب العریض یطوف راکباً، حدیث: ۱۲۳۲) و سنن ابن ماجہ، المناسک، باب: ۲۸، حدیث: ۲۹۴۲-۲۹۴۹

باب: ۳۵۔ ملترزم کا بیان

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمَلْتَرِزْمِ (التحفة ۳۵)

۲۹۶۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (حضرت شعیب بن محمد) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ طواف کیا۔ جب ہم سات چکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ میں نے کہا: کیا آپ آگ سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتے؟ انھوں نے کہا: میں (جہنم کی) آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما) چلے اور

۲۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكْعَتَا فِي دُبُرِ الْكُفَّةِ. فَقُلْتُ: أَلَا تَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ ثُمَّ مَضَى فَأَسْلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْجُبْرِ وَالْبَابِ. فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَذَهُ إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ

۲۹۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الملتزم، ح: ۱۸۹۹ من حديث المثني: (۲۴۰۱) به، وتابعه ابن جريج تقدم، ح: ۷۲۸ عند البيهقي: ۹۲/۵، ۹۳، وهو لم يسم من عمرو بن شعيب.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... حیض والی عورت کے طواف سے متعلق احکام و مسائل  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ .

حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر حجر اسود اور (کعبہ کے) دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر اپنا سینہ اپنے ہاتھ اور اپنا رخسار کعبہ سے لگا دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

🌞 نوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عروہ بن زبیر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے صحیح ثابت ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه رقم: ۲۱۳۸ و مناسک الحج والعمرة للألبانی، ص: ۲۲) ② طواف کی دو رکعتیں پڑھ کر اپنے لیے اور عزیزوں دوستوں کے لیے کوئی مناسب دعا مانگی جاسکتی ہے، جیسے حضرت شعیب بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جہنم سے محفوظ رہنے کی دعا مانگی۔ ③ حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ ملزم کہلاتی ہے۔ اس جگہ کعبہ شریف کی عمارت سے سینہ اور چہرہ لگانا مسنون ہے تاہم بھیڑ کے وقت دھکم پیل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ کعبہ شریف کی عمارت سے اس طرح پلٹنا صرف ملزم کے مقام پر مسنون ہے۔ کعبہ کے دوسرے حصوں سے اس طرح پلٹنا مسنون نہیں۔

المعجم (۳۶) - بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِي  
الْمَنَاسِكِ إِلَّا الطَّوْفَ (التحفة ۳۶)

باب: ۳۶۔ حیض والی عورت طواف کے سوا تمام اعمال حج ادا کر سکتی ہے

۲۹۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ أَوْ قَرِيباً مِنْ سَرِفٍ حَضَّتْ. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: «مَا لَكَ؟ أَنْفَسْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ

۲۹۶۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم سرف کے مقام پر یا سرف کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھی ہے۔ تو

۲۹۶۳۔ أخرجه البخاري، الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، ح: ۲۹۴ وغيره من حديث سفیان بن عيينة به، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران ... الخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ من حديث أبي بكر بن أبي شيبة به.

۲۵۔ أبواب الصلوات  
 جعفر مفرودے متعلق احکام و مسائل  
 كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَقْضِي الْمَنَابِقَ جج کے سارے اعمال ادا کر مگر بیت اللہ کا طواف نہ  
 كُلَّهَا، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔  
 قَالَتْ: وَصَّحَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ ام المؤمنین ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی  
 بِالنِّسْرِ بیویوں کی طرف سے گائے ذبح کی۔

فوائد و مسائل: ① جج کے اعمال بنیادی طور پر مختلف مقامات پر (مٹی، مزدلفہ، عرفات میں) ٹھہرنے اور ذکر و  
 دعا پر مشتمل ہیں اور حیض و نفاس ان میں رکاوٹ نہیں۔ ② طواف کعبہ میں حیض و نفاس رکاوٹ بنتا ہے لیکن ان  
 میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ③ اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں انسانی ضرورتوں اور کمزوریوں کا پورا  
 لحاظ رکھا گیا ہے۔ ④ قربانی میں جتنے زیادہ جانور ممکن ہوں قربان کرنا جائز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی  
 طرف سے سواؤں کی قربانی دی تھی۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ  
 باب: ۳۷۔ حج مفرد ادا کرنا  
 (التحفة ۳۷)

۲۹۶۴ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ،  
 وَأَبُو مُصْعَبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ:  
 حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ،  
 ۲۹۶۴ - حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ  
 اللہ کے رسول ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔

فوائد و مسائل: ① حج کی تین قسمیں ہیں ان میں سے جس طریقے سے بھی حج ادا کیا جائے درست ہے۔  
 (ن حج افراد: اس میں حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔ مکہ شریف پہنچ کر جو طواف کرتے ہیں وہ طواف  
 قدم کہلاتا ہے پھر احرام کھولے بغیر مکہ میں رہتے ہیں۔ یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو اس احرام کے ساتھ مٹی کی  
 طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں ٹھہرے لے کر اگلے دن (۹ ذوالحجہ) کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔  
 سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں ٹھہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور  
 قصر کر کے ادا کرتے ہیں پھر سورج غروب ہونے تک ذکر الہی اور دعا و مناجات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ  
 وقوف (عرفات میں ٹھہرنا) حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ سورج غروب ہونے پر مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے

۲۹۶۴۔ آخر جہ سلم، الحج، الباب السابق، ج: ۱۲۱/۱۲۲ من حدیث مالک بہ، وهو فی الموطأ (یحیی): ۱/۳۳۵،  
 أبو مصعب: ۱/۴۲۵، ۴۲۶، ج: ۱-۷۶)۔

ہیں۔ وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا کرتے ہیں۔ رات مزدلفہ میں گزار کر صبح (دس ذوالحجہ کو) فجر کی نماز ادا کر کے وہاں ٹھہرے رہتے ہیں۔ کافی روشنی ہو جانے پر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف چلتے ہیں۔ منیٰ پہنچ کر سورج نکلنے کے بعد بڑے حجرے کو سات کنکریاں مارتے ہیں قربانی کرتے ہیں اور سر کے بال اتروا کر احرام کھول دیتے ہیں اور اسی دن سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف کعبہ کرتے اور رات منیٰ میں واپس آ کر گزارتے ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو منیٰ میں ٹھہرتے ہیں۔ ان تین دنوں میں روزانہ زوال کے بعد تینوں جہرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اگر کوئی شخص گیارہ اور بارہ تاریخ کو کنکریاں مار کر واپس آنا چاہے تو آ سکتا ہے۔ حج افراد میں قربانی کرنا ضروری نہیں، ثواب کا باعث ہے۔ (ب) حج قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھتے ہیں۔ مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرتے ہیں۔ یہ عمرہ بن جاتا ہے لیکن اس کے بعد بال اتروا کر احرام نہیں کھولتے بلکہ احرام ہی میں رہتے ہیں۔ اسی طرح آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور وہ تمام کام کرتے ہیں جو حج افراد میں بیان ہوئے۔ حج قرآن کرنے والے میقات سے یا وطن سے قربانی کے جانور ساتھ لے کر آتے ہیں۔ (ج) حج تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھتے ہیں مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی کر کے بال چھوٹے کرا کے احرام کھول دیتے ہیں پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ ہی سے احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان ادا کرتے ہیں۔ اور دس ذوالحجہ کو قربانی دیتے ہیں۔ جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ دس روزے رکھ لے، جن میں سے تین روزے ایام حج میں رکھنے ضروری ہیں۔ ① مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرد کا تھا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ارادہ بدل دیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا یہی مطلب ہے۔



۲۹۶۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والافراد بالحج ... الخ، ح: ۱۵۶۲ وغیره، ومسلم،

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔

۲۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي جَعْفَرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والافراد بالحج ... الخ، ح: ۱۵۶۲ وغیره، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن ... الخ، ح: ۱۱۸/۱۲۱۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۱/۳۳۵، أبو مصعب: ۱/۳۲۶، ح: ۱۰۷۷.

۲۵۔ أبواب المناسك

حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

۲۹۶۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج مفرد ادا کیا۔

۲۹۶۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّكِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ أَفْرَدُوا الْحَجَّ.

۲۹۶۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج مفرد ادا کیا۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (التحفة ۳۸)

باب: ۳۸۔ حج اور عمرے کو ملا کر (ایک احرام کے ساتھ) ادا کرنا

۲۹۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً».

۲۹۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً» "عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔"

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

۲۹۶۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

۲۹۶۶۔ [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات"، وأصله في صحيح مسلم، ج: ۱۲/۱۸.

۲۹۶۷۔ [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، القاسم بن عبدالله متروك وكذبه أحمد ونسبه إلى الوضع"، ولم ينفرد به، أخرجه ابن أبي شبة، كتاب الحج، من كان يرى الأفراد ولا يقرن، ج: ۱۴۳/۲، بإسناد صحيح عن الأسود قال: "أن أبا بكر وعمر (وعثمان) جردا" أي أفردا، وكذا نقله محمد بن سيرين وشعبة وغيرهما، وثبت التمتع والقرآن فالكل صحيح.

۲۹۶۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب إهلاك النبي ﷺ وهديه، ج: ۱۲/۵۱ من حديث يحيى به.

۲۹۶۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۸۲/۳ عن يحيى القطان عن حميد قال سمعت أنشأ به، وأخرجه مسلم، ۴۱.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْتَكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ» عمرہ اور حج کی لبتک کہتا ہوں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کا ارادہ حج مفرد کا تھا۔ ذوالحلیفہ میں

جب احرام باندھا تو حج قرآن کی نیت کر لی۔ ② عبادات کی نیت دل سے ہوتی ہے، لیکن حج اور عمرے میں دل کی نیت کا زبان سے اظہار مسنون ہے۔ نماز اور روزہ وغیرہ میں زبان سے نیت کا اظہار سنت سے ثابت نہیں۔

۲۹۷۰۔ حضرت ضبئی بن معبد رحمہ اللہ سے روایت

ہے، انھوں نے کہا: میں ایک عیسائی آدمی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے حج اور عمرے کے لیے لبتک کہا۔ قادسیہ میں مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ اور زید بن صوحان رحمہ اللہ نے حج و عمرہ کے لیے لبتک پکارتے سنا تو کہا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ کم عقل ہے۔ انھوں نے یہ بات کہہ کر مجھ پر گویا ایک پہاڑ کا بوجھ لا دیا۔ (ان کی بات سے مجھے بے انتہا پریشانی ہوئی۔) میں نے حضرت عمر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی۔ حضرت عمر رحمہ اللہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور سخت تنبیہ فرمائی، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیری رہنمائی (اللہ کی طرف سے) ہی ﷺ کی سنت کی طرف کی گئی۔ تجھے نبی ﷺ کی سنت کی راہ مل گئی۔

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، شَقِيقَ بْنِ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصُّبَّيَّ بْنَ مَعْبُدٍ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا. فَأَسْلَمْتُ. فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أَهْلُ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا، بِالْقَادِسِيَّةِ. فَقَالَا: لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ. فَكَأَنَّمَا حَمَلَا عَلَيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتَيْهِمَا. فَقَدِمْتُ عَلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَأَقْبَلَ عَلَيْنِيهَا، فَلَا مَهْمَا. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هُدَيْتَ لِسَنَةِ النَّبِيِّ ﷺ. هُدَيْتَ لِسَنَةِ النَّبِيِّ ﷺ.

ہشام نے اپنی حدیث میں کہا: راوی حدیث شقیق

نے کہا کہ میں اور مسروق رحمہ اللہ اکثر (صبئی بن معبد

قَالَ هَشَامُ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ شَقِيقٌ: فَكَثِيرًا

مَا ذَهَبْتُ، أَنَا وَمَسْرُوقٌ، نَشَأُ لَهُ مِنْهُ.

۴۴ ح: ۱۲۵۱ من طریق آخر عن حميد وغيره به.

۲۹۷۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي (ح: ۱۸ بتحقيق) عن سفیان بن عیینة: ثنا عبدة به، وهو في جزء ابن

عینة (ق: ۶)، وصححه ابن حبان، ح: ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، والدارقطني وغيرهما، وأخرجه أبو داود، ح: ۱۷۹۸، ۱۷۹۹،

وغيره من حديث منصور وغيره عن أبي وائل به.

۲۵۔ ابواب الصنائع ..... حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل  
(سے) ان کے اس واقعے کے بارے میں سوال کرنے  
کے لیے جاتے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَ خَالِي يَغْلَى قَالُوا: حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ، عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ  
قَالَ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَضْرَائِيَّةٍ. كُنْتُ  
فَأَسْلَمْتُ. فَلَمْ أَلْ أَنْ أَجْتَهِدَ. فَأَهْلَلْتُ  
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں تھوڑی دیر پہلے  
ہی عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوا تھا۔ میں نے  
(زیادہ سے زیادہ اور بہتر عبادت کی) پوری پوری کوشش  
کی چنانچہ میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھا..... پھر  
مذکورہ بالا (حدیث) کی طرح بیان کیا۔

فوائد و مسائل: ① غلطی کرنے والے کو اچھے طریقے سے اس کی غلطی پر متنبہ کرنا چاہیے ورنہ اسے پریشانی  
ہوتی ہے۔ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بن معبد رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دونوں حضرات کو سخت لہجے میں تنبیہ فرمائی  
تاکہ حضرت بھی رضی اللہ عنہ کی جود ل آزاری ہوئی ہے اس کی تلافی ہو جائے اور وہ دونوں بزرگ بھی آئندہ فتویٰ  
دینے میں احتیاط سے کام لیں۔ ③ حج قرآن مسنون ہے۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرے کی  
ادائیگی جائز سمجھتے تھے البتہ ان کی نظر میں دونوں کو الگ سفر کے ساتھ ادا کرنا بہتر تھا اس لیے ان کا قرآن  
سے منع کرنا افضل کی ترغیب کے لیے تھا اس لیے نہیں کہ قرآن یا تمتع ان کی رائے میں شرعاً ممنوع تھا۔

۲۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا  
أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ  
سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

۲۹۷۱۔ حضرت ابو طلحہ (زید بن سہل انصاری) رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو ملا کر  
(حج قرآن) کیا۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ  
(التحفة ۳۹)

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
۲۹۷۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ

۲۹۷۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۸/۴ عن أبي معاوية به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف ابن أرمطة، وتدليسهم  
تقدم، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶، ولم ينفرد بالخبر، وبنحوه رواه أنس بن مالك وغيره، انظر، ح: ۲۹۶۹، ۲۹۶۸،  
وغيرهما، وأحاديث الأفراد أصح، انظر السنن الكبرى للبيهقي: ۱۶-۹/۵، والرد عليه، والله أعلم.  
۲۹۷۲۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل لئب بن أبي سليم تقدم، ح: ۲۰۸، وله شواهد عند مسلم،  
ح: ۱۲۱۵ وغيره، وانظر الحديث الآتي.



۲۵۔ أبواب المناسك - حج قرآن سے متعلق احکام و مسائل

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ حَارِثٍ الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَطْفُفْ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ، حِينَ قَدِمُوا، إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب (مکہ مکرمہ) تشریف لائے تو انہوں نے اپنے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا تھا۔

🌞 فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قارن (اور اسی طرح مفرد) کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کافی ہے جو وہ قدم (آنے) کے وقت کرتا ہے اس کے بعد ۱۰ اذوا لمحیر کو اس کے لیے طواف افاضہ کرنا ضروری نہیں جیسے اس روز اس کے لیے سی ضروری نہیں کیونکہ وہ سی بھی پہلے طواف کے ساتھ کر چکا ہوتا ہے۔ لیکن شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مگر دلائل کی روشنی صحیح ترین قول یہ ہے کہ طواف افاضہ سب کے لیے ضروری ہے چاہے وہ متتبع ہو یا قارن یا مفرد البتہ دوبارہ سی صرف متتبع کے لیے ہے۔ قارن اور مفرد کے لیے ایک ہی سی کافی ہے جو کہ طواف قدم کے وقت ہی کر لی جاتی ہے۔



۲۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

۲۹۷۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الرَّزَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَرَ عَنْ عُمرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ حج قرآن کی نیت سے تشریف لائے تو بیت اللہ کے طواف کے ساتھ چکر لگائے اور صفا اور مروہ کے

۲۹۷۳۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرا... الخ، ح: ۱۲۱۳-۱۲۱۵ من طرق عن أبي الزبير به نحو المعنى، وحديث ابن ماجه مختصر جدا \* أشعث هو ابن سوار، ح: ۲۵۹.

۲۹۷۴۔ [صحیح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، مسلم بن خالد مختلف فيه" قلت: ضعفه راجع، ولكن لحديثه شواهد، انظر، ح: ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۹ وغيرها.

حج تمتع سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

درمیان سعی کی پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

أَنَّهُ قَدِمَ قَارِنًا. فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۹۷۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اور وہ احرام نہیں کھولے گا حتیٰ کہ حج پورا کر لے اور دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔“

۲۹۷۵- حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كَفَى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ. وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا».

باب: ۳۰- عمرے کے بعد حج تک احرام کھول دینا

(المعجم ۴۰) - بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ (التحفة ۴۰)

۲۹۷۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام عقیق پر یہ فرماتے سنا: ”میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجیے اور کہیے: عمرہ حج میں داخل ہے۔“ اس روایت کے الفاظ امام ابن ماجہ کے استاذ دہیم (عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی) کے ہیں۔

۲۹۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ يَعْني دُحَيْمًا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَهُوَ بِالْعَقِيقِ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي. فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ. وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». وَاللَّفْظُ لِدُحَيْمٍ.

۲۹۷۵- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن القارن يطوف طوافًا واحدًا، ح: ۹۴۸ من حديث عبد العزيز الدراوردي به، وقال: "حسن غريب صحيح... الخ"، وله علة غير قاطعة.  
۲۹۷۶- أخرجه البخاري، الحج، باب قول النبي ﷺ 'العقيق واد مبارك'، ح: ۱۵۳۴ من حديث الوليد به.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... حج تمتع سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① آنے والے سے مراد فرشتہ ہے جس نے آ کر بتایا کہ حج کے ساتھ عمرے کی نیت بھی کر لیجیے۔ ② حج میں عمرہ داخل ہونے کا ایک مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا جائز ہے جب کہ اہل عرب اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ حج قرآن میں حج اور عمرے کے لیے ایک ہی احرام ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے، یعنی حج کے اعمال ادا کرنے سے عمرے کے اعمال خود بخود ادا شدہ سمجھے جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ③ وادی عقیق مدینہ کے قریب چار میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۲۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبًا فِي هَذَا الْوَادِي، فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۲۹۷۷۔ حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس وادی میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”سنو! عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔“

۲۹۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْمُحْصِنِ: إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ. إَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اعْتَمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. وَلَمْ يَنْتَهِ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَلَمْ يَنْزِلْ نَسْحُهُ. قَالَ فِي ذَلِكَ، بَعْدُ، رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ أَنْ يَقُولَ.

۲۹۷۸۔ حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے ایک حدیث سناتا ہوں شاید آج کے بعد (آئندہ زندگی میں) اللہ اس سے تجھے فائدہ دے۔ یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے چند افراد نے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا، نہ اس کے منسوخ ہونے کا حکم نازل ہوا۔ اس کے بعد ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۹۷۷۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، إباحة فسخ الحج بعمره لمن لم يسق الهدى، ح: ۲۸۰۸ من حديث عبد الملك به، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجالهم ثقات إن سلم من الانقطاع" أي بين طاوس وسراقه، وتابعه جابر بن عبد الله الأنصاري عن سراقه به عند الطبراني: ۱۹۹/۷، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۶۴۸، وانظر الحديث السابق.

۲۹۷۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۶ من حديث الجريري به.

🌞 نو اہم مسائل: ① "شاید آئندہ زندگی میں فائدہ ہو۔" یہ اس لیے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتمتع پسند نہیں کرتے، اس لیے ابھی مناسب نہیں کہ ان کی مخالفت کی جائے کیونکہ حج قرآن بھی جائز ہے، البتہ بعد میں آپ جتمتع کریں اور دوسروں کو بھی مسئلہ بتائیں کہ یہ جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کے گھر کے افراد سے مراد ازواج مطہرات ﷺ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "جب ہم لوگ (مکہ) آئے ہم نے کعبہ کا طواف کیا (اور سعی کی) جب نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی لے کر نہیں آیا وہ احرام کھول دے۔ تو جو لوگ قربانی نہیں لائے تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی بیویاں قربانی نہیں لائی تھیں اس لیے انھوں نے احرام کھول دیا۔" (صحیح البخاری، الحج، باب التمتع والقرآن والإفراد بالحج.....)

حدیث: (۱۵۶۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی جتمتع کیا تھا۔ (صحیح البخاری، العمرة، باب متى يحل المعتمر، حدیث: ۱۷۹۶) ③ جتمتع سے اجتناب کا فتویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف تھا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب في التمتع بالحج، حدیث: ۱۲۱۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ منع کرتے تھے۔ (موطأ امام مالک، الحج، باب القرآن في الحج: ۳۰/۱) لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ حج قرآن یا تمتع کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ کہتے تھے کہ عمرے کے لیے الگ سفر ہونا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سب لوگ حج کے ساتھ عمرہ کر کے چلے جائیں اور سال کے باقی حصے میں کعبہ شریف کی رونق قائم نہ رہے۔

۲۹۷۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جتمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ انھیں ایک آدمی نے کہا: ابھی اپنے کچھ فتوے دینے سے اجتناب کیجیے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی غیر موجودگی میں امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بعد میں ان سے ملا اور دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ (تمتع) کیا ہے لیکن مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ لوگ رات کو درختوں تلے عورتوں سے خلوت کریں پھر صبح کوچ

۲۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي [أَبِي] قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُنْهَى بِالْمُنْعَةِ. فَقَالَ لَهُ زَيْلٌ: رُوَيْدَكَ بَعْضُ فِتْيَاكَ. فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فِي التُّسْلُكِ، بَعْدَكَ. حَتَّى لَقِيْتُهُ، بَعْدَ، فَسَأَلْتُهُ. فَقَالَ

۲۵- أبواب المناسك

حج کی نیت فتح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ. وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَطْلُؤُوا بِهِنَّ مُعْرِسِينَ تَحْتَ الْأَرَاكِ. ثُمَّ يَرَوْحُونَ بِالْحَجِّ تَقَطُّرُ زُرُوسُهُمْ.

کے لیے روانہ ہو جائیں جب کہ ان کے سروں سے (نہانے کی وجہ سے پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں۔

🌞 نوائد و مسائل: ① اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج تمتع کو شرعاً ممنوع نہیں سمجھتے تھے

② رسول اللہ ﷺ نے حج قرآن ادا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا ہے۔ اس سے تمتع کا لغوی معنی مراد ہے یعنی ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ حاصل کرنا۔ یا یہ مطلب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ کے حکم سے تمتع کیا۔ آپ کے حکم کو مکمل کے برابر قرار دیتے ہوئے یہ مہملہ فرمایا۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ فَسْخِ الْحَجِّ

باب ۴۱- حج کی نیت فتح

(التحفة ۴۱)

(کر کے عمرے کی نیت) کرنا

۲۹۸۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض حج کی نیت سے (احرام باندھ کر) لبیک پکارا ہمارا ارادہ اس کے ساتھ عمرہ ملانے کا نہ تھا چنانچہ ہم ذوالحجہ کی چار راتیں گزرنے پر (چار تاریخ کو) مکہ پہنچے۔ جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (طواف اور سعی) کو عمرہ بتا دیں اور (احرام کھول کر) عورتوں سے خلوت کریں۔ ہم نے آپس میں کہا: عرفہ جانے میں صرف پانچ راتیں باقی ہیں۔ تو کیا ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے کہ ہمارے مخصوص اعضاء سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم

۲۹۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا، لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَجِلَ إِلَى النَّسَاءِ. فَقُلْنَا مَا بَيْنَنَا: لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ. فَخَرَجْنَا إِلَيْهَا وَمَذَاجِرُنَا تَقَطُّرُ مَيِّيًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَبْرُكُكُمْ



۲۹۸۰- أخرجه البخاري، الشركة، باب الاشتراك في الهدى والبدن... الخ، ح: ۲۵۰۶، ۲۵۰۵، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرا... الخ، ح: ۱۲۱۶ من حديث ابن جريج به، ومنه سمعه الأوزاعي (أبو داود، ح: ۱۷۸۷).

۲۵۔ ابواب المناسک ..... حج کی نیت صحیح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

وَأَصْدَقُكُمْ. وَلَوْلَا الْهُدْيُ لَأَخْلَلْتُ» فَقَالَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ: أَمْتَعْتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا، أَمْ لَا يَبِيدُ؟ فَقَالَ: «لَا بَلْ لَا يَبِيدُ الْأَبَدُ».

سب سے بڑھ کر نیک اور سچا ہوں۔ اگر (میرے ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھول دیتا۔“

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ تمتع (کی اجازت) صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اگر احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کی گئی ہو تو بعد میں نیت تبدیل کر کے عمرے کی نیت کی جاسکتی ہے۔ ② جس کام کی شریعت نے اجازت دی ہے اسے نامناسب سمجھنا کوئی نیکی نہیں۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج تمتع نہیں کر سکتا۔

۲۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِحِمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. [حَتَّى] إِذَا قَدِمْنَا وَدَنَوْنَا، أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ. فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ. إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ، دُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ بَقَرٍ. فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

۲۹۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینے سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم چلے اور (مکہ شریف کے) قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دے دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ سب لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے اس کے جس کے پاس قربانی تھی۔ جب قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا اور بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (گائے کی) قربانی کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حدیث: ۳۱۳۵ میں صراحت ہے کہ اس موقع پر امہات المؤمنین کی طرف سے مشرکہ طور پر ایک گائے کی قربانی دی گئی تھی۔ ② ایک گھر والوں کی طرف سے ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کافی ہے اگرچہ ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو۔

۲۹۸۱۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن، ح: ۱۷۰۹، وغيره، ومسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام... الخ، ح: ۱۲۱۱/۱۲۵ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به.

۲۵- أبواب المناسك

۲۹۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :  
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ،  
 عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : خَرَجَ [عَلَيْنَا]  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ . فَأَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ .  
 فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ : «اجْعَلُوا حَجَّتَكُمْ  
 عُمْرَةً» فَقَالَ النَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَدْ  
 أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ . فَكَيْفَ نَجْعَلُهَا عُمْرَةً .  
 قَالَ : «انْظُرُوا مَا أَمَرُكُمْ بِهِ ، فَأَفْعَلُوا» فَرَدُّوا  
 عَلَيْهِ الْقَوْلَ . فَغَضِبَ . فَأَنْطَلَقَ . ثُمَّ دَخَلَ  
 عَلَى عَائِشَةَ غَضَبَانَ . فَرَأَتْ الْغَضَبَ فِي  
 وَجْهِهِ ، فَقَالَتْ : مَنْ أَغْضَبَكَ ؟ أَعْضَبَهُ اللَّهُ  
 قَالَ : «وَمَا لِي لَا أَغْضَبُ وَأَنَا أَمْرٌ أَمْرًا فَلَا  
 اتَّبِعُ؟» .



حج کی نیت منقطع کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۸۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ  
 رضی اللہ عنہم باہر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے حج کا  
 احرام باندھا۔ جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا: ”اپنے حج کو عمرہ بنا دو۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ  
 کے رسول! ہم نے حج کا احرام باندھا ہے اسے عمرہ کس  
 طرح بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو! میں  
 تمہیں جو حکم دیتا ہوں اس پر عمل کرو۔“ صحابہ رضی اللہ  
 عنہم دوبارہ وہی بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر  
 چل دیے۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف  
 لائے تو (ابھی تک) غصے کی حالت میں تھے۔ انھوں  
 نے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناراضی کے آثار دیکھے تو  
 عرض کیا: آپ کو کس نے ناراض کیا؟ اللہ اسے غصے میں  
 مبتلا کر دے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: ”میں کیوں ناراض  
 نہ ہوں؟ میں ایک حکم دیتا ہوں تو میرے حکم کی تعمیل نہیں  
 کی جاتی۔“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم اگر کسی دوسری سند سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو  
 جائے تو اشکال پیدا ہوگا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہ راست حکم سن کر بھی تعمیل کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں دیکھا تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ  
 رسول اللہ ﷺ کی طرح احرام میں رہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اتباع ہو سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوبارہ وہی  
 بات اس لیے عرض کی کہ شاید رسول اللہ ﷺ انھیں احرام نہ کھولنے کی اجازت دے دیں ورنہ ان سے حکم عدولی  
 کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۲۹۸۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت

۲۹۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد : ۴/ ۲۸۶ عن أبي بكر بن عياش به ، وهو في السنن الكبرى للنسائي : ۶/ ۵۶ ،  
 ح : ۱۰۱۷ ع ۱۰۱۷ وابن عياش ضعيف كما تقدم ، ح : ۲۳۴۳ وانظر ، ح : ۱۰۳۹۰ ، ۴۶ : ۱ لتدليس شيخه واختلافه .  
 ۲۹۸۳- أخرجه مسلم ، الحج ، باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل السعي . . . الخ ، ح : ۱۲۳۶ من ۴۴

۲۵- أبواب المناسك ..... حج کی نیت فسخ کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھ کر روانہ ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے)۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اس لیے میں نے احرام کھول دیا۔ اور (میرے شوہر) حضرت زبیر کے پاس قربانی کا جانور تھا اس لیے انھوں نے احرام نہ کھولا۔ میں نے اپنے (عام) کپڑے پہن لیے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی۔ انھوں نے کہا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا: کیا آپ کو یہ خطرہ ہے کہ میں آپ پر کود پڑوں گی؟

باب: ۳۲- کیا حج فسخ کرنے کا حکم صرف صحابہ کے لیے تھا؟

۲۹۸۳- حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج (کی نیت) کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا صرف ہمارے لیے خاص حکم ہے یا سب لوگوں کے لیے عام حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ خاص طور پر ہمارے لیے ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَنَّ أَبَا ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَحْلِلْ» قَالَتْ: وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ. وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ، فَلَمْ يَحْلِلْ. فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَجِئْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَوْمِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَحْسِي أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسَخَ الْحَجَّ لَهُمْ خَاصَّةً (التحفة ۴۲)

۲۹۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رِبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ فَسَخَ الْحَجَّ فِي الْعُمْرَةِ، لَنَا خَاصَّةً؟ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ لَنَا خَاصَّةً».

◀ حديث ابن جريج به.

۲۹۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمره، ح: ۱۸۰۸ من حديث الدراوردي به، والحديث ضعفه أحمد وغيره ◀ الحارث بن بلال مستور.



۲۵۔ ابواب المناسک

۲۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۸۵۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے فرمایا: حج میں تسبیح کرنا صرف حضرت محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے تھا۔

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَتْ الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

🌞 فائدہ: یہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے جو درست نہیں کیونکہ حدیث ۲۹۸۰ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

بیان ہو چکا ہے کہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ ممکن ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہو نہ کسی صحابی سے سنا ہو۔ یا اگر کسی صحابی سے سنا ہے تو ممکن ہے کسی وجہ سے اس پر اطمینان نہ ہوا ہو۔ واللہ اعلم۔

باب: ۳۳۔ صفا اور مروہ کے

درمیان سعی کرنے کا بیان

(المعجم ۴۳) - بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ (التحفة ۴۳)

۲۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۲۹۸۶۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

نے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس بات کو گناہ نہیں سمجھتا کہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہ لگاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (تو یہ)

فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوَّاعًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج یا عمرہ

کرنے والے پر ان کا چکر لگانے (سعی کرنے) میں

کوئی حرج نہیں۔“ اگر وہ بات درست ہوتی جو تم کہتے

ہو تو (اللہ کا ارشاد) اس طرح ہوتا: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :

أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى

عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ

اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة:

۱۵۸] وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا

جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ

هَذَا فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا،

أَهْلَوْا لِمَنَاءَ. فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ

۲۹۸۵۔ أخرجه مسلم، الحج، باب جواز التمتع، ح: ۱۲۲۴ من حديث أبي معاوية به.

۲۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به، ح: ۱۲۷۷ عن ابن أبي شيبه.

۲۵۔ ابواب المناسک۔ صفا اور مردہ کے درمیان سعی سے متعلق احکام و مسائل

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَهَا اللَّهُ. فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، [حَجَّ] مَنْ لَمْ يَطْفُفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.

اَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا "ان کا چکر نہ لگائے میں کوئی حرج نہیں۔" یہ آیت تو انصار کے بعض لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ جب لیک پکارتے تھے تو مناة (بت) کے نام سے لیک پکارتے تھے پھر (ان کے خیال میں) صفا اور مردہ کے درمیان سعی کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لیے (مکہ شریف) آئے تو انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری عمر کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج مکمل تسلیم نہیں کرتا جو صفا اور مردہ کے درمیان چکر نہ لگائے۔



301

نوافل و مسائل: ① قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے اسباب نزول کا بھی علم ہونا چاہیے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کا صحیح فہم رکھتے تھے خاص طور پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفسیر میں بلند مقام حاصل ہے۔ ③ عربوں نے دور جاہلیت میں بہت سی بدعات ایجاد کر لی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے عبادت کے صحیح طریقے بتا دیے۔ ④ عبادت میں بدعت سے اجتناب ضروری ہے۔ ⑤ صفا اور مردہ کے درمیان سعی کرنا حج اور عمرے کا رکن ہے۔

۲۹۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ وَلَدِ لَيْثِيَّةٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا يَنْقُطُ الْأَبْطَحُ إِلَّا شَدًّا».

۲۹۸۷۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت شیبہ (بن عثمان) رضی اللہ عنہ کی ام ولد رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو صفا اور مردہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”سنگریزوں والی زمین صرف دوڑ کر ہی طے کی جائے۔“

۲۹۸۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۶: ۴۰۴ من حديث هشام به، ورواه حماد بن زيد، والنسائي، مناسك الحج: ۱۷۷، ح: ۲۹۸۳ عن بديل عن المغيرة بن حكيم عن صفية عن امرأة (صحابية) به، وإسناده صحيح.

۲۵۔ أبواب المناسك۔ عمرے سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فوائد ومسائل: ① أَبَطَحَ (سنگریزوں والی زمین) سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان کی وادی ہے۔  
 ② سہی کی جگہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہے۔ پہاڑیوں پر چڑھتے یا ان سے اترتے وقت دوڑنا مسنون نہیں۔ ③ آج کل سہی کی جگہ کو ہوار کر کے پختہ راستہ بنا دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں چٹنی جگہ ہوار تھی اس کی حد بندی سبزنشانیوں سے کر دی گئی ہے۔ یہ نشان میلکین أَخْضَرُیْن کہلاتے ہیں۔ ان کے درمیان دوڑنا چاہیے۔ باقی فاصلہ عام رفتار سے طے کرنا چاہیے۔ ④ موجودہ عمارت میں اوپر کی منزل میں بھی سہی کی جاسکتی ہے۔ وہاں بھی سبز رنگ سے دوڑنے کی جگہ کا تعین کر دیا گیا ہے۔

۲۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: إِنْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى. وَإِنْ أَمْشَى، فَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي. وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ.  
 ۲۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑوں تو (یہ درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس مقام پر) دوڑتے دیکھا ہے۔ اور اگر (عام رفتار سے) چلوں تو (یہ بھی درست ہے کیونکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اور میں بڑی عمر کا بوڑھا آدمی ہوں (اس لیے دوڑنا مشکل محسوس ہوتا ہے۔)

🌞 فوائد ومسائل: ① صفا اور مروہ کے درمیان سہی کے دوران میں وادی میں (سبزنشانیوں کے درمیان) دوڑنا سنت ہے۔ ② اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری یا کمزوری کی وجہ سے دوڑ نہ سکے تو عام رفتار سے بھی سہی کا فرض ادا کر سکتا ہے۔ ③ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بڑھاپے کا ذکر کر کے اپنا عذر واضح کیا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ عذر نہ ہو تو دوڑنا ہی چاہیے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْعُمْرَةِ (التحفة ۴۴) باب: ۳۳۔ عمرے کا بیان

۲۹۸۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۸۸۔ [حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب أمر الصفا والمروة، ح: ۱۹۰۴ من حديث عطاء به، وقال الترمذي، ح: ۸۶۴ "حسن صحيح" قلت: رواه جماعة عن ابن السائب به، منهم سفیان الثوري، (النسائي) وكثير ابن جهمان وثقه الجمهور.

۲۹۸۹۔ [إسناده ضعيف جلدًا] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۷۰/۷، ح: ۶۷۱۹ من حديث هشام به، وقال: "نفرد به هشام بن عمار"، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، عمر بن قيس المعروف بسندل ضعفه أحمد، وابن معين، والفلاس، وأبو زرعة، والبخاري، وأبو حاتم، وأبو داود، والنسائي وغيرهم، والحسن، ۴۴

عرے سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”حج جہاد ہے اور عمرہ نقلی عبادت ہے۔“

۲۵- أبواب المناسك  
الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى النُّسَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَيْبٍ. أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُثَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَصَوُّعٌ».

۲۹۹۰- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم مکہ والوں سے آپ ﷺ کی (حفاظت کے لیے) آڑ بننے تھے تاکہ کوئی آپ کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچائے۔

۲۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ. فَطَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ. وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يَصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.



فوائد و مسائل: ① ذوالقعدہ ۶ھ میں طے پانے والے صلح کے معاہدے (صلح حدیبیہ) میں یہ طے پایا تھا کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے تاہم اگلے سال وہ عمرہ کرنے کے لیے آسکیں گے۔ اس شرط کے مطابق ذوالقعدہ ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ اس سفر میں دو ہزار مرد اور ان کے علاوہ کچھ عورتیں اور بچے بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس عمرے کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۱/۲۷۷) ② اس موقع پر مشرکین اپنے گھروں سے نکل کر جبل قعیقان پر جمع ہو گئے تھے تاہم خطرہ تھا کہ کوئی مشرک دھوکے سے رسول اللہ ﷺ کو گزند پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ ③ ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ آپ کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے پر تیار رہتے تھے۔

باب: ۳۵- ماہ رمضان میں عمرہ کرنا

(المعجم ۴۵) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ (التحفة ۴۵)

۲۹۹۱- حضرت وہب بن خنیش رضی اللہ عنہ سے روایت

۲۹۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

الراوي عنه: ضعيف.

۲۹۹۰- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة الحديبية، ح: ۴۱۸۸ عن ابن نمير به.

۲۹۹۱- [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۷/۴، ۱۸۶ عن وكيع به، وصححه البوصيري \* الثوري عن، تقدم،

۲۵۔ أبواب المناسك

عرے سے متعلق احکام و مسائل

وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِيَّانِي: "رمضان میں ایک عمرہ" حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَّانٍ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَبِيشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

🌞 فوائد و مسائل: ① ماہ رمضان میں ہر عمل کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عرے کا ثواب بھی بڑھ کر حج کے برابر ہو جاتا ہے۔ ② ماہ رمضان میں موقع ملے تو ضرور عمرہ کرنا چاہیے۔ ③ یہ عمرہ ثواب میں حج کے برابر ہے تاہم یہ فرض حج کا متبادل نہیں۔ جس شخص پر حج فرض ہوا ہے حج ہی کرنا ضروری ہے رمضان کے عرے سے حج کا فرض ادا نہیں ہو جاتا۔

۲۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعاً عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزَّعَافِرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ هَرَمٍ بْنِ خَبِيشٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

۲۹۹۳۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

۲۹۹۲۔ حضرت ہرم بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔"

۲۹۹۳۔ حضرت ابو معقل (نشم الناصری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔"

۴۴ ح: ۱۶۲، ولحدیثہ شواہد کثیرہ عند البخاری، ح: ۱۷۸۲، ومسلم، ح: ۱۲۵۶، وغیرہما، وانظر، ح: ۲۹۹۵. ۲۹۹۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۷/۴ من حديث داود به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف داود ابن يزيد بن عبد الرحمن الزعافري"، والحديث السابق شاهد له. ۲۹۹۳۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، المعجم، باب ما جاء في عمره رمضان، ح: ۹۳۹ من طريق آخر عن أبي إسحاق به، وقال: "حسن غريب" \* جبارة تقدم، ح: ۷۴۰، وإبراهيم تقدم، ح: ۱۴۹۵، ولم يفرده به، وأبو إسحاق عن، تقدم، ح: ۴۶، وح: ۲۹۹۱ شاهد له.



۲۵۔ ابواب الصائسک ..... عمرے سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“  
عمرۃ فی رمضان تعدل حجة۔

۲۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔“  
عَدُّنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً».

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ (التحفة ۴۶)

۲۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ نہیں کیا۔  
عَدُّنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَغْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

۲۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے سوا (کسی اور مہینے میں) عمرہ ادا نہیں فرمایا۔  
عَدُّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَغْتَمِرْ

۲۹۹۴۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۱/ ۱۴۲، ح: ۱۱۲۹۹ من حديث أبي معاوية (وغيره) به \* وابن أوطاة تقدم، ح: ۲۵۸۷، ۱۱۲۹، ۴۹۶.

۲۹۹۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۹۷ عن أحمد بن عبد الملك به، وعلقه البخاري، ح: ۱۸۶۳ (جزاء الصيد).

۲۹۹۶۔ [صحیح] \* ابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، والحديث الآتي شاهد له.

۲۹۹۷۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۱۴۳ عن ابن نمير به إلا أنه قال: "في ذي الحجة" بدل "ذي القعدة"، وله شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۵۳، والبخاري، ح: ۱۷۷۸ وغيرهما.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... عمرے سے متعلق احکام و مسائل  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَةٌ إِلَّا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

🌞 فائدہ و مسائل: ① اہل عرب زمانہ جاہلیت میں ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا گناہ سمجھتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بار بار ذوالقعدہ میں عمرہ کیا تا کہ لوگوں کے ذہنوں سے دور جاہلیت کا اثر اچھی طرح ختم ہو جائے۔  
② رسول اللہ ﷺ نے آخری حج کے ساتھ جو عمرہ ادا فرمایا وہ بروز اتوار ۱۲ ذوالحجہ ۱۱ھ کو ادا فرمایا۔ (الرحیق المختوم ص ۶۱۵) رضی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ  
ذوالقعدہ کے مہینے میں روانہ ہوتے تھے جب کہ اس مہینے کے چار دن باقی تھے۔ (الرحیق المختوم ص ۶۱۴)

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْعُمْرَةِ فِي رَجَبٍ  
(التحفة ۴۷)

۲۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا  
يَعْنَى بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ، عَنِ  
الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ يَعْنَى ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ  
عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ: فِي أَيِّ  
شَهْرِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فِي  
رَجَبٍ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ فِي رَجَبٍ قَطُّ. وَمَا اعْتَمَرَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ  
[يَعْنَى ابْنَ عُمَرَ].



🌞 فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اس معاملے میں بھول ہو گئی اس لیے انھوں نے یہ بات یقین کے انداز سے بیان نہیں فرمائی۔ مذکورہ بالا سوال خود حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا جب کہ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے کے قریب تشریف فرما تھے اور ام المومنین نے ان کا سوال اور جواب سنا۔ اس پر عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین سے تصدیق چاہی تو انھوں نے حجرے کے اندر سے مذکورہ بالا جواب دیا۔ حضرت ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین کی یہ بات سن کر خاموش رہے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ (صحیح مسلم، الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ و زمانہ حج، حدیث: ۱۲۵۳)۔

۲۹۹۸ - [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في عمرة رجب، ح: ۹۳۶ عن أبي كريب به، وقال: "غريب" \* حبيب لم يسمع من عروة، أخرجه مسلم، ح: ۱۲۵۵ من طريق آخر عن عروة بن الزبير به، وبه صح الحديث.

عمرے سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

باب: ۳۸- تنعيم سے (احرام باندھ کر)

عمرہ کرنا

۲۹۹۹- حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر تنعيم سے عمرہ کرا دیں۔

(المعجم ۴۸) - بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

(التحفة ۴۸)

۲۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْعَبَّاسِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيَعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

۳۰۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. تَوَافَى هَلَالٌ ذِي الْحِجَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهَلِّلْ. فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهَلَّلْتُ بِعُمْرَةٍ».

۳۰۰۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے اور ذوالحجہ کا چاند چڑھنے ہی والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص عمرے کا احرام باندھنا چاہے باندھ لے۔ اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کی نیت سے لپیک پکارتا۔“

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو لوگوں میں سے کسی نے عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرے کا احرام باندھنے والوں میں شامل تھی۔

قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ. فَكُنْتُ أَنَا وَمَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ.

۲۹۹۹- أخرجه البخاري، العمرة، باب عمرة التنعيم، ح: ۱۷۸۴ من حديث سفیان بن عیینة به، ومسلم، الحج، باب بیان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن... إلخ، ح: ۱۲۱۲ عن ابن أبي شيبه وغيره به.

۳۰۰۰- أخرجه البخاري، العمرة، باب العمرة ليلة الحصة وغيرها، ح: ۱۷۸۳ من حديث هشام به، ومسلم، الحج، باب بیان وجوه الإحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقرآن... إلخ، ح: ۱۱۹/۱۲۱۱ عن ابن أبي شيبه به.



۲۵۔ أبواب المناسك

عمرے سے متعلق احکام ومسائل

انہوں نے فرمایا: ہم لوگ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ شریف پہنچ گئے۔ ابھی میں حیض سے تھی کہ عمر نے کا دن آپنچا۔ اور میں نے ابھی عمرے کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے صورت حال عرض کی تو آپ نے فرمایا: ”اپنا عمرہ رہنے دو سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔“

قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ. فَأَذْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَجِلْ مِنْ عُمْرَتِي. فَسَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتِكَ، وَانْقُضِي رَأْسَكَ، وَامْشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ».

انہوں نے فرمایا: میں نے ایسے ہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ وہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر تشعیم لے گئے۔ (اور میں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔) چنانچہ میں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج اور ہمارا عمرہ دونوں پورے کر دیے اور اس میں نہ قربانی تھی نہ صدقہ اور نہ روزے۔

قَالَتْ: فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ. وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرَدَفَنِي وَخَرَجَ إِلَى التَّشْعِيمِ. فَأَهْلَكَ بِعُمْرَةٍ. فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.



🌞 فوائد ومسائل: ① تحميم ایک مقام ہے جو مکہ سے قریب ترین ہے۔ آج کل اسے مسجد عائشہ کہتے ہیں۔ ② نبی اکرم ﷺ تیرہ ذوالحجہ کو رومی حرات سے فارغ ہو کر مٹی سے روانہ ہوئے اور وادی الطح، یعنی خیف بنی کنانہ میں ٹھہرے۔ اسی کو وادی ٹھب بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اسی مقام پر ادا کیں۔ اور عشاء کے بعد کچھ آرام فرما کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور طواف واداع ادا فرمایا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۶۲۰) ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن عذر حیض کی وجہ سے عمرہ کیے بغیر حج کا احرام باندھنا پڑا۔ اس طرح کی صورت حال میں عمرے کے اعمال ادا کیے بغیر حج اور عمرہ دونوں ادا سمجھے جاتے ہیں۔ ④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ وہ باقاعدہ عمرہ بھی ادا کریں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ان کے بھائی کے ساتھ عمرے کے لیے بھیج دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ سے حسن سلوک کا اظہار تھا۔ ⑤ تحميم یا مسجد عائشہ کوئی میقات نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دل جوئی کے لیے ان کو وہاں سے احرام باندھ کر آ کر عمرہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ ایسی ہی (حائضہ) عورتوں کے لیے عمرے کی اجازت ثابت ہوتی ہے نہ کہ مطلقاً ہر شخص کے لیے وہاں

۲۵- أبواب المناسك - عمر سے متعلق احکام و مسائل

سے احرام باندھ کر بار بار عمرہ کرنے کی جیسا کہ بہت سے لوگ وہاں لیا کرتے ہیں اور اسے ”چھوٹا عمرہ“ قرار دیتے ہیں۔ یہ رواج یا استدلال بے بنیاد ہے۔ ⑤ حج کے بعد عمرہ کرنے سے حج تمتع نہیں بنتا بلکہ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے حج تمتع بنتا ہے۔ پہلے عمرے کی وجہ سے قربانی دی گئی۔ اس دوسرے عمرے کی وجہ سے کوئی قربانی نہیں دی گئی۔ نہ اس کا تبادلہ فیروزوں کی صورت میں ادا کیا گیا۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ  
بَاب: ۳۹- بیت المقدس سے  
عمرے کا احرام باندھنا

۳۰۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّیَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، غُفِرَ لَهُ».

۳۰۰۱- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا، اسے بخش دیا جائے گا۔“

۳۰۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمِّیَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ».

۳۰۰۲- رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کیا، وہ اس کے سابقہ تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

ام المومنین نے فرمایا: چنانچہ میں (بیت المقدس سے) عمرے کے لیے روانہ ہوئی۔

۳۰۰۱- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/۱۶۱ عن ابن أبي شيبة به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۲۱، والمنذري، الترغيب: ۲/۱۹۰، وضعفه البخاري وغيره من الحفاظ، والقول قولهم، والله أعلم \* أم حكيم حكيمة بنت أمية بن الأخنس وثقها ابن حبان وحده.

۳۰۰۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في المواقيت، ح: ۱۷۴۱ من طريق آخر عن يحيى

۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵۰) - باب: کَمِ اعْتَمَرَ  
النَّبِيُّ ﷺ (التحفة ۵۰)

باب: ۵۰۔ نبی اکرم ﷺ نے کتنے  
عمرے کیے؟

۳۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ  
عُمَرِ عُمَرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَعُمَرَةَ الْقُضَاءِ مِنْ  
قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي  
مَعَ حَجَّتِهِ.

۳۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے  
کیے: حدیبیہ کا عمرہ، اگلے سال عمرۃ القضاء تیسرا جعرانہ  
سے اور چوتھا وہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صلح حدیبیہ ذوالقعدہ ۶ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ چودہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ کے ذوالقعدہ  
کو مدینہ سے روانہ ہوئے۔ مکہ شریف کے قریب حدیبیہ کے مقام پر مشرکین نے آپ کو روک دیا۔ تب فریقین  
میں مذاکرات کے بعد یہ طے ہوا کہ مسلمان اگلے سال عمرے کے لیے آ سکتے ہیں چنانچہ وہیں احرام کھول کر  
قربانیاں کر کے مسلمان واپس آ گئے۔ اس سفر میں اگرچہ عملی طور پر عمرہ ادا نہیں ہو سکا تاہم اس کا ثواب مل گیا اس  
لیے اسے عمرہ شمار کیا جاتا ہے۔ ② عمرۃ القضاء سے مراد وہ عمرہ ہے جو حدیبیہ میں طے پانے والے معاہدے کے  
مطابق ادا کیا گیا۔ صلح حدیبیہ کے سفر میں شریک صحابہ میں سے جتنے زندہ تھے سب اس عمرے میں شریک تھے ان  
کے علاوہ اور مسلمان بھی شریک ہو گئے۔ اس طرح دو ہزار صحابہ کرام جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ذوالقعدہ  
۶ھ میں عمرہ کیا۔ ۳ شوال ۸ھ میں غزوہ حنین پیش آیا جس کی تکمیل غزوہ طائف سے ہوئی۔ اس سے واپسی پر  
رسول اللہ ﷺ جعرانہ کے مقام پر ٹھہرے اور مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کیا۔ اس سے فارغ ہو کر جعرانہ  
ہی سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ یہ عمرہ ذوالقعدہ ۸ھ میں کیا گیا۔ ③ چوتھا عمرہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے ساتھ  
کیا۔ اس کے لیے سفر کا آغاز ذوالقعدہ ۱۰ھ کے آخری ایام میں ہوا جبکہ عمرہ کی ادائیگی ۲ ذوالحجہ کو ہوئی۔

(المعجم ۵۱) - بابُ الْخُرُوجِ إِلَى مِنَى  
(التحفة ۵۱)

باب: ۵۱۔ منیٰ کی طرف روانگی

❖ الأَخْصِي بِهِ، وَانْظُرِ الْحَدِيثَ السَّابِقَ.

۳۰۰۳۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الحج، باب العمرة، ح: ۱۹۹۳ من حديث داود به، وقال الترمذي،  
ح: ۸۱۶ "حسن غريب".

۲۵۔ ابواب المناسک..... منی میں قیام سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ غَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِمِنَى، يَوْمَ التَّوْبَةِ، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

۳۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ترویہ کے دن (۸ ذوالحجہ کو) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر (۹ ذوالحجہ کو) منی میں ادا کیں پھر عرفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

🌟 فائدہ: رسول اللہ ﷺ منی سے عرفات کی طرف سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوئے اور مقام نمرہ پر جا کر ٹھہر گئے۔ سورج ڈھلنے پر نمرہ سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لے گئے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۷۳)

۳۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ الْخَمْسَ بِمِنَى، ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۳۰۰۵۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منی میں پانچ نمازیں پڑھتے تھے پھر لوگوں کو بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(المعجم ۵۲) - بَابُ النَّزُولِ بِمِنَى

(التحفة ۵۲)

۳۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منی میں ایک گھر نہ بنادیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، منی اس شخص کے لیے اونٹ

۳۰۰۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الخروج إلى منى والمقام بها، ح: ۸۷۹ من حديث إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۱، وقال: "إسماعيل بن مسلم قد تكلموا فيه من قبل حفظه"، وله شواهد، منها الحديث الآتي.

۳۰۰۵۔ [إسناده حسن] \* عبد الله العمري عن نافع قوي كما تقدم، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶، وخالفه مالك فرواه موقوفًا، ولحديثه شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۳۰۰۶۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء أن منى مناخ من سبق، ح: ۸۸۱ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴۶۷، ۴۶۶/۱، ووافقه الذهبي \* مسبوكة أم يوسف، ۴۴

۲۵- أبواب المناسك

أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا؟ قَالَ: «لَا. مِثْنِي مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ».

۳۰۰۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَبْنِي لَكَ بَيْتًا يَبْنِيكَ؟ قَالَ: «لَا. مِثْنِي مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ».

(المعجم ۵۳) - بَابُ الْغُدُوِّ مِنْ مِثْنِي إِلَى عَرَافَاتِ (التحفة ۵۳)

۳۰۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ

الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْيَوْمِ، مِنْ مِثْنِي إِلَى عَرَفَةَ. فَمِنَّا مَنْ يُكَبِّرُ. وَمِنَّا مَنْ يَهْلُ. فَلَمْ يَعْصِ هَذَا عَلَى هَذَا. وَلَا هَذَا عَلَى هَذَا. وَرَبَّمَا قَالَ: هُوَ لَا عَلَى هَذَا. وَلَا هُوَ لَا عَلَى هَذَا.

﴿لم يعرفها ابن خزيمة وغيره، ووثقها الترمذي، والحاكم وغيرهما بتصحيح حديثها فحديثها حسن، وفيه إبراهيم بن مهاجر بن جابر، وهو حسن الحديث، راجع نيل المقصود، ح: ۲۰۱۹، وأخرجه أبو داود، ح: ۲۰۱۹ من حديث إسرائيل به.﴾

۳۰۰۷- [إسناده حسن] انظر الحديث السابق.

۳۰۰۸- أخرجه البخاري، الصحيح، باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ح: ۱۶۵۹، ومسلم، الحج، باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة، ح: ۱۲۸۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

منی سے روانگی سے متعلق احکام و مسائل  
بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں)  
پہنچ جائے۔“

۳۰۰۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لیے منی میں ایک گھر نہ بنا دیں جہاں آپ کو سایہ حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں منی اس شخص کے لیے اونٹ بٹھانے (اور قیام کرنے) کی جگہ ہے جو پہلے (وہاں) پہنچ جائے۔“

باب: ۵۳- منی سے عرفات  
کی طرف روانگی

۳۰۰۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس دن (۹ ذوالحجہ کو) منی سے عرفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیرات کہہ رہا تھا اور کوئی لہجہ پکار رہا تھا۔ نہ یہ اس پر تنقید کرتا تھا نہ وہ اس پر۔ یا یہ فرمایا: نہ یہ ان پر تنقید کرتے تھے نہ وہ ان پر۔

﴿لم يعرفها ابن خزيمة وغيره، ووثقها الترمذي، والحاكم وغيرهما بتصحيح حديثها فحديثها حسن، وفيه إبراهيم بن مهاجر بن جابر، وهو حسن الحديث، راجع نيل المقصود، ح: ۲۰۱۹، وأخرجه أبو داود، ح: ۲۰۱۹ من حديث إسرائيل به.﴾

۳۰۰۷- [إسناده حسن] انظر الحديث السابق.

۳۰۰۸- أخرجه البخاري، الصحيح، باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة، ح: ۱۶۵۹، ومسلم، الحج، باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة، ح: ۱۲۸۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

🌞 فوائد و مسائل: ① مٹی سے عرفات جاتے وقت لپک پکارنا بھی جائز ہے اور تکبیرات کہنا بھی۔ ② یہ بھی درست ہے کہ آدمی کچھ دیر لپک پڑھے اور کچھ دیر تکبیرات کہے۔

باب: ۵۳۔ عرفات میں ٹھہرنا

(المعجم ۵۴) - بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ

(التحفة ۵۴)

۳۰۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں وادی نمرہ میں ٹھہرتے تھے۔

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِعَرَفَةَ فِي وَادِي نَمْرَةٍ.

قَالَ: فَلَمَّا قَتَلَ الْحِجَااجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيُّ سَاعَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُورُ فِي هَذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا. فَأُرْسِلَ الْحِجَااجُ رَجُلًا يَنْظُرُ أَيُّ سَاعَةٍ يَزْتَحِلُّ.

حضرت سعید بن حسان بیان کرتے ہیں: جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو (اس کے بعد حج کے دوران میں) اس نے آدمی بھیج کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: نبی ﷺ اس دن کس وقت (عرفات کے میدان میں) جاتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب وہ وقت آئے گا ہم روانہ ہو جائیں گے (اور تمہیں معلوم ہو جائے گا)۔ حجاج نے ایک آدمی بھیجا کہ دیکھے وہ کس وقت روانہ ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب (نمرہ سے) روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو فرمایا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں

فَلَمَّا أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَزْتَحِلَّ قَالَ: أَزَاعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزَعْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزَعْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزَعْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: لَمْ تَزَعْ بَعْدُ. فَجَلَسَ. ثُمَّ قَالَ: أَزَاعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَلَمَّا

۳۰۰۹۔ [مسندہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الحج، باب الرواح إلى عرفة، ح: ۱۹۱۴ من حديث وكيع \* سعيد ابن حسان وثقه ابن حبان وحده، وأصل الحديث شواهد، منها حديث مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۲۵۔ أبواب المناسك

قَالُوا: قَدْ زَاغَتْ، اِرْتَحَلَ.  
قَالَ وَكَيْفَ: يَغْنِي رَاحَ.

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

ڈھلا۔ آپ بیٹھ گئے۔ (کچھ دیر بعد) پھر کہا: کیا سورج ڈھل گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ جب انھوں نے کہا: ڈھل گیا ہے، جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کی اصل صحیح مسلم (۱۲۱۸) میں ہے نیز سنن ابوداؤد (اردو حدیث: ۱۹۱۴۔ طبع دارالسلام) کی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً تو ضعیف ہے لیکن دیگر صحیح روایات سے حدیث میں مذکور مسئلے کی تائید ہوتی ہے کہ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۹/۸، ۳۰۰، وصحيح أبي داود (مفصل)؛ حدیث: ۱۶۷۲) ② نو ذوالحجہ کو سورج ڈھلنے سے پہلے وادی نمرہ میں ٹھہرنا چاہیے۔ یہ جگہ حرم کی حدود میں ہے اور عرفات سے مشرق میں ہے۔ ③ سورج ڈھلنے کے بعد عرفات کی حدود میں داخل ہونا چاہیے۔ میدان عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے۔ ④ خلیفہ عبدالملک نے تاج بن یوسف کو تحریری حکم جاری کیا تھا کہ حج کے مسائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فتویٰ کے مطابق عمل کیا جائے اس لیے اس نے ان سے پوچھ پوچھ کر عمل کیا۔ (صحیح البخاری، الحج، باب التهجیر بالروح يوم عرفه، حدیث: ۱۶۶۰) ⑤ احکام کو چاہیے کہ علماء سے رہنمائی حاصل کریں اور لوگوں سے شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرائیں۔



(المعجم ۵۵) - بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ

(التحفة ۵۵)

۳۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ،  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ. فَقَالَ:

۳۰۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ”یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور عرفات سب ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

۳۰۱۰۔ [سناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحج، باب الصلاة بجمع، ح: ۱۹۳۵ من حديث يحيى بن آدم به، وقال الترمذي، ح: ۸۸۵: "حسن صحيح" \* سفيان الثوري تابعه المغيرة بن عبد الرحمن بن الحارث المخزومي عند أحمد: ۷۶/۱.

۲۵- أبواب المناسك - وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل - هَذَا الْمَوْقِفُ ، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
 ۳۰۱۱- حضرت یزید بن شیبان رحمہ اللہ سے روایت ہے  
 اُنھوں نے فرمایا: ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے جسے  
 آپ ٹھہرنے کی جگہ سے دور ہی قرار دے سکتے ہیں۔  
 حضرت ابن مربع رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے اور کہا: میں  
 تمہارے پاس اللہ کے رسول ﷺ کا پیغام لایا ہوں۔  
 رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”اپنے اپنے مقام پر  
 ٹھہرے رہو۔ آج تم ابراہیم علیہ السلام کی ایک وراثت کے  
 حامل ہو۔“

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے دامن میں چٹانوں کے پاس ٹھہرے تھے۔ ② حاجی کے لیے  
 ضروری نہیں کہ عرفات میں اسی جگہ ٹھہرے جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے بلکہ وادیِ عرند کو چھو کر پورے  
 میدانِ عرفات میں جہاں بھی جگہ ملے ٹھہر جائے۔ ③ ہماری شریعت میں حج کے احکام و مسائل حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کی شریعت کے مطابق ہیں۔ اہل عرب نے ان میں جو تبدیلیاں کر لی تھیں یا جو بدعات ایجاد کر لی تھیں رسول اللہ  
 ﷺ نے اپنے عمل سے ان کی اصلاح کر کے صحیح طریقہ سکھا دیا۔

۳۰۱۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ :  
 ۳۰۱۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت  
 ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفات سب کا سب  
 ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ عرند کے نشیبی حصے سے اوپر  
 رہو۔ مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے البتہ  
 وادیِ حمر کی نشیب سے اوپر رہو۔ منیٰ سب کا سب  
 قربانی کی جگہ ہے سوائے اس کے جو گھاٹی کے  
 پیچھے ہے۔“

۳۰۱۱- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الحج، باب موضع الوقوف بعرفة، ح: ۱۹۱۹ من حديث شيبان به،  
 وقال الترمذي، ح: ۸۸۳ حسن صحيح، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۱۸، والحاكم: ۱/ ۶۲۶، والذهبي.  
 ۳۰۱۲- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري من أجل القاسم بن عبد الله، تقدم، ح: ۲۹۶۷، وأصل الحديث  
 صحيح إلا ما وراء العقبة، وأخرجه مسلم، ح: ۱۲۱۸، وأبو داود، ح: ۱۹۰۷، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷ وغيرهما.



۲۵۔ أبواب المناسك ..... وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقْبَةِ] جملے کے علاوہ باقی روایت کی اصل صحیح مسلم (۱۲۱۸) اور سنن ابی داود (۱۹۰۷/۱۹۳۶) میں ہے نیز دیگر محققین کی بھی اس روایت کی بابت یہی رائے ہے لہذا مذکورہ روایت [إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعُقْبَةِ] جملے کے علاوہ قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح ابی داود (مفصل) للالبانی، رقم: ۱۶۶۵، ۱۶۹۳، ۱۶۹۳) وضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۶۵۰، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۰۱۲) ② وادیٰ عرہ عرفات کے قریب ہے عرفات میں شامل نہیں۔ نوذوالحجہ کو وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے ورنہ وقوف عرفات کا فرض ادا نہیں ہوگا اور حج فوت ہو جائے گا۔ ③ حج کی ادائیگی کے لیے عرفات میں ٹھہرنا ضروری ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ٹھہرا جائے۔ ④ سنت یہ ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت جمع اور قصر کر کے ادا کریں اور پھر عرفات میں دعا اور ذکر الہی میں مشغول رہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ ⑤ نوذوالحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا چاہیے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنی چاہئیں۔ ⑥ وادیٰ محسر وہ وادی ہے جہاں ابرہہ کی فوجیں تباہ ہوئی تھیں اس لیے مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے کہ غلطی سے وادیٰ محسر میں رات نہ گزاریں۔ ⑦ قربانی منیٰ میں کرنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب النحر فی منحر النبی ﷺ، معنی، حدیث: ۱۷۱۱) البتہ اگر کوئی شخص مکہ میں (حدود حرم کے اندر) قربانی کر لے تو بھی جائز ہے۔ (سنن ابی داود، المناسک، باب الصلاة بجمع، حدیث: ۱۹۳۷، سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الذبیح، حدیث: ۳۰۲۸)

باب: ۵۶۔ عرفات میں دعا مانگنا  
(المعجم ۵۶) - بَابُ الدُّعَاءِ بِمَرَقَةٍ  
(التحفة ۵۶)

۳۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ ۳۰۱۳۔ حضرت عباس بن مرداس سلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے دن (وقوف کے دوران میں) اپنی امت کی بخشش کے لیے دعا فرمائی۔ (اللہ کی طرف سے) آپ کو جواب دیا گیا: میں نے انھیں بخش دیا، سوائے ظالم کے، کہ میں اس

أَبْنِ مِرْدَاسٍ السَّلْمِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ

۳۰۱۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الرجل يقول للرجل أضحك الله سنك، ح: ۵۲۳۴ من حديث عبد القاهر به مختصراً، والمافظ الضياء المقدسي في الأحاديث المختارة مما ليس في الصحيحين، وذكره ابن الجوزي في الموضوعات: ۲/ ۲۱۶ \* عبدالله بن كنانة وأبوه مجهولان كما في التقريب وغيره.

۲۵۔ ابواب الصنائع

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت سے (اس کی مظلومیت کے بدلے میں نعمتیں) دے دے اور ظالم کو معاف کر دے۔“ اس دن آپ کی دعا قبول نہ ہوئی۔ صبح کو جب نبی ﷺ مزدلفہ میں تھے آپ نے دوبارہ دعا کی تو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یا مسکرا دیے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایسے وقت آپ ہنسائیں کرتے تھے تو (آج) آپ کس لیے ہنسے ہیں؟ اللہ آپ کے دانتوں کو ہنسا رکھے! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کر دی اور چلانے لگا: ہائے تباہی! ہائے خرابی! اس کی پریشانی (اور رونا پڑنا) دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔“

بِالْمَغْفِرَةِ. فَأُجِيبَ: إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، مَا خَلَا الظَّالِمَ. فَإِنِّي أَخَذُ لِمَظْلُومٍ مِنْهُ. قَالَ: «أَيُّ رَبِّ إِنْ شِئْتُ أُعْطِيتُ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَغَفَرْتُ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجِبْ [عَشِيَّتَهُ]. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَغَادَ الدُّعَاءَ. فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتُ تَضْحَكُ فِيهَا. فَمَا الَّذِي أَضْحَكُكَ؟ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ قَالَ: «إِنْ عَدُوُّ اللَّهِ إِلَيْسَ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي، وَغَفَرَ لِأُمِّي، أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَخْتُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَذْغُو بِالْوَلَدِ وَالْتُّبُورِ. فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ».

۳۰۱۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ عزوجل (بندوں سے) قریب ہوتا ہے پھر اور قریب ہوتا ہے پھر ان کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے اظہارِ فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

۳۰۱۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُبَصِّرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: أَنَّ بَنَانًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ [مِنْ] أَنْ يُعَيِّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ. وَإِنَّهُ لَيَذْنُو ثُمَّ يَذْنُو عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: مَا أَرَاهُمْ لَا؟».

۳۰۱۴۔ أخرجه مسلم، الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ح: ۱۳۴۸ عن هارون بن سعيد به.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... وقوف عرفات سے متعلق احکام ومسائل

🌅 فوائد ومسائل: ① عرفے کا دن اللہ کی رحمت کا دن ہے اس لیے اس دن روزہ رکھنا مسنون ہے تاہم حاجیوں کے لیے یہ روزہ رکھنا منع ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے عرفات میں یہ روزہ نہیں رکھا تھا۔ (صحیح البخاری، الصوم، باب صوم یوم عرفة، حدیث: ۱۹۸۸) ② اللہ کا قریب ہونا اور کلام کرنا اس کی صفت ہے جس کی کیفیت بندوں کو معلوم نہیں۔ صفات الہی پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان صفات کو بندوں کی صفات سے مشابہتیں سمجھنا چاہیے۔ ③ حج میں بندے اللہ کی رضا اور رحمت کے حصول کے لیے عرفات میں جمع ہوتے ہیں اس لیے انہیں یہ رحمت و مغفرت حاصل ہو جاتی ہے۔

باب: ۵۷۔ جو شخص مزدلفہ کی رات فجر سے پہلے عرفات پہنچ جائے (اس کا بھی حج ہو جاتا ہے)

(المعجم ۵۷) - بَابُ مَنْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ (التحفة ۵۷)

۳۰۱۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عمر دلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں نجد کے کچھ افراد حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حج جو عرفہ ہی (کا نام) ہے۔ جو شخص مزدلفہ کی رات کو فجر کی نماز سے پہلے آگیا اس کا حج پورا ہو گیا۔ منیٰ کے دن تین ہیں پھر جو شخص دو دنوں میں جلدی سے (واپس) چلا جائے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (تیسرا دن بھی وقوف کرے) اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک آدمی کو (سواری پر) بٹھالیا اور اس نے ان مسائل کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔

۳۰۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ. سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْمَرَ الدَّيْلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ وَقِفٌ بِعَرَفَةَ. وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ قَالَ: «الْحَجُّ عَرَفَةُ. فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ. أَيَّامٌ مِنِّي ثَلَاثَةٌ. «فَمَنْ تَمَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ» [البقرة: ۱۲۰۳] ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ يُنَادِي بِهِنَّ.



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے محمد بن یحییٰ کے طریق سے

۳۰۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، فرض الوقوف بعرفة، ح: ۳۰۱۹ من حديث وكيعة، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۲۲، والحاكم: ۱/۲۷۸، ۴۶۴، والذهبي \* سفيان صرح بالسماع عند أبي داود، ح: ۱۹۴۹ وغيره.

۲۵۔ ابواب المناسک

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

بھی یہ روایت سابقہ حدیث کے ہم معنی ذکر کی ہے لیکن اس میں [شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ] وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ کی بجائے [أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ] بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (مفہوم دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے۔)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ الدَّيْلِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِعَرَفَةَ. فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

راوی حدیث محمد بن یحییٰ نے کہا: میرے نزدیک سفیان ثوری کی اس سے بہتر اور کوئی حدیث نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: مَا أَرَى لِلثَّوْرِيِّ حَدِيثًا أَشْرَفَ مِنْهُ.

فوائد و مسائل: ① وقوف عرفات حج کا اہم ترین رکن ہے۔ جس کو یہ رکن بروقت ادا کرنے کا موقع مل گیا اس کا حج فوت نہیں ہوگا۔ اور جو شخص اتالیق ہو گیا کہ وہ وقت پر وقوف عرفات نہیں کرے گا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرے۔ ② وقوف عرفات کا اہل وقت نود و الحجب کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ اس عرصے میں اگر کسی شخص نے چند منٹ بھی عرفات میں گزار لیے تو اس کا یہ رکن ادا ہو گیا۔ ③ جو شخص سورج غروب ہونے تک عرفات میں نہ پہنچ سکے وہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے تو اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ اس کو چاہیے کہ عرفات میں تھوڑی دیر ٹھہر کر مزدلفہ آ جائے اور باقی رات وہاں گزارے۔

۳۰۱۶۔ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حج کیا۔ وہ (عام) لوگوں تک اس وقت پہنچے جب لوگ مزدلفہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی سواری کو (طویل سفر کر کے) دبا کر دیا اور اپنی جان کو تھکا دیا۔ قسم ہے اللہ کی! میں نے کوئی ٹیلا نہیں

۳۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ يَغْنَبِي الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرَّسٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ حَجَّ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَذْرُكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَجْمَعُونَ. قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۳۰۱۶۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب من لم يذرك عرفة، ح: ۱۹۵۰ من حديث إسماعيل به، وقال الترمذي، ح: ۸۹۱: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة: ۲۵۶/۴، وابن حبان، ح: ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، والحاكم: ۴۶۳/۱، والذهبي.

۲۵- أبواب المناسك

وقوف عرفات سے متعلق احکام و مسائل

إِنِّي أَنْصَيْتُ رَاحِلَتِي. وَأَتَعَبْتُ نَفْسِي. وَاللَّهُ! إِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَعْتُ عَلَيْهِ. فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ، لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قُضِيَ تَفَقُّهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ».

چھوڑا جس پر ٹھہرا نہ ہوں۔ تو کیا میرا حج ہو گیا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے ساتھ (مزدلفہ میں فجر کی) نماز میں ملا اور وہ اس سے پہلے رات کو یا دن کو عرفات سے ہو آیا ہے اس نے اپنا میل کچیل دور کر لیا اور اس کا حج پورا ہو گیا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”اس نے میل کچیل دور کر لیا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طواف وغیرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے اور حجامت بنا کر نہا دھو کر کپڑے پہن سکتا ہے۔ ② حج کی ادائیگی کے لیے مقرر وقت میں عرفات کی حاضری ضروری ہے۔

باب: ۵۸- عرفات سے روانگی

(المعجم ۵۸) - بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةِ

(التحفة ۵۸)

۳۰۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ عَنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَتَقَ. فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً، نَصَّ.

۳۰۱۷- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوتے تھے تو کس طرح چلتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: درمیانی رفتار سے چلتے تھے۔ جب کھلی جگہ ملتی تھی رفتار تیز کر دیتے۔

قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي فَوْقَ الْعَتَقِ.

راوی حدیث و کج بھٹانے کہا: یعنی آپ درمیانی رفتار سے تھوڑا سا تیز چلتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① عَتَقَ اس درمیانی رفتار کو کہتے ہیں جو بہت آہستہ بھی نہ ہو اور زیادہ تیز بھی نہ ہو۔ ② نَصَّ اونٹ کی تیز رفتار کو کہتے ہیں۔ ③ بھیڑ بھاڑ کے مقامات پر تیز رفتاری مناسب نہیں کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ جانور سے اس کی طاقت کے مطابق ضرورت کے مطابق زیادہ کام بھی لیا جاسکتا ہے لیکن یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کی جائے

۳۰۱۷- أخرجه البخاري، الصحيح، باب السير إذا دفع من عرفة، ح: ۱۶۶۶، ۲۹۹۹، ۴۴۱۳، ومسلم، الصحيح، باب الإفاضة من عرفات إلى مزدلفة... إلخ، ح: ۱۲۸۶ من حديث هشام به.

۲۵۔ ابواب المناسک۔ وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل  
بلکہ اس کے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

۳۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قریش کہتے تھے: ہم بیت اللہ کے پاس رہنے والے ہیں۔ ہم حرم (کی حدود) سے آگے نہیں جاسکیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ ”پھر وہاں سے واپس آؤ جہاں سے (دوسرے) لوگ واپس آئیں۔“  
۳۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: قَالَتْ قُرَيْشٌ: نَحْنُ قَوَاطِنُ الْبَيْتِ. لَا نَجَاوِزُ الْحَرَمِ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾  
[البقرة: ۱۹۹].

فوائد و مسائل: ① حج کے لیے عرفات جانا ضروری ہے۔ ② شریعت میں اپنی طرف سے مسائل بنا لینا درست نہیں۔ ③ حرم کے رہنے والوں کے لیے جو احکام دوسروں سے الگ ہیں وہ واضح کر دیے گئے ہیں مثلاً: حج تمتع کی قربانی یا اس کے متبادل کے طور پر دس روزے رکھنے کا حکم اہل حرم کے لیے نہیں۔ (البقرة: ۱۹۶)

(المعجم ۵۹)۔ بَابُ التَّزْوِيلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ (التحفة ۵۹)  
باب ۵۹۔ جس شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے وہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان رک سکتا ہے

۳۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفْضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا بَلَغَ الشَّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأَمْرَاءُ، نَزَلَ قَبَالَ فَنَوَّضًا. ثَلَاثُ: الصَّلَاةُ قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ»  
۳۰۱۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عرفات سے) واپس ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی کے پاس پہنچے جس کے پاس امیر قیام کرتے ہیں آپ سواری سے اترے اور پریشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے کہا: نماز افرمایا: ”نماز آگے ہوگی۔“ جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو اذان اور اقامت کہلوائی پھر مغرب

۳۰۱۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها، ح: ۸۸۴ من طريق آخر من هشام به، وقال: "حسن صحيح".  
۳۰۱۹۔ أخرجه مسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة، ح: ۲۷۹، ۲۷۸، ۱۲۸۰ من حديث إبراهيم بن عقیة به باختلاف يسير.

۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ أَدْنَى وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَجْلُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

کی نماز پڑھائی، پھر کسی نے بھی اونٹوں سے سامان نہیں اتارا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھائی۔

فوائد و مسائل: ① عرفات سے واپسی پر مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کی جاتی ہیں۔ ② یہ نمازیں ایک اذان سے ادا کی جاتی ہیں البتہ اقامت دونوں کے لیے الگ الگ ہوتی ہے۔ ③ اس موقع پر مغرب اور عشاء کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کر لینا درست ہے۔ ④ مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا رکن ہے۔

باب: ۶۰۔ مزدلفہ میں دو نمازیں

(المعجم ۶۰) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ

جمع کر کے پڑھنا

الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ (التحفة ۶۰)

۳۰۲۰۔ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کیں۔

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطِيمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۳۰۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز ادا کی۔ جب ہم نے اپنے اونٹ بھائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔“

۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. فَلَمَّا أَنْخَأْنَا قَالَ: «الصَّلَاةُ بِإِقَامَةٍ».

باب: ۶۱۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا

(المعجم ۶۱) - بَابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ

(التحفة ۶۱)

۳۰۲۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ح: ۴۱۶، ۱۶۷۴ من حديث يعقوب، ومسلم، الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة. . . الخ، ح: ۱۲۸۷ عن محمد بن رمح به.

۳۰۲۱۔ [إسناده صحيح] وله طريق آخر عن سالم عند البخاري، الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، ح: ۱۶۷۳ وغيره.

۲۵۔ ابواب المناسک

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے واپس ہونے لگے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرکین کہا کرتے تھے: اے شہر پہاڑ! روشن ہو جا تا کہ ہم (واپس مٹی کی طرف) بھاگیں۔ وہ اس وقت تک واپس نہیں لوٹتے تھے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف عمل کیا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس چل دیے۔

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَفِضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، قَالَ: إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ: أَشْرِفُ ثَبِيرُ. كَيْمَا نَغِيرُ. وَكَانُوا لَا يَفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. فَخَالَفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَقَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

فوائد و مسائل: ① مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہونا چاہیے مگر اس وقت جب کافی روشنی ہو جائے۔ ② مسلمانوں کی عبادتیں غیر مسلموں سے مختلف ہیں حتیٰ کہ جو عبادتیں مشترک ہیں ان میں طریق کار میں فرق کر دیا گیا ہے۔ ③ جب مشترک عبادتیں بھی مختلف کر دی گئی ہیں تو ان تہواروں میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسے جائز ہو سکتا ہے جو خالص غیر مسلم رسمیں اور تہوار ہیں مثلاً: کرسمس، یاجیمسوی سال، نوروز، بسنت، دیوالی، میلے ٹھیلے وغیرہ نیز شادی بیاہ کی وہ رسمیں جو غیر مسلموں میں رائج ہیں مثلاً: ساگرہ بری، کسی کی وفات پر سیاہ لباس پہننا، چراغاں، منگنی اور شادی وغیرہ کے موقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور آپس میں ہنسی مذاق، مہندی لے کر اس پر شمعیں جلانا اور عورتوں کا راستوں میں ناچتے گاتے ہوئے مہندی لے کر چلنا۔ یہ سب کافروں بالخصوص ہندوؤں کی رسمیں ہیں جن کے متعلق دینی غیرت و حیثیت رکھنے والا کوئی مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں اگر دینی غیرت ہی ختم ہو جائے تو پھر اور بات ہے۔ بنا بریں ایسی خرافات سے تمام مسلمانوں کو مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حجۃ الوداع میں نبی ﷺ (مزدلفہ سے) واپس لوٹے تو آپ پر اطمینان و سکون کی کیفیت تھی۔ آپ

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ جَابِرٌ: أَقَاضَ

۳۰۲۲۔ أخرجه البخاري، الصحيح، باب: متى يدفع من جمع، ح: ۱۶۸۴، ۳۸۳۸ من حديث شعبة عن أبي إسحاق به.

۳۰۲۳۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسک، باب التعجيل من جمع، ح: ۱۹۴۴ من حديث الثوري به، وأخرجه سلم، ح: ۱۲۹۹ من حديث أبي الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله به مختصراً جداً.



## ۲۵۔ أبواب المناسك

وقوف مزدلفہ اور مزدلفہ سے متعلق دیگر احکام و مسائل

النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ. وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ. وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَزْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخُذْفِ. وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسَّرٍ. وَقَالَ: «لِنَأْخُذَ أُمَّتِي نُسْكَهَا فَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاهُمْ بَعْدَ عَابِي هَذَا».

نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا۔ اور انھیں ایسی (چھوٹی) کنکریوں کے ساتھ رنی کرنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں پکڑ کر پھینکی جا سکیں۔ آپ نے وادی محسر میں سواری کو تیز کیا اور فرمایا: ”میری امت کو چاہیے کہ اپنے عبادت کے طریقے سیکھ لے۔ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس سال کے بعد ان سے (حج میں) ملاقات نہ کر سکوں۔“



فوائد و مسائل: ① حج کے دوران میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک جاتے ہوئے تیز رفتاری سے پرہیز کرنا چاہیے بلکہ درمیانی رفتار سے چلنا چاہیے۔ ② وادی محسر وہ مقام ہے جہاں ابرہہ کا لشکر تباہ ہوا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ وہاں سے تیزی سے گزرے۔ ③ قدیم تباہ شدہ بستیوں کو سیرگاہ نہیں بنانا چاہیے۔ پاکستان میں ٹرپہ اور موئن جو دڑو وغیرہ کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں دوسرے ممالک میں بھی ایسے مقامات موجود ہیں۔ ممکن ہے یہاں کے لوگ اللہ کے عذاب کی وجہ سے تباہ ہوئے ہوں۔ اللہ کی عذاب یافتہ قوموں کے آثار باعث عبرت ہیں تماشا گاہ نہیں۔ ④ شریعت کے مسائل میں اصل مرجع رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے کسی اور کا عمل حجت نہیں۔ علمائے کرام سے رسول اللہ ﷺ کا عمل اور فرمان ہی دریافت کرنا چاہیے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ اگلے حج تک زندہ نہیں رہے، جیسے آخری حج کے موقع پر فرما دیا تھا۔ نبی ﷺ کی اور بھی بہت سی پیش گوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی صداقت اور نبوت کی دلیل ہے۔



۳۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

۳۰۲۴۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت

وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْجُمَيْصِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «غَدَاةَ جَمْعٍ: «يَا بِلَالُ! أَسْكَبْتَ النَّاسَ» أَوْ «أَنْصَبْتَ النَّاسَ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ

ہے نبی ﷺ نے مزدلفہ کی صبح ان سے فرمایا: ”بلال! لوگوں کو خاموش کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مزدلفہ میں تم پر احسان فرمایا ہے کہ تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے تمہارے گناہ گاروں کو بھی بخش دیا ہے اور تمہارے نیکو کاروں نے جو کچھ مانگا انھیں دے دیا۔ اللہ

۳۰۲۴۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، أَبُو سَلَمَةَ هَذَا لَا يَعْرِفُ اسْمَهُ وَهُوَ مَجْهُولٌ"، وَهُوَ شَوَاهِدُ كُلِّهَا ضَعِيفَةٌ، مِنْهَا حَدِيثُ شُبُوحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبِي أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ شُبُوحٍ مَجْهُولٌ، وَهُوَ غَيْرُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ ثَابِتِ الْخَزَاعِيِّ، وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ: ۱۹۶/۲: "حَدِيثُهُ مَنْكُورٌ غَيْرُ مَحْفُوظٌ" وَمِنْ طَرِيقَةِ أَخْرَجَهُ السَّمْعَانِيُّ فِي آدَبِ الْإِمْلَاءِ وَالْإِسْمَاءِ، ص: ۹۷، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّهْمِيدِ: ۱/۱۲۸ عَلَى تَصْحِيفِهِ، وَفِيهِ عِلَّةٌ أُخْرَى، ح: ۱۶۲.

۲۵۔ أبواب المناسك رى ہجرات سے متعلق احکام ومسائل

تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِي جَمْعِكُمْ هَذَا فَوَهَبَ لَكُمْ لِمَنْ حَسِبْتُمْ أَنَّهُ لَكُمْ مِنْكُمْ وَأَعْطَىٰ مُحْسِنَكُمْ مَا سَأَلَ. اذْفَعُوا بِاسْمِ اللَّهِ.

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني، رقم: ۱۶۲۳) بتاریں اگر مجمع بڑا ہو تو بات شروع کرنے سے پہلے سامعین کو توجہ دلائی جاسکتی ہے کہ خاموشی سے بات سُنیں۔ ② مزدلفہ میں اللہ کی طرف سے حاجیوں کو مغفرت کا انعام ملتا ہے۔

(المعجم ۶۲) - بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَىٰ مَنِ [لِرُؤْيَى الْجَمَارِ] (التحفة ۶۲)

باب: ۶۲۔ ہجرات کی رمی کے لیے لوگوں سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلے جانا

۳۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا يَسْرَعٌ وَسَفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَعْلِمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَلَى حُمْرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ. فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَادَنَا وَيَقُولُ: «أَبْسِي لَا تَزُمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

رَأَى سَفْيَانُ فِيهِ: «وَلَا إِخَالَ أَحَدًا يَزِمُهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

(راوی حدیث) سفیان نے مذکورہ روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”میرے خیال میں کوئی بھی سورج طلوع ہونے سے پہلے اسے رمی نہیں کرے گا۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۰۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك باب التعجيل من جمع، ح: ۱۹۴۰ من حديث سفیان به \* الحسن العريضي ثقة، أرسل عن ابن عباس كما في التقريب، وأصل الحديث شواهد كثيرة عند الطحاوي: (مشكل الآثار: ۳۸۴-۳۸۵/۴) وغيره.

۲۵۔ أبواب المناسك رى حرمت سے متعلق احكام و مسائل

اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ محققین کی تفصیلی بحث سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۵۰۳/۳، ۵۰۵، والإرواء للذہبی: ۲۷/۳) ① رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کی تھی۔ اس کے بعد کافی روشنی ہو جانے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے، پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۷۳) اور سورج طلوع ہونے کے بعد بڑے حجرے پر کنکریاں ماریں (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۷۷۳) بچوں پر شفقت کرنی چاہیے، نیز انھیں دین کے مسائل نری سے سمجھانے چاہئیں۔ ② بچے اور عورتیں صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو سکتے ہیں اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ سکتے ہیں۔ (سنن النسائي، الحج، باب تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة، حدیث: ۳۰۳۵)

۳۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے جو کمزور افراد (عورتیں اور بچے) قوت والے لوگوں (سے) پہلے (مزدلفہ سے منیٰ) بھیجے تھے میں بھی ان میں شامل تھا۔

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ كَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً. فَاسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ دَفْعَةِ النَّاسِ. فَأَذِنَ لَهَا.

۳۰۲۷۔ ام المؤمنین حضرت عاتکہ زوجہؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ بخاری بدن والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ مزدلفہ سے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہو جائیں، تو آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔

۳۰۲۶۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى ... الخ، ح: ۱۲۹۳ عن ابن أبي شيبة به.

۳۰۲۷۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من قدم ضعفة أهله لبلى ... الخ، ح: ۱۶۸۰ من حديث سفیان الثوري به، ومسلم، الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن ... الخ، ح: ۱۲۹۰/۲۹۶ من حديث وكيع به، وللحديث طرق أخرى.

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵- أبواب المناسك

باب: ۶۳- حمرات کو کتنی بڑی کنکریاں

(المعجم ۶۳) - بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ

ماری جائیں؟

(التحفة ۶۳)

۳۰۲۸- حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ (حضرت ام جندب از یہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) کے پاس دیکھا جب کہ آپ فخر پر سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! جب تم حجرے پر کنکریاں مارو تو چھوٹی کنکریاں مارو۔“

۳۰۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَعْلَةٍ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ، فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور اس کے شواہد کا ذکر کیا ہے لیکن ان شواہد کی صحت و ضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت سیر حاصل بحث کی ہے۔ محققین کی اس بحث سے تحسین حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۹۶/۳۹۵، وصحيح أبي داود (مفصل) للألباني، رقم: ۱۷۱۵) ② عالم کو چاہیے کہ ہر مقام پر موقع کی مناسبت سے مسائل بیان کرے۔ ③ حج کے دوران میں وعظ و نصیحت کرنا اور مسائل بیان کرنا درست ہے۔ ④ وعظ یا مسائل بیان کرنے کے دوران میں بلند مقام یا بلند چیز پر کھڑا ہونا مناسب ہے خاص طور پر جب کہ حاضرین کی تعداد زیادہ ہو تو منبر وغیرہ پر خطبہ دینا چاہیے۔ منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بھی خطاب کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ منیٰ میں تین ستون بنے ہوئے ہیں جنہیں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ہر ستون حجرہ کہلاتا ہے۔ بڑے حجرے کا نام ”جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ“ ہے۔ مسجد خیف کی طرف سے آئیں تو یہ سب سے آخر میں پڑتا ہے اور اگر طریق المَشَاة پر چلتے ہوئے مکہ سے منیٰ پہنچیں تو یہ سب سے پہلے آتا ہے۔ دس ذوالحجہ کو صرف اسی کی رمی کی جاتی ہے نیز اس کی رمی کے بعد دعائے کرنا سنت ہے۔ درمیانی حجرے کو الْجَمْرَةُ الْوُسْطَى اور چھوٹے حجرے کو ”الْجَمْرَةُ الْأُولَى“ کہتے ہیں۔ مسجد خیف سے حمرات کی طرف آئیں تو سب سے پہلے یہی آتا ہے نیز

۳۰۲۸- [استاده ضعیف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في رمي الجمار، ح: ۱۹۶۶ من حديث علي بن مسهر به، وانظر، ح: ۵۰۴ لحال يزيد، ولأصل الحديث شواهد كثيرة.

دس ذوالحجہ کے سوا باقی ایام میں سب سے پہلے اس کی رمی کی جاتی ہے۔ ⑤ عام لوگ حرات کو ”شیطان“ کہتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یہاں کنکریاں مارنا حج کی عبادت کا ایک حصہ ہے اور عبادت کی جگہ کو شیطان کہنا انتہائی نامناسب ہے۔ ⑥ حرات پر بڑی بڑی کنکریاں پتھر یا جوتے مارنا سنت کے خلاف اور غلو ہے جس سے عمل کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ ⑦ کنکریوں کی مقدار کے لیے حدیث میں [حَصَى الْحَذَفِ] کے الفاظ ہیں، یعنی ایسی کنکریاں جنہیں دو انگلیوں میں پکڑ کر دوڑ پھینکا جاسکے اس لیے ترجمہ ”چھوٹی کنکریاں“ کیا گیا ہے۔

۳۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

أَبُو سَامَةَ عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَيْنِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، غَدَاةُ الْعَقَبَةِ . وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ : «الْفَطُّ لِي حَصَى» فَلَقَطْتُ لَهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، هُنَّ حَصَى الْحَذَفِ . فَجَعَلَ يَنْفُضُهُنَّ فِي كَفِّهِ وَيَقُولُ : «أَمْتَالٌ هَؤُلَاءِ فَارْمُوا» ثُمَّ قَالَ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي أَكُمُ وَالْعُلُوُّ فِي الدِّينِ ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَلْعُلُوُّ فِي الدِّينِ» .

ہے کہ حجرہ عقبہ کو رمی کرنے کے دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے تب آپ نے فرمایا: ”مجھے کنکریاں چن دو۔“ میں نے آپ کو سات کنکریاں چن دیں جو انگلیوں میں پکڑ کر پھینکنے کے قابل تھیں۔ رسول اللہ ﷺ انھیں اپنے ہاتھ میں لے کر حرکت دینے لگے اور فرمایا: ”ان جیسی کنکریاں مارو۔“ پھر فرمایا: ”لوگو! دین میں غلو (اور حد سے بڑھنے) سے پرہیز کرو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ کیا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رمی کرنے کے لیے کنکریاں کسی بھی جگہ سے لی جاسکتی ہیں اگرچہ منی ہی سے لی جائیں۔ صرف وہ کنکریاں لینا منع ہیں جو پہلے حرات پر ماری جا چکی ہوں۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانی چاہئیں۔ یہ درست نہیں۔ نبی ﷺ نے منی ہی سے سات کنکریاں لی تھیں۔ چاردن کی کنکریاں اکٹھی نہیں لیں۔ ③ رمی کے لیے چنی ہوئی کنکریوں کو دھونا ایک بے اصل مسئلہ ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں۔ ④ دین کے کسی کام میں بھی سنت کی مقرر کی ہوئی حد سے بڑھنا شیطان کو خوش کرنے والا کام ہے۔ سنت کے مطابق چھوٹی کنکریاں مارنے سے شیطان کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مومن کو ثواب ملتا ہے۔

۳۰۲۹۔ [استادہ صحیح] أخرجه السنائي، مناسك الحج، التقاتل الحصى، ح: ۳۰۵۹، ۳۰۶۱ من حديث عوف الأعرابي به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۶۷، وابن حبان، ح: ۱۰۱۱، والحاكم، ۴/۵۶۶، والذهبي.

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

باب: ۶۴۔ بڑے حجرے پر کنکریاں  
کہاں کھڑے ہو کر ماری جائیں؟

(المعجم ۶۴) - باب: مِنْ أَيْنَ تُرْمَى جُمْرَةٌ  
الْعَقَبَةُ (التحفة ۶۴)

۳۰۳۰۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب  
حجرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیبی حصے میں چلے  
گئے کعبہ کی طرف منہ کیا حجرے کو اپنے دائیں ابرو کے  
مقابل رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے  
ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی  
جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اسی جگہ کھڑے ہو کر  
کنکریاں ماری تھیں اس شخصیت نے جن پر سورہ بقرہ  
نازل ہوئی۔

وَكَيْعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ،  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَمَّا أَتَى  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جُمْرَةَ الْعَقَبَةِ، اسْتَبْطَنَ  
الْوَادِي، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ. وَجَعَلَ الْجُمْرَةَ  
عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ  
حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ: مِنْ  
هَهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ  
عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

329

نوافل و مسائل: ① "ہر دو کے مقابل" رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوئے بلکہ تھوڑا  
سامنے کر کھڑے ہوئے۔ ② ری کرتے وقت کنکریاں ایک ایک کر کے ماری چائیں۔ ③ ہر کنکری مارتے  
وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ ④ اس حدیث میں ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جب کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ (صحیح البخاری، الحج) باب من  
رمى حجرة العقبة فجعل البيت عن يساره، حديث: ۱۷۴۷۔ ۱۷۵۰، ومسلم، الحج، باب  
ترجى دى ہے لیکن یہ بھی فرمایا ہے: "اس بات پر اجماع ہے کہ جہاں بھی کھڑے ہو کر ری کرے جائز ہے" خواہ  
اس کی طرف منہ کرے یا اسے دائیں یا بائیں رکھے اس کی اوپر کی سمت سے یا نیچے کی سمت سے یا درمیان  
سے۔ (فتح الباری ۲/۳۳۳) ⑤ سورہ بقرہ کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس میں حج کے بہت سے مسائل مذکور  
ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کے احکام کا مطلب رسول اللہ ﷺ بہتر طور پر سمجھتے تھے اس لیے جس طرح  
رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا ہے، ہمیں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

۳۰۳۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب رمي الجمار من بطن الوادي، ح: ۱۷۴۷-۱۷۵۰، ومسلم، الحج، باب  
رمي حجرة العقبة من بطن الوادي، وتكون مكة عن يساره، ويكبر مع كل حصاة، ح: ۱۲۹۶ من حديث عبدالرحمن  
ابن يزيد به، وأخرجه الترمذي، ح: ۹۰۱ من حديث وكيع به، وقال: "حسن صحيح".

۲۵۔ ابواب المناسک ..

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَوْمَ النَّحْرِ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. اسْتَبْطَنَ الْوَادِي، فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَنَعِ حَصَيَاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ انْصَرَفَ.

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۳۱۔ حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ (حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) کے پاس دیکھا۔ آپ وادی کے نشیبی حصے میں چلے گئے اور حجرے کو سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے پھر واپس تشریف لے گئے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

(المعجم ۶۵) - بَاب: إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا (التحفة ۶۵)

باب: ۶۵۔ بڑے حجرے کو رمی کر کے اس کے پاس نہ ٹھہرنا

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا. وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے حجرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور اس کے پاس نہ رکے اور بتایا کہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۳۱۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۰۲۸.

۳۰۳۲۔ أخرجه البخاري، الحج، باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويسهل، ح: ۱۷۵۱ عن عثمان به.

۳۰۳۳۔ [صحیح] وفيه علل \* سويد بن سعيد تقدم، ح: ۱۰۳۶، الحجاج بن أرقطاة تقدم، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وتوبعا، والحكم بن عتيبة تقدم، ح: ۱۱۹۲، وحسن البصري، والحديث السابق شاهد له.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... رمی جمرات سے متعلق احکام ومسائل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ  
الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَمَى جَمْرَةَ  
الْعَقَبَةِ، مَضَى وَلَمْ يَقِفْ.

🌞 فوائد ومسائل: ① دس ذوالحجہ کو صرف بڑے جمرے کو رمی کی جاتی ہے اور یہ رمی صبح کے وقت سورج نکلنے کے بعد ہوتی ہے۔ ② گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی جاتی ہے۔ ③ تینوں جمرات کو رمی کرتے وقت پہلے چھوٹے جمرے کو پھر درمیان والے کو اور پھر بڑے جمرے کو رمی کی جاتی ہے۔ ④ چھوٹے اور درمیانی جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلے کی طرف منہ کر کے دعا کرنی چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”وہ جمرہ دینا (چھوٹے جمرے) کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے پھر آگے بڑھ کر (ہموار) میدان میں چلے جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے دیر تک کھڑے رہ کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھائے رکھتے۔ پھر درمیانی جمرے کو رمی کرتے“ پھر بائیں طرف ہو کر میدان میں چلے جاتے اور قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑے ہو کر دعا کرتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر عقبہ والے جمرے کو وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے“ اور فرماتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب إذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة ويسهل، حدیث: ۱۷۵۱)

(المعجم ۶۶) - بَابُ رَمَى الْجَمَارِ رَاكِبًا  
(التحفة ۶۶)

باب: ۶۶۔ سوار ہو کر جمرات  
کو رمی کرنا

۳۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ  
الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی سواری پر (سوار ہو کر) جمرے کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
۳۰۳۵۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری رضی اللہ عنہ سے

۳۰۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في رمي الجمار راکباً وما شياً، ح: ۸۹۹ من حديث الحجاج ابن ارقطابة، ح: ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وقال: "حسن"، والحديث الاثنى شاهد له.

۳۰۳۵۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي، مناسك الحج، الركوب إلى الجمار واستغلال المحرم، ح: ۳۰۶۳ من ۴۴



۲۵۔ أبواب المناسك

ری ہجرات سے متعلق احکام و مسائل

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حجرے کو رمی کی۔ آپ اپنی ایک سرخ و سفید رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ کسی کو مارا جاتا تھا نہ دور بٹھایا جاتا تھا اور نہ ہٹوچوکی آوازیں تھیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سواری پر سوار ہو کر رمی کرنا جائز ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہ تھے جن کے درباری عوام کو قریب آنے دیتے۔

باب ۶۷۔ عذر کی وجہ سے رمی کو مؤخر کیا جاسکتا ہے

(المعجم ۶۷) - بَابُ تَأْخِيرِ رَمِيِّ الْحِمَارِ مِنْ عَذْرِ (التحفة ۶۷)

۳۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَزْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا.

۳۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ:

④ حديث وكيع به، وقال الترمذي، ح: ۹۰۳: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة: ۲۷۸/۴، ح: ۲۸۷۸. ۳۰۳۶۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۴ من حديث سفيان به، وذكر كلامًا، وقال الحميدي، ح: ۸۵۶ (بتحقيق): "أنا سفيان ثنا عبد الله بن أبي بكر به". ۳۰۳۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء في الرخصة للرعاة أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا، ح: ۹۵۵ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحيح"، ورجحه على الرواية السابقة، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۹۷۵، وابن حبان، ح: ۱۰۱۵، وابن الجارود، ح: ۴۷۸، والحاكم، ۴۷۸/۱، ۴۷۸/۳، ۴۲۰، والذهبي، وهو في نيل المصنوع، ح: ۱۹۷۵ من طريق مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۰۸/۱، وتابعه ابن جريج (هق/۵، ۱۵۰، ۱۵۱).



حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَحِمَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي النَّبْتِ، أَنْ يَزُمُوا يَوْمَ النَّحْرِ. ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمِيَّ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ النَّحْرِ، فَيَرْمُوْنَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَا لِكَ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ.

رعایت دی کہ وہ قربانی کے دن رمی کریں، پھر قربانی کے بعد کے دو دن کی رمی انھیں کسی ایک دن (گیارہ یا بارہ تاریخ کو) کر لیں۔ امام مالک نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا تھا: دو دنوں میں سے پہلے دن (گیارہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں۔ اس کے بعد واپسی کے دن (تیرہ ذوالحجہ کو) رمی کر لیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ان تین دنوں میں حاجی صرف حبرات کی رمی کرتے ہیں۔ اور جس نے دس تاریخ کو قربانی نہ کی ہو وہ ان دنوں میں قربانی کر سکتا ہے۔ ② عذر کی وجہ سے دو دن کی رمی ایک دن کرنا جائز ہے خواہ گیارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی رمی کر لی جائے پھر اس کے بعد تیرہ تاریخ کو رمی کی جائے خواہ بارہ تاریخ کو گیارہ اور بارہ کی رمی کر کے پھر اگلے دن رمی کر لی جائے۔

(المعجم ۶۸) - **بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصَّبَّانِ**  
(التحفة ۶۸)

باب: ۶۸- پچوں کی طرف

۳۰۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ  
 أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ.  
 فَلَمَّا بَيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمُ.

۳۰۳۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں  
 نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور  
 ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی  
 طرف سے لپک کہا اور ان کی طرف سے ری بھی کی۔

(المعجم ۶۹) - بَاب: مَتَى يَقْطَعُ الْحَاجُّ  
التَّلْبِيَةَ (التحفة ۶۹)

باب: ۶۹- حاجی الیک پکارنا کب  
بند کرے؟

۳۰۳۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشَرٍ : ۳۰۳۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

٣٠٣٨- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب التلبية عن النساء والرمي عن الصبيان، ح: ٩٢٧ من حديث ابن نمير به، وقال: 'غريب' \* أشعث بن سوار تقدم، ح: ٢٥٩ ضعيف، وأبو الزبير تقدم، ح: ٣٩٥.

٣٠٢٩- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ١٦٨٥، ومسلم، ح: ١٢٨١»

۲۵۔ أبواب المناسك

رمی جمرات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا حُمْرَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

ہے کہ نبی ﷺ لبیک پکارتے رہے حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کو رمی کی۔

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ:

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ. فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. فَلَمَّا رَمَاهَا قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

(المعجم ۷۰) - بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ (التحفة ۷۰)

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَ وَكِيعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ

﴿وغیرہما﴾

۳۰۴۰۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا چنانچہ میں آپ کو لبیک پکارتے سنتا رہا حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ (بڑے جمرے) کو کنکریاں ماریں۔ جب آپ نے اس کی رمی کر لی تو لبیک پکارنا بند کر دیا۔

باب: ۷۰۔ جمرہ عقبہ پر رمی کے بعد آدمی کے لیے کیا حلال ہو جاتا ہے؟

۳۰۴۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: جب تم جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار لو تو تمہارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو گئی۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابن عباس! خوشبو بھی؟ انھوں نے فرمایا: میں نے (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ اپنے سر مبارک کو کستوری لگاتے تھے۔ تو کیا وہ خوشبو ہے یا نہیں؟

۳۰۴۰۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، قطع المحرم التلبية إذا رمى جمرَةَ الْعَقَبَةِ، ح: ۳۰۸۲ عن هناد به \* خُصَيْفٍ تَقْدِم، ح: ۱۱۷۳، ولم ينفرد به، رواه سعيد بن جبیر عن ابن عباس عن الفضل به، والنسائي، ح: ۳۰۸۴، وإسناده صحيح، وله شواهد.

۳۰۴۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، باب ما يحل للمحرم بعد رمي الجمار، ح: ۳۰۸۶ من حديث يحيى بن سعيد به، وإسناده ضعيف كما تقدم، ح: ۳۰۲۵، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي.

سرمنڈوانے سے متعلق احکام ومسائل

۲۵- أبواب المناسك

حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ، إِلَّا النِّسَاءَ. فَقَالَ لَهُ  
رَجُلٌ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَالطَّيِّبُ؟ فَقَالَ: أَمَّا  
أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُضَمِّحُ رَأْسَهُ  
بِالْمِسْكِ. أَطْيَبُ ذَلِكَ أَمْ لَا؟

🌞 فوائد ومسائل: ① دس ذوالحجہ کو چار کام ہوتے ہیں: (۱) بڑے حجرے کو ری کرنا۔ (۲) قربانی کرنا۔  
(۳) سرمنڈوانا۔ (۴) طواف افاضہ کرنا۔ ان چار کاموں کی یہ ترتیب مستون ہے تاہم اگر ان کی یہ ترتیب قائم نہ  
رہے تب بھی حج درست ہے کوئی فدیہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ⑤ حجرے کو ری کرنا پہلا کام ہے اس کی ادائیگی  
سے اہرام مکمل جاتا ہے اس لیے طواف افاضہ عام پکڑوں میں کیا جاتا ہے۔ ⑥ طواف افاضہ کیے بغیر ازدواجی  
تعلقات جائز نہیں ہوتے۔ ⑦ اگر دس تاریخ کو مغرب سے پہلے طواف افاضہ نہ کیا جاسکے تو بعد میں کیا جاسکتا  
ہے لیکن اس کے لیے دس تاریخ کو مغرب سے پہلے دوبارہ اہرام باندھنا ضروری ہوگا۔ (مسند ابی داؤد)  
حدیث: (۱۹۹۹) تاہم اس طواف کی ادائیگی تک ازدواجی تعلقات پر پابندی قائم رہے گی۔ ⑧ مرد کسی بھی قسم کی  
خوشبو استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ اہرام کھول چکا ہو۔

335

۳۰۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا  
خَالِي مُحَمَّدٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ  
أَحْرَمَ، وَلَا خَلَالَ حِينَ أَحَلَّ.

۳۰۴۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں  
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اہرام کے لیے  
خوشبو لگائی جب آپ نے اہرام باندھا اور اہرام  
کھولنے پر خوشبو لگائی جب آپ نے اہرام کھولا۔

🌞 فائدہ: دیکھیے فوائد حدیث ۲۹۲۷

باب: ۱۷- سرمنڈوانا

(المعجم ۷۱) - بَابُ الْحُلُقِ (التحفة ۷۱)

۳۰۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
۳۰۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۰۴۲- أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب الطيب قبل الإحرام في البدن... الخ، ح: ۱۱۸۹ من حديث  
عبد الله بن عمر به.

۳۰۴۳- أخرجه البخاري، الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال، ح: ۱۷۲۸ من حديث ابن فضيل به،  
وسلم، الحج، باب تقصير الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۲ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵۔ ابواب المناسک

وَعَلِيَّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» ثَلَاثًا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

۳۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِثِيِّ اللَّدْمَشَقِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».



سرمنڈوانے سے متعلق احکام و مسائل  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی بخشش فرما“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈوانے والوں کی بخشش فرما“ تین بار اسی طرح دعا فرمائی۔ (تیسری بار بھی) صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش کی دعا فرمائیے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں کی بھی (بخشش فرما)“

۳۰۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سرمنڈوانے والوں پر رحمت فرمائے“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! بال کٹوانے والوں پر بھی۔ فرمایا: ”اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کے موقع پر سر کے بال منڈوانا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی سر کے سارے

بال اتراوائے تھے۔ (صحیح البخاری الحج) باب الحلق والتقصیر عند الإحلال (حدیث: ۱۷۲۶) ② عورتوں کے لیے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں۔ (جامع الترمذی الحج) باب ما جاء في كراهية الحلق للنساء حدیث: ۹۱۳، ۹۱۵، وسنن أبي داود المناسك، باب الحلق والتقصیر، حدیث: ۹۸۸۵ (۱۹۸۵) انھیں بالوں کے سرے سے کچھ بال کاٹ لینا کافی ہے۔

۳۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۰۴۴۔ أخرجه مسلم، الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير، ح: ۱۳۰۱ من حديث ابن نمير به.

۳۰۴۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۴۵۳/۱۴ من حديث ابن إسحاق به، وصححه البوصيري: ۴۱۸.

۲۵۔ ابواب المناسک — سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جمالینے کا بیان  
 نُصِيرُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ  
 إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ،  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ  
 ظَاهَرْتَ لِمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ  
 وَاحِدَةً؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ لَمْ يَشْكُوا»۔

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین  
 نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب  
 الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل  
 حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵/۳۲۷، ۳۲۸، وإرواء  
 الغلیل للألبانی: ۳/۲۸۵، ۲۸۶، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الذکور بشرار عواد، رقم: ۳۰۳۵) بنا بریں بال  
 منڈوانے میں چونکہ حکم کی تعمیل کا اظہار زیادہ واضح اور کامل ہے، اس لیے ان کے لیے تین بار دعا کی گئی۔ ②  
 حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام خطابی رحمہ اللہ سے یہ توجیہ نقل کی ہے کہ عربوں میں بال رکھنے کا رواج تھا اور وہ بال  
 منڈوانے کو عجیبوں کا طریقہ سمجھتے تھے اس لیے سر منڈوانے کو ان کا جی نہیں چاہتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے  
 باوجود سر منڈوانے کا طریقہ حکم کا بلند درجہ ہے۔ ③ شک سے مراد مذہب اور یکچامٹ کا اظہار ہے۔

(المعجم ۷۲) - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ

باب: ۷۲۔ سر کے بال جمانا

(التحفة ۷۲)

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
 حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ  
 نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ  
 قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ،  
 حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ:  
 «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَذِيصِي»۔

۳۰۶۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:  
 میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ  
 لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام  
 نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے سر کے بالوں کو  
 جمایا ہوا ہے اور قربانی کے جانور کو قلا دے پہنائے

۴۔ ابی نجیح مدلس، ح: ۳۷۸، ولم أجد تصريح سماعه.

۳۰۶۶۔ أخرجه البخاري، الحج، باب التمتع والقران والأفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي،  
 ح: ۱۵۶۶، ۱۶۹۷ من حديث عبيد الله بن عمر، ومسلم، الحج، باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج  
 المفرد، ح: ۱۲۲۹ عن ابن أبي شيبه به.

۲۵- أبواب المناسك

قربان گاہ کا بیان

ہوئے ہیں اس لیے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔“

فَلَا أَجِلَ حَتَّىٰ أَنْحَرَ .

🌞 فوائد و مسائل: ① تلبید کا مطلب یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت گوند وغیرہ کے ذریعے سے بالوں کو جمایا جائے تاکہ تیل نہ لگانے کی وجہ سے منتشر نہ ہوں اور طویل عرصے تک احرام میں رہنے کی وجہ سے جوئیں نہ پڑ جائیں نیز بالوں میں گرد وغبار داخل نہ ہو۔ ② رسول اللہ ﷺ قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے تھے اس لیے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ ③ جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوں اسے عمرہ کر کے احرام کھول دینا چاہیے اور حج تمتع کرنا چاہیے۔

۳۰۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [المصري] : أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ : أَنَّبَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ مُلَبِّدًا .

۳۰۴۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے بال جمائے لیک بیک پکارتے سنا۔

باب: ۷۳- قربانی کے جانور ذبح کرنا (المعجم ۷۳) - بَابُ الذَّبْحِ (التحفة ۷۳)

۳۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ كَلَّهَا مَنَحَرٌ. وَكُلُّ فِحْجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ. وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ» .

۳۰۴۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مٹی سب کا سب قربانی کی جگہ ہے۔ اور مکہ کا ہر راستہ (یہاں آنے کی) راہ بھی ہے اور قربانی کی جگہ بھی۔ اور پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانوروں کو مٹی میں قربان کرنا افضل ہے اور مکہ میں (حدود حرم کے اندر) بھی جائز ہے۔ ② فحجج کھلے راستوں کو کہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ مکہ میں ہر راستے سے داخل ہوا جاسکتا ہے۔ ③ آج کل مٹی میں باقاعدہ ایک قربان گاہ موجود ہے۔ اگر آسانی سے وہاں پہنچنا ممکن ہو تو قربانی کا جانور وہیں ذبح کرنا چاہیے۔ اس سے صفائی کا مسئلہ بھی پیدا نہیں ہوتا اور حاجی کی ضرورت سے زائد گوشت بھی ضائع نہیں

۳۰۴۷- أخرجه البخاري، الحج، باب من أهل ملبدًا، ح: ۱۵۴۰، وغيره، ومسلم، الحج، باب التلبية وصفتها وموقفها، ح: ۲۱/۱۱۸۴ من حديث ابن وهب به، وأخرجه النسائي، ح: ۲۶۸۴ عن ابن السرح به.

۳۰۴۸- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الصلاة بجمع، ح: ۱۹۳۷ من حديث أسامة به.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... حج کے اعمال میں تقدیم و تاخیر سے متعلق احکام و مسائل

ہوتا بلکہ اسے سنبھال لیا جاتا ہے جو بعد میں دور دراز کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں غذائی قلت ہو۔ ⑤ مٹی، عرفات اور مزدلفہ میں کسی خاص جگہ خیمہ لگانے یا ٹھہرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں ٹھہرنا چاہیے۔ بلا وجہ دوسروں کو تنگ کرنا جائز نہیں۔

(المعجم ۷۴) - بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسْكَأَ قَبْلَ  
نُسْكَأِ (التحفة ۷۴)

باب ۷۴: ۷- (دس ذوالحجہ) حج  
کے اعمال میں تقدیم و تاخیر

۳۰۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے جس شخص کے بارے میں بھی سوال کیا گیا کہ اس نے ایک کام سے پہلے دوسرا کام کر لیا ہے (تو اس کے جواب میں) رسول اللہ ﷺ نے دونوں باتوں سے اشارہ کر کے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا يُلْقِي بِيَدَيْهِ كِلَيْهِمَا: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منی کے دن رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: ”کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔“ ایک شخص نے آ کر کہا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمٹوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ کسی نے عرض کیا: میں نے شام ہونے پر ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ حَلَفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ، فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ. لَا حَرَجَ» فَأَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت:

۳۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۰۴۹۔ أخرجه البخاري، العلم، باب من أجاز الفتياء بإشارة اليد والرأس، ح: ۸۴ من حديث أبيوب به.  
۳۰۵۰۔ أخرجه البخاري، الحج، باب: إذا رمى بعد ما أمسى أو حلق قبل أن يذبح ناسيًا أو جاهلاً، ح: ۱۷۳۵ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۰۵۱۔ أخرجه البخاري، العلم، باب الفتياء وهو وافق على الذابة وغيرها، ح: ۸۳ وغيره من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، والحلق على الذبح وعلى الرمي، وتقديم الطواف عليها كلها، ح: ۳۳۱/۱۳۰۶ من حديث ابن عيينة به.



۲۵۔ ابواب المناسک

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سِئِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ خَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ».

۳۰۵۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ. أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فَقَدَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى، يَوْمَ النَّحْرِ، لِلنَّاسِ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي خَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «لَا حَرَجَ» فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «لَا حَرَجَ».



(المعجم ۷۵) - بَابُ رَمِي الْجِمَارِ أَيَّامَ

التَّشْرِيقِ (التحفة ۷۵)

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضَحَى. وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ، فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

ایام تشریق میں رمی جمرات سے متعلق احکام ومسائل ہے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کسی نے سرمذوا نے سے پہلے ذبح کر لیا یا ذبح کرنے سے پہلے سرمذوا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

۳۰۵۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے دن منیٰ میں لوگوں (کو مسائل بتانے) کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک آدمی نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ذبح کرنے سے پہلے سرمذوا لیا۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے رمی (کنکر مارنے) سے پہلے جانور کی قربانی دے دی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ اس دن رسول اللہ ﷺ سے جس کام کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جسے دوسرے کام سے پہلے کر لیا گیا تھا آپ نے یہی فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

باب: ۷۵۔ ایام تشریق میں جمرات

کورمی کرنا

۳۰۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دس تاریخ کو) بڑے حجرے کو چاشت کے وقت (دھوپ چڑھے) رمی کی۔ اس کے بعد کے دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد رمی کی۔

۳۰۵۲۔ [صحیح] وصححه البوصيري: \* أسامة حسن الحديث، وتابعه قيس بن سعد (النسائي، الكبرى، ح: ۴۱۰۵، وفي سننه تصحيح، وإسناده حسن) علقه البخاري، ح: ۱۷۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۱۲. ۳۰۵۳۔ أخرجه مسلم، الجمع، باب بيان وقت استحباب الرمي، ح: ۱۲۹۹ من حديث ابن جريج به.

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

۲۵- أبواب المناسک

🌞 فائدہ: دیکھیے فوائد حدیث: ۳۰۳۳۔

۳۰۵۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے سے اتنی دیر بعد حمرات پر کنکریاں مارتے تھے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔

۳۰۵۴- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو شَيْبَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ، قَدَرًا مَا إِذَا فَرَعَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ.

باب: ۷۶- قربانی کے دن خطبہ دینا

(المعجم ۷۶) - بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

(التحفة ۷۶)

۳۰۵۵- حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اے لوگو! کون سا دن زیادہ حرمت (اور احترام) والا ہے؟“ تین بار فرمایا: حاضرین نے کہا: حج اکبر کا دن۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) میں تمہارے اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ دن قابل احترام ہے۔ سنو! مجرم کے جرم کی ذمہ داری صرف اسی پر ہے۔ باپ کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر نہیں اور بیٹے کے جرم کی ذمہ داری

۳۰۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْفَةَ، عَنْ شُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمٌ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ. وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى

۳۰۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في الرمي بعد زوال الشمس، ح: ۸۹۸ من حديث حجاج بن أرطاة: (۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷) عن الحكم به مختصراً، وقال: "هذا حديث حسن" \* جبارة، ح: ۷۴۰، وإبراهيم، ح: ۱۹۵۰، وتقدماً، والحديث صحيح بدون "قَدَرًا مَا إِذَا فَرَعَ مِنْ رَمِيهِ، صَلَّى الظُّهْرَ"، والله أعلم.

۳۰۵۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، البيوع، باب في وضع الرِّبَا، ح: ۳۳۳۴ من حديث أبي الأحوص به، وصححه الترمذي، ح: ۳۰۸۷.

۲۵۔ ابواب المناسک

وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ. أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَسَسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا. وَلَكِنْ سَبَّحُونَ لَهُ طَاعَةً فِي بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَيَرْضَى بِهَا. أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَائِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ مَا أَضْعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ، فَقَتَلَتْهُ هَذَيْلٌ أَلَا وَإِنْ كُلُّ رَبٍّ مِنْ رَبِّ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُؤُوسٌ أَمْوَالِكُمْ. لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. أَلَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.



قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

اس کے باپ پر نہیں۔ سنو! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن بعض ایسے کاموں میں اس کی اطاعت ہوتی رہے گی جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا۔ سنو! جاہلیت میں کیا جانے والا ہر خون کا عدم ہے۔ سب سے پہلے میں حارث بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (شیر خوار بچہ) قبیلہ بنو لیت میں پرورش پا رہا تھا۔ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود کا عدم ہے صرف اصل زرتھار الحق ہے نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ سنو میری امت! کیا میں نے (اللہ کے احکام) پہنچا دیے؟“ تین بار فرمایا: سب نے کہا: جی ہاں۔ تب آپ نے تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حج کا دن قابل احترام ہے۔ ② بعض دن دوسروں سے افضل ہیں مثلاً: عید کا دن اور حج کے ایام خاص طور پر عرفہ کا دن۔ ہفتے کے دنوں میں جمعے کا دن مہینوں میں ماہ رمضان کے ایام۔ ان دنوں میں نیکی اور عبادت کی طرف زیادہ توجہ دینا اور گناہوں سے بچنے کی زیادہ کوشش کرنا ان کے مقام و احترام کا تقاضا ہے۔ ③ اہم مواقع پر عوام کی رہنمائی کے لیے متعلقہ مسائل بیان کرنے چاہئیں۔ دوسرے اہم مسائل کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ④ مومن کے لیے مومن کی جان لینا ناجائز طور پر اس کا مال لے لینا یا اس کی بے عزتی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ کسی مجرم کے جرم کی سزا اس کے بے گناہ رشتے داروں کو نہیں دی جاسکتی۔ ⑥ بعض اوقات پولیس کسی مفروضہ مجرم کو گرفتار نہیں کر سکتی تو اس کے گھر والوں پر تشدد کرتی ہے تاکہ مجرم انہیں بچانے کے لیے اپنی گرفتاری دے دے شرعاً یہ ظلم ہے۔ ⑦ چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ان سے بھی شیطان خوش ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے بڑے گناہوں تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ ⑧ عالم کو وعظ و نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا عملی نمونہ بھی پیش کرنا چاہیے۔ ⑨ ہر قسم کا سود حرام ہے کیونکہ یہ ظلم ہے خواہ باہمی رضامندی سے لیا دیا جائے۔ ⑩ نبی اکرم ﷺ نے دین کے احکام پوری طرح پہنچا دیے ہیں۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں شریعت کی رہنمائی موجود نہ ہو۔

۲۵- أبواب المناسك

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

۳۰۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَيْفِ مِنْ مِثْنَى. فَقَالَ: «نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِيُؤَاةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ. فَإِنْ دَعَوْهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ».

۳۰۵۶- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مقام حیف پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترازو تازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے (دوسروں تک) پہنچا دے۔ بعض لوگوں کے پاس فقہ کی بات ہوتی ہے اور وہ خود فقہ نہیں ہوتے۔ بعض لوگ فقہ کی بات اپنے سے زیادہ فقہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ تین کاموں میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل کو اللہ کے لیے خلوص کے ساتھ ادا کرنا، مسلمان عسکرانوں کی خیر خواہی کرنا اور ان کی اجتماعیت میں شامل رہنا کیونکہ ان کی دعا دوسروں کو بھی شامل ہوتی ہے۔“

343

فوائد و مسائل: ① فقہ کی بنیاد حدیث نبوی پر ہے۔ جس اجتہاد کی بنیاد قرآن و حدیث پر نہیں وہ اجتہاد قابل اعتماد نہیں۔ ② علمی مسائل دوسروں تک پہنچانے چاہئیں۔ ③ دین کا علم اس شخص سے بھی حاصل کر لینا چاہیے جو بظاہر علم، عمر یا مرتبے میں کم تر ہو۔ بعض اوقات اس سے ایسا علمی نکتہ مل جاتا ہے جو بڑے علماء سے نہیں ملتا۔ ④ علم و تفقہ کی کوئی حد نہیں۔ ممکن ہے بعد میں آنے والے کسی شخص کو وہ اجتہادی اور علمی نکتہ سمجھ میں آجائے جس کی طرف پہلے گزر جانے والے بڑے علماء کی توجہ مبذول نہیں ہوئی۔ ⑤ مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ان تین کاموں کو بہتر سے بہتر انداز سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہے اور کوتاہی نہیں کرتا۔ ⑥ مومن کی مومن سے خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ صرف اپنے لیے دعا نہ کرے بلکہ دوسروں کے لیے بھی دعا کی جائے خواہ وہ دوست یا رشتہ دار ہوں یا اجنبی خواہ ہم وطن ہوں یا دوسرے علاقوں میں رہائش پذیر ہوں۔ ⑦ جو شخص دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے اسے بھی دوسروں کی دعائیں پہنچتی ہیں۔ (مزید دیکھیے فوائد و مسائل)

حدیث: (۲۳۰)

۳۰۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعُوذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سَنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ وَشَيْخُهُ سَعِيدُ بْنُ سَنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ وَصَحَّحَهُ الْبُوصَيْرِيُّ \* زَاغَرُ صَدُوقٌ كَثِيرُ الْأَوْهَامِ (تقریباً)، وَلَهُ شَوَاهِدُ أُخْرَى، وَرَبَّاهُ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.

۳۰۵۷- حضرت عبداللہ بن معوذ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۰۵۶- [حسن] تقدم: ح: ۲۳۱.

۳۰۵۷- [صحیح] وصححه البوصيري \* زافر صدوق كثير الأوهام (تقریباً)، وله شواهد أخرى، ورباه الحديث والحمد لله.

قربانی کے دن خطبہ دینے کا بیان

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات میں اپنی کان کٹی اونٹنی پر سوار تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا دن کون سا مہینہ اور کون سا شہر ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر حرمت والا مہینہ اور حرمت والا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”سنو! حقیقت یہ ہے کہ تمہارے مال اور تمہارے خون تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ مکرمہ) میں تمہارے اس (حج کے) دن میں تمہارا مہینہ قابل احترام ہے۔ سنو! میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور تمہاری کثرت تعداد کی وجہ سے دوسری قوموں پر فخر کروں گا تو مجھے (قیامت کے دن) رسوا نہ کر دینا۔ سنو! میں کچھ افراد کو (جہنم سے) چھڑاؤں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھین لیے جائیں گے (اور جہنم میں بھیج دیے جائیں گے)۔ میں کہوں گا: میرے رب! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو نہیں معلوم انھوں نے آپ کے بعد کیا نئے کام کیے۔“

حَدَّثَنَا زَاوِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُخَضَّرَةِ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، وَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا، وَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قَالُوا: هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ، وَشَهْرٌ حَرَامٌ، وَيَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: «أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَأَنَّا يُرِيكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي. أَلَا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذُ أَنْاسًا، وَمُسْتَنْقِذُ مَنِيِّ أَنْاسٍ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْبَحَ يَوْمٌ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُثُوا بَعْدَكَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح مکہ مکرمہ کا شہر قابل احترام ہے اسی طرح وہ تمام علاقے جن کا تعلق حج کی ادائیگی سے ہے قابل احترام ہیں۔ ② اللہ کے حکم سے چند مہینے بھی قابل احترام ہیں اس لیے انہیں حرمت والے مہینے (أَشْهُرُ الْحُرْمِ) کہا جاتا ہے۔ وہ چار مہینے ہیں: ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور ربیعہ بالخصوص حج کا دن یوم عرفہ (نوذوالحجہ) بہت زیادہ احترام کا حامل ہے۔ ③ جو چیز سامعین کو پہلے سے معلوم ہو اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لیے سوال کی صورت میں دریافت کی جاسکتی ہے۔ ④ تنبیہ اور تھیل سے علمی مسائل کو اچھی طرح سمجھایا اور ذہن نشین کرایا جاسکتا ہے۔ ⑤ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کو حوض کوثر ملے گا جس سے آپ کے وہ امتی پانی پئیں گے جنہوں نے زندگی میں سنت نبوی پر عمل کیا ہوگا۔ ⑥ بدعتوں کو ایجاد کرنا اور ان پر عمل کرنا حوض کوثر کے پانی سے محرومی کا باعث ہے۔ ⑦ امت کی کثرت تعداد شرعاً مطلوب ہے لیکن یہ بھی ضروری

ہے کہ اسلامی تعلیمات و ہدایات کے مطابق بچوں کی بہتر تربیت کر کے انھیں ایسے مسلمان بنایا جائے جنھیں دیکھ کر قیامت کو رسول اللہ ﷺ کو خوشی حاصل ہو۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ امت کے گناہگاروں کی سفارش کریں گے اور انھیں جہنم سے نکال لیں گے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کو بعض لوگوں کی شفاعت سے منع کر دیا جائے گا۔ ایسے لوگ جہنم میں طویل عرصے تک پڑے رہیں گے۔ اگر انھوں نے شرک اکبر یا کفر اکبر کا ارتکاب کیا ہوگا تو وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ۔ ⑦ جس طرح مسلمان کو قتل کرنا اور اس کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح اس کی بے عزتی کرنا اور اسے ذلیل کرنے کی کوشش کرنا بھی حرام ہے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کو کما حقہ ادا فرمادیا۔ اب اگر کوئی شخص گمراہی اختیار کرتا ہے تو خود ذمہ دار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا نام عضباء (کان کئی) تھا۔ ویسے اس کے کان کٹے ہوئے نہیں تھے۔

۳۰۵۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۰۵۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوج ادا فرمایا، حج کے موقع پر قربانی کے دن حمرات کے درمیان کھڑے ہوئے۔ (اس وقت) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سادن ہے؟“ لوگوں نے کہا: قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ انھوں نے کہا: یہ اللہ کا حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ حج اکبر کا دن ہے اور تمھاری جانیں تمھارے مال تمھاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح اس مہینے کے اس دن میں اس شہر کا احترام ہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں نے پہنچا دیا؟“ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“ پھر لوگوں کو الوداع کہا۔ صحابہ نے کہا: یہ حج الوداع، یعنی الوداعی حج ہے۔

صَدَقَهُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفَّقَ، يَوْمَ النَّحْرِ، بَيْنَ الْحِمَرَاتِ، فِي الْحَجَّةِ النَّبِيِّ حَجَّ فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: يَوْمُ النَّحْرِ. قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قَالُوا: هَذَا بَلَدُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟» قَالُوا: شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَامِ. قَالَ: «هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. وَدِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ هَذَا الْبَلَدِ، [فِي هَذَا الشَّهْرِ،] فِي هَذَا الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

۳۰۵۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب يوم الحج الأكبر، ح: ۱۹۴۵ من حديث هشام به، وعلقه

البخاري، ح: ۱۷۴۲.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... طواف زیارت کا بیان

(المعجم ۷۷) - بَابُ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

باب: ۷۷۔ طواف زیارت کا بیان

(التحفة ۷۷)

۳۰۵۹۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ.

۳۰۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا۔

🌞 فوائد ومسائل: ① علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو شاذ قرار دیا ہے۔ شاذ کا مطلب ہے کہ یہ حدیث زیادہ قوی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تعلیفًا ان الفاظ سے روایت کیا ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب الزیارة یوم النحر، قبل حدیث: ۱۷۳۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ اس سے مراد ایام تشریق کی راتوں میں کعبہ کی زیارت ہے، دس ذوالحجہ کا طواف نہیں۔ وہ دن ہی میں ہوا۔ (فتح الباری: ۱۷۷/۳)

۳۰۶۰۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزُمْلَ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَقَاضَ فِيهِ. قَالَ عَطَاءٌ: وَلَا رَمَلَ فِيهِ.

۳۰۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس (طواف) میں رمل نہیں ہوتا۔

(المعجم ۷۸) - بَابُ الشَّرْبِ مِنْ زَمَزَمَ

(التحفة ۷۸)

۳۰۵۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق ۹۸/۳ من حديث يحيى به. فائدة: حديث محمد بن طارق عن طاووس مرسل (تحفة الأشراف: ۲۳۹/۱۳)، وحديث أبي الزبير مستند لكنه عنعن، ح: ۳۹۵، وعلقه البخاري في صحيحه (قبل، ح: ۱۷۳۲)، وقال الحافظ ابن حجر: فيحمل حديث ابن عمر (البخاري: أيضًا)، وجابر (مسلم، ح: ۱۲۱۸) على اليوم الأول ويحمل حديث ابن عباس على باقي الأيام، والله أعلم.

۳۰۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب الإفاضة في الحج، ح: ۲۰۰۱ من حديث ابن وهب به.

۲۵- أبواب المناسك

زم زم پینے سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا. فَجَاءَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ رَمْزَمٍ. قَالَ: فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَتَمَسَّ ثَلَاثًا. وَتَضَلَّعْ مِنْهَا. فَإِذَا فَرَعْتَ فَأَحْمِدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ، إِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ رَمْزَمٍ».

۳۰۶۱- حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا۔ انھوں نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: زم زم سے۔ فرمایا: کیا تم نے اس میں سے اس طرح پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: وہ کس طرح ہے؟ فرمایا: جب تو اس (چاہ زم زم) سے پانی پیے تو قبلے کی طرف منکر اللہ کا نام لے، تین سانس لے اور سیر ہو کر پی۔ جب تو پی چکے تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کر کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہمارے اور منافقوں کے درمیان (پہچان کے لیے) یہ علامت ہے کہ وہ زم زم سیر ہو کر نہیں پیتے۔“

۳۰۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ: إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَاءُ رَمْزَمٍ لِمَا شَرِبَ لَهُ».

۳۰۶۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زم زم کا پانی اس (مقصد) کے لیے ہے جس کے لیے وہ پیا جائے۔“

۳۰۶۱- [حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۱۵۸ عن عبيد الله بن موسى، وتابعه مكي بن إبراهيم، وعبد الله بن المبارك، قال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات"، وأورده الضياء المقدسي في المختارة \* محمد بن عبدالرحمن وثقه ابن حبان والبوصيري، وقال عثمان بن الأسود: "كنا نجالس محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر ولا نقوم من عنده إلا وقد يعني إن شاء الله أفزنا علمًا حسنًا" (مسائل ابن أبي شيبه: ۱ بتحقيق) روى عنه عمرو بن دينار وغيره، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، وللحديث شواهد كثيرة، منها ما في أخبار مكة: ۲/ ۲۸، ح: ۱۰۷۹ قال الفاكهي: "وحدثنا حسين بن حسن (ابن حرب السلمي المروزي) قال: أنا الفضل بن موسى قال حدثنا عثمان بن الأسود عن ابن أبي مليكة عن ابن عباس به، المرفوع فقط، وهذه متابعة جيدة لابن عبدالرحمن".

۳۰۶۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۵۷، ۳۷۲ وغيره من طرق عن ابن المؤمل به، ضعفه البوصيري لضعف عبد الله بن المؤمل، وتابعه إبراهيم بن طهمان عند البيهقي: ۵/ ۲۰۲ وفي السند إليه: أبو محمد أحمد بن إسحاق بن شيان البغدادی، ولم نجد له ترجمة، وللحديث شواهد كثيرة جدًا، ومن أجلها صححه بعض العلماء، وحسنه بعضهم.



۲۵۔ أبواب المناسك..... کعبہ شریف میں داخل ہونے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① زمزم کا پانی برکت والا ہے۔ حصول برکت کے لیے پینا چاہیے۔ ② زمزم پیتے وقت کسی نیک مقصد کو دل میں رکھا جائے بلکہ زبان سے بھی دعا کر لی جائے۔ ③ زمزم کو اپنے وطن بھی ساتھ لے جانا چاہیے۔ (جامع الترمذی، الحج، باب ماجاء فی حمل ماء زمزم، حدیث: ۹۶۳)

(المعجم ۷۹) - بَابُ دُخُولِ الْكَعْبَةِ باب: ۷۹۔ کعبہ شریف میں داخل ہونا

(التحفة ۷۹)

۳۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، الْكَعْبَةَ. وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ. فَأَعْلَفُوهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ. فَلَمَّا خَرَجُوا سَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ، حِينَ دَخَلَ، بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ، عَنْ يَمِينِهِ.

۳۰۶۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور حضرت عثمان بن شیبہ رضی اللہ عنہما تھے۔ انھوں نے اندر سے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ جب وہ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد سامنے کے رخ دائیں طرف کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔

348

ثُمَّ لَمْتُ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

بعد میں میں نے خود کو ملامت کی کہ میں نے یہ کیوں نہ پوچھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی؟

🌞 فوائد و مسائل: ① کعبہ میں داخل ہونا اور نماز پڑھنا درست ہے۔ ② کعبہ میں داخل ہونا حج یا عمرے کا حصہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں اس وقت داخل ہوئے تھے جب مکہ فتح ہوا تھا۔ (فتح الباری: ۵۹۲/۳، حدیث: ۱۶۰۱) ③ اس وقت کعبہ شریف میں چھ ستون تھے۔ تین ایک قطار میں اور تین دوسری قطار میں۔ رسول اللہ ﷺ دروازے میں سے داخل ہو کر آگے چلے گئے اور دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ ④ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال، حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما جو کعبہ کے کئی برادر تھے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بھی کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب إغلاق البيت ويصلي في أي نواحي البيت شاء، حدیث: ۱۵۹۸) سنن نسائی کی ایک روایت میں حضرت فضل

۳۰۶۳۔ أخرجه البخاري، الصلاة، باب الأبواب والغلق للکعبة والمساجد، ح: ۶۸۸ وغيره، ومسلم، الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج وغيره، والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها، ح: ۱۳۲۹ من حديث نافع به.

۲۵- أبواب المناسك ..... منی کی راتیں مکہ میں گزارنے کا بیان

بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ذکر ہے۔ (سنن النسائي 'مناسك الحج' باب دخول البيت، حدیث: ۲۹۰۹) ⑤  
رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز ادا کی تھی۔ اور باہر تشریف لانے کے بعد بھی دو رکعتیں  
پڑھی تھیں۔ (صحیح البخاری، الصلاة، باب قوله تعالى: ﴿وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾

حدیث: ۳۹۵)

۳۰۶۴- ۳۰۶۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے پاس سے باہر  
تشریف لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے۔ پھر  
میرے پاس واپس آئے تو ٹمگین تھے۔ میں نے عرض  
کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے پاس سے تشریف  
لے گئے تو آپ مطمئن اور خوش تھے اور واپس آئے تو  
آپ ٹمگین (اور پریشان) ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟)  
آپ نے فرمایا: ”میں کعبے کے اندر گیا تھا۔ اب میرا جی  
چاہتا ہے کہ (کاش) میں نے ایسے نہ کیا ہوتا۔ مجھے  
خوشہ ہے کہ (اپنے اس عمل کی وجہ سے) اپنے بعد اپنی  
امت کو مشقت میں مبتلا نہ کروں۔“

باب: ۸۰- منی کی راتیں مکہ میں گزارنا

(المعجم ۸۰) - بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيْلًا

منی (التحفة ۸۰)

۳۰۶۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پانی پانے  
کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے

۳۰۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ،  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ

۳۰۶۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في دخول الكعبة، ح: ۲۰۲۹ من حديث إسماعيل بن،  
والترمذي، ح: ۸۷۳، وقال الترمذي: "حسن صحيح" قلت: إسماعيل بن عبد الملك ضعيف، ضعفه الجمهور،  
وقال ابن حبان: "وكان رديء الحفظ، رديء الفهم، يقلب ما روى".

۳۰۶۵- أخرجه البخاري، الحج، باب هل يبيت أصحاب السقاية أو غيرهم بمكة ليالي، ح: ۱۷۴۵، ومسلم،  
الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام التشريق، والترخيص في تركه لأهل السقاية، ح: ۱۳۱۵ من حديث ابن  
نمير به.

۲۵۔ أبواب المناسك ..... وادیِ محصب میں ٹھہرنے کا بیان

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَ بِمَكَّةَ اجازت چاہی کہ منیٰ کے ایام میں رات کو مکہ میں رہیں  
أَيَّامٍ وَمِنَى. مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ. فَأَذِنَ لَهُ. چنانچہ آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی۔

☀️ فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ میں قریش کی مختلف شاخوں کو مختلف مناصب حاصل تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے  
اجداد میں سے قصی بن کلاب کو جو مناصب حاصل تھے وہ انھوں نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیے، پھر وہ منصب ان  
کی اولاد میں تقسیم ہوئے تو سقایت (حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب) بنو عبد مناف کو اور حجابت (کعبہ کی خدمت  
اور کلید برداری) بنو عبد الدار کو ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے حج کے موقع پر سقایت کا یہ منصب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو  
حاصل تھا۔ (الرحیق المختوم، ص: ۵۳) ② منیٰ کے ایام سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ ہے جن  
میں حاجی منیٰ میں رہتے ہیں۔ ان ایام کی راتیں بھی منیٰ میں گزارنی چاہئیں البتہ حاجیوں کی خدمت کے سلسلے  
میں خدام مکہ مکرمہ میں بھی رہ سکتے ہیں۔ ③ حاجیوں کی خدمت ایک بڑا شرف ہے۔

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهَنَّا  
ابْنُ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ غَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يُرْخَصْ النَّبِيُّ ﷺ لِأَحَدٍ يَبْتَ  
بِمَكَّةَ، إِلَّا لِعَبَّاسٍ، مِنْ أَجْلِ السَّقَايَةِ.

۳۰۶۶۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کسی (حاجی) کو مکہ میں  
رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے حضرت  
عباس رضی اللہ عنہ کے (جنہیں) ان کے منصب سقایت کی وجہ  
سے (رات کو مکہ میں رہنے کی اجازت دی۔)

(المعجم ۸۱) - بَابُ نَزُولِ الْمُحَصَّبِ

(التحفة ۸۱)

۳۰۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّا بْنُ السَّرِيِّ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَبْدَةُ، وَوَكَيْعٌ،  
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:  
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ:

۳۰۶۷۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: میدانِ اٹح میں ٹھہرنا کوئی سنت  
(اور شرعی حکم) نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں صرف اس  
لیے ٹھہرے تھے کہ (وہاں سے) روانگی میں آپ کے  
لیے آسانی تھی۔

۳۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل إسماعيل بن مسلم، تقدم، ح: ۳۰۶۱، ونقل عن ابن  
المديني: "أجمع أصحابنا على ترك حديثه"، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۶۷۔ أخرجه مسلم، الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، وصلاة الظهر وما بعدها به، ح: ۱۳۱۱  
عن ابن أبي شيبة به.

كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا نَزَلُوا الْأَبْطَحَ لَيْسَ بِسُنَّةٍ. إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِيَخْرُجُوا.

🌞 فوائد و مسائل: ① أبطح یا بطحاء کے لفظی معنی ہموار اور وسیع قطعہ زمین کے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مکہ اور مٹی کے درمیان کا میدان ہے۔ اس کو محصب کہتے ہیں۔ (فتح الباری: ۴/۷۳۵) ② رسول اللہ ﷺ نے یہاں ٹھہر کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کیں۔ اسی رات کو مکہ جا کر طواف و داع کیا اور واپس آ گئے۔ ③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرے کے لیے تشریف لے گئی تھیں۔ جب وہ واپس آئیں تو رسول اللہ ﷺ یہیں سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ (صحیح البخاری، العمرۃ، باب الاعتمار بعد الحج بغیر ہدی، حدیث: ۱۷۸۲)

351

۳۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ رُزَيْنٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَذْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ، لَيْلَةَ النَّفَرِ، مِنَ الْبَطْحَاءِ أَذْلًا جَا.

۳۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْبُوسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ بِالْأَبْطَحِ.

۳۰۶۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۷۸/۶ من حديث عمار به، وصححه البوصيري، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۷۲ وغيره من حديث الأعمش به مطولاً باختلاف يسير، والحديث الآتي شاهد له.

۳۰۶۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في نزول الأبطح، ح: ۹۲۱ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وأخرجه البخاري، ح: ۱۷۶۷، ومسلم، ح: ۱۳۱۰ وغيرهما من طرق أخرى عن نافع به مطولاً ومختصراً.

۲۵۔ أبواب المناسك ... طواف وداع سے متعلق احکام ومسائل

🌞 فائدہ: مذکورہ بالا حضرات نے مستحب سمجھ کر یہاں قیام کیا تھا لازمی عمل کے طور پر نہیں۔ (فتح الباری: ۳/۴۶۷)

(المعجم ۸۲) - بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ باب: ۸۲۔ طواف وداع (رخصت)

(النحفة ۸۲) ہوتے وقت آخری طواف

۳۰۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: لوگ (حج کے اعمال سے فارغ ہو کر مکہ ہی سے) ہر طرف واپس (اپنے اپنے وطن کو) چلے جاتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک وہ (رواگی سے پہلے) آخری وقت بیت اللہ کے پاس (طواف میں) نہ گزرا۔“

۳۰۷۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ » .

۳۰۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت طواف بیت اللہ کے بغیر (واپس) کوچ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِ بِالنَّبِيِّتِ .

🌞 فوائد ومسائل: ① حج اور عمرے میں بنیادی اہمیت بیت اللہ شریف کو حاصل ہے اس لیے واپسی کے وقت بھی طواف وداع کا حکم دیا گیا ہے۔ ② کوشش کرنی چاہیے کہ طواف وداع اس وقت کیا جائے جب رواگی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہوں اور اب صرف مدینہ جانے کے لیے بس یا ٹیکسی سٹینڈ پر جانا ہو یا اپنے وطن روانہ ہونے کے لیے ایئر پورٹ یا بندرگاہ جانے کے لیے بالکل تیار ہوں۔ ③ طواف وداع کے بعد مسجد سے باہر آتے وقت الٹے پاؤں چلنا سست سے ثابت نہیں۔

(المعجم ۸۳) - بَابُ الْخَائِضِ تَنْفِرُ قَبْلَ أَنْ باب: ۸۳۔ حیض والی عورت طواف وداع

تَوَدَّعِ (النحفة ۸۳) کے بغیر روانہ ہو سکتی ہے

۳۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے

۳۰۷۰۔ أخرجه مسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۲۷ من حديث سفیان به.

۳۰۷۱۔ [صحیح] أخرجه الطبرانی: ۳۹۶/۱۲ من طريق آخر عن إبراهيم بن يزيد به، وضعفه البوصيري من أجل إبراهيم بن يزيد الخوزي، ح: ۱۵۲۱، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۷۲۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب حجة الوداع، ح: ۴۴۰۱ من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب

طواف وداع سے متعلق احکام و مسائل

۲۵۔ ابواب المناسک

نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت حبیبہؓ کو طواف افاضہ کے بعد حیض شروع ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ ہمیں (رواگی سے) روک دے گی؟“ میں نے کہا: اس نے طواف افاضہ کر لیا تھا اس کے بعد حیض شروع ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ روانہ ہو سکتی ہے۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمِجٍ: أَنَّكَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟» فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ».

۳۰۷۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو یاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا: وہ ایام سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”باجھ ہو! سر مونڈا جائے! میں سمجھتا ہوں وہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روک لے گی۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے قربانی کے دن طواف (افاضہ) کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب (کوئی رکاوٹ) نہیں اسے حکم دو کہ کوچ کرے۔“

۳۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا: قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ: «عَمْرَى حَلَفَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَابِسْتَنَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ. قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ. مُرُّوْهَا فَلْتَنْفِرْ».

فوائد و مسائل: ① طواف افاضہ حج کا رکن ہے جو دس ذوالحجہ کو ادا کیا جاتا ہے۔ ② اگر کوئی عورت حیض کی وجہ سے طواف افاضہ دس ذوالحجہ کو نہ کر سکے تو جب پاک ہو تب کر لے۔ ③ جس عورت نے طواف افاضہ کر لیا ہو وہ اگر مکہ سے واپسی کے دن حیض سے ہو تو اسے طواف وداع معاف ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: ”باجھ ہو! سر مونڈا جائے!“ بددعا کے طور پر نہیں بلکہ عربوں کے عام محاورے کے مطابق پریشانی کا اظہار ہے۔

« وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱، بعد، ح: ۱۳۲۸ عن رمح به.

۳۰۷۳۔ أخرجه البخاري، الحج، باب الإدلاج من المحصب، ح: ۱۷۷۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، ح: ۱۲۱۱/۳۸۷ بعد حديث: ۱۳۲۸ عن ابن أبي شيبة به.

۲۵- أبواب الصنائع

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

باب: ۸۴- رسول اللہ ﷺ کے

حج کی تفصیل

(المعجم ۸۴) - بَابُ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(الصفحة ۸۴)

۳۰۷۴- حضرت جعفر (صادق) رضی اللہ عنہ اپنے والد محمد

(باقر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے فرمایا: ہم

لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے تمام

افراد کے بارے میں پوچھا (کہ آپ لوگ کون کون

ہیں؟) حتیٰ کہ میری باری آگئی۔ میں نے کہا: میں محمد بن

علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے میرے سر کی طرف ہاتھ

بڑھا کر میرا اوپر والا بٹن کھولا پھر (اس سے) نیچے والا

بٹن کھولا پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا۔ اس وقت

میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں خوش

آمدید! جو چاہو پوچھو چنانچہ میں نے آپ سے سوالات

کیے (انھوں نے جواب دیے)۔ آپ اس وقت نابینا

ہو چکے تھے۔ (اتنے میں) نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ

ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھے جو اتنا چھوٹا تھا کہ جب

اسے کندھوں پر ڈالنے تو اس کے دونوں کنارے آگے

آ جاتے (بلکل مارنا مشکل تھا)۔ اور ان کی بڑی چادر ان

کے قریب تپائی پر پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے ہمیں نماز

پڑھائی۔ (نماز کے بعد) میں نے کہا: ہمیں رسول اللہ

ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے ہاتھ

سے نوکا اشارہ کر کے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ہجرت کے

بعد مدینے میں) نو سال اقامت پذیر رہے اور حج نہیں

کیا۔ دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کروا دیا

۳۰۷۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ. حَتَّى انْتَهَى

إِلَيَّ. فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

الْحُسَيْنِ. فَأَهْوَى يَدَهُ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زُرِّي

الْأَعْلَى. ثُمَّ حَلَّ زُرِّي الْأَسْفَلَ. ثُمَّ وَضَعَ

كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ. وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ.

فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ. سَلْ عَمَّا شِئْتَ. فَسَأَلْتُهُ،

وَهُوَ أَعْمَى. فَبَجَاءَ وَقُتِ الصَّلَاةِ. فَقَامَ فِي

نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا. كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكَبَيْهِ

رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ، مِنْ صِغَرِهَا. وَرَدَّاهُ إِلَى

جَانِبِهِ عَلَى الْمُسْجَبِ. فَصَلَّى بِنَا. فَقُلْتُ:

أَخْبَرْنَا عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ بَيْنَهُ،

فَعَقَّدَ تِسْعًا وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ

تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ. فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي

الْعَاشِيرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ. فَقَدِمَ

الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ. كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِمَ

بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ. فَخَرَجَ

وَخَرَجْنَا مَعَهُ. فَأَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ. فَوَلَدَتْ

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ.



۳۰۷۴- أخرجه مسلم، الحج، باب حجة النبي ﷺ، ح: ۱۲۱۸ من حديث حاتم به.

فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي وَاسْتَنْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ: نَظَرْتُ إِلَى مَدْبَصِرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْتَوِلُ الْقُرْآنُ. وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ. مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ. فَأَهْلُ بِالْتَّوْحِيدِ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالْعُتْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». وَأَهْلُ النَّاسِ بِهَذَا الَّذِي يَهْلُونَ بِهِ. فَلَمْ يَرِدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ. وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَّتَهُ. قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَتَوَي إِلَّا الْحَجَّ. لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ. حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ. فَرَمَلَ ثَلَاثًا. وَمَشَى أَرْبَعًا. ثُمَّ قَامَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ: «وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِي إِبْرَاهِيمَ مُمْلًا» [البقرة: ۱۲۵] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْمَتَيْنِ: «قُلْ بَاتُّنَا الْكَافِرُونَ» [الكاغرون] وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ. ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا.

کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ میں بہت سے لوگ (اطراف و اکناف سے) آگئے۔ ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا (میں حج) کرے اور وہی کام کرے جو رسول اللہ ﷺ کریں۔ آپ ﷺ روانہ ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہو گئی۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا: میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسل کر کے ایک کپڑا انگوث کی طرح باندھ لے اور احرام باندھ لے۔“ (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر قصواء (اوثنی) پر سوار ہوئے۔ جب اوثنی رسول اللہ ﷺ کو لے کر بیداء (میدان) میں پہنچی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے آگے جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی سوار اور پیدل افراد نظر آئے اسی طرح نبی ﷺ کے دائیں طرف (بے شمار لوگ تھے) اور اسی طرح بائیں طرف اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (حاضر تک لوگ تھے)۔ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا تھا اور آپ اس کا مطلب جانتے تھے۔ جو کام بھی آپ ﷺ کرتے تھے ہم بھی کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے توحید کی آواز بلند کی: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالْعُتْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» [”حاضر ہوں! اے اللہ! حاضر ہوں۔



رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ۱۵۸] تَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ. فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَزَوَّجَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ لِلَّهِ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ يَمْشِي حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ، رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي. حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا يَعْني قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ. فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْدَبْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً» فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.



حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں، تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔“ لوگوں نے بھی ان الفاظ میں لبیک پکارا جن الفاظ میں (آج کل) پکارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کسی لفظ سے منع نہیں کیا البتہ خود رسول اللہ ﷺ اپنا (مذکورہ بالا) تلبیہ ہی پکارتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری نیت صرف حج کی تھی ہمیں عمرے کا علم ہی نہ تھا (کہ حج کے ساتھ ہی عمرہ بھی کیا جاسکتا ہے) حتیٰ کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کے پاس پہنچے تو نبی ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ (طواف کے) تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لے گئے اور فرمایا: [وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى] ”مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ“ آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کیا (اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام جعفر فرماتے ہیں:) میرے والد (محمد بن علی) کا بیان ہے اور یقیناً نبی ﷺ ہی سے انھوں نے بیان کیا ہوگا کہ آپ نے دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر دوبارہ بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور حجر اسود کا استلام کیا پھر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف چلے۔ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ ”صفا اور مرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ (اور فرمایا:) ”ہم اسی سے شروع کرتے ہیں جس کا نام اللہ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

نے پہلے لیا ہے۔“ چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی۔ آپ اس (صفا) پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ پر نظر پڑی۔ اللہ کی تکبیر و تہلیل اور حمد فرمائی [اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ] پھر فرمایا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْحَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ] ”اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اسی ایک (معبود حقیقی) نے (دشمنوں کی سب) جماعتوں کو شکست دی۔“ پھر ان (الفاظ کو پہلی بار اور دوسری بار پڑھنے) کے درمیان دعا مانگی۔ تین بار ایسے ہی کیا۔ پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے حتیٰ کہ جب آپ کے قدم نشیب میں پہنچے تو وادی کے نشیبی حصے میں دوڑے پھر جب (آپ کے قدم) بلند جگہ پہنچے تو آپ (عام رفتار سے) چل کر مروہ پر پہنچے۔ مروہ پر بھی اسی طرح کیا (تکبیر و تہلیل اور تہلیل کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ..... پڑھا) جس طرح صفا پر کیا تھا۔ (اسی طرح سعی پوری کی۔) جب مروہ پر آپ کے چکر پورے ہوئے تو فرمایا: ”اگر مجھے اپنے معاملے کے بارے میں پہلے وہ بات معلوم ہوتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی کے جانور ساتھ

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

نہ لاتا اور اس (طواف وسعی) کو عمرہ بنا دیتا لہذا تم میں سے جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں اسے چاہیے کہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ چنانچہ سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کنوا لیے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے۔

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور دو بار فرمایا: ”عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے۔ (صرف اس سال کے لیے) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ (عین سے) نبی ﷺ کے اونٹ (قربانی کے لیے) لے کر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے احرام کھول دیا ہے اور انہوں نے رنگ دار کپڑے پہن رکھے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابا جان نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں (یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کرتے تھے: میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس عمل کی شکایت کرنے اور انہوں نے جو بات بتائی تھی اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ رسول اللہ

فَقَامَ سَرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَعَمِنَا هَذَا أَمْ لَا أَبْدُ أَبَدًا؟ قَالَ: فَسَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعُهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: «دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ» لَا. بَلْ لَا أَبْدُ أَبَدًا. قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيَّ بَيْدُنُ النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ. وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا. وَاسْتَحَلَّتْ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ. فَقَالَتْ: أَمَرَنِي أَبِي بِهَذَا. فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ: قَدْ هَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْهُ. مُسْتَفْتِيًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرْتُ عَنْهُ، وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «صَدَقْتَ. صَدَقْتَ. مَاذَا قُلْتَ جِئْتَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بَمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ﷺ. [قَالَ:] «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحِلُّ» قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ، مَائَةٌ. ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّروا. إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ



ﷺ نے فرمایا: ”وہ حج کہتی ہے وہ حج کہتی ہے۔ تم نے جب حج کا احرام باندھا تھا تو کیا کہا تھا؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا احرام تیرے رسول ﷺ نے باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے ساتھ تو قربانی ہے لہذا تم بھی احرام نہ کھولو“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: قربانی کے وہ جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے اور وہ جانور جو نبی ﷺ مدینہ سے لائے تھے ان کی مجموعی تعداد سو تھی۔ پھر نبی ﷺ کے سوا اور جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے ان کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیا اور بال کٹوا لیے۔ پھر جب ترویہ کا دن (۸ ذوالحجہ) آیا اور لوگ منیٰ کی طرف چلے تب انھوں نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے (اور منیٰ جا پہنچے) اور آپ نے منیٰ میں ظہر عصر مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر (فجر کی نماز کے بعد) کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ اور آپ کے حکم سے نمرہ مقام میں آپ کے لیے بالوں کا (بکریوں کے بالوں سے بنا ہوا) ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ (منیٰ سے) روانہ ہوئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ مشرک حرام یا مضر لفظ میں رک جائیں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفات میں پہنچ گئے۔ آپ کو نمرہ میں خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم سے (آپ کی اونٹنی) قصواء پر کچا وہ کسا گیا۔ رسول اللہ ﷺ

كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى، أَهْلُوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَصَلَّى، بِمِنًى، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ. ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَأَمَرَ بِقَبِيَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضَرَبَتْ لَهُ بِبَيْرَةٍ. فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاظَفَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوِ الْمَزْدَلِفَةِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ. فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِبَيْرَةٍ. فَزَلَّ بِهَا. حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، أَمَرَ بِالْقُصَوَاءِ فَرَحَلَتْ لَهُ. فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي. فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ. وَأَوَّلُ دَمٍ أَصْعَهُ دَمُ رِبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ؛ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ، فَتَنَلَتْهُ هَذِيلٌ. وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ. وَأَوَّلُ [رَبَا أَصْعَهُ] رِبَا النَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ. فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النَّسَاءِ. فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ. وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ. وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ أَحَدًا

اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لے آئے۔ (وہاں) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ (اس میں) فرمایا: ”تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس مہینے (ذوالحجہ) کا یہ (حج کا) دن۔ سنو! جاہلی رواج کی ہر چیز میرے ان قدموں تلے روندی گئی۔ دور جاہلیت میں ہو جانے والے قتل سب معاف ہیں۔ (ان کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔) اور سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ یہ (دودھ پیتا پیچہ) قبیلہ بنی سعد میں پرورش پا رہا تھا اور قبیلہ بنی ہذیل نے اسے قتل کر دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سب سود معاف ہیں۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا، یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے انھیں اللہ کی ذمہ داری پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے نام پر ان کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں جو تمہیں ناپسند ہے۔ اگر وہ یہ حرکت کریں تو انھیں مارو لیکن سخت مار نہ ہو۔ اور تم پر ان کا یہ حق ہے کہ مناسب انداز سے انھیں خوراک اور لباس مہیا کرو۔ اور میں نے تمہارے اندر وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور تم سے (قیامت کے دن) میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟“ حاضرین نے عرض کیا: ہم گواہی دیں گے کہ

تَكَرُّهُنَّ. فَإِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَاصْرُبُوهُنَّ صَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ. وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ. وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ تَصْلُوا إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ. كِتَابَ اللَّهِ. وَأَنْتُمْ مَسْؤُولُونَ عَنِّي. فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّيَّابَةَ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَكُفُّهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ. اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ أَدْنَى يَدَهُ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ. ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُوَقِفَ. فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ. وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا. حِينَ غَابَ الْقُرْصُ. وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ. فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَقَّ لِلْقَصْوَاءِ الزَّمَامَ. حَتَّى إِنْ رَأَسَهَا لِيَصِيبَ مَوْرِكَ رَحْلِهِ. وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: «إِنَّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةُ. السَّكِينَةُ» كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ. ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. فَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ



آپ نے (پورا دین) پہنچا دیا (اپنا فرض پوری طرح) ادا کر دیا اور (امت کی) خیر خواہی کی۔ نبی ﷺ نے انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کی اور لوگوں کی طرف جھکا کر اور تین بار فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ! اے اللہ! گواہ رہ!“ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر اقامت کہی تو نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر (بلال رضی اللہ عنہ نے) اقامت کہی تو نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے کوئی (سنت یا نفل) نماز ادا نہیں فرمائی۔ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ سوار ہو کر (عرفات میں) وقوف کے مقام پر تشریف لے گئے۔ آپ نے چٹانوں کی طرف اپنی اونٹنی کا پیٹ (اور پہلو) کیا اور جبل مشاة (نیلے) کو اپنے سامنے کیا اور قبیلے کی طرف منہ کیا۔ (اور ذکر و دعا میں مشغول ہو گئے)۔ آپ برابر وہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی سی سرخی بھی کم ہو گئی۔ جب سورج کی نکلیا نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئی تو آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ (عرفات سے) روانہ ہوئے تو آپ نے قصواء کی مہار بہت زیادہ کھینچ رکھی تھی حتیٰ کہ اس کا سر آپ کے کاہوے کی اگلی لکڑی سے جا لگا۔ آپ دائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے: ”اے لوگو! آرام سے چلو۔ آرام سے چلو۔“ جب راستے میں کوئی ٹیلا آتا تو رسول ﷺ اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تاکہ وہ (نیلے پر آسانی سے) چڑھ جائے۔ پھر آپ مزدلفہ تشریف لائے۔ وہاں ایک اذان اور

وَأَقَامَةٍ. ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ. حَتَّى أَتَى الْمُشْعَرَ الْحَرَامَ. فَرَفِيَ عَلَيْهِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ. فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَشْفَرَ جِدًا. ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَأَزْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ. وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ، أَبْيَضَ، وَسِيمًا. فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَرَّ الطَّعْنُ يَحْرِيْن. فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ. فَرَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ. فَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ. حَتَّى أَتَى مُحَسَّرًا. حَرَّكَ قَلِيلًا. ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى. حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ. فَرَمَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ. يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا. مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ. وَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ. فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ. وَأَعْطَى عَلِيًّا. فَتَحَرَ مَا عَبَّرَ. وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ. ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِضَعْفَةٍ. فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ. فَطَبِخَتْ. فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا. ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّبِيتِ. فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ. فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَتَقُونَ عَلَى زَمْرَمَ. فَقَالَ: «انْزِعُوا. بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَازَلُوهُ

۲۵۔ ابواب المناسک

دَلُّوا فَتَسْرِبَ مِنْهُ .

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ اور ان کے درمیان کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ صبح صادق ہو گئی۔ جب واضح طور پر صبح طلوع ہو گئی تو آپ نے اذان اور اقامت کہلوا کر فجر کی نماز ادا کی پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام تشریف لے گئے۔ آپ اس کے اوپر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد اور تکبیر و تہلیل میں مشغول ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ خوب روشنی ہو گئی پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے (اونٹنی پر) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کیا۔ وہ خوبصورت بالوں والے گورے چٹے اور خوش شکل آدمی تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو کچھ عورتیں (اونٹنوں پر سوار) تیزی کے ساتھ پاس سے گزریں حضرت فضل رضی اللہ عنہما انھیں دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (ان کا چہرہ) دوسری طرف کر دیا تو فضل رضی اللہ عنہما نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر کر عورتوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ وادی محسر میں پہنچے تو سواری کو قد رے تیز کیا پھر اس درمیانی راستے پر چل پڑے جو بڑے جمرے پر پہنچتا ہے حتیٰ کہ آپ اس جمرے پر جا پہنچے جو درخت کے قریب ہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ وہ کنکریاں اتنی چھوٹی تھیں کہ انکو ٹھے اور انگلی سے پکڑ کر پھینکی جاسکیں۔ آپ نے وادی کے نشیب میں کھڑے ہو کر کنکریاں



رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

ماریں۔ پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر فرمایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (نیزہ) دیا تو باقی اونٹ انھوں نے نحر کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں اپنے قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے ہر اونٹ کی ایک بوٹی لے کر ہنڈیا میں ڈالی گئی اور پکائی گئی۔ دونوں نے یہ گوشت کھایا اور اس کا شور بہ پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ طوافِ افاضہ کے لیے کعبہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی۔ عبدالمطلب کی اولاد کے افراد مزم پر پانی پلا رہے تھے چنانچہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”عبدالمطلب کے بیٹو! (کنوئیں سے) پانی نکالو اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ پانی پلانے کے معاملے میں تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا۔“ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ڈول دیا۔ آپ نے اس سے پانی پیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کو چاہیے کہ جو انوں سے شفقت کا سلوک کرے۔ ② ناپید ہونا حصولِ علم یا تعلیم و تبلیغ میں رکاوٹ نہیں۔ ③ بڑا کپڑا ہوتے ہوئے چھوٹے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ④ مرد کے لیے نماز میں سر ڈھانکنا ضروری نہیں اگرچہ سر ڈھانکنے کے لیے کپڑا موجود ہو تاہم ننگے سر بنے کو اور اسی طرح ننگے سر نماز پڑھنے کو معمول بنالینا نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسوہ اور عمل کے خلاف ہے۔ عورت کے لیے سر چھپانا ضروری ہے اگرچہ وہ گھر میں اکیلی نماز پڑھ رہی ہو۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کا مکمل قرآن کی تشریح ہے۔ قرآن مجید میں حج کا حکم ہے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور عمل سے معلوم ہوا۔ ⑥ مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے۔ اسے آج کل ”آبار علی“ یا ”بئر علی“ کہتے ہیں۔ مدینہ سے حج یا عمرے کے لیے مکہ جانے والوں کو یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ ⑦ حیض و نفاس حج سے رکاوٹ کا باعث نہیں۔ ⑧ کپڑا باندھنے کا حکم اس لیے دیا کہ اس کے اندر روئی وغیرہ رکھ لی جائے تاکہ خون اس میں جذب ہوتا رہے اور دوسرے کپڑے خراب نہ ہوں۔ ⑨ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مشہور صحابی خاتون ہیں۔ پہلے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ان



کے ہاں تین بیٹے محمد، عبداللہ اور عون (جناح) پیدا ہوئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ ان سے حیدہ الوداع کے موقع پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئیں۔ ان سے ان کے ہاں یحییٰ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ آپ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ماں شریک بہن تھیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی سگی بہن تھیں۔ ① لہیک پکارتے وقت بہتر یہ ہے کہ وہی الفاظ پڑھے جائیں جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھے، تاہم دوسرے الفاظ بھی درست ہیں جن میں اللہ کی توحید اور اس کی طرف رغبت کا اظہار ہو۔ ② طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ ③ صفا اور مروہ پر ہر چکر میں کعبہ رخ ہو کر دو عالم آنگنا مسنون ہے۔ ④ حج مفرد کی نیت کو عمرے کی نیت میں تبدیل کر کے حج تمتع کرنا درست ہے۔ ⑤ جو شخص میقات سے قربانی کا جانور لے کر نہ آیا ہو اسے حج تمتع ادا کرنا چاہیے۔ ⑥ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے۔ ⑦ ایک راوی سے حدیث سن کر مزید تاکید کے لیے دوسرے راوی یا استاد سے دریافت کرنا جائز ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے احرام کھولنے کا مسئلہ سن کر نبی اکرم ﷺ سے تصدیق چاہی۔ ⑧ حج تمتع کرنے والے کو عمرہ کر کے احرام کھولنا اور دوبارہ آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھنا چاہیے۔ ⑨ یہ احرام مکہ میں اپنی رہائش گاہ ہی سے باندھنا چاہیے اس کے لیے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔ ⑩ منیٰ میں آٹھ ذوالحجہ کی ظہر سے نو ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرنی ہیں۔ ⑪ نو ذوالحجہ کو زوال سے پہلے نمرہ میں ٹھہرنا چاہیے زوال کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا چاہیے۔ ⑫ زوال سے غروب آفتاب تک کا وقت عرفات میں ٹھہرنے کا ہے۔ یہ حج کا اہم ترین رکن ہے۔ اس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے۔ ⑬ جو شخص بروقت عرفات نہ پہنچ سکے وہ رات کو کسی وقت صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات میں حاضر ہو جائے اس کا بھی حج ہو جائے گا۔ دیکھیے: (مسند ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۱۵) ⑭ عرفات میں قبلہ رو کھڑے ہو کر بیٹھ کر دعائیں مانگنا اور ذکر الہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ ⑮ عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر روانہ ہونا چاہیے۔ ⑯ مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ ملا کر مزدلفہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ راستے میں مغرب کی نماز ادا کرنا سنت کے خلاف ہے۔ ⑰ بعض لوگ مزدلفہ کی رات چاہتے اور نوافل پڑھتے ہیں، اس رات سونا ہی سنت کا اتباع ہے۔ اور اصل ثواب سنت کی پیروی میں ہے خلاف سنت محبت کرنے میں نہیں۔ ⑱ مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کافی روشنی ہو جانے تک ذکر و دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ ⑲ غلطی کرنے والے کو نزی سے سمجھایا اور اس غلطی سے روکا جاسکتا ہے ڈانٹ ڈپٹ سے ممکن حد تک اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑳ جن مقامات میں کسی قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو وہاں جانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایسے مقامات کو تفریح گاہیں سمجھ لینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ㉑ ذوالحجہ کو صرف بڑے جمرے کو ری کرنی ہوتی ہے۔ ㉒ جمرے پر صرف سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔ ㉓ بڑی بڑی کنکریاں



۲۵۔ ابواب المناسک رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

مارنا پتھر اور جوتے مارنا غلو ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ ۳۰۷۵ دس ذوالحجہ کے اعمال کی ترتیب یہ ہے: رئی قربانی، حجامت اور طواف کعبہ۔ اگر یہ ترتیب قائم نہ رہ سکے تو کوئی دم یا ندیہ وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ۳۰۷۶ قربانی کی واجب مقدار ایک بھیڑ بکری نہ ہو یا بارہ یا گائے اور اونٹ کا ایک حصہ ہے۔ اس سے زیادہ جتنی طاقت ہو جانور قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ ۳۰۷۷ قربانی کا گوشت غریب مسکین لوگوں کا حق ہے، تاہم خود بھی کھانا مسنون ہے۔ ۳۰۷۸ زمزم کا پانی پینا سنت اور ثواب ہے۔

۳۰۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۰۷۵۔ اہم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے لیے تین قسم کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے۔ کسی نے حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام باندھا تھا، کسی نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تھا، کسی نے صرف عمرے کی نیت سے لیبک کہا تھا۔ تو جس نے حج اور عمرے دونوں کی نیت سے احرام باندھا تھا اس پر حج کے اعمال ادا کرنے تک کوئی (احرام کی وجہ سے) حرام ہونے والی چیز حلال نہ ہوئی۔ جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اس پر بھی حج کے اعمال ادا کر چکنے تک کوئی حرام ہونے والی چیز حلال نہ ہوئی۔ اور جس نے صرف عمرے کی نیت کی تھی اس نے کعبہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کی سعی کی اور اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام ہونے والی سب چیزیں (احرام کھولنے کی وجہ سے) حلال ہو گئیں حتیٰ کہ وہ حج کے لیے احرام باندھے۔

۳۰۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ:

فوائد ومسائل: ۱۔ حج کی ان تین صورتوں میں سے پہلی صورت کو حج قرآن دوسری صورت کو حج افراد یا حج

مفرد اور تیسری صورت کو حج تمتع کہتے ہیں۔ ۲۔ حالات کے مطابق جس طریقے سے بھی حج کیا جائے درست ہے۔

۳۰۷۶۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۰۷۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۴۱/۶ من حديث محمد بن عمرو به.

۳۰۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء كم حج النبي ﷺ؟، ح: ۸۱۵ من حديث سفیان عن ۴۴

۲۵۔ ابواب المناسک

رسول اللہ ﷺ کے حج کی تفصیل کا بیان

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین حج ادا فرمائے۔ دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد مدینہ سے آ کر ادا کیا۔ اور (اس) حج کے ساتھ عمرہ بھی ملا کر (حج قرآن) ادا کیا۔ نبی ﷺ قربانی کے لیے جو (اونٹ) لائے تھے اور جو (اونٹ) حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے وہ سب ملا کر سواونٹ تھے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا تھا (جو مسلمانوں کو مال غنیمت میں حاصل ہوا تھا) اس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تربیٹھ اونٹ نحر کیے جبکہ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔

عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ: حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ، وَحَجَّةَ بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ. وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةَ، وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ مِائَةَ بَدَنَةٍ. مِنْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ، فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فُضَّةٍ. فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ. وَنَحَرَ عَلِيُّ مَا غَبَرَ.

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کہا گیا: انھیں یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جعفر نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے۔ اور (دوسری سند) ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انھوں نے مقسم سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

قِيلَ لَهُ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ قَالَ: جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ. وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.



☀ فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس روایت کی بابت لکھتے ہیں: ہجرت سے پہلے دو حج اور ابو جہل کے اونٹ کے تذکرے کے سوا باقی روایت صحیح ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں ۱۹ غزوات میں شریک ہوئے اور آپ نے صرف ایک ہی حج کیا اور وہ بھی ہجرت کے بعد یعنی حجۃ الوداع۔ (صحیح مسلم، الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ وزمانہن، حدیث: ۱۲۵۴) معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے صرف ایک ہی حج کیا ہے اور وہ بھی دس ہجری میں۔ ہجرت سے قبل دو حج کرنے کا ذکر کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (حجۃ النبی ﷺ للالبانی، ص: ۲۷-۸۳ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الذککوری بشار عواد، رقم: ۳۰۷۶)

◀ جعفر عن ابیہ عن جابر بہ، وقال: "غریب"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۵۶، الثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وفي حديث ابن عباس عثان، ح: ۸۵۴، ح: ۱۱۹۲، وله شاهد مرسل عند البيهقي، ۴/ ۳۴۲، وإسناده ضعيف مع إرساله.

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب: ۸۵- جس حاجی کو راستے

میں رکاوٹ پیش آ جائے

۳۰۷۷- حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ' آپ فرما رہے تھے: "جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے۔ اور اس پر ایک اور حج کرنا لازم ہے۔"

(حضرت مکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۳۰۷۸- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احرام والے کو رکاوٹ پیش آنے کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ احرام کھول دے اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہے۔"

(المعجم ۸۵) - بَابُ الْمُحْصَرِ

(التحفة ۸۵)

۳۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى».

فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَا: صَدَقَ.

۳۰۷۸- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَال: سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ حَبْسِ الْمُحْرَمِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ أَوْ مَرِضَ أَوْ عَرِجَ، فَقَدْ حَلَّ. وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ».

۳۰۷۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۲ من حديث يحيى بن سعيد به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۹۶۰، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۱/ ۴۷۰، ۴۸۳، ووافقه الذهبي، وأعل بما لا يفتح.

۳۰۷۸- [صحيح] أخرجه أبوداود، المناسك، باب الإحصار، ح: ۱۸۶۳ من حديث عبدالرزاق به، وانظر الحديث السابق.

۲۵۔ أبواب المناسك

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قَالَ عِكْرَمَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا: صَدَقَ.

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رحمہما سے بیان کی تو انھوں نے کہا: اس (حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَوَجَدْتُهُ فِي جُزْءِ هِشَامٍ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي. فَأَثَبْتُ بِهِ مَعْمَرًا. فَقَرَأَ عَلَيَّ أَوْ قَرَأْتُ عَلَيْهِ.

امام عبدالرزاق نے کہا: میں نے اس روایت کو ہشام صاحب دستوائی کی کتاب میں پایا چنانچہ اسے میں معمر کے پاس لایا تو انھوں نے میرے سامنے اس کی قراءت کی یا میں نے اس کے سامنے اس کی قراءت کی۔

🌞 نو آمد و مسائل: ① احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے کو راستے میں کوئی رکاوٹ پیش آ جائے تو اسے محصر کہتے ہیں۔ ② ایسے شخص کو جب یقین ہو جائے کہ سفر جاری رکھنا ناممکن ہے تو اسے چاہیے کہ وہیں احرام کھول دے۔ اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو اسے وہیں ذبح کر دے جیسے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رحمہم اللہ نے صلح حدیبیہ کے سفر میں کیا تھا۔ ③ عذر کی وجہ سے نامکمل رہ جانے والا حج، مکمل حج کے حکم میں نہیں اس لیے اگر بعد میں حج کی طاقت ہو تو حج کرنا ضروری ہوگا۔

باب: ۸۶۔ رکاوٹ والے کا فدیہ

(المعجم ۸۶) - بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصَرِ

(النحفة ۸۶)

۳۰۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶] قَالَ كَعْبٌ: فِيهِ أَنْزَلْتُ.

۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں مسجد میں حضرت کعب بن عمرہ رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا اور ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے۔“ حضرت کعب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۷۹۔ أخرجه البخاري، المحصر، باب الإطعام في الفدية نصف صاع، ح: ۱۸۱۶، ۴۵۱۷ من حديث شعبة به، ومسلم، الصحيح، باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى، ووجوب الفدية لحلقه، وبيان قدرها، ح: ۸۵ / ۱۲۰۱ عن محمد بن بشار به.

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵۔ ابواب المناسک

مجھے سر میں (جوؤں کی وجہ سے) تکلیف تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا جبکہ جوئیں (سر کے بالوں سے) جھڑ جھڑ کر میرے چہرے پر گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تمہیں اس حد تک تکلیف ہوگی جتنی میں (اب) دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمہیں ایک بکری مل سکتی ہے؟“ میں نے کہا: جی نہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صَبَاءٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ”تو فدیہ ہے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے۔“

ثُمَّ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا كُنْتُ أَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى. أَتَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صَبَاءٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۹۶].

صحابی نے فرمایا: روزے تو تین دن کے ہیں اور صدقہ چھ مسکینوں کو دیا جائے ہر مسکین کو آدھا صاع غلہ دیا جائے۔ اور قربانی (کی مقدار) ایک بکری ہے۔

قَالَ: فَالْصَّوْمُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَالصَّدَقَةُ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ. وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

۳۰۸۰۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے جب جوؤں سے تکلیف پہنچی تو نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سرمنڈا دوں اور تین دن روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے پاس قربانی دینے کی گنجائش نہیں۔

۳۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِثْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: [أَمَرَنِي] النَّبِيُّ ﷺ، حِينَ أَذَانِي الْقَمْلُ، أَنْ أَخْلِقَ رَأْسِي، وَأَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ. وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں سرمنڈانا اور بال کاٹنا منع ہے۔ ② اگر کسی عذر کی وجہ سے وہ کام کرنا پڑے جو احرام کی حالت میں جائز نہیں تو فدیہ دینا ہوگا۔ ③ فدیہ ایک بکری ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین روزے رکھ لے جائیں یا چھ مسکینوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دے دیا جائے۔

۳۰۸۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰ من حديث ابن نافع به، وتابعه روح بن عباد عنه، وحديثه مختصر، وللحديث شواهد.

۲۵- أبواب المناسك .

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

(المعجم ۸۷) - بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: ۸۷- اِحرام کی حالت میں

(التحفة ۸۷)

سیگی لگوانا جائز ہے

۳۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :

۳۰۸۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

أَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ يِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں سیگی لگوائی۔

۳۰۸۲- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ :

۳۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ ابْنِ حُنَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، عَنْ رَهْصَةَ أَخَذَتْهُ.

نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سیگی لگوائی کیونکہ آپ کو درد ہو گیا تھا۔



🌞 نوادہ و مسائل: ① احرام کی حالت میں سیگی لگوانا جائز ہے۔ ② اگر سیگی لگوانے میں بال اتروانے پڑیں تو

فدیہ دے دیا جائے۔

(المعجم ۸۸) - بَابُ مَا يَذْهَبُ بِهِ الْمُحْرِمُ

باب: ۸۸- احرام والا کون سا

(التحفة ۸۸)

تیل لگا سکتا ہے؟

۳۰۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ :

۳۰۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ فَرْقَدِ السَّجَّحِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَذْهَبُ رَأْسَهُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، غَيْرَ الْمَقْتَتِ.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر میں ایسا تیل ڈال لیتے تھے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔

۳۰۸۱- [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۸۲.

۳۰۸۲- [صحیح] محمد بن أبي الضيف مستور (تقريب)، والحديث السابق شاهد له.

۳۰۸۳- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحج، باب ادهان المحرم بالزيت، ح: ۹۶۲ من حديث وكيع به، وقال: "غريب... الخ" فرقد تقدم حاله، ح: ۱۷۸۱، وأخرجه البخاري، ح: ۱۵۳۷ عن ابن عمر نحوه مختصراً موقوفاً.

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۲۵۔ أبواب المناسك

فائدہ: مذکورہ روایت اکثر محققین کے نزدیک سنداً ضعیف ہے تاہم یہی بات صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ثابت ہے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب الطیب عند الإحرام.....، حدیث: ۱۵۳۷) چنانچہ احرام کی حالت میں ایسا تیل استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں خوشبو وغیرہ کی ملاوٹ نہ ہو جبکہ حالت احرام میں خوشبو یا خوشبو والا تیل لگانا منع ہے تاہم احرام باندھنے سے پہلے خوشبو وغیرہ بھی استعمال کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی تھی۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸/۳۰۰، ۳۰۲)

(المعجم ۸۹) - بَابُ الْمُحْرَمِ يَمُوتُ باب: ۸۹- احرام والا موت ہو جائے تو؟

(التحفة ۸۹)

۳۰۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے سواری کے جانور نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ وہ شخص احرام کی حالت میں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور اسے اس کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو۔ اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپنا کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا اٹھے گا۔“

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَوقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ. وَلَا تُحْمَرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ. فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا».

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کی سواری نے اس کی گردن موڑ دی۔ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خوشبو کے قریب نہ لے جانا (خوشبو نہ لگانا)“ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔“

فوائد و مسائل: ① [أَوْقَصَتْ] ”گردن توڑ دی“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ پر سے سر کے بل گرا جس سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ دوسری روایت میں [أَغْقَصَتْ] کا لفظ ہے جس کے معنی ”موڑ دینا“ ہیں۔

۳۰۸۴- أخرجه البخاري، الجناز، باب كيف يكفن المحرم؟ ح: ۱۲۶۸، ۱۸۴۹ من حديث عمرو بن دينار به، ومسلم، الحج، باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، ح: ۹۸/۱۲۰۶ من حديث وكيع به، وأخرجه البخاري أيضا، ح: ۱۲۶۷، ومسلم، ح: ۱۰۱/۱۲۰۶ من حديث شعبة عن أبي بشر به.



کیونکہ سر کے بل گرنے سے ہڈی بل کھا جاتی اور ٹوٹ جاتی ہے اور اس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ ① احرام کی حالت میں فوت ہونے والے شخص کو بھی غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔ ② احرام کی حالت میں فوت ہونے والے کو احرام کی چادروں ہی میں دفنایا جائے۔ اور احرام کی پابندیوں کے مطابق اس کا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے۔ ③ جو شخص نیکی کے کام میں مشغول ہونے کی حالت میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن اسی حال میں قبر سے اٹھے گا جس سے لوگوں کو اس کی نیکی کا علم ہو جائے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہوگی۔

(المعجم ۹۰) - بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ (التحفة ۹۰)

باب: ۹۰- احرام کی حالت میں شکار کرنے کا جرمانہ

۳۰۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيْعِ، يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ، كَيْشًا. وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ.

۳۰۸۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اگر احرام والا آدمی لگو بھگا (بھڑیے جیسا ایک خونخوار جانور) مار دے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک مینڈھے کی قربانی دینا لازم کیا ہے اور اس جانور کو شکار قرار دیا ہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں جنگلی جانور کا شکار کرنا حرام ہے جب کہ حرم کی حد میں ہر شخص کے لیے شکار حرام ہے خواہ احرام باندھا ہو یا نہ باندھا ہو۔ ② اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَذَا يُلْغَى الْكُفَّةَ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ (المائدہ: ۹۵) ”اے ایمان والو! شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر وہ فدیہ واجب ہوگا جو مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتمد شخص کر دیں۔ یہ (فدیہ) چوپایوں میں سے ہو جو (ہناز کے طور پر) کعبہ تک پہنچایا جائے یا اس کا کفارہ مساکین کو دے دیا جائے یا اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں۔“ ③ لگو بھگا کے برابر

۳۰۸۵- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب في أكل الصبيح، ح: ۳۸۰۱ من حديث جرير به، وقال الترمذي، "هذا حديث حسن صحيح"، ح: ۸۵۱، وصححه البخاري، وابن خزيمة، ح: ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، وابن حبان، ح: ۱۰۶۸، ۹۷۹، وابن الجارود، ح: ۴۳۸، ۴۳۹، والحاكم على شرط الشيخين: ۱/ ۴۵۲، وقال جرير: سمعت عبد الله بن عبيد عن ابن حبان وغيره، وتابعه إسماعيل بن أمية وغيره.

۲۵۔ ابواب المناسک ..... حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

قربانی کے جانوروں میں سے مینڈھا ہے۔ ⑤ قرآن مجید میں شکار کیے ہوئے جانور کے مثل (مساوی) جانور قربان کرنے کا حکم ہے۔ اس سے مراد قد و قامت میں مساوی ہونا ہے مثلاً: ہرن کے بدلے بکری اور گائے کے بدلے گائے کے مکہ پہنچائی جائے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف۔ سورۃ مائدہ آیت: ۹۵)

۳۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ، عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، فِي بَيْضِ النِّعَامِ يُصْبِيهِ الْمُحْرِمُ «ثَمَنُهُ».

۳۰۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر احرام والا شتر مرغ کا انڈا توڑ دے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اس کی قیمت ادا کرے۔“

(المعجم ۹۱) - بَابُ مَا يَنْتَهَلُ الْمُحْرِمُ (التحفة ۹۱)

باب: ۹۱۔ احرام والا کس جانور کو قتل کر سکتا ہے؟

۳۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْجَلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْجَذَاةُ».

۳۰۸۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور فاسق ہیں انھیں حرم سے باہر اور حرم کے اندر (ہر جگہ) قتل کیا جاسکتا ہے: سانپ، چستکبراکو، چوہا، کائنے والا کتا اور جیل۔“

۳۰۸۶۔ [ضعیف] أخرجه الدارقطني: ۲/ ۲۵۰ من حديث مروان بن معاوية به، وضعفه البوصيري \* علي بن عبد العزيز (غراب) تقدم، ح: ۲۴۷۴، وأبو المهزم يزيد متروك (تقريب)، وله شواهد ضعيفة.

۳۰۸۷۔ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يتدب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۱۱۹۸/ ۶۷ عن ابن أبي شيبه، وابن المثنى به.

۲۵۔ ابواب المناسک

حج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ  
مِنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ  
قَالَ: فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ: الْعُقْرَبُ  
وَالْغُرَابُ وَالْحُدْيَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ  
الْعَقُورُ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور ہیں جن کے  
قتل کرنے والے پر (یا فرمایا: جن کے قتل کرنے میں)  
کوئی گناہ نہیں اور وہ حرام ہیں: بچھو کو، چیل، چوہا اور  
کائٹے والا کتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① احرام کی حالت میں موذی جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے۔ ② ان جانوروں کو حرم کی حد  
میں بھی قتل کرنا جائز ہے۔ ③ کوئے سے مراد وہ کوا ہے جس کا کچھ حصہ (پتہ وغیرہ) سفید ہوتا ہے۔ ④ کائٹے  
والے کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بڑکا یا ہوا اور باؤلا ہو۔ ⑤ شیر چھتے وغیرہ درندوں کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان  
سے بھی مسافروں کو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔



۳۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۸۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ،  
عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ  
وَالْعُقْرَبَ وَالسَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ  
وَالْفَارَةَ الْفُؤَيْسِقَةَ».

ﷺ نے فرمایا: ”احرام والا شخص ان جانوروں کو قتل کر  
سکتا ہے: سانپ، بچھو، حملہ کرنے والا درندہ، کائٹے والا  
کتا اور فاسق چوہا۔“

کسی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: اسے  
فاسق کیوں کہا گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس لیے کہ  
(ایک رات) رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی تو اس نے  
(چراغ کی جلتی ہوئی) بتی پکڑ رکھی تھی (اور ممکن تھا) کہ  
گھر کو آگ لگا دے۔

فَقِيلَ لَهُ: لِمَ قِيلَ لَهَا الْفُؤَيْسِقَةُ؟ قَالَ: لِأَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَهَا، وَقَدْ اخَذَتْ  
الْفَيْسِلَةَ لِتُحْرِقَ بِهَا النَّبْتَ.

۳۰۸۸۔ أخرجه مسلم، الحج، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، ح: ۱۱۹۹/۷۷  
من حديث ابن نمير به.

۳۰۸۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحج، باب ما يقتل المحرم من الدواب، ح: ۱۸۴۸ من حديث يزيد  
به، وحسنه الترمذي، ح: ۸۳۸، وضعفه البوصيري من أجل يزيد بن أبي زياد تقدم، ح: ۵۰۴.

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب ۹۲: احرام والے کو  
کون سا شکار کرنا منع ہے؟

۲۵۔ أبواب المناسك  
(المعجم ۹۲) - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ الْمُحْرِمُ  
مِنَ الصَّيْدِ (التحفة ۹۲)

۳۰۹۰۔ حضرت صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ابواء یا وڈان کے مقام پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے آپ کی خدمت میں گورخر (کا گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مجھے واپس دے دیا (قبول نہ کیا)۔ جب آپ نے میرے چہرے پر انوس کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم آپ کو (یہ تحفہ) واپس تو نہ کرتے لیکن ہم احرام کی حالت میں ہیں۔“

۳۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنَّ أَبَا صَعْبٍ بْنَ جَثَامَةَ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ. فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِي. فَرَدَّهُ عَلَيَّ. فَلَمَّا رَأَى فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ. وَلَكِنَّا حُرْمٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① گورخر ایک جنگلی جانور ہوتا ہے جو گدھے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسے ”حمار وحشی“ یعنی جنگلی گدھا کہتے ہیں۔ یہ حلال جانور ہے۔ ② تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا مسنون ہے۔ اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور محبت بڑھتی ہے تاہم تحفہ دیتے وقت یہ خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ جواب میں بھی کوئی تحفہ پیش کیا جائے گا۔ ③ اگر مجبور کسی سے ایسا معاملہ کرنا پڑے جو اسے ناگوار گزرے تو عذر بیان کر دینا چاہیے تاکہ دل صاف ہو جائے۔ ④ احرام والا اس جانور کا گوشت نہیں کھا سکتا جو اس کے لیے شکار کیا گیا ہو۔ ⑤ احرام میں پالتو جانور کا گوشت کھانا منع نہیں۔

۳۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۰۹۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی

۳۰۹۰۔ أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشياً لم يقبل، ح: ۱۸۲۵، ۲۵۷۳، ۲۵۹۶، من حديث الزهري به، ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد المأكول البري... الخ، ح: ۵۲۰۱/۱۱۹۳.

۳۰۹۱۔ [صحیح] أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۱۰۵/۱ عن عثمان بن أبي شيبة به، وضعفه البوصيري من أجل عبد الكريم بن أبي المخارق تقدم، ح: ۴۲۹، وابن أبي ليلى، تقدم، ح: ۸۵۴، والحديث السابق شاهد له.

۲۵۔ أبواب المناسك

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ احرام میں تھے تو آپ نے وہ نہ کھایا۔

أَيُّهُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ صَبْدٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ.

باب: ۹۳۔ محرم شکار کا گوشت تب کھا سکتا ہے جب اس کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو

(المعجم ۹۳) - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَصْدْ لَهُ (التحفة ۹۳)

۳۰۹۲۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں گورخر (کا گوشت) دیا، اور حکم دیا کہ اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں جب کہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۰۹۲ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ جِمَارَ وَحْشٍ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَفْرُقَهُ فِي الرِّفَاقِ، وَهُمْ مُحَرَّمُونَ.



🌞 فائدہ و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ معنائی صحیح ہے جیسا کہ سنن نسائی کی روایت سے ثابت ہے کہ آپ نے اس سے گوشت کھایا تھا۔ (سنن النسائي 'مناسك الحج' باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد' حدیث: ۲۸۱۹) لہذا جو شکار کسی نے اپنے لیے کیا ہو پھر وہ احرام والے کو دے دے تو احرام کی حالت میں اس کا گوشت کھانا جائز ہے جیسا کہ درج ذیل روایت سے بھی یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ② یہ ہدیہ پیش کرنے والے حضرت بھڑی ؓ تھے۔ (سنن النسائي 'مناسك الحج' باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد' حدیث: ۲۸۲۰) ایک قول کے مطابق ان کا نام حضرت زید بن کعب ؓ تھا۔ (تقریب التہذیب' باب الأنساب) ③ یہ واقعہ مقام روجاء پر پیش آیا۔ (سنن نسائی حوالہ مذکورہ بالا)

۳۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۳۰۹۳۔ حضرت ابوقادہ ؓ سے روایت ہے

۳۰۹۲۔ [إسناده ضعيف] ابن عيينة عن عن، تقدم، ح: ۲۱۱۳، وقال الدارقطني: "ووهم فيه" العليل: ۲۰۹/۴، وقال يعقوب بن شبيب: "فاخطأ فيه" والثابت عن رسول الله ﷺ أنه أكل منه، والصحيح ما رواه النسائي: ۱۸۳/۵ من حديث عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة الضمري عن البهزي به. الخ. ۳۰۹۳۔ أخرجه البخاري، جزاء الصيد، باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم الصيد أكله، ح: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲

۲۵۔ ابواب المناسک

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ . فَأُحْرِمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرَمَ .  
فَرَأَيْتُ جَمَارًا . فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ .  
فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ  
أَكُنْ أُحْرَمْتُ ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ .  
فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ . وَلَمْ  
يَأْكُلْ مِنْهُ ، حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ .

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

انہوں نے فرمایا: حدیبیہ (کے واقعہ) کے دنوں میں میں  
بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا۔ آپ کے  
ساتھیوں نے احرام باندھا جبکہ میں نے احرام نہ  
باندھا۔ مجھے ایک (جنگلی) گدھا نظر آیا تو میں نے اس  
پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے اس کی کیفیت عرض کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ میں  
احرام میں نہیں تھا اور میں نے آپ (کو قہقہہ دینے) کے  
لیے اسے شکار کیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم  
دیا کہ اسے کھالیں اور خود اس میں سے (کچھ) نہ کھایا  
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تھا کہ میں نے  
اسے آپ (ﷺ) کے لیے شکار کیا ہے۔

باب تَقْلِيدِ الْبُذْنِ (المعجم ۹۴)

(التحفة ۹۴)

۳۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنبَأَنَا  
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ . فَأَقْبَلُ  
فَلَا نَدَّ هَدْيِهِ . ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا  
يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ .

باب ۹۴۔ قربانی کے اونٹوں کو

قلا دے پہنانا

۳۰۹۴۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ  
سے ہدی (قربانی کے جانور) بھیجتے تھے۔ میں آپ کی  
ہدی کے جانوروں کے قلا دے بٹھ کر تیار کرتی تھی، پھر  
رسول اللہ ﷺ کسی ایسے کام سے پرہیز نہیں کرتے تھے  
جس سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

۳۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۰۹۵۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۴ وغیرہما، ومسلم، الحج، باب تحريم الصيد المأكول البري . . . الخ، ح: ۵۹/۱۱۹۶ من حديث يحيى به .  
۳۰۹۴۔ أخرجه البخاري، الحج، باب قتل الفلاند للبدن والبقر، ح: ۱۶۹۸ من حديث الليث به، ومسلم، الحج،  
باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم . . . الخ، ح: ۳۵۹/۱۳۲۱ عن ابن رمح به .  
۳۰۹۵۔ أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد الغنم، ح: ۱۷۰۲ من حديث الأعمش به، ومسلم، الحج، باب ۴۴

۲۵ أبواب المناسك

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْعِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ  
النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ هَدْيُهُ. ثُمَّ بَيَّعْتُ بِهِ. ثُمَّ  
يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِيهِ الْمُحَرِّمُ.  
سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی ہدی  
(قربانی کے جانوروں) کے لیے قلاوے بٹتی تھی تو آپ  
اپنی ہدی کو قلاوے پہناتے تھے۔ پھر ان (جانوروں) کو  
(مکہ شریف) بھیج دیتے۔ پھر آپ (مدینہ شریف میں)  
قیام پذیر رہتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس  
سے احرام والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو حرم کی حدود میں قربان کیا جاتا ہے۔ ② جس طرح حاجی  
ہدی کی قربانی دیتا ہے اس طرح دوسرا آدمی بھی ہدی کا جانور مکہ میں بھیج سکتا ہے۔ ③ یہ جانور منیٰ میں قربان کیے  
جاتے ہیں تاہم مکہ شریف کے اندر بھی قربان کیے جاسکتے ہیں۔ ④ قلاوے سے مراد وہ رسی ہے جو ہدی کے  
گلے میں ڈالی جاتی ہے اور علامت کے طور پر جو توں کا جوڑا اس رسی کے ذریعے سے جانور کے گلے میں لٹکا  
دیا جاتا ہے۔ ⑤ قربانی کا جانور (اونٹ) گائے، بکری اور بھیڑ وغیرہ) مکہ بھیجنے والے پر احرام کی پابندیاں عائد  
نہیں ہوتیں۔



(المعجم ۹۵) - بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

(التحفة ۹۵)

باب: ۹۵- بکریوں کے گلے

میں قلاوہ ڈالنا

۳۰۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَرَّةً، غَنَمًا إِلَى النَّبِيِّ. فَقُلْتُهَا.  
۳۰۹۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں  
نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں ہدی  
کے طور پر بیت اللہ بھیجیں تو انھیں قلاوے پہنائے۔

(المعجم ۹۶) - بَابُ إِشْعَارِ الْبُذْنِ

(التحفة ۹۶)

باب: ۹۶- اونٹوں کی کوبان پر

زخم کر کے ہدی کا نشان لگانا

۳۰۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،  
۳۰۹۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

استحباب بعث الہدی إلى الحرم... الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۲۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۶- أخرجه البخاري، الحج، باب تقليد الغنم، ح: ۱۷۰۱ من حديث الأعمش به وسلم، الحج، باب  
استحباب بعث الہدی إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه... الخ، ح: ۳۶۶/۱۳۲۱ عن ابن أبي شيبه به.

۳۰۹۷- أخرجه مسلم، الحج، باب تقليد الہدی وإشعاره عند الإحرام، ح: ۲۰۵/۱۲۴۳ من حديث قتادة به.

۲۵۔ أبواب الصناسك ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الْأَيْمَنِ، وَأَمَّا طَعْنَةُ الدَّمِ.

ہے کہ نبی ﷺ نے ہدی کے جانور کی کوہان پر دائیں طرف اشعار کیا اور اس کا خون پونچھ دیا۔

قَالَ عَلِيُّ، فِي حَدِيثِهِ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَقَدْ نَعَلَيْنِ.

(راوی حدیث) علی بن محمد اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں: ذوالحلیفہ میں (اشعار کیا) اور (جانور کے) گلے میں دو جوتیاں ڈالیں۔

فائدہ: اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوہان پر ایک طرف اتنا زخم کیا جائے کہ خون بہہ پڑے۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔

۳۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّدَ وَأَشْعَرَ وَأَرْسَلَ بِهَا. وَلَمْ يَجْتَنِبْ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحَرَّمِ.

۳۰۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ہدی کے جانوروں کو) قلاہ پہنایا، اشعار کیا اور انھیں (مکہ) بھیج دیا۔ آپ نے ان چیزوں سے پرہیز نہیں کیا جن سے احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

(المعجم ۹۷) - بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبُدْنَةَ (التهفة ۹۷)

باب: ۹۷۔ قربانی کے اونٹ کو جھول ڈالنا

۳۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَتَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۰۹۹۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ آپ کے اونٹوں (کو ذبح وغیرہ کرنے) کا بندوبست کروں اور ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں اور

۳۰۹۸۔ أخرجه البخاري، الحج، باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم، ح: ۱۶۹۶ وغيره، ومسلم، الحج، باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه . . . الخ، ح: ۳۶۲/۱۳۲۱ من حديث أفلح بن حميد به.

۳۰۹۹۔ أخرجه البخاري، الحج، باب يتصدق بجلود الهدي، ح: ۱۷۱۷ من حديث عبد الكريم العجزي به، ومسلم، الحج، باب الصدقة بلحوم الهدايا وجلودها وجلالها . . . الخ، ح: ۳۴۸/۱۳۱۷ من حديث سفیان به.



۲۵۔ ابواب المناسک

ججے متعلق دیگر احکام و مسائل

أَنْ أَقَوْمَ عَلَى بُدْنِهِ. وَأَنْ أَقْسِمَ جَلَّالَهَا قِصَابُ كَوَانِ مِثْلَ سَكَّةٍ نَدَوْنَ۔ حضرت علیؓ نے  
وَجُلُودَهَا. وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَاوِزَ مِنْهَا فرمایا: اس (قصاب) کو ہم (اپنے پاس سے) دیتے ہیں۔  
شَيْئًا. وَقَالَ: «لَنْحُنَّ نُعْطِيهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جانوروں کو سردی وغیرہ سے بچانے کے لیے ان پر جھول ڈالنی درست ہے۔ ② قربانی  
کے جانوروں کی کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینی چاہئیں۔ ③ قربانی کے جانور کا گوشت قصاب کو اجرت کے  
طور پر دینا جائز نہیں۔ ④ قربانی کا جانور قصاب سے اجرت دے کر ذبح کروانا جائز ہے جبکہ خود اپنے ہاتھ سے  
ذبح کرنا افضل ہے۔

(المعجم ۹۸) - بَابُ الْهَذْيِ مِنَ الْإِنَاثِ باب: ۹۸۔ قربانی کا جانور مادہ یا نر  
وَالذَّكُورِ (التحفة ۹۸)  
(دونوں طرح کا) جائز ہے

۳۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت  
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اونٹوں میں ہدی کے طور پر  
سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ابوجہل کا اونٹ بھی شامل کیا، اس (کی ٹیکل) کا حلقہ  
مُسْتَمِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْلَى، چاندی کا تھا۔  
فِي بُدْنِهِ جَمَلًا لِأَبِي جَهْلٍ، بَرْتُهُ مِنْ فَضِيَةٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اونٹوں کے ریوڑ میں زیادہ تر اونٹیاں ہوتی ہیں لہذا ہدی اور قربانی میں بھی زیادہ تر وہی  
قربان ہوتی ہیں۔ اس حدیث میں تراونٹ کا ذکر ہے لہذا مذکر اور مؤنث دونوں کی قربانی کا جواز ثابت ہو گیا۔  
② ابوجہل کا اونٹ غنیمت میں حاصل ہوا، اس لیے کفر پر غلبے کے شکر کے طور پر کافروں کے سردار سے حاصل  
ہونے والا اونٹ ذبح کیا گیا۔ ③ اونٹ کو چاندی کے حلقے والی ٹیکل غالباً ابوجہل نے ڈالی ہوگی۔ جس سے فخر کا  
اظہار ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو اللہ کی راہ میں قربان کر کے اپنی عبودیت کا اظہار فرمایا۔

۳۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت یاس بن سلمہؓ نے اپنے والد  
حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا مُوسَى (حضرت سلمہ بن اکوعؓ) سے روایت کیا کہ نبی ﷺ

۳۱۰۰۔ [حسن] فیہ علل \* سفیان تقدم، ح: ۱۶۲، وابن أبي ليلى تقدم، ح: ۸۵۴، والحكم تقدم، ح: ۱۱۹۲،  
وله شاهد، منها ما أخرجه أبو داود، ح: ۱۷۴۹ بإسناد حسن عن مجاهد عن ابن عباس به... الخ، وصححه ابن  
خزيمة، ح: ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، والحاكم على شرط مسلم: ۴۷/۱، ووافقه الذهبي.  
۳۱۰۱۔ [حسن] وضعه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة تقدم، ح: ۲۵۱، والحديث السابق شاهد له.

۲۵۔ ابواب المناسک ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بُذْنِهِ جَمَلٌ.

(المعجم ۹۹) - بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُونِ  
الْمِيقَاتِ (التحفة ۹۹)

۳۱۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سَفْيَانَ،  
عَنْ عُيَيْنَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ.

نور و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنا  
قربانی کا جانور مقام قدید سے خریدا تھا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الحج، باب من اشترى الهدي من  
الطريق، حدیث: ۱۶۹۳) جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہدی کے جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لائے تھے۔ ② قدید  
ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان میقات کی حدود سے اندر کی طرف واقع ہے۔ (محمد فواد  
عبدالباقی، حاشیہ سنن ابن ماجہ)

(المعجم ۱۰۰) - بَابُ رُكُوبِ الْبُذْنِ  
(التحفة ۱۰۰)

۳۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي  
الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ رَأَى رَجُلًا يُسَوِّقُ بَدَنَةً. فَقَالَ: «إِرْكَبْهَا»  
قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «إِرْكَبْهَا. وَيَحْكُ».

۳۱۰۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہدی کا جانور (اونٹ یا  
اونٹنی) ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر  
سوار ہو جاؤ۔“ اس نے کہا: یہ تو ہدی کا جانور ہے۔ نبی  
ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔ تیرا بھلا ہو۔“

۳۱۰۲ - [متناہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الحج، باب اشتراء الهدي، ح: ۹۰۷ من حديث يحيى بن يمان به،  
وقال: "غريب"، وفيه علان \* يحيى بن يمان صدوق عابد بخطى كثيرًا، وقد تغير (تقريب)، وخالف الثقات في  
حديثه، والثوري تقدم، ح: ۱۶۲، وأخرجه البخاري في صحيحه، ح: ۱۶۹۳ من حديث ابن عمر به موقوفًا، وهو  
الصحيح.

۳۱۰۳ - أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۸۹ وغيره، ومسلم، الحج، باب جواز ركوب البدن  
المهداة لمن احتاج إليها، ح: ۳۷۱/۱۳۲۲ من حديث مالك عن أبي الزناد به، وهو في الموطأ (يحيى): ۳۷۷/۱.

۲۵- أبواب المناسك

جج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۱۰۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ. فَقَالَ: «إِرْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «إِرْكَبْهَا».

۳۱۰۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی ہدی کا جانور لے کر گزرا۔ آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: یہ ہدی کا جانور ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“

قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فِي غُفْهِهَا نَعْلٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے نبی ﷺ کی معیت میں اس پر سوار (ہو کر سفر کرتے) دیکھا جب کہ اس (جانور) کے گلے میں (ہدی کے نشان کے طور پر) جوتی بھی موجود تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”ہدی“ اس جانور کو کہتے ہیں جو حاجی اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے تاکہ قربانی کے دن مکہ یا مینے میں ذبح کرے۔ ② قربانی کے جانور پر سواری کرنا اس وقت جائز ہے جب سواری کا اور جانور موجود نہ ہو اور آدمی تھک گیا ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر اچھے طریقے سے سواری کر جب تو اس (پر سواری کرنے) پر مجبور ہو جائے حتیٰ کہ تجھے سواری کا (اور) جانور مل جائے۔“ (صحیح مسلم، الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، حدیث: ۱۳۲۳)

(المعجم ۱۰۱) - بَاب: فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ (التحفة ۱۰۱)

باب: ۱۰۱- اگر قربانی کا جانور تھک جائے (اور حرم تک سفر کے قابل نہ رہے)

۳۱۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَدَنِيُّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ دُؤْبِيَّ الْخُرَاعِي حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبَدَنِ. ثُمَّ يَقُولُ: «إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا. ثُمَّ

۳۱۰۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ذؤب خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے جانور (حرم میں) بھیجا کرتے تھے۔ اور فرما دیا کرتے تھے: ”جب ان میں سے کوئی جانور تھک جائے اور تجھے اس کے مرنے کا خطرہ محسوس ہو تو اسے خر کر دے پھر اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مار۔ تو خود بھی اس (کے

۳۱۰۴- أخرجه البخاري، الحج، باب ركوب البدن، ح: ۱۶۹۰ من حديث هشام وغيره به.

۳۱۰۵- أخرجه مسلم، الحج، باب ما يفعل بالهدي إذا عطب في الطريق، ح: ۳۷۸/۱۳۲۶ من حديث سعيد به.

۲۵۔ أبواب المناسك

ج سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اَعْمِسْنَ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا. ثُمَّ اضْرِبْ (گوشت) میں سے کچھ نہ کھانا اور تیرے ساتھیوں میں صَفَحَتَهَا. وَلَا تَقْطَعْ مِنْهَا، اَنْتَ وَلَا أَحَدٌ سے بھی کوئی نہ کھائے۔“  
مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے وطن میں رہتے ہوئے کسی کے ہاتھ قربانی کے جانور مکہ بھیج دینا درست ہے۔ اس کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔ ② ہدی کا جانور راستے میں تھک جائے یا بیمار ہو جائے اور مزید سفر نہ کر سکے تو اسے راستے ہی میں قربان کر دیا جائے۔ ③ نحر سے مراد اونٹ کو قربان کرنے کا معروف طریقہ ہے۔ اونٹ کو ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ (الحج ۳۶:۳۳) ”اور قربانی کے اونٹ جنھیں ہم نے تمھارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمھارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [صَوَافَّ] کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [قِيَامًا] کے ہیں یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب (۱۱۹) نحر البدن قائمہ) علاوہ ازیں اونٹ کی پائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو ایسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو ایسی حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا پایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (مسند أبی داود، المناسك، باب كيف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الإبل مقيدة، حدیث: ۱۷۱۳) اونٹ کے علاوہ دیگر جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے، یعنی ان کا طلق اور ساتھ کی رگیں کاٹی جاتی ہیں۔ ④ جوتی سے نشان لگانے کا مقصد یہ ہے کہ آنے جانے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور تھا جو عذر کی وجہ سے راستے میں ذبح کر دیا گیا ہے اور وہ اس کا گوشت کھا لیں۔ ⑤ راستے میں ذبح ہونے والی ہدی کا گوشت قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا نہ اس کے ساتھی کھا سکتے ہیں جبکہ دوسرے عازمین حج یا اس علاقے کے باشندے اس کا گوشت استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۱۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ۳۱۰۶۔ حضرت ناجیہ (بن کعب بن جندب) خزاعی

۳۱۰۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في الهدي إذا عطف قبل أن يبلغ، ح: ۱۷۶۲ من حديث هشام به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۹۱۰، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۷۷، وابن حبان، ح: ۹۷۶، ۴۱،

۲۵۔ ابواب المناسک

مکہ مکرمہ کی فضیلت کا بیان

ﷺ جو نبی ﷺ کے اونٹوں کے گران تھے ان سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہدی کا جو جانور تھک جائے اس کا کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے ذبح کر دو اور اس کی جوتی اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مارو۔ پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو وہ اسے کھالیں۔"

وَعَلَيْ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ بُذْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذْنِ؟ قَالَ: لَا تَحْرَهُ. وَأَغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ. ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ. وَخَلِّ يَنْتَهُ وَيَبْنَ النَّاسِ، فَلْيَأْكُلُوهُ.

www.KitaboSunnat.com

باب: ۱۰۲۔ مکہ کے مکان کرائے پر دینا

(المعجم ۱۰۲) - بَابُ [أَجْرٍ] ثُبُوتِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۲)

۳۱۰۷۔ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی فوت ہو گئے اور (ان سب کے زمانے میں یہ کیفیت تھی کہ) مکہ کے مکانات وقف کہلاتے تھے۔ جس کو ضرورت ہوتی ان میں ٹھہرتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی کسی اور کو (ان میں) ٹھہر دیتا۔

۳۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عُلَقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا تَذْعَى رَبَاعٍ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَابِ. مَنْ احتَاجَ سَكَنَ. وَمَنْ اسْتَغْنَى أَسَكَنَ.



باب: ۱۰۳۔ مکہ مکرمہ کی فضیلت

(المعجم ۱۰۳) - بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

(التحفة ۱۰۳)

۳۱۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حراء رضی اللہ عنہ سے

۳۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

والحاكم علی شرط الشيخین: ۴۴۷/۱، ووافقه الذهبي.

۳۱۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ۴۸/۴، ۴۹ من حديث عمر بن سعيد به، وصححه البوصيري علی شرط مسلم، وضعفه الدمشقي، وقال: "علقمة بن نضلة لا يصح له صحة"، وقوله هو الصواب. ۳۱۰۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب في فضل مكة، ح: ۳۹۲۵ من حديث الليث به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه الحاكم علی شرط الشيخین: ۷/۳، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق أخرى.

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر حذوہ کے مقام پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے: ”قسم ہے اللہ کی! تو اللہ کی زمین میں سب سے بہترین (اور افضل مقام) ہے۔ اور اللہ کی (ساری) زمین میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر مجھے تیرے اندر سے نکال دیا جائے گا تو میں (کبھی) نہ نکلتا۔“

المصبري: أَتَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي عَقِيلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْحَمْرَاءِ قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَاقِفٌ بِالْحِزْوَرَةِ يَقُولُ: «وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ. وَاللَّهُ لَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ، مَا خَرَجْتُ».

فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ دنیا میں سب سے افضل شہر ہے۔ ② مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے کیونکہ وہاں بیت اللہ شریف واقع ہے جو مسجد نبوی سے افضل مقام ہے۔ ③ مقدس مقامات سے محبت رکھنی چاہیے۔ ④ تاکید کے طور پر اللہ کی قسم کھانا جائز ہے اگرچہ مخاطب کو کلام کی صحت میں شک نہ ہوتا تاہم ہر بات میں بلا ضرورت قسم کھانا مکروہ ہے۔

۳۱۰۹- حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حج مکہ کے سال نبی ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ نے مکہ کو اسی دن حرم (محترم مقام) قرار دے دیا تھا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ وہ قیامت کے دن تک قابل احترام رہے گا“ (اس لیے) اس کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس میں شکار کو بھگایا جائے اور وہاں گری پڑی چیز صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو اعلان کرنا چاہتا ہو۔“

۳۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بِكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ بِنَاقٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُقَرَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يَأْخُذُ لُقْطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ».

۳۱۰۹- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير ۱/ ۴۵۱ من حديث يونس بن بكير به مختصراً، وعلقه في صحيحه، المجاز، باب الإذخر والحشيش في القبر، ح: ۱۳۴۹ \* أبان وثقه الجمهور وهو الراجح، ولحديثه شواهد كثيرة جداً.

۲۵۰- أبواب المناسك

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِلَاحِ، فَإِنَّهُ لِلْبَيْتِ  
وَالْقُبُورِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا  
الْإِلَاحِ».

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: سوائے اذخر کے۔  
وہ مکانوں اور قبروں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اذخر کے۔“



فوائد ومسائل: ① مکہ ہمیشہ سے حرم ہے اور ہمیشہ حرم رہے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے حرم ہونے کا  
اعلان فرمایا۔ ② بعض احکام ایسے بھی ہیں جو تمام شریعتوں میں برابر قائم رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کعبہ  
شریف کاج اور حرم مکہ کی حرمت بھی ہے۔ ③ حرم مکہ میں درخت کاٹنا منع ہے۔ ④ حرم کی حدود میں شکار کرنا  
منع ہے۔ ⑤ اگر جانور حرم کی حد میں داخل ہو جائے تو شکاری کے لیے جائز نہیں کہ اسے حرم کی حد سے نکالنے  
کی کوشش کرے۔ ⑥ اذخر ایک خاص قسم کی گھاس ہے جو اس علاقے میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ اذخر  
گھاس حرم کی حد میں بھی کاٹنا جائز ہے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ سے اذخر کی اجازت طلب کی گئی اور آپ نے  
اجازت دے دی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسول مقبول ﷺ شرعی احکام میں ترمیم کرنے کا حق رکھتے ہیں بلکہ یہ  
استثنا بھی وحی کے ذریعے سے تھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا  
وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم ۵۳: ۵۴) ”خفیہ راہی خواہش سے کلام نہیں کرتے، وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل  
ہوتی ہے۔“



۳۱۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ  
سَابِطٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ  
[الْمَخْزُومِيِّ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ  
الْحُرْمَةَ حَتَّى تَعْظِيمَهَا. فَإِذَا صَغُرُوا ذَلِكَ،  
هَلَكُوا».

۳۱۱۰- حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت اس  
وقت تک خیر پر رہے گی جب تک (حرمین کی) اس حرمت  
کی عظمت کا کما حقہ خیال رکھے گی۔ جب وہ اس فریضے  
(تعظیم حرمین) کو ضائع کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔“

باب ۱۰۴- مدینہ طیبہ کی فضیلت

(المعجم ۱۰۴) - بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

(النحفة ۱۰۴)

۳۱۱۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۴۷ من حديث يزيد به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي زياد،  
انظر، ح: ۵۰۴.

۳۱۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ وَ أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان مدینے کی طرف اسی  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ طرح سٹ آئے گا جس طرح سانپ سٹ کرا پنے بل  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ کی طرف آ جاتا ہے۔"  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ  
الْإِيمَانَ لَيَأْتِي أَرْضُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْتِي أَرْضُ الْحَيَّةِ  
إِلَى جُحْرِهَا».

www.KitaboSunnat.com

فوائد ومسائل: ① مدینے سے محبت کی وجہ سے مومن ہر دور میں اس کی زیارت کا شوق رکھتے ہیں۔  
② قیامت کے قریب جب ساری دنیا میں کفر پھیل جائے گا تو مدینہ میں اس وقت بھی مومن موجود ہیں گے۔

۳۱۱۲- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۱۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي ثَوْبٍ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص یہ کر سکے  
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہ مدینہ میں مرے تو ضرور یہ کرے۔ جو شخص یہاں  
«مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ، فوت ہوگا" میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔"  
فَلْيَتَّعَلَّ. فَإِنِّي أَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا».

فوائد ومسائل: ① کسی خاص جگہ پر وفات پانا انسان کے بس میں نہیں لیکن وہ تمنا اور کوشش کر سکتا ہے  
کہ زندگی کا آخری حصہ مدینے میں گزارے۔ ② مدینے میں فوت ہونا باعث شرف ہے کیونکہ اس کے حق میں  
نبی اکرم ﷺ شفاعت کریں گے۔ ③ یہ شرف اس شخص کے لیے ہے جس کی موت ایمان کی حالت میں واقع  
ہو ورنہ منافق اور مشرک کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور ان کے حق میں کی گئی شفاعت  
قبول نہیں ہوگی جیسے عبداللہ بن ابی کے حق میں کی ہوئی شفاعت قبول نہیں ہوئی۔

۳۱۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ ۳۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۱۱۱- أخرجه البخاري، فضائل المدينة، باب الإيمان يأتى إلى المدينة، ح: ۱۸۷۶ من حديث عبد الله بن عمر  
به، ومسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، وإنه يأتى بين المسجدين، ح: ۱۴۷ عن ابن أبي  
شيبه به.  
۳۱۱۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ما جاء في فضل المدينة، ح: ۳۹۱۷ من حديث معاذ به،  
وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۳۱، وللحديث شواهد.  
۳۱۱۳- [صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن"، وللحديث شواهد كثيرة جداً عند البخاري، فضائل



۲۵۔ ابواب المناسک

مدینہ طیبہ کی فضیلت کا بیان

ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) تیرا خلیل اور تیرا نبی تھا۔ اور تو نے ابراہیم کی زبان پر مکہ کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ اور میں اس (مدینے) کے (دونوں طرف کے) سیاہ پتھروں والے قطعات کی درمیانی زمین کو حرم قرار دیتا ہوں۔“

عُثْمَانُ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ. وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ. اللَّهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَإِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

ابو مروان (حدیث کے راوی) نے کہا: سیاہ پتھروں والے دونوں قطعات سے مراد مدینے کے مذکورہ دونوں قطعات ہیں۔

قَالَ أَبُو مَرْوَانَ: لَا بَتَيْهَا، حَرَّتِي الْمَدِينَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① لَابَةُ يَاحْرَهُ سے مراد زمین کا ایک ایسا قطعہ ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ ② مدینہ شریف کے مشرق اور مغرب میں اس قسم کے دو قطعات پائے جاتے ہیں جو مشرقی حرہ اور مغربی حرہ کے نام سے معروف ہیں۔ مشرقی حرہ کا نام ”حرہ واظم“ اور مغربی حرہ کا نام ”حرہ وبرہ“ ہے۔ (حاشیہ صحیح مسلم از محمد فواد عبدالباقی، الحج، باب فضيل المدينة ..... ویان حدود حرמה) مشرق اور مغرب میں یہ حرم مدینہ کی حد ہیں۔ احد کے شمال میں جبل ثور اور مدینہ کے جنوب میں جبل عیر حرم مدینہ کی حد ہیں جبکہ احد پہاڑ حرم میں شامل ہے۔



۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مدینے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح ٹھکڑا دے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔“

عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح کئی حرم کا احترام فرض ہے اسی طرح مدنی حرم کا احترام بھی فرض ہے۔ ② حرم کی بے حرمتی کرنے والے پر دنیا ہی میں عذاب آ جائے گا۔

«المدينة، ومسلم، ح: ۱۳۷۴ وغیرہما. ۳۱۱۴۔ [استادہ حسن] ولہ شواہد کثیرہ عند مسلم، ح: ۱۳۸۷ وغیرہ.

کعبے کے مال کا بیان

۲۵- أبواب المناسك

۳۱۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُحد ایسا پہاڑ ہے جسے ہم سے محبت ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ایک ٹیلے پر ہے۔ اور غیر (پہاڑ) جہنم کے ایک ٹیلے پر ہے۔“

۳۱۱۵- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْنَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحْنُ وَهُوَ عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ. وَغَيْرُهُ عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ النَّارِ».

🕌 فوائد و مسائل: ① علامہ زہیر شاولیش نے فرمایا: غیر ایک بہت چھوٹا سا پہاڑ ہے جو مدینہ انبیا پر ٹھہرا ہے قریب واقع ہے۔ ② صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ کی نظر اُحد پر پڑی تو فرمایا: ”یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔“ (صحیح مسلم، الحج، باب فضل المدینۃ..... و بیان حدود حرمہا) حدیث: (۱۳۶۵)

باب: ۱۰۵- کعبہ کے مال کا بیان

(المعجم ۱۰۵) - بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

(التحفة ۱۰۵)

۳۱۱۶- حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ایک شخص نے بیت اللہ کو ہدیہ کرنے کے لیے میرے ہاتھ کچھ درہم بھیجے۔ میں کعبہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت شبیبہ رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں وہ (درہم) دے دیے۔ انھوں نے کہا: کیا یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! اگر میرے ہوتے تو میں آپ کے پاس نہ لاتا۔ انھوں نے کہا: تم نے یہ بات کہی ہے (تو مجھے بھی ایک بات یاد آگئی۔) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک دن) اسی جگہ بیٹھے تھے جہاں تم

۳۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: بَعَثَ رَجُلٌ مَعِيَ بَذْرَاهِمَ، هَدِيَّةً إِلَى الْبَيْتِ. قَالَ: فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَشَيْبَةُ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ. فَنَاقَلْتُهُ إِيَّاهَا. فَقَالَ [لَهُ]: أَلَيْكَ هَذِهِ؟ قُلْتُ: لَا. وَلَوْ كَانَتْ لِي، لَمْ آتِكَ بِهَا. قَالَ: أَمَا لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ، لَقَدْ جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ الَّذِي جَلَسْتَ

۳۱۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۱۵۳۹/۴ من حديث هناد به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لتدليس ابن إسحاق وشيبه عبد الله بن مكنف" وهو واه كما في الكاشف، قلت: وشطره الأول: "إن أحدا جبل يحبنا ونحبه" صحيح متفق عليه، البخاري، ج: ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ومسلم، ج: ۱۳۹۳. ۳۱۱۶- [إسناده ضعيف] ② المحاربي عن عمن، وحديث البخاري: ۱۵۹۴، ۷۲۷۵، ينفى عنه.

۲۵۔ ابواب المناسک۔

کعبے کے مال کا بیان

(اب) بیٹھے ہو انھوں نے فرمایا: میں (کعبے سے) باہر نہیں جاؤں گا جب تک کعبے کا مال نکال کر غریب مسلمانوں میں تقسیم نہ کر دوں۔ میں نے کہا: آپ یہ کام نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: میں یہ کام ضرور کروں گا۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ میں نے کہا: اس لیے کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ مال یہاں دیکھا تھا اور ان کو اس مال کی آپ سے زیادہ ضرورت تھی ان دونوں نے تو اسے ہلایا بھی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کھڑے ہو گئے اور (کعبے سے) باہر تشریف لے گئے۔

فِيهِ . فَقَالَ : لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ : مَا أَنْتَ فَاعِلٌ . قَالَ : لَا فَعَلْتُ . قَالَ : وَلِمَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ . وَأَبُو بَكْرٍ . وَهُمَا أَخْرُجَا مِنْكَ إِلَى الْمَالِ . فَلَمْ يُحَرِّكَا . فَقَامَ كَمَا هُوَ ، فَخَرَجَ .



390

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح بخاری کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کے بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۰۳/۱۰۲/۲۳ وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد' حديث: ۳۱۱۹) ② اسلام سے پہلے لوگ اللہ کی رضا کے لیے کعبے میں سونا چاندی اور نقد رقم بھیجتے تھے۔ اسلام کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس سے کعبہ شریف کے متعلق اخراجات پورے ہوتے تھے اور ضرورت سے زائد مال جمع رہتا تھا۔ (نبیل الاوطار: ۳۶/۲) ③ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تیری قوم نئی نبی کفر سے نکلے ہوئی تو میں کعبے کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا“ اس کا دروازہ زمین پر بناتا اور اس میں حلیم کا حصہ شامل کر دیتا۔ (صحیح مسلم' الحج' باب نقض الكعبة وبنائها' حديث: ۱۳۳۳) اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے صحیح ہے۔ ممکن ہے انھیں یہ حدیث نہ پہنچی ہو اس لیے حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول کر لیا۔ ④ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غریب مسلمانوں کا بہت احساس تھا، مسلمان حکمرانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجویز کی سختی سے مخالفت کی کیونکہ وہ دیر اور سچے لوگ تھے اور امیر المومنین تنقید برداشت کرنے والے تھے۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد و عمل سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے تھے۔ علاوہ ازیں اگر محسوس کرتے کہ ان کی رائے غلط ہے تو فوراً رجوع فرما کر صحیح بات تسلیم کر لیتے تھے۔

۲۵۔ ابواب المناسک ..... مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنے اور بارش میں طواف کرنے کا بیان

(المعجم ۱۰۶) - بَابُ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ  
بَاب ۱۰۶۔ مکہ مکرمہ میں رمضان کے روزے رکھنا  
(بِمَكَّةَ (التحفة ۱۰۶)

۳۱۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو مکہ مکرمہ میں رمضان کا مہینہ آ گیا اور اس نے حسب استطاعت اس کے روزے رکھے اور قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی دوسری جگہ گزارے ہوئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھ دے گا۔ اور اس کے لیے ہر دن کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا اور ہر دن کے بدلے میں اللہ کی راہ میں ایک سواری کا گھوڑا دینے کا ثواب لکھے گا۔ اور ہر دن کی ایک نیکی اور ہر رات کی ایک نیکی لکھے گا۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ مکہ میں یعنی خانہ کعبہ میں صرف نماز کی فضیلت ثابت ہے کہ ایک نماز کا ثواب (دیگر مقامات پر پڑھی ہوئی) ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(المعجم ۱۰۷) - بَابُ الطَّوَافِ فِي مَطَرٍ  
بَاب ۱۰۷۔ بارش میں طواف کرنا  
(التحفة ۱۰۷)

۳۱۱۸۔ داود بن عقیل نے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم نے ابو عقیل کے ساتھ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم کے پیچھے آ گئے۔ ابو عقیل نے کہا: میں نے حضرت انس بن طوافنا، اَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَقَالَ: طُفْتُ الْعَدَنِي: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَقِيلَانَ، قَالَ: طُفْنَا مَعَ أَبِي عَقِيلٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا، أَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ. فَقَالَ: طُفْتُ

۳۱۱۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان: ۱۹۶/۲ من حديث عبد الرحيم بن زيد به مختصراً، وانظر، ح: ۲۷۰۳، لعلته، وضعفه البوصيري.

۳۱۱۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۹۶۰/۳ من حديث داود به، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، وضعفه البوصيري \* أبو عقال هلال بن زيد متروك كما في التقريب.

۲۵۔ ابواب المناسک [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com) حج کرنے سے متعلق احکام و مسائل

مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي مَطَرٍ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوْفَ، أَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ. فَقَالَ لَنَا أَنَسٌ: اتَّبِعُوا الْعَمَلَ. فَقَدْ غَفِرَ لَكُمْ. هَكَذَا قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَطُفْنَا مَعَهُ فِي مَطَرٍ.

مالک بن انس کے ہمراہ بارش میں طواف کیا۔ جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔ تب حضرت انس بن مالک نے ہم سے کہا: اب نئے سرے سے اپنے عمل کا حساب سمجھو۔ تمہاری بخشش ہو گئی (پہلے گناہ سب معاف ہو گئے)۔ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا تھا جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارش میں طواف کیا تھا۔

(المعجم ۱۰۸) - بَابُ الْحَجِّ مَا شِئْنَا

(النحفة ۱۰۸)

۳۱۱۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْبَلْبَلِيُّ]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَبِيبِ الزِّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْنَيْنَ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مُشَاةً. مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ. وَقَالَ: «ارْبِطُوا أَوْسَاطَكُمْ بِأَزْرِكُمْ» وَمَشَى خِلْطَ الْهَرَوَلَةِ.

۳۱۱۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ سے مکہ تک پیدل چل کر حج کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی کمروں پر تہبند اچھی طرح باندھ لو۔“ (کمروں کس لو)۔ اور رسول اللہ ﷺ ایسی رفتار سے چلے جس میں کچھ دوڑنا بھی شامل تھا (اتنی تیزی سے چلے کہ دوڑنے کے قریب ہو گئے)۔



🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے جبکہ گزشتہ ابواب میں صحیح احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی سواریوں پر سفر کیا تھا۔



۳۱۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۱۲۹/۴، ح: ۲۵۳۵ عن إسماعيل بن حفص به، وصححه الحاكم: ۴۴۲/۱، والذهبي، وضعفه البوصيري، وقال: "حمران بن أعين الكوفي قال فيه ابن معين: ليس بشيء، وقال أبو داود: رافضي، وقال النسائي: ليس بثقة"، والصابغ مع البوصيري.

## قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

\* لغوی معنی: الْأَضْحِيَّةُ، لغت میں اس سے مراد وہ جانور ہے جسے ایام عید میں ذبح کیا جاتا ہے۔  
 \* اصطلاحی تعریف: [هِيَ ذَبْحُ حَيَوَانٍ مَّخْصُوصٍ بِنَبِيَّةِ الْقُرْبَةِ فِي وَقْتٍ مَّخْصُوصٍ]  
 (الفقه الإسلامي وأدلته: ۵۹۳/۳) ”قربانی سے مراد قرب الہی کے حصول کے لیے ایک خاص وقت  
 پر ایک مخصوص جانور کو ذبح کرنا ہے۔“  
 \* قربانی کی مشروعیت: قربانی کا حکم ۲ ہجری میں نازل ہوا۔ اس کی مشروعیت قرآن و سنت اور  
 اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرْ﴾ (الکوثر ۱۰۸: ۲)

”اپنے رب کے لیے نماز پڑھے اور قربانی کیجیے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

[صَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ] (صحيح البخاري، الأضاحي، باب

التكبير عند الذبح، حديث: ۵۵۶۵، وصحيح مسلم، الأضاحي، باب استحباب استحسان

الضحية.....، حديث: ۱۹۶۶)

۲۶۔ أبواب الأضاحی

قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی شروعات اور بعض اہم احکام و مسائل

”نبی اکرم ﷺ نے دو چنگبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔“

\* مشروعیت قربانی کی حکمت: ① قربانی سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ (الکوثر: ۱۰۸) ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

② قربانی ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت کا احیا ہے۔

③ قربانی سے فقراء اور مساکین کی مدد ہو جاتی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا ہے۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے قربانی کی جانی چاہیے۔

\* قربانی کے بعض اہم احکام: ① قربانی کے لیے جانور کا (مُسِنَّہ) (دودانتا) ہونا افضل ہے، یعنی

جس کے دودھ کے دانت گر کر نئے دودانت آ گئے ہوں۔ (صحیح مسلم، الأضاحی، باب سن

الأضاحی، حدیث: ۱۹۶۳)

② قربانی میں عیب دار، مثلاً: کانا، پیار، لنگڑا، نہایت لاغر اور کان میں نقص والے جانور کو ذبح نہیں

کرنا چاہیے۔ (سنن أبی داود، الأضاحی، ما یکرہ من الضحایا، حدیث: ۲۸۰۲، وإرواء

الغلیل: ۳۶۱/۴، ۳۶۲)

③ قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیے ورنہ قربانی نہیں ہوگی۔

④ جانور کو ذبح کرتے وقت اسے قبلہ رخ کرنا چاہیے۔

⑤ قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا افضل ہے۔

⑥ قربانی کا گوشت خود کھانا، غرباء میں تقسیم کرنا اور اقرباء کو ہدیہ کرنا مستحب ہے۔

⑦ قصاب کو گوشت اور کھال وغیرہ کی شکل میں اجرت نہیں دی جاسکتی۔

⑧ ایک بکرا یا دنبہ پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، الأضاحی، باب

من ضحی بشاقۃ عن اہلہ، حدیث: ۳۱۲۷) البتہ حصول ثواب کے لیے مزید جانور ذبح کرنا

افضل ہے۔

⑨ قربانی کی نیت کرنے والا ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد بال اور ناخن نہ اتروائے بلکہ قربانی والے

دن جانور ذبح کرنے کے بعد اتروائے۔ (صحیح مسلم، الأضاحی، باب نہی من دخل علیہ



۲۶۔ ابواب الاضاحی ... قربانی کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی مشروعیت اور بعض اہم احکام و مسائل

عشر ذی الحجۃ..... حدیث: (۱۹۷۷)

⑩ ذبح کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنی چاہیے: [إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ؛ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ؛ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ؛ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ] (مسند احمد: ۳/۳۷۵ و سنن أبي داود، الضحایا، باب ما يستحب من الضحایا، حدیث: ۲۷۹۵) واللفظ له) دعا میں مذکور الفاظ [عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ] کے بجائے اپنا اور اہل و عیال کا نام لے لیا جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہے اس کا نام لے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۶) أَبْوَابُ الْأَصَاحِي (التحفة ۱۸)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ أَصَاحِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
(التحفة ۱)

باب: ۱- اللہ کے رسول ﷺ کی قربانی کا بیان

۳۱۲۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو چترکبرے اور سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر پڑھتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی گردن پر قدم مبارک رکھ کر اپنے ہاتھ سے انھیں ذبح کرتے دیکھا۔

۳۱۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَفْرَنَيْنِ. وَيُسَمِّي وَيَكْبِّرُ. وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ، وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① عید الاضحیٰ کے موقع پر صاحب استطاعت کو کم از کم ایک بکری، مینڈھا، گائے یا اونٹ کے ایک حصے کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ ② ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی بھی جائز بلکہ افضل ہے۔ ③ گھر کے فرد کو اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا چاہیے تاہم کوئی دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے۔ ④ قربانی کا جانور عمدہ اور خوبصورت ہونا چاہیے۔ ⑤ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت درج ذیل حدیث میں مذکور دعا پڑھنا مسنون ہے جس کی تفصیل ابتدا میں گزر چکی ہے۔ ⑥ ذبح کرتے وقت جانور کے جسم پر پاؤں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جانور قافلو میں رہے اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

۳۱۲۰- أخرجه البخاري، الأَصَاحِي، باب من ذبح الأَصَاحِي بيده، ح: ۵۵۵۸، ومسلم، الأَصَاحِي، باب استحباب استحسان الضحية، وذبحها مباشرة بلا توكيل والنسمة والتكبير، ح: ۱۸/۱۹۶۶ من حديث شعبة به.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ ابواب الاضاحی

۳۱۲۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ الزُّرْقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ عِيدٍ، يَكْتُمِينَ، فَقَالَ: حِينَ وَجَّهَهُمَا: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ».

۳۱۲۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے قربان کیے۔ جب انھیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: لِلَّهِ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ [میں نے نیکو ہو کر اپنا چہرہ اس اللہ کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ! یہ جانور تجھی سے ملا اور تیرے ہی لیے قربان کیا۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔“

۳۱۲۲- حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے سیٹلوں والے چشتکبرے اور فحی مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کی طرف سے ذبح فرماتے یعنی امت کے ہر اس فرو کی طرف سے جو

۳۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْحِيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ

۳۱۲۱- [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۵ من حديث ابن إسحاق به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۸۹۹ \* ابن إسحاق صرح بالسماع، يزيد سمعه من خالد بن أبي عمران عن أبي عباس الزرقى، والزرقى حسن الحديث على الراجح.

۳۱۲۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۲۵ عن عبد الرزاق به، وحسنه البوصيري \* الثوري عنمن، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد عند أحمد: ۶/ ۳۹۱، ۳۹۲، وإسناده حسن، وكذا رواه وكيع عن سفیان، أحمد: ۶/ ۱۳۶.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَظِيمَيْنِ سَمِيْعَيْنِ اَقْرَبَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اللہ کی توحید کی گواہی دیتا ہو اور نبی ﷺ کے پیغام مَوْجُوْعَيْنِ . فَذَبْحَ اَحَدُهُمَا عَنْ اَمِيْهِ ، لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ . وَذَبْحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ . سے ذبح کرتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کے جانور عمدہ ہونے چاہئیں۔ ② جانور ظاہری شکل و صورت میں بھی اچھا ہونا چاہیے اور مونا تازہ اور صحت مند بھی۔ ③ خسی جانور کی قربانی درست ہے۔ اسے عیب شمار نہیں کیا جاتا۔ ④ گھر کے تمام افراد کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔ ⑤ کسی اور کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔ ⑥ میت کی طرف سے قربانی کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نبی ﷺ کے عمومی عمل سے استدلال اس لیے صحیح نہیں کہ بعض علماء کے نزدیک وہ آپ کا خاصہ ہے جس میں امت کے لیے آپ کی اقتدا جائز نہیں۔ دیکھیے: (ارواء الغلیل: ۳۵۳/۴) علاوہ ازیں خیر القرون (صحابہ و تابعین کے بہترین ادوار) میں بھی میت کی طرف سے قربانی کرنے کا ثبوت نہیں ملتا صرف ایک تھڑے نظر سے اس کا جواز ہو سکتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے، یعنی ایصالِ ثواب کے طور پر اس کا انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔



398

(المعجم ۲) - بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟ (التحفة ۲)

باب ۲۔ قربانی واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يُضَحَّ، فَلَا يَغْتَرِبَنَّ مَصْلَانَا»۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے ظاہر قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے دلائل سے اس کا استحباب و استئمان معلوم ہوتا ہے اس لیے محدثین نے ان سارے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے، یعنی ایک اہم اور مؤکد حکم ہے فرض نہیں تاہم استطاعت کے باوجود اس سنت مؤکدہ سے گریز کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ ② قربانی مسلمانوں کی اجتماعیت کا مظہر ہے اور اس سے آپس کے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ ③ قربانی نہ کرنے والا مسلمانوں کی خوشیوں میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتا تاہم

۳۱۲۳۔ [سنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۲۱ من حديث ابن عباس به، وصححه الحاكم: ۴/۲۳۲، والذهبي.

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے نماز عید پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ مقصد اسے تنبیہ کرنا ہے تاکہ وہ قربانی ترک نہ کرے۔

۳۱۲۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّحَايَا. أَوْاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ضَحَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ.

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ. قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا رُمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سَلِيمٍ، قَالَ: كُنَّا وَفُوقًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ، فِي كُلِّ عَامٍ،

۳۱۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱۴۸، ۱۴۷/۷، ح: ۶۲۶۴ من حديث إسماعيل به، وقال: "لم يرو لهذا الحديث عن ابن عون إلا إسماعيل بن عياش"، وانظر، ح: ۲۳۶۱، ۵۹۵، ۷۵ لعلته [إسماعيل ابن عياش ضعيف في غير رواية الشاميين ولهذا منها].

۳۱۲۴۔ م۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، ح: ۲۷۸۸ من حديث حديث الحجاج به، وقال: "حسن صحيح"، وانظر، ح: ۲۵۸۷، ۴۹۶، لعلته \* حجاج بن أرتاة ضعيف مدلس وليس شامياً.

۳۱۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، ح: ۲۷۸۸ من حديث عبدالله بن عون به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۵۱۸، وضعفه عبدالحق الأسبيلي، والخطابي وغيرهما \* وأبو رملة مجهول الحال، جبله ابن القطان وغيره، وبغني عنه حديث النسائي، ح: ۴۲۳۶، وأبي داود، ح: ۲۸۳۰.

۲۶- ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

أَصْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ.

أَتَذَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيَهَا  
النَّاسُ الرَّجِيَّةَ. کیا تمہیں معلوم ہے کہ عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رَجِيَّة کہتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کتاب الذبائح کے دوسرے باب میں وارد احادیث میں عتیرہ کی مشروعیت کی نفی کی گئی ہے۔ بعض علماء نے ان دونوں کو اس انداز سے جمع کیا ہے کہ عید کی قربانی واجب ہے اور جب کی قربانی نفل یعنی [لَا عَتِيرَةَ] ”کوئی عتیرہ نہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ عتیرہ واجب نہیں۔ اور زیر مطالعہ حدیث کا مطلب ہو گا کہ عتیرہ مشروع ہے۔ بہت سے علماء نے عتیرہ کو منسوخ قرار دیا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن النسائی اور سنن أبی داؤد کی احادیث اس سے کفایت کرتی ہیں، دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قائل عمل اور قائل حجت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۲۱۹/۲۱۹، وصحیح سنن أبی داؤد (مفصل) للآلبانی، حدیث: ۲۲۸۷)



(المعجم ۳) - بَابُ ثَوَابِ الْأَصْحِيَّةِ

باب ۳- قربانی کا ثواب

(التحفة ۳)

۳۱۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۳۱۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل

نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے (جانور کی قربانی کرنے)

سے زیادہ محبوب ہو۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے

سیکٹوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا (اور نیکی کے

پلڑے میں رکھا جائے گا۔ قربانی کے جانور کا) خون

زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں (قبولیت کا) مقام

حاصل کر لیتا ہے اس لیے خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔“

إِبْرَاهِيمَ [الدَّمَشَقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

نَافِعٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا

عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةٍ دَمٍ. وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَطْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا. وَإِنَّ

الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ، قَبْلَ أَنْ

يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ. فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا.»

۳۱۲۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، الأضاحی، باب ماجاء فی فضل الأضحیة، ح: ۱۴۹۳ من حدیث عبدالله بن نافع به، وقال: "حسن غریب" \* أبو المثنی سلیمان بن یزید الکعبی ضعیف کما فی التقریب وغیره.

۲۶۔ ابواب الاضاحی ..... قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۲۷۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔“ انھوں نے کہا: اس میں ہمارے لیے کیا (ثواب) ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اون؟ فرمایا: ”اون کے بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔“

۳۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْفَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ: حَدَّثَنَا عَائِدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سِنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ» قَالُوا: فَالْصُّوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ».

باب: ۴۔ کون سی قربانی مستحب ہے؟

(المعجم ۴) - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ

الْأَضَاحِيِّ (التحفة ۴)

۳۱۲۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے زمینڈھے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی میں کھاتا سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔

۳۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ضَمَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحَبِلَ، يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْسِي فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ.

🌟 فوائد و مسائل: ① قربانی کا جانور دیکھنے میں بھی خوبصورت ہونا چاہیے۔ ② ”نز“ (فحیل) سے مراد یہ ہے کہ وہ خسی نہ تھا۔ ③ ز اور خسی دونوں قسم کا جانور قربانی میں دینا جائز ہے۔ ④ سیاہی میں کھانے، چلنے اور

۳۱۲۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه البيهقي: ۲۶۱/۹ من حديث سلام به، وانظر، ح: ۱۴۸۵ لحال أبي داود نفع بن الحارث الأعمى، وتلميذه المجاشعي ضعيف (تقريب).

۳۱۲۸۔ [حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ح: ۲۷۹۶ من حديث حفص به، وقال الترمذي، لا نعرفه إلا من حديث حفص، ح: ۱۴۹۶ "حسن صحيح غريب"، ولم أجد تصريح سماعه تقدم، ح: ۱۱۱۴، ولحديثه شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۶۷ وغيره.

۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا منہ بھی سیاہ تھا اس کے پاؤں بھی کالے تھے اور اس کی آنکھوں کے ارد گرد کی جگہ بھی سیاہ تھی۔ اس طرح کا مینڈھا خوبصورت سمجھا جاتا ہے نیز دیکھنے میں بھی خوبصورت اور بھلا لگتا ہے۔

۳۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۳۱۲۹۔ حضرت یونس بن میسرہ بن حبلیس رضی اللہ عنہ سے

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي

روایت ہے انھوں نے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ

صحابی حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی کے

ابْنُ حَلْبَسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ

جالور خریدنے گیا۔

[الزَّرْقِيُّ]، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ

الضَّحَايَا.

یونس بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

قَالَ يُونُسُ: فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے مینڈھے کی طرف اشارہ

أَذْغَمَ، لَيْسَ بِالْمُرْتَقِعِ وَلَا الْمَتَّضِعِ فِي

کیا جس کے کانوں اور گلے کا کچھ حصہ سیاہ تھا۔ وہ

جِسْمِهِ. فَقَالَ لِي: اشْتَرِ لِي هَذَا. كَأَنَّهُ شَبَّهَهُ

جسمانی طور پر نہ زیادہ اونچا تھا نہ زیادہ پست تھا۔

بِكَبْشٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

انھوں نے فرمایا: میرے لیے یہ خرید لو۔ گویا انھوں نے

اسے رسول اللہ ﷺ کے مینڈھے کے مشابہ قرار دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگ آدمی کے ساتھ اس کی ضروریات کے سلسلے میں جانا اس کی خدمت اور احترام

میں شامل اور باعثِ ثواب ہے۔ ② قربانی کا جانور بالکل کما نہیں ہونا چاہیے ہاں البتہ بہت زیادہ قیمتی اور

نمایاں نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کوشش کرتے تھے کہ ان کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ کے عمل

سے ممکن حد تک مشابہ ہو اسی لیے امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے باب کے عنوان میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔

۳۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ

۳۱۳۰۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین کفن وہ ہے جو ایک

أَبُو عَائِذٍ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ

رنگ کی دو چادروں پر مشتمل ہو اور بہترین قربانی سیٹگوں

۳۱۲۹۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي: ۴/ ۲۲۴، ح: ۲۲۰۹ عن عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم به، وقال البوصيري: "إسناده صحيح ورجاله ثقات".

۳۱۳۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب خير الأضحية الكبش، ح: ۱۵۱۷ من حديث أبي عائد عفیر به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته.

۲۶۔ أبواب الأضاحي ..... قربانی سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ. وَخَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ».

(المعجم ۵) - باب: عَنْ كَمْ تُجْزَى  
الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ اونٹ اور گائے (کی قربانی) کتنے  
افراد کی طرف سے کفایت کر سکتی ہے؟

۳۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَدِيثُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: أَتَيْنَا الْفَضْلَ بْنَ مُوسَى: أَتَيْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ وَاقِدٍ عَنْ عَلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَحَصَرَ الْأَضْحَى. فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ عید الاضحی آگئی چنانچہ ہم نے دس دس آدمیوں کی طرف سے ایک ایک اونٹ اور سات سات آدمیوں کی طرف سے ایک ایک گائے مشترکہ طور پر ذبح کی۔

۳۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَّةِ، مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے حدیبیہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔

🌟 فائدہ: پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث روایت کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج میں بھی اور عمرے میں بھی سات آدمیوں کو ایک اونٹ میں شریک کیا۔ (صحیح مسلم، الحج) باب جواز الاشتراك في الهدي وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة منهما عن سبعة، حديث: (۱۳۱۸) لیکن ان دونوں احادیث میں باہم کوئی تعارض نہیں کیونکہ اونٹ میں دس

۳۱۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في الاشتراك في البدنة والبقرة، ح: ۹۰۵، وحديث: ۱۵۰۱ من حديث الحسين به، وقال: "حسن غريب".

۳۱۳۲۔ [صحیح] أخرجه مسلم، الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي وإجزاء البدنة والبقرة كل واحدة منهما عن سبعة، ح: ۱۳۱۸ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۸۶/۲.



۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

آدمیوں کی شرکت کا واقعہ عام قربانی کے موقع کا ہے جب کہ سات آدمیوں کی شرکت کا تعلق حج و عمرہ سے ہے۔  
بنابرین حج و عمرہ میں گائے اور اونٹ دونوں میں صرف سات سات افراد ہی شریک ہوں گے جب کہ عام قربانی  
میں گائے میں سات اور اونٹ میں دس (۱۰) افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ فرق حدیث سے ثابت ہے۔

۳۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذَبَحَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَنَ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ، فِي  
حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَقْرَةً بَيْنَهُنَّ.

۳۱۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں  
اپنی ان الزواج کی طرف سے جنہوں نے عمرہ ادا کیا تھا  
مشترکہ طور پر ایک گائے ذبح کی۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے ہمارے فاضل محقق نے کہا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم  
کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح  
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔  
مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن أبي داود (مفصل) للألباني رقم: ۵۳۷۱ و سنن ابن ماجہ  
بتحقيق الدكتور بشار عواد رقم: ۳۱۳۳)

۳۱۳۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيٍّ:  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ: قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ.

۳۱۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں  
(ایک بار) اونٹوں کی قلت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے  
گایوں کو قربان کرنے کا حکم دے دیا۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا  
ہے اور انھیں کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے  
کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف

۳۱۳۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ۱۷۵۱ من حديث الوليد بن  
وصححه ابن حبان، ح: ۹۷۷، والحاكم ۴/۶۷، ۱، علي شرط الشيخين، ووافقه الذهبي \* يحيى بن أبي كثير عن  
وحدیث البخاری برقم: ۱۷۰۹، ومسلم: ۱۲۵۱/۱۲۵۰، ۱۳۱۹، يغني عنه.  
۳۱۳۴۔ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري، وانظر، ح: ۸۵۵ لحال أبي بكر بن عباس.

سنن أبي داود (مفصل) للألباني تحت الحديث: ٣٢٥، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ٣١٣٣)

۳۱۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں آل محمد ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

٣١٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ  
السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ، أَبُو طَاهِرٍ: [أَنْبَأَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ]: أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ  
[عُمَرَ]، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،  
مَقَرَّةً وَاحِدَةً.

باب: ۶- کتنی بکریاں اونٹ کے برابر ہیں؟

(المعجم ٦) - بَاب: كَمْ يُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ  
عَنِ الْبَدَنَةِ (التحفة ٦)

۳۱۳۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے ذمے ایک اونٹ ہے (میں نے اسے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے) اور میں (مالی طور پر) اس کی طاقت بھی رکھتا ہوں لیکن مجھے وہ ملتا نہیں کہ خرید لوں۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ سات بکریاں خرید کر ذبح کر دے۔

٣١٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْهَرَسَانِيُّ: حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءُ الْخُرَّاسِيُّ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَاهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً. وَأَنَا مُوسِرٌ بِهَا. وَلَا  
أَجِدُهَا فَأَشْتَرِيهَا. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ  
يَتَعَاسَمَ شَيْهًا فَيُدْبَحَ هُنَّ.

۳۱۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

٣١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا  
الْمُحَارِبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ،

٣١٣٥- [صحیح] أخرجه أبو داود، المناسك، باب في هدي البقر، ح: ١٧٥٠ عن ابن السرح المصري به، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، ح: ٤١٢٩، وإسناده حسن.

٣١٣٦- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٣١٢/١ عن محمد بن بكر به، وله طريق آخر عند البيهقي: ١٦٩/٥ عن عطاء به، ولم يصح عنه شيء وعطاء بدليس كما تقدم، ح: ٦٠٢، وفيه علة أخرى.

٣١٣٧- أخرجه البخاري، الشركة، باب من عدل عشرة من الغنم بجزور في القسم، ح: ٥٥٠٩، ٥٥٠٦، ٢٥٠٧، ومسلم، الأضاحي، باب جواز الذبح بكل ما أضر الدم إلا السن وسائر العظام، ح: ١٩٦٨ من حديث سفيان الثوري به.

۲۶- ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

تہامہ کے علاقے میں ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ لوگوں نے جلدی کی۔ (یعنی) ہم نے (غنیمت) تقسیم ہونے سے پہلے (جانور ذبح کر کے) دیکیں پکا لیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے حکم سے ان (دیکوں) کو اٹا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر قرار دیا (اور اس کے مطابق مال غنیمت کے جانور تقسیم کیے۔)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ. فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا. فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَيْنَا الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ. فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَأَمَرَ بِهَا. فَأُخْبِرْتُ. ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُورَ بِعَشْرَةٍ مِنَ الْغَنَمِ.

🌞 نوامد و مسائل: ① اس حدیث سے یہ دلیل لی گئی ہے کہ چونکہ اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے لہذا اونٹ میں دس آدمی شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں، لیکن یہ دلیل واضح نہیں کیونکہ ممکن ہے اس وقت اونٹ کم اور بکریاں زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک اونٹ کی قیمت دس بکریوں کے برابر شمار کی گئی ہو۔ یا اونٹ عمدہ اور بکریاں دلی ہوئے کی وجہ سے یہ شرح رکھی گئی ہو۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۵۷۹/۹) اور غنیمت تقسیم کرتے وقت حصوں کی قیمت برابر ہونے کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ② غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے کوئی عبادہ غنیمت کی کسی چیز پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ ③ بعض اوقات کسی غلطی پر مالی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ ④ اس حدیث میں ذوالحلیفہ سے مراد وہ مشہور مقام نہیں جو اہل مدینہ کا میقات ہے بلکہ یہ یمن کے علاقے میں ہے۔ (محمد وفود عبد الباقی، حاشیہ سنن ابن ماجہ)



(المعجم ۷) - بَاب: مَا يُجْزَى مِنْ

باب: ۷- کس عمر کے جانور کی قربانی

الْأَضَاحِي (النصف ۷)

درست ہے؟

۳۱۳۸- حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں دیں جو انھوں نے قربانی کے لیے (رسول اللہ ﷺ کے حکم سے) صحابہ کرام میں تقسیم کر دیں۔ (ان کے پاس) بکری کا ایک سالہ بچہ (باقی) رہ گیا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”اس کی قربانی تم دے دو۔“

۳۱۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا النَّبِثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا. فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ صَحَابًا. فَبَقِيَ عَتُودٌ. فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «صَحِّحْ بِهِ أَنْتَ».

۳۱۳۸- أخرجه البخاري، الوكالة، باب وكالة الشريك في القسمة وغيرها، ح: ۲۲۰۰ من حديث النبيت به، ومسلم، الاضاحي، باب سن الاضحية، ح: ۱۹۶۵ عن ابن رمح به.

۲۶- أبواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: ① حدیث میں عتود کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے: ”جو بچہ خود چرنے چگنے کے قابل ہو جائے اور ماں کا محتاج نہ رہے۔“ ② نواب وحید الزمان خان رحمۃ اللہ علیہ نے عتود کے معنی ایک سال کا بکری کا بچہ کیے ہیں۔ (ترجمہ حدیث زیر مطالعہ) ہم نے اپنے ترجمہ میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

۳۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ :  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى ، مَوْلَى  
الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : حَدَّثَنِي أُمُّ بِلَالٍ  
بِنْتُ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ : «يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أَضْحِيَّةً» .

۳۱۳۹- حضرت ام ہلال بنت ہلال رضی اللہ عنہا نے اپنے  
والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھیڑ  
کے جذع کی قربانی جائز ہے۔“

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی  
حدیث اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے حسن لغیرہ  
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل حجت اور قابل  
عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۶۳۳/۶۳۴/۶۳۵)

۳۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى :  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَنبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ  
ابْنِ كُنَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُحَاشِيعٌ ،  
مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ . فَعَزَّتِ الْعَتَمُ . فَأَمَرَ مُنَادِيًا  
فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : «إِنَّ  
الْجَذَعَ يُوفِي بِمَا تُوفِي مِنْهُ النَّيَّةُ» .

۳۱۴۰- حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد  
(حضرت کلیب بن شہاب رضی اللہ عنہ) سے روایت کی انھوں  
نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے ساتھ  
تھے جن کا نام حضرت محاشیع (بن مسعود) رضی اللہ عنہ تھا جو کہ  
قبیلہ بنو سلیم میں سے تھے۔ (قربانی کے لیے) بکریاں  
(تقسیم کی گئیں تو) کم پڑ گئیں چنانچہ انھوں نے ایک شخص  
کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا  
کرتے تھے: ”بلاشبہ جذعہ (ایک سالہ) ثنیہ (دو  
دانے) کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“

۳۱۳۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶۸/۶ عن أنس بن عياض بن \* أم محمد والدة محمد بن أبي يحيى  
مقبولة (أي مستورة، مجهولة الحال) كما في التقریب، والحديث الآتي يغني عنه .

۳۱۴۰- [صحيح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يجوز في الضحايا، ح: ۲۷۹۹ من حديث عبد الرزاق، به،  
وصححه الحاكم: ۲۲۶/۴، وابن حزم وغيرهما .

## ۲۶۔ ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① نَبِيَّہِ یَا مُسِنَّہُ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت ٹوٹ کر دو نئے دانت آجائیں۔ ② جَذَعُہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ ③ مذکورہ بالا حدیث اور ام بلال رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ”بھیڑ کے جذعے کی قربانی کرو اس لیے کہ اس کی قربانی جائز ہے۔“ (مسند احمد: ۳۶۸/۲) سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں بھی بھیز کا جذعہ قربانی کیا جاسکتا ہے البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ صحیح مسلم (۱۹۶۳) میں ہے کی رو سے مُسِنَّہ (دودانتا) جانور قربانی کرنا افضل ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی بابت فتح الباری میں لکھتے ہیں: ”امام نووی رحمہ اللہ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو افضلیت پر محمول کیا ہے۔“ دیکھیے: (فتح الباری: ۲۰/۱) نیز راجع قول کے مطابق جَذَعُہ صرف بھیز میں جائز ہے یعنی ذبہ اور چھترا دیگر جانوروں کے اس عمر کے بچوں کی قربانی کرنا جائز نہیں۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے اگلی حدیث کے فوائد میں بحث دیکھی جاسکتی ہے۔ ④ شیخ زہیر شاولیش لکھتے ہیں: ”بھیڑ بکری اور گائے بیل میں مسنہ وہ ہوتا ہے جو تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹوں میں جو پچھلے سال میں لگ جائے۔ بھیز کے جذعے کے متعلق علمائے لغت اور اکثر علماء کا مشہور اور راجع قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ (بھیڑ کا بچہ) ہے جو پورے سال کا ہو جائے۔ امام شوکانی امام نووی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے یہی فرمایا ہے۔ (حاشیہ ضیف سنن ابن ماجہ) لیکن یہ بات حتمی نہیں! الگ الگ ملکوں کی الگ الگ آب و ہوا کی وجہ سے اس میں فرق بھی ہو سکتا ہے اس لیے اصل اعتبار بکرے گائے بیل اور اونٹ میں دودانتا ہونا ہے اور دنے چھترے کا ایک سالہ ہونا۔



۳۱۴۱۔ حَدَّثَنَا هَارُثُ بْنُ حَيَّانَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودانتے کے سوا کوئی جانور (قربانی میں) ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ تمہارے لیے (دو دانتا جانور تلاش کرنا) مشکل ہو جائے تو بھیز کا جذعہ ذبح کرو۔“

۳۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : أَنبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً . إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ» .

🌞 فائدہ: علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جذعہ سے مراد بھیز کا جذعہ ہے بکری کا جذعہ نہیں۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گوشت کی بکری ہے۔ (قربانی کی نہیں)۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے۔ (کیا میں اس کی قربانی دے دوں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قربان کرو لیکن تمہارے سوا کسی

۳۱۴۱۔ أخرجه مسلم، الأضاحي، باب سن الأضحية، ح: ۱۹۶۳ من حديث زهير بن ۴ وأبو الزبير صرح بالسماع عند أبي عوانة: ۵/ ۲۲۸، ولم يصب من ضعف الحديث.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ ابواب الأضاحی

اور کے لیے درست نہیں۔“ (صحیح البخاری، الأضاحی، باب قول النبی ﷺ لأبي بردة ((ضع بالذبح من المعز، ولن تجزي عن أحد بعدك)) حدیث: ۵۵۵۶) علامہ البانی نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی روشنی میں بکری کا جذع ذبح کرنے کی اجازت نہیں البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی روشنی میں بھیڑ کا جذع (ایک سال کا بچہ جس کے دانت نہ ٹوٹے ہوں) جائز ہے۔ اور یہ جواز اس شرط کے ساتھ مشروط نہیں کہ دو انا (مسہ) دستیاب نہ ہو، بلکہ مطلق جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے: حاشیہ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث زیر مطالعہ نیز حدیث: ۳۱۵۳ کا فائدہ)۔

باب: ۸۔ جس جانور کی قربانی

(المعجم ۸) - بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

دینا مکروہ ہے

(التحفة ۸)

۳۱۴۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا جس کا کان چرا ہوا ہو یا جس کے کان میں (گول) سوراخ ہو یا اس کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔

۳۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُضْحَى بِمَقَالَةٍ أَوْ مَذَابِرَةٍ أَوْ شُرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَذَعَاءَ.

۳۱۴۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھ لیا کریں۔

۳۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْتَشِرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور کے کان سلامت ہونے چاہئیں ② آنکھیں دیکھ لینے کا مقصد یہ ہے کہ جانور کی دونوں آنکھیں سلامت ہوں۔ جس کو ایک آنکھ سے نظر نہ آتا ہو اس کی قربانی

۳۱۴۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۴ من حديث أبي إسحاق به، وقال الترمذي، "حسن صحيح"، ح: ۱۴۹۸ وصححه الحاكم: ۲۲۴/۴، والذهبي، وللحديث شاهد حسن، انظر الحديث الآتي.

۳۱۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب في الضحية بعضاء القرن والأذن، ح: ۱۵۰۳ من حديث سلمة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

درست نہیں۔ ⑤ قربانی کا اصل مقصد اللہ کے لیے اچھی چیز قربان کرنا ہے اس لیے بے عیب جانور ذبح کرنا چاہیے۔ گوشت کھانا یا غریبوں کو کھلانا ایک اضافی فائدہ ہے اصل مقصد نہیں۔ ورنہ آنکھ یا کان کا عیب گوشت کھانے کے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

۳۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۱۴۴۔ حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے کس جانور کو ناپسند کیا ہے یا اس سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ اور میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے کوتاہ ہے۔ (اور فرمایا: ”قربانی میں چار جانور جائز نہیں: وہ کانا جانور جس کا کان اپن واضح ہو پیار جانور جس کی بیماری واضح ہو لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔“

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ شَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثَيْدَ بْنَ فَيْرُوزٍ قَالَ: قُلْتُ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَضَاحِيِّ. فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، هَكَذَا بِيَدِهِ. وَيَدِي أَقْصَرُ عَنْ يَدِهِ: «أَرْبَعٌ لَا تُجْزَى فِي الْأَضَاحِيِّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرَتُهَا. وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعَرَجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْفِي».

عبید نے کہا: میں تو پسند نہیں کرتا کہ اس کے کان میں نقص ہو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو چیز تمہیں پسند نہیں اسے چھوڑ دو لیکن اسے کسی پر حرام نہ کرو۔

قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ. قَالَ: فَمَا كَرِهَتْ مِنْهُ، فَدَعَاهُ. وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ.

☀️ فوائد و مسائل: ① معمولی عیب جو گہری نظر سے دیکھے بغیر محسوس نہ ہو قربانی میں رکاوٹ نہیں۔ ② [الکسیرۃ] کی تشریح محمد فواد عبدالباقی نے یوں کی ہے: ”جس کی ٹانگ ٹوٹی ہو اور وہ چلنے سے عاجز ہو۔“ (حاشیہ سنن ابن ماجہ) لیکن یہ صورت لنگڑا ہونے میں شامل ہے۔ نواب وحید الزمان خان نے اس کا ترجمہ ”دلی“ کیا ہے۔ وہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ [الکسیرۃ] کی تفسیر [الکسیر] کا وہی مطلب



۳۱۴۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۲ من حديث شعبة به، وصححه الترمذي، ح: ۱۴۹۷، وابن خزيمة، ح: ۲۹۱۲، وابن حبان، ح: ۱۰۴۷، ۱۰۴۶، والنسوي، والمحاکم: ۱/ ۴۶۷، ۴۶۸، والذهبي، وابن الجارود، ح: ۴۸۱، ۹۰۷، وغيرهم.

۲۶۔ ابواب الاضاحی --- قربانی سے متعلق احکام و مسائل

بیان کیا ہے جو محمد نواز نے لکھا ہے۔ لیکن اس روایت میں [الکسیرۃ النبی لا تنفی] کے الفاظ ہیں یہاں یہ معنی درست معلوم نہیں ہوتے۔ ابن اثیر رحمہ اللہ نے کسور کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا ہے ”وہ ہڈی جس پر زیادہ گوشت نہ ہو۔“ (النهاية، ماده کس) اس مناسبت سے [کسیرۃ] کا مطلب ”ڈبلی تلی (بکری)“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ⑤ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی رائے میں کان کٹا یا پھٹا ہوا ہونا ایسا عیب نہیں جو قربانی سے مانع ہو۔

۳۱۴۵۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْرِ بْنِ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ. (المعجم ۹) - بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَضْحِيَّةً صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ (التحفة ۹)

۳۱۴۵۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی دینے سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہو یا کان کٹا ہو یا ہوا۔

باب ۹۔ اگر قربانی کا جانور صحیح سلامت خریدنے کے بعد اس میں عیب پیدا ہو جائے تو؟

۳۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَبُو بَكْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ابْتَعْنَا كَبْشًا نَضَحِي بِهِ. فَأَصَابَ الذُّبُّ مِنْ أَلْتِنِهِ وَأُذُنِهِ. فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ. فَأَمَرَنَا أَنْ نَضَحِي بِهِ.

۳۱۴۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھیرا اس کے سرینوں (چوڑوں) اور کان سے کچھ حصہ کاٹ کر لے گیا۔ ہم نے نبی ﷺ سے (مسئلہ) دریافت کیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کی قربانی کرویں۔

۳۱۴۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، ح: ۲۸۰۵ من حديث قتادة به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۵۰۴.

۳۱۴۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۲/۳ عن الثوري به، وتابعه شعبة عند أحمد: ۸۶، ۷۸/۳، وفيه: "سمعه من أبي سعيد محمد؟ قال: لا" وضعفه البوصيري من أجل جابر الجعفي تقدم، ح: ۳۵۶.



۲۶- ابواب الأضاحی

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَنْ ضَعَى بِشَاةَ عَنْ أَهْلِهِ (التحفة ۱۰)

قربانی سے متعلق احکام و مسائل  
باب: ۱۰- گھروالوں کی طرف  
سے ایک بکری کی قربانی کرنا

۳۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي  
الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ صَيَّادٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ:  
سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتْ  
الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟  
قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ،  
يُضْعِي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ،  
فَيَأْكُلُونَ وَيَطْعُمُونَ. ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ،  
فَقَصَّارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۴۷- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابویوب انصاری  
رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں  
تم لوگوں میں قربانیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ انھوں نے  
فرمایا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں آدمی اپنی طرف  
سے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کی  
قربانی کر دیا کرتا تھا۔ (اس میں سے) وہ خود بھی کھاتے  
اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ بعد میں لوگ فخر (کے طور پر)  
زیادہ جانور ذبح کرنے لگے تو وہ حال ہو گیا جو آپ  
(آج کل) دیکھ رہے ہیں۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جن لوگوں کا کھانا پینا اور خرچ وغیرہ مشترک ہو وہ ایک گھر کے افراد ہیں۔ ان کی طرف  
سے ایک بکری کی قربانی دینا یا گائے یا اونٹ کا ایک حصہ قربانی دینا کافی ہے۔ ② ایک سے زیادہ قربانیاں کرنا  
جائز ہیں لیکن تقاریر اور مقابلہ بازی کے انداز سے زیادہ جانور یا قیمتی جانور قربان کرنا قربانی کے اصل مقصد کو  
ختم کر دیتا ہے اس صورت میں کوئی ثواب نہیں ہوتا۔ ③ کسی بھی نیکی میں نیت کا صحیح ہونا اور دل کا خلوص لازمی  
شرط ہے۔

۳۱۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ:

أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ  
يُوشَعَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

۳۱۴۸- حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری)  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے گھروالوں  
نے مجھے غلط کام پر مجبور کر دیا جبکہ مجھے سنت طریقہ معلوم

۳۱۴۷- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ماجاء أن الشاة الواحدة تجزئ عن أهل البيت، ح: ۱۵۰۵  
من حديث الضحاك به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه مالك عن عمارة بن صياد به، الموطأ، النسخة الباكستانية،  
ص: ۴۹۷، والسنن الكبرى للبيهقي: ۲۶۸/۹ وغيرهما.

۳۱۴۸- [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۶۹/۹ من حديث سفيان الثوري به، وتابعه زائدة، وصححه  
البوصيري، والحاكم: ۲۲۸/۴، والذهبي.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ ایک گھروالے ایک بکری یا دو بکریاں ذبح کیا کرتے تھے۔ اب تو (اگر ہم ایک بکری کی قربانی دیں تو) ہمارے ہمسائے ہمیں بخیل کہنے لگتے ہیں۔

باب: ۱۱- جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے  
(ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں بال اور  
ناخن نہیں اتارنے چاہئیں

۳۱۴۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب ذوالحجہ کا (پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بالوں یا اپنی جلد سے کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائے۔“

🌟 فائدہ: ہاتھ نہ لگانے کا مطلب یہ ہے کہ بال نہ کاٹے اور جلد سے بال صاف نہ کرے۔ یہ پابندی ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہونے سے عید کے دن قربانی کرنے تک ہے۔

۳۱۵۰- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے) کے قریب بھی نہ جائے۔“

۲۶- ابواب الاضاحی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجَةَ، عَنْ أَبِي سُرَيْجَةَ، قَالَ: حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ، بَعْدَمَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ. كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُضْحُونَ بِالسَّائِةِ وَالسَّائِتِينَ. وَالْآنَ يَبْخَلُنَا جِيرَانُنَا.

(المعجم ۱۱) - بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ (التحفة ۱۱)

۳۱۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا».

۳۱۵۰- حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ الضَّبِّيُّ، أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ، ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ

۳۱۴۹- أخرجه مسلم، الأضاحي، باب نهى من دخل عليه عشر ذي الحجة، وهو يريد التضحية ... الخ، ح: ۱۹۷۷/۳۹ من حديث ابن عيينة به.  
۳۱۵۰- أخرجه مسلم، الأضاحي، الباب السابق، ح: ۱۹۷۷/۴۱ من حديث يحيى بن كثير به.

۲۶۔ ابواب الاضاحی۔ قربانی سے متعلق احکام و مسائل

وَيُحْيِي بَنُ كَثِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هِلَالَ  
ذِي الْحِجَّةِ، فَأَرَادَ أَنْ يُصْحِيَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ  
لَهُ شَعْرًا وَلَا ظَفْرًا».

(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ  
الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ (التحفة ۱۲)

۳۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
رَجُلًا ذَبَحَ، يَوْمَ النَّحْرِ، [يَعْنِي] قَبْلَ  
الصَّلَاةِ. فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

فوائد و مسائل: ① نماز سے مراد عید کی نماز ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:  
عید الاضحیٰ کے دن نبی ﷺ باہر (عید گاہ میں) تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز عید ادا فرمائی، پھر ہماری طرف  
موجہ ہو کر فرمایا: ”اس دن ہماری پہلی عبادت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھیں، پھر (عید گاہ سے) واپس جا کر جانور ذبح  
کریں.....“ (صحیح البخاری، العیدین، باب استقبال الإمام الناس في خطبة العيد، حدیث: ۹۷۲)  
② عید کی نماز سے پہلے کی گئی قربانی کی حیثیت عام گوشت کی ہے۔ ایسے شخص کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا۔  
③ ثواب کا دار و مدار عمل کے سنت کے مطابق ہونے پر ہے۔ ④ کوئی شخص غلطی سے نماز سے پہلے قربانی کر  
لے تو دوسرا جانور مسمر ہونے کی صورت میں اسے نماز عید کے بعد دوسرا جانور قربان کرنا چاہیے۔

۳۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا  
۳۱۵۲۔ حضرت جندب (بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

۳۱۵۱۔ أخرجه البخاري، العیدین، باب الأكل يوم النحر، ح: ۹۵۴، ۵۵۴۶، ۵۵۴۹، ۵۵۶۱، ومسلم،  
الاضاحی، باب وقتها، ح: ۱۹۶۲ من حدیث إسماعیل ابن علیہ بہ۔

۳۱۵۲۔ أخرجه البخاري، الاضاحی، باب من ذبح قبل الصلاة اعادة، ح: ۵۵۶۲ وغیره من حدیث الأسود بہ،  
ومسلم، الاضاحی، باب وقتها، ح: ۲/۱۹۶۰ من حدیث ابن عیینہ بہ۔

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶- أبواب الأضاحی

روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید الاضحیٰ میں حاضر ہوا۔ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کر لیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے نماز سے پہلے (جانور) ذبح کیا، وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اور جس نے (پہلے ذبح) نہیں کیا“ وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

شَفَّيَانُ بْنُ عَیْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَبَحَ أَنَسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلْيُعِدْ أَضْحِيَّتَهُ. وَمَنْ لَا، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ».

۳۱۵۳- حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ انھوں نے نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”دوبارہ قربانی دو۔“

۳۱۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «أَعِدْ أَضْحِيَّتَكَ».

۳۱۵۴- حضرت ابو زید (عمرو بن الخطاب) انصاری

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے پاس سے گزرے تو آپ کو گوشت پکنے (یا بھننے) کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کون ہے جس نے (پہلے ہی) ذبح کر لیا ہے؟“ ہمارا ایک (انصاری) آدمی آپ کی طرف باہر نکلا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں! میں نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا تھا تاکہ اپنے گھروالوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ ذبح کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا:

۳۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَعْلَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَارٍ مِنْ دُورٍ

۳۱۵۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۴۵۴، ۴/ ۳۴۱ من حديث يحيى به، وسنده منقطع، عباد لم يسمع من عويمر، ولكن لحديثه شواهد، انظر الحديث السابق.

۳۱۵۴- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۷۷ من حديث عبد الوارث به، وحسنه البوصيري \* عمرو بن بُجْدَانَ جهله ابن القطان، والذهبي، ووثقه ابن حبان، وقال العجلي وهو معتدل: "بصري تابعي ثقة"، فتعديله راجح.

۲۶۔ ابواب الأضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میرے پاس تو صرف بھیڑ کا ایک مینا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسی کو ذبح کر دے“ تیرے بعد کسی کی طرف سے جذعہ (قربان کرنا) کافی نہیں ہوگا۔“

الْأَنْصَارِ . فَوَجَدَ رِيحَ قُتَارٍ . فَقَالَ : «مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ؟» فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِثًا . فَقَالَ : أَنَا . يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصْلِيَ لِأَطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي . فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ . فَقَالَ : لَا . وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ . مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ . قَالَ : «إِذْبَحْهَا ، وَلَنْ يُجْزِيَ جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» .

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے مطلق صحیح اور شیخ زبیر رحمہ اللہ نے بھی مطلق سنداً حسن کہا ہے، لیکن درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس روایت میں [أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ] کے الفاظ صحیح نہیں ہیں کیونکہ صحیح بخاری وغیرہ میں مذکورہ جملے کی بجائے [مِنَ الْمَعْزِ] کے الفاظ ہیں۔ علاوہ ازیں مسند احمد کے محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳/۳۳) لہذا بھیڑ کا جذعہ (ایک سالہ دنبہ چھترا) مطلق جائز ہے جیسا کہ حدیث ہے: [إِنَّ الْحَذَّاعَ يُوفِي مِثًا تَوْفِي مِنْهُ الشُّنْيَةُ] (سنن ابن ماجہ، الأضاحی، باب ما یجزئ من الأضاحی، حدیث: ۳۱۲۰) ”جذعہ جانور دو دانے کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔“ تاہم افضلیت دو دانہ جانور قربانی کرنے میں ہے جیسا کہ تفصیل حدیث نمبر ۳۱۲۰ کے فوائد میں گزر چکی ہے نیز جذعہ (ایک سالہ دنبہ چھترا) صرف بھیڑ کی قسم سے جائز ہے، بکری کا جذعہ (ایک سالہ) جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔



باب: ۱۳- اپنے ہاتھ سے قربانی

(المجمع ۱۳) - بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ

کا جانور ذبح کرنا

بَيِّنُهُ (التحفة ۱۳)

۳۱۵۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اور اپنا قدم مبارک اس کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔

۳۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ ، وَاضْبَعًا قَدَّمَهُ عَلَى صِفَاحِهَا .

۳۱۵۵- [صحیح] تقدم، ح: ۳۱۲۰.

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

۲۶۔ أبواب الأضاحی

فائدہ: قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے لیکن دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے جیسے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات جاتھوں کی طرف سے قربانی دی۔ انھیں تب معلوم ہوا جب گوشت ان کے پاس پہنچا۔ (دیکھئے حدیث: ۳۹۸۱)

۳۱۵۶۔ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت سعد

بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو زریق کے محلے کی طرف جانے والے راستے پر گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے چھری کے ساتھ ذبح کی۔

۳۱۵۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ،  
مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عِنْدَ  
طَرَفِ الرُّزَاقِ، طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ، بِيَدِهِ، بِشَفْرَةٍ.

(المعجم ۱۴) - بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِيِّ

(التحفة ۱۴)

باب: ۱۴۔ قربانی کی کھالیں

۳۱۵۷۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کے (قربانی کے) تمام اذنیوں کا گوشت ان کی کھالیں اور جھولیں غریبوں میں تقسیم کر دیں۔

۳۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَنبَأَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ  
مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُقْسِمَ بِذَنِّهِ كُلِّهَا،  
لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجَلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ.

فائدہ: قربانی کا گوشت کھانا اور کھالیں اپنے استعمال میں لانا اگرچہ جائز ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ غریبوں اور مسکینوں کو دیا جائے۔

باب: ۱۵۔ قربانیوں کا گوشت کھانا

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ

الضَّحَايَا (التحفة ۱۵)

۳۱۵۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۵۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۳۱۵۶۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، انظر، ح: ۱۱۰۱ لعلته.

۳۱۵۷۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۰۹۹.

۳۱۵۸۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۳/۳۳۱ عن محمد بن ميمون أبي النضر الزعفراني به، وقال البوصيري: «هذا»

۲۶- ابواب الاضاحی

قربانی سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہراونٹ کی ایک ایک بوٹی لے کر ہڈیا میں ڈالی گئی (اور پکائی گئی۔) تب انھوں نے (رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے) کچھ گوشت کھایا اور کچھ شوربہ پیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزْءٍ بِبَضْعَةٍ، فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ. فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسَوْا مِنَ الْمَرْقِ.

باب: ۱۶- قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنا

(المعجم ۱۶) - بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ

الْأَضَاحِيِّ (النسخة ۱۶)

۳۱۵۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت سنبھال رکھنے سے لوگوں کے فقر و فاقہ کی وجہ سے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۳۱۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِيَجْهَدَ النَّاسُ. ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

۳۱۶۰- حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ ہذلی) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔“

۳۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيعِ، عَنْ نُبَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَكُلُوا وَادِّخَرُوا».

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کا گوشت استعمال کرتے وقت دوسروں کے حالات کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر زیادہ

﴿إسناده صحيح﴾.

۳۱۵۹- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، ح: ۵۴۲۳ وغيره، ومسلم، الزهد والرقائق، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۳/۲۹۷۰ من حديث سفيان به بالنفاذ مختلفة، مطولاً ومختصراً.

۳۱۶۰- [صحيح] أخرجه إبداد، الضحايا، باب حبس لحوم الأضاحي، ح: ۲۸۱۳ من حديث خالد به، وأصله عند مسلم، ح: ۱۱۴۱ وغيره \* خالد الحذاء سمعه من أبي قلابة كما في صحيح مسلم وغيره.

۲۶۔ أبواب الأضاحی۔ قربانی سے متعلق احکام و مسائل

لوگ ضرورت مند ہوں تو ان میں تقسیم کر دیا جائے۔ اپنے لیے معمولی مقدار میں رکھا جائے۔ اگر عام لوگ خوش حال ہوں تو حسبِ خواہش رکھ لیا جائے۔ ① شریعت میں مختلف حالات کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ امام کو چاہیے کہ جیسے حالات ہوں ان کے مطابق شرعی احکام بیان کرے۔ ② عوام میں مشہور ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہئیں، ایک گھروالوں کے لیے، ایک رشتہ داروں کے لیے، ایک غریبوں اور مسکینوں کے لیے۔ بعض لوگ بالکل برابر تین حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں بلکہ گھر میں حسبِ ضرورت تھوڑا بہت رکھ کر باقی دوسروں میں تقسیم کیا جائے۔ اس میں غریب رشتہ داروں کو یا اڑوس پڑوس کے غریب لوگوں کو زیادہ اہمیت دی جائے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الذَّنْبِ بِالمُصَلَّى  
(التحفة ۱۷)

۳۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۱۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَقَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ کہ نبی ﷺ (قربانی) عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔  
زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالمُصَلَّى.

🌟 فوائد و مسائل: ① مُصَلًی سے مراد وہ میدان ہے جہاں عیدین اور استسقا وغیرہ کی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ ② عید گاہ میں ذبح کرنے میں یہ حکمت ہے کہ وہاں امیر غریب سب جمع ہوتے ہیں لہذا تقسیم کرنے میں سہولت ہوتی ہے تاہم عید گاہ میں ذبح کرنا ضروری نہیں، گھر میں بھی ذبح کیا جاسکتا ہے۔

۳۱۶۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب الإمام يذبح بالمصلى، ح: ۲۸۱۱ من حديث أسامة به، وله شواهد عند البخاري وغيره، ح: ۹۸۲، ۱۷۱۰، ۵۵۵۲.



[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

\* لغوی معنی: ذبح کے لغوی معنی کاٹنا اور جانور کی روح نکالنا ہیں۔

\* اصطلاحی تعریف: [ذَبَحَ حَيَوَانٌ مَّقْدُورٌ عَلَيْهِ مُبَاحٌ أَكْلُهُ بِقَطْعِ الْحُلُقُومِ وَالْمَرْيِ] (الفقه الإسلامي و أدلته: ۱۳۸/۳) ”جو جانور انسان کی دسترس میں ہیں اور جن کا کھانا حلال ہے ان کا حلق اور رگیں کاٹنا ذبح کہلاتا ہے۔“

\* ذبح اور نحر میں فرق: ذبح سے مراد حلق اور نحرے کی رگیں کاٹنا ہے جبکہ نحر سینے کے بالائی حصے لبہ میں چھرا گھونپنے کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر اور دوسرے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ نحر اور ذبح کا شرعی طریقہ تفصیلاً آگے آرہا ہے۔

\* ذبح کی حکمت: انسانی صحت کی حفاظت کے لیے ذبح کو مشروع کیا گیا ہے۔ چونکہ خون کے اندر بے شمار مضر صحت جراثیم ہوتے ہیں اس لیے اس خون کو ذبح کے ذریعے سے بہا دیا جاتا ہے تاکہ یہ مضر صحت جراثیم گوشت کے ساتھ مل کر نقصان نہ پہنچائیں۔

\* مشینی ذبیحہ: یہی وجہ ہے کہ مشینی ذبیحہ جائز نہیں ہے جس میں جھٹکے سے جانور کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اس میں اس کا خون اندر ہی رہتا ہے باہر نہیں نکلتا۔ بنا بریں ذبح کا یہ طریقہ ناجائز اور اس قسم کے ذبیحہ کا

۲۷۔ أبواب الذبائح ..... ذبح کی لغوی واصطلاحی تعریف اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

\* ذبح کرنے کا شرعی طریقہ: کوئی بھی جانور ذبح کرنے کے لیے حسب ذیل شرائط مد نظر رکھنا ضروری ہیں: ① ذبح کرنے والے کی اہلیت، یعنی وہ عاقل (باشعور) مسلم ہو یا کتابی، یعنی اس کے والدین اہل کتاب میں سے ہوں۔ ② دوسری شرط آلہ ہے کہ اس آلے کے ساتھ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے جو اپنی دھار کے ساتھ خون بہا دے لیکن دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا جائز نہیں۔ ③ تیسری شرط گلا کاٹنا ہے، گلے سے مروا سانس اور کھانے کی رگیں ہیں، نیز ذبح کرنے کی جگہ حلق اور لبہ ہے۔ لبہ سے مراد وہ گڑھا ہے جو گروں کی جڑ اور سینے کے درمیان ہوتا ہے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ ④ چوتھی شرط اللہ کا نام لینا ہے، یعنی ذبح کرنے والا ذبح کرنے کے لیے جب اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو وہ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔



\* نحر کرنے کا شرعی طریقہ: اونٹ ذبح کرنے کا قرآن و سنت سے ثابت شدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا السَّمَ اللّٰهَ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ (الحج ۳۲: ۳۶) ”اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی (عظمت کی) نشانیوں میں سے بنایا ہے تمہارے لیے ان میں بہت بھلائی ہے لہذا (نحر کے وقت جب) وہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں تو اس حالت میں تم ان پر اللہ کا نام لو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صَوَافَّ کی تفسیر میں فرماتے کہ اس کے معنی [قِيَامًا] کے ہیں، یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں اونٹ کو نحر کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر البدن قائمہ) علاوہ ازیں اونٹ کی بائیں ٹانگ کو باندھ لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قربانی کے موقع پر اونٹوں کو اسی طرح ذبح کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اس حالت میں ذبح کرتے تھے کہ اس کا بائیں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی ماندہ تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ (سنن أبي داود، المناسك، باب: كيف تنحر البدن، حدیث: ۱۷۶۷) حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے

ذبح کی لغوی و اصطلاحی تعریف اس کی حکمت اور چند ضروری احکام و مسائل

پاس تشریف لائے جس نے ذبح کرنے کے لیے اپنی اونٹنی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے کھڑا کر کے باندھ لو یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“ (صحیح البخاری، الحج، باب نحر الإبل مقیدۃ، حدیث: ۱۷۱۳)

\* ذبح کے متعلق چند ضروری احکام: ① اگر مادہ جانور کے پیٹ سے ایسا بچہ نمودار ہو جس کی خلقت مکمل ہو چکی تھی تو اس کی ماں کو ذبح کرنے سے وہ بھی حلال ہو جائے گا۔

② اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو ایسا جانور کھانا حلال ہے کیونکہ امت محمدیہ کو بھول چوک معاف ہے۔

③ اگر چھری کی تیزی کی وجہ سے جانور کی گردن علیحدہ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔

④ ایسا جانور جو چوٹ لگنے، پہاڑ سے گرنے، گلا گھسنے یا بیماری کی حالت میں مل جائے اور اسے ذبح کر لیا جائے تو اسے کھانا حلال ہے لیکن اگر اس کی روح نکل چکی ہو تو پھر حرام ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۷) أَبْوَابُ الذَّبَائِحِ (التحفة ۱۹)

ذبیحہ سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱: عقیقہ کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ الْعُقَيْقَةِ (التحفة ۱)

۳۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَنِ الْعُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ».

۳۱۶۲- حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لڑکے کی طرف سے دو ایک جیسی بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کے طور پر ذبح کی جائے۔“)

424

🌞 فوائد و مسائل: ① بچے یا بچی کی ولادت پر عقیقہ کرنا سنت ہے۔ یہ اولاد کی نعمت پر اللہ کے شکر کا اظہار ہے تاہم یہ فرض یا واجب نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اگر وہ اپنے بچے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کر لے۔“ (موطا امام مالک، العقیقہ، ما جاء في العقیقة، حدیث: ۱، وصحیح سنن أبی داود للالبانی، ج: ۲، ۲۸۴۲) ② [مُكَافَتَانِ] کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں: (۱) ہم عمر اور ہم جنس۔ (ب) ذبح ہونے میں برابر یعنی دونوں اکٹھی ذبح کی جائیں۔ (مثلاً یہ نہ ہو کہ ایک صبح کو ذبح کی جائے اور دوسری شام کو) (ج) قربانی کے جانور کے برابر۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دوسرے قول کو ”اچھا“ قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ۹/۴۳)

۳۱۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۶۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۱۶۲- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقیقة، ح: ۲۸۳۵ من حدیث سفیان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۵۹، والحاكم، والذهبي.

۳۱۶۳- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب ما جاء في العقیقة، ح: ۱۵۱۳ من حدیث ابن خثیم به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۵۸.

۲۷۔ ابواب الذبائح۔ عقیقہ سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى».

نوائد و مسائل: ① وہ جانور جو نومولود کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اسے ”عقیقہ“ کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے معنی: کاٹنا اور شق کرنا ہیں۔ یہ لفظ ہر نوزائیدہ بچے کے ان بالوں پر بھی بولا جاتا ہے جو شکم مادر میں اگے ہوں اور اسی مناسبت سے اس ذبیحہ کو عقیقہ کہتے ہیں۔ ② خون بہانے کا مطلب جانور ذبح کرنا ہے۔ ③ میل کچیل دور کرنے کا مطلب سر کے بال اتارنا ہے۔

۳۱۶۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خُلَّ غُلَامٌ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ. تَذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ،

۳۱۶۴۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۹ من حديث هشام به، وعلقه البخاري، ح: ۵۴۷۱.

۳۱۶۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العقيقة، ح: ۲۸۳۸ من حديث سعيد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۵۲۲ وصححه ابن الجارود، ح: ۹۱۰، والحاكم: ۲۳۷/۴، والذهبي، وعبد الحق الإشبيلي وغيرهم، ورواه شعبة بن الحجاج عن قتادة به عند أحمد وغيره، وحديث الحسن عن سمرة صحيح كما تقدم، ح: ۲۱۸۳.

۲۷۔ أبواب الذبائح

وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ، وَيُسَمَّى.

عقیدہ سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① گروی کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح گروی چیز حاصل کرنے کے لیے قرض ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح بچے سے پوری طرح برکت اور فائدے کا حصول اسی وقت ہوتا ہے جب اس کا عقیدہ کر دیا گیا ہو۔ ② عقیدہ ساتویں دن کیا جاتا ہے۔ اگر ساتویں دن ممکن نہ ہو تو چودھویں یا اکیسویں دن بھی کیا جاسکتا ہے۔ سنن بیہقی کی ایک روایت میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔ دیکھیے: (السنن الکبری للبیہقی، الضحایا، باب ما جاء فی وقت العقیقة: ۳۰۳/۹) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کی تائید امام المونیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک فتوے سے ہوتی ہے۔ (مسند درک الحاکم، الذبائح، حدیث: ۷۵۹۵) غالباً اسی وجہ سے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الجامع الغیر میں درج کیا ہے اس لیے کسی مجبوری کی صورت میں اس کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے تاہم افضل یہی ہے کہ ساتویں دن عقیدہ کیا جائے۔ ③ بچے کے سر کے بال مونڈ کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہیے یا اتنی چاندی کی قیمت صدقہ کر دی جائے۔ جامع ترمذی میں ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے موقع پر حکم دیا تھا کہ ان کے سر کے بال اتار کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کریں۔ (جامع الترمذی، الأضاحی، باب العقیقة بشاة، حدیث: ۱۵۱۹) اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن متعدد اسانید سے روایت ہونے کی وجہ سے اسے حسن (قابل اعتماد) قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھیے إرواء الغلیل، ۴۰۲/۳-۴۰۶) ④ نام ساتویں دن رکھنا چاہیے تاہم اس سے پہلے بھی رکھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض بچوں کا نام پہلے دن بھی تجویز فرمایا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کی گٹھی دی۔ (صحیح البخاری، العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه، وتحنیکه، حدیث: ۵۳۶۷) و صحیح مسلم، الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته ..... وجواز تسمیته یوم ولادته ..... حدیث: ۴۱۳۳) ظاہر ہے گٹھی پہلے دن ہی دی جاتی ہے۔



۳۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بَنِي كَامِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

۳۱۶۶۔ حضرت یزید بن عبد مزنی سے روایت ہے، وفیہ: یزید بن عبد اللہ العزنی عن ابیہ، وهو الصواب، وسنده ضعیف من أجل جهالة یزید، ولحدیثہ شاهد عند ابن حبان، ح: ۱۰۵۷، وإسناده صحیح، وله شواهد أخری عند أبی داود وغیره.

۳۱۶۶۔ [حسن] أخرجه الطبرانی في الأوسط: ۱/۲۲۳، ح: ۳۳۵ من حديث ابن وهب به، وفيه: یزید بن عبد اللہ العزنی عن ابیہ، وهو الصواب، وسنده ضعیف من أجل جهالة یزید، ولحدیثہ شاهد عند ابن حبان، ح: ۱۰۵۷، وإسناده صحیح، وله شواهد أخری عند أبی داود وغیره.

فرع اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ :  
حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «يَعْنَى عَنِ  
الْعَلَامِ ، وَلَا يَمَسُّ رَأْسُهُ يَدَمٌ» .

🌟 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں بھی بچے کی طرف سے قربانی کی جاتی تھی اور جانور کا خون بچے کے سر پر لگایا جاتا تھا۔ اسلام نے جتنا کام صحیح تھا اسے قائم رکھا اور جو غلط تھا اس سے منع فرمادیا۔ (صحیح ابن حبان، العقیقۃ، باب ذکر الأمر لمن عقی عن ولده.....، حدیث: ۵۲۸۳) ② غیر مسلموں کی رسوم پر عمل کرنا جائز نہیں البتہ کسی چیز کی تائید قرآن و حدیث سے ہو جائے تو اتنا کام کرنا درست ہوگا۔

باب ۲- فرع اور عتیرہ کی قربانی

(المعجم ۲) - بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

(التحفة ۲)

۳۱۶۷- حضرت نبیشہ (بن عبد اللہ ہذلی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دے کر (اپنی طرف متوجہ کیا اور) کہا: اے اللہ کے رسول! ہم زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینے میں عتیرہ ذبح کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نام پر ذبح کرو چاہے کسی مہینے میں ہو۔ اور اللہ (کی رضا) کے لیے نیکی کرو اور کھانا کھاؤ۔“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع کے نام سے جانور ذبح کرتے تھے۔ اب ہمیں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”ہر چرنے والے جانوروں (کے ریوڑ) میں فرع (مشروع) ہے جو تیرے مویشی سے پیدا ہو جی کہ جب وہ بوجھ اٹھانے (یا جفتی) کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر

۳۱۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو يَسْرِ، بِحُرِّ بْنِ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْتِيرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ. فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ. وَبَرُّوا لِلَّهِ، وَأَطِيعُوا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَمَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «كُلُّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَا شِئْتُمْ. حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ، فَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ - أَرَأَاهُ قَالَ - عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ. فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ» .

۳۱۶۷- [صحیح] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في العتيرة، ح: ۲۸۳۰ من حديث خالد عن أبي قلابة عن أبي الملیح عن نبیسة به، وإسناده صحیح، وفي رواية النسائي، "ربما قال عن أبي الملیح، وربما ذكر أبا قلابة"، ح: ۴۲۳۶، ۴۲۳۷، یعنی الاختلاف من خالد نفسه.



۲۷۔ ابواب الذبائح

فرد اور عتیرہ سے متعلق احکام و مسائل

کے اس کا گوشت مسافروں پر صدقہ کر دئے یہی بات بہتر ہے۔“

۳۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: «لَا فَرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

(امام ابن ماجہ کے استاد) حضرت ہشام بن عمار

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرد (جانور کا) پہلا بچہ ہوتا تھا اور

عتیرہ اس بکری کو کہتے تھے جو گھر والے رجب میں ذبح

کرتے تھے۔

قَالَ هِشَامٌ، فِي حَدِيثِهِ: وَالْفَرْعَةُ أَوَّلُ

النَّجَاحِ. وَالْعَتِيرَةُ الشَّاءُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ

الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ.



🌞 فوائد و مسائل: ① جاہلیت میں بتوں کے نام کی مختلف قربانیاں دی جاتی تھیں۔ ان میں سے ایک فرد بھی

ہے۔ لیکن جب قربانی کا حکم ہوا تو اس خاص صفت کا اہتمام کرتے ہوئے قربانی دینا منسوخ ہو گیا ”البتہ اللہ کے

نام پر حسب توفیق جانور ذبح کر کے مسکینوں کو کھلانا ایک نیکی ہے جو منسوخ نہیں یہ بات یاد رہے کہ شریعت میں

ثابت قربانی (عید الاضحیٰ اور عقیقہ) کے علاوہ کسی اور دن کو خاص کر کے قربانی یا صدقہ دینا درست نہیں۔ ② عتیرہ

کی قربانی رجب کے مہینے میں دی جاتی تھی۔ اب وہ بھی منسوخ ہے لیکن وہ اور جگہ کی تعین کے بغیر اللہ کے نام پر

حسب توفیق جانور ذبح کرنا منسوخ نہیں بلکہ مستحب ہے صرف وجوب منسوخ ہے۔ مزید دیکھیے: حدیث: ۳۱۶۵

کے فوائد و مسائل۔

۳۱۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی فرد نہیں اور کوئی عتیرہ نہیں۔“

۳۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ

الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ

ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ».

۳۱۶۸۔ أخرجه البخاري، العقيقة، باب العتيرة، ح: ۵۴۷۴ من حديث سفیان به، ومسلم، الأضاحي، باب الفرع

والعتيرة، ح: ۱۹۷۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۱۶۹۔ [صحیح] وصححه البوصري، وفيه علة، تقدم، ح: ۲۱۱۳، والحديث السابق شاهد له.

۲۷۔ ابواب الذبائح ..... ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ : هَذَا مِنْ فَرَايِدِ الْعَدَنِيِّ . امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

🌟 فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ صرف اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ باقی علماء اسے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابوعمر عدنی رحمہ اللہ امام ابن ماجہ کے استاد ہیں۔

(المعجم ۳) - بَاب : إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا  
باب : ۳۔ جب ذبح کرو تو اچھے انداز  
الذَّبْحِ (التحفة ۳)  
سے ذبح کرو

۳۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ . فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ . وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ . وَلْيُجِدْ أَعْدُكُمُ شَفَرَةً ، وَلْيُرَخَّ ذَبِيحَتُهُ .

۳۱۷۰۔ حضرت شداد بن اوس (بن ثابت) رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ نے موذی جانور اور بعض جرائم کا ارتکاب کرنے والے انسان کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے اور بعض جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ② قتل اور ذبح میں بھی رحم کو پیش نظر رکھا جاسکتا ہے اور رکھا جانا چاہیے۔ ③ اچھے طریقے سے قتل یہ ہے کہ ایک ضرب سے قتل کیا جائے یا اگر ایک ضرب سے ممکن نہ ہو تو ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جلد روح پرواز کر جائے۔ ④ سزائے موت کے مستحق کے لیے بہترین طریقہ تلوار سے قتل کرنا ہے۔ ⑤ موذی جانور کو قتل کرنے کے لیے پانی میں ڈبوئے یا آگ میں ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے غمی نہ کیا جائے اور کند چھری سے ذبح نہ کیا جائے نیز پوری طرح روح پرواز کرنے سے پہلے کھال اتارنا شروع نہ کی جائے۔ ⑦ جانور کو آرام پہنچانے کا مطلب کم سے کم تکلیف پہنچانا ہے۔

۳۱۷۰۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبائح والقتل وتحديد الشفرة، ح: ۵۷/۱۹۵۵ من حديث عبدالوہاب به .

⑤ ذبح کرنے کا شرعی طریقہ کتاب الذبائح کی ابتدا میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۱۷۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ، وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأُذُنَيْهَا. فَقَالَ: «دَعُ أَذُنَيْهَا، وَخُذْ بِسَاقَيْهَا».

کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کو کان سے پکڑ کر کھینچنے لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا کان چھوڑ دے۔ گروں سے پکڑ لے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے، تاہم جانوروں پر رحم کرنے کے احکام کے تحت اس کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کو اذیت ہو۔ مثلاً: بعض لوگ زندہ مرغیوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکا لیتے ہیں اس طرح لے جانے میں انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح کرنا بھی رحم کے منافی ہے البتہ جہاں یہ احتیاط ممکن نہ ہو وہاں کیا جاسکتا ہے۔



۳۱۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْجُعْفِيُّ: ۳۱۷۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الرَّهْزِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشَّفَارِ، وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ. وَقَالَ: «إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ».

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چھری کو تیز کرنے اور جانوروں سے چھپا کر رکھنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔“

۳۱۷۱- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن محمد بن إبراهيم، وتقدم، ح: ۱۴۳۸، وذكره ابن أبي حاتم في العلل: ۲/ ۲۴۱، ح: ۲۲۱۴ من حديث عقبة به، وقال أبو حاتم: "هذه أحاديث منكرة كأنها موضوعة، موسى ضعيف الحديث جداً، وأبو به لم يسمع من جابر ولا أبي سعيد".

۳۱۷۲- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري \* ابن لهيعة تقدم، ح: ۳۳۰، وفيه علة أخرى، والحديث ضعيف من طريقه.

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷۔ أبواب الذبائح

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْوَدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب: ۳۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا

(المعجم ۴) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ (التحفة ۴)

۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (انھوں نے یہ آیت پڑھی): ﴿وَإِذْ الشَّيَاطِينُ لِيَوْحُونَ إِلَىٰ أُولِيَهِمْ﴾ ”بے شک شیطان اپنے دوستوں کی طرف الہام کرتے ہیں۔“ (پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: (مشرک) لوگ کہتے تھے: جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے وہ نہ کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کی تردید میں) یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ ”جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے (کچھ) نہ کھاؤ۔“

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذْ الشَّيَاطِينُ لِيَوْحُونَ إِلَىٰ أُولِيَهِمْ﴾ [الأنعام: ۱۲۱] قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا. وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام: ۱۲۱]

🌟 فوائد و مسائل: ① یہ بھی دور جاہلیت کے غلط رواجوں میں سے ایک رواج تھا کہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ کھاتے تھے۔ اور اس جانور کا گوشت بھی کھاتے تھے جس پر اللہ کا نام جان بوجھ کر نہ لیا گیا ہو۔ اور اسے شرعی مسئلہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَنعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءٌ عَلَيْهِ﴾ (الأنعام: ۱۳۸) ”اور کچھ جانوروں پر اللہ کا نام نہیں لیتے اللہ کے ذمے جھوٹی بات لگاتے ہوئے۔“ ② آیت مہارکہ کی شان نزول میں یہ بھی روایت ہے کہ مشرکین کہتے تھے: مسلمان اپنا مارا ہوا (ذبح شدہ) جانور تو کھا لیتے ہیں اللہ کا مارا ہوا (مروار) جانور نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور مسلمانوں کو ان (مشرکین) کے پیدا کردہ شبہات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ

۳۱۷۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب في ذبائح أهل الكتاب، ح: ۲۸۱۸ من حديث إسرائيل، وصححه ابن كثير: ۱۷۷/۲، الأنعام، الآية: ۲۲۱، وله شاهد ضعيف عند الطبراني في الكبير، ح: ۱۱۶۱۴.

۲۷۔ ابواب الذبائح

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

لَمْ يُشْرِكُونْ ﴿ (الأنعام: ۱۲۱) ”اگر تم ان کی بات مانو گے تو تم لوگ بھی مشرک ہو جاؤ گے۔“ (جامع الترمذی، التفسیر، [باب] ومن سورة الأنعام، حدیث: ۳۰۶۹) ⑤ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔ ⑥ مسلمان کے بارے میں ظاہری طور پر یہی یقین ہوتا ہے کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہوگا، لہذا خواہ مخواہ شک کرنا مناسب نہیں۔ اہل کتاب کے بارے میں اگر یقین ہو کہ اس نے اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے، مثلاً: خود ذبح کرتے دیکھا ہو یا کسی قابل اعتماد مسلمان نے دیکھا ہو تو اہل کتاب کے اس شخص کا ذبح کیا ہوا بھی درست ہے۔ دوسرے غیر مسلموں (ہندو، بدھ، پارسی وغیرہ) کا ذبح کیا ہوا جائز نہیں۔ ⑦ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (صحیح سنن ابی داؤد، (مفصل) للألبانی، حدیث: ۲۵۰۹)

۳۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ، لَا نَدْرِي: ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ: «سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا». وَكَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِالْكَفْرِ.

۳۱۷۴۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بعض افراد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں (تو ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے لو اور کھا لو۔“ یہ لوگ نئے نئے کفر سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔



فائدہ: شبہ کی وجہ یہ تھی کہ یہ نو مسلم افراد شاید یہ مسئلہ نہ جانتے ہوں کہ اللہ کے نام سے ذبح کرنا چاہیے۔ تو بتایا گیا کہ شبہ نہ کرو بلکہ ہم اللہ پر بھروسہ کر کھا لو۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَذْكُرُ بِهِ (التحفة ۵) باب: ۵۔ کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۳۱۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْغِيٍّ قَالَ: دَبَحْتُ أَرْنَبِينَ بِمَرُوءَةٍ. فَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ ﷺ.

۳۱۷۵۔ حضرت محمد بن صفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دو خرگوش پتھر سے ذبح کیے اور انھیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۴۔ [مسندہ صحیح] أخرجه المداومي: ح، ۸۳/۲، ح ۱۹۸۲ من حديث عبدالرحيم به.

۳۱۷۵۔ [مسندہ حسن] أخرجه ابوداود، الضحايا، باب الذبيحة بالمرءة، ح: ۲۸۲۲ من حديث عاصم به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۶۹، والحاكم، والذهبي.

ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- أبواب الذبائح

فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا .

🌟 فوائد و مسائل: ① تیز کنارے والا پتھر جس سے جانور کی کھال کاٹی جاسکے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔  
② ذبح کرنے کے لیے لوہے کی چھری یا چاقو ہونا ضروری نہیں۔ ③ عوام میں مشہور ہے کہ ذبح صرف اس چھری سے کرنا چاہیے جس کا دستہ لکڑی کا ہو اور اس میں تین کیل لگے ہوئے ہوں وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں۔ ④ خرگوش حلال ہے اس کا گوشت کھانا مکروہ نہیں۔

۳۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، سَمِعْتُ حَاضِرَ ہے کہ کسی بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت گاڑ دیے  
ابنُ مَهاجِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ (اور اسے زخمی کر دیا) تو مالکوں نے اسے پتھر سے ذبح  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُبَابًا نَبَبَ فِي شَاةٍ ، کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اسے کھالینے کی  
فَلَذَّيْحُوهَا بِمَرُوءَةٍ . فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ اجازت دے دی۔  
ﷺ فِي أَكْلِهَا .

🌟 فائدہ: جو جانور درندے سے زندہ چھڑا لیا جائے اسے تکبیر کہہ کر ذبح کر لینا چاہیے۔

۳۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ : حَدَّثَنَا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے  
شَفِيَّانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ رسول! ہم لوگ شکار کرتے ہیں (بعض اوقات) ہمیں  
قَطْرِئِي ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ : (ذبح کرنے کے لیے) تیز پتھریاؤں سے کی کچھ چیز کے سوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِجْنَةً کچھ نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے  
إِلَّا الظَّرَاةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا . قَالَ : «أَمَرَ الدَّمَ ساتھ چاہو خون بہاؤ اور اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ  
بِمَا شِئْتَ ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ .“ کا نام لے لو۔“

۳۱۷۶- [مسندہ حسن] أخرجه النسائي، الضحايا، باب إباحة الذبح بالمرءة، ح: ۴۴۱۲، ۴۴۰۵ من حديث عُثْمَرُ به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۷۶، والحاكم: ۱۱۳/۴، ۱۱۴، والذهبي \* حاضر حسن الحديث على الراجح، وتابعه زید بن أبي عتاب، سنن البيهقي: ۲۵۰/۹.

۳۱۷۷- [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، الضحايا، باب الذبحة بالمرءة، ح: ۲۸۲۴ من حديث سَمَاكِ به، وصححه ابن حبان، والحاكم على شرط مسلم: ۲۴۰/۴، ووافقه الذهبي، ورواه شعبه، والثوري عن سَمَاكِ به \* ومري بن فطري وثقه ابن حبان، والحاكم واختلف قول الذهبي فيه، وتعديله راجح.

۲۷ أبواب الذبائح

جانور کی کھال اتارنے کا بیان

☀ فائدہ: ذبح کے کیچھی سے مراد کڑی کا باریک دھار دار کوٹنے والا کلاڑا ہے جسے چھری کی طرح استعمال کر کے ذبح کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ہم رگوں کا کٹ کر خون بہنا شرط ہے تاکہ وہ ذبح ہو کسی چیز کے دباؤ سے گلا گھونٹ کر مارنے میں شمار نہ ہو۔

۳۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي، فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مَذْيٌ. فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلْ. غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ. فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفْرَ مَذْيُ الْحَبَشَةِ».

۳۱۷۸- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگلوں میں جاتے ہیں اور (مال غنیمت میں ملنے والے جانور ذبح کرنے کے لیے) ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کے ساتھ خون جاری ہو جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو (اس طرح ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت) کھا لے سوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔“



☀ فوائد و مسائل: ① لوہے کی چھری کے علاوہ نیزے، تلوار اور شمشیر کے ٹکڑے وغیرہ سے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ ② اگر ہڈی کا ٹکڑا ٹوٹ کر تیز دھار کی طرح بن گیا ہو اور اس سے ذبح کرنا ممکن ہو تب بھی اس سے ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ ③ کسی چھوٹے جانور یا پرندے کو دانت سے گلا کاٹ کر ذبح کر لیا جائے تو یہ ذبح نہیں ہوگا کیونکہ یہ ممنوع ہے۔ ④ اسی طرح ناخن سے خون نکال کر جانور کو بے جان کرنا بھی جائز نہیں۔ ⑤ حبشیوں سے مراد غیر مسلم حبشی ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ان لوگوں کی غالب اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل تھی۔ ⑥ غیر مسلموں کے رسم و رواج اور طور طریقوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنا ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ یہ غیر مسلم حبشیوں کا طریقہ ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ السَّلَخِ (التحفة ۶)

باب ۶: کھال اتارنا

۳۱۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا ۳۱۷۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۱۷۸- تقدم، ح: ۳۱۲۷ من حديث الثوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۷۹- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الوضوء من مس اللحم الني، وغسله، ح: ۱۸۵ عن أبي كريب به.

۲۷- أبواب الذبائح دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک طرف ہو جا“ میں تجھے (کھال اتارنا) سکھاتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان رکھا اور اسے زور سے داخل فرمایا حتیٰ کہ بغل تک بازو چھپ گیا۔ فرمایا: ”لڑکے! اس طرح کھال اتار۔“ پھر آپ چل دیے اور (جا کر) لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا۔

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ عَطَاءُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِغَلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ» فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِطِ. وَقَالَ: «يَا غُلَامُ! هَكَذَا فَاسْلُخْ» ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کوئی کام کھانے کے لیے عملی نمونہ پیش کرنا بہترین طریقہ ہے۔ ② اگر کوئی نوآموذ کی کام کو اچھی طرح انجام نہ دے رہا ہو تو بزرگوں کو چاہیے کہ اسے ڈانٹنے جھڑکنے کے بجائے خود وہ کام کر کے دکھائیں اور مناسب رہنمائی کریں۔ ③ کھال اتارنے یا گوشت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ④ نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں اگر چھوٹا موٹا کام کر دیا جائے جس سے نماز میں تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(المعجم ۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ (التحفة ۷)

باب: ۷- دودھ والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک انصاری صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے جانور ذبح کرنے کے ارادے سے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”دودھ دینے والا جانور ذبح کرنے سے اجتناب کرنا۔“

۳۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبرَاهِيمَ: أَنَّ بَنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَأَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ».

۳۱۸۰- أخرجه مسلم، الأشرية، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك... الخ، ج: ۲۰۳۸/ ۱۴۰ عن ابن أبي شيبة به مطولاً.



۲۷- ابواب الذبائح

عورت کے ذبیحہ کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① مہمان کی مناسب خدمت کرنا مسلمان کی خوبی ہے۔ ② جو گائے بھینس یا بکری وغیرہ دودھ دیتی ہو اسے ذبح کرنے سے یہ فائدہ ختم ہو جاتا ہے جب کہ گوشت دوسرے جانور سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ دودھ نہ دینے والا جانور ذبح کیا جائے۔

۳۱۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ [عُبَيْدِ اللَّهِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِعُمَرُ: «انْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ» قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَائِطَ. فَقَالَ: مَرَحَبًا وَأَهْلًا. ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ. ثُمَّ جَالَ فِي الْعَنَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ» أَوْ قَالَ: «ذَاتِ الدَّرَّةِ».

۳۱۸۱- حضرت ابو بکر بن ابوقحافہ (خلیفہ رسول ﷺ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ”چلو (ہری بن عبد اللہ بن رفاعہ) واقعی (انصاری رضی اللہ عنہ) کے ہاں چلیں۔“ ہم چاند کی چاندنی میں چل کر (ان کے) باغ میں پہنچے۔ انھوں نے خوش آمدید کہا، پھر چھری لے کر بکریوں میں چکر لگایا (تاکہ مناسب بکری دیکھ کر ذبح کی جائے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے پرہیز کرنا۔“



باب: ۸- عورت کا ذبح کیا ہوا جانور

(المعجم ۸) - بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ

(کھانے میں کوئی حرج نہیں)

(التحفة ۸)

۳۱۸۲- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ لَكَيْعٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَرَهُ بِأَسَاءً.

۳۱۸۲- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کر لی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کا ذبح کرنا مکروہ نہیں۔ ② تیز ٹوک یا دھار والے پتھر سے ذبح کرنا درست ہے۔

باب: ۹- بھاگ نکلنے والے جانور

(المعجم ۹) - بَابُ ذِكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ

کو ذبح کرنے کا طریقہ

(التحفة ۹)

۳۱۸۱- [استادہ ضعیف] انظر، ح: ۱۶۰۹ لحال يحيى بن عبيد الله، وفيه علة أخرى.

۳۱۸۲- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ذبيحة المرأة والأمة، ح: ۵۵۰۴ من حديث عبدة به.

۲۷- أبواب الذبائح

بھاگ نکلے والے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا بیان

۳۱۸۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اس پر تیر چلا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان (موسیثیوں) میں کچھ بھاگ نکلنے والے ہوتے ہیں جس طرح جنگلی جانور (انسان سے دور) بھاگتے ہیں لہذا ان میں سے جو تم پر غالب آجائے (قابو نہ آئے) اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔“

۳۱۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَتَدَبَّعَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لَهَا أَوَايِدَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ. فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْطَوْا بِهِ هَكَذَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① بھاگنے سے مراد مالک سے چھوٹ کر بھاگ جانا ہے کہ اس پر قابو پانا مشکل ہو۔ ② بھاگے ہوئے بے قابو جانور کو دور سے تیر یا نیزہ وغیرہ (تکبیر کہہ کر) مارا جائے تو اس کا حکم شکار کا ہو جاتا ہے یعنی اگر اس تک لوگوں کے پہنچنے سے پہلے اس کی جان نکل جائے تو وہ ذبیحہ کے حکم میں ہے۔ اور اگر لوگوں کے پہنچنے تک زندہ ہو تو باقاعدہ تکبیر پڑھ کر ذبح یا نحر کیا جائے۔

۳۱۸۴- حضرت ابو العشاء (اسامہ بن مالک) رضی اللہ عنہ اپنے والد (مالک بن قیس) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف طلق اور گردن ہی سے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو اس کی ران میں نیزہ مار دے تب بھی کافی ہوگا۔“

۳۱۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَشَاءِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَبَّةِ؟ قَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخْذِهَا لَأَجَزَ أَكُّ».

باب: ۱۰- جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۱۰) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَعَنِ الْمُثَلَّةِ (التحفة ۱۰)

۳۱۸۳- تقدم، ح: ۳۱۳۷ من حديث النوري (وغیره) عن سعيد بن مسروق به.

۳۱۸۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الضحيا، باب في ذبيحة المتردة، ح: ۲۸۲۵ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "غريب"، ح: ۱۴۸۱، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۰۷. أبو العشاء حسن الحديث، ولكن قال البخاري: "في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر"، وله شاهد ضعيف عند الهيثمي ۳۴/۴.

۲۷ أبواب الذبائح ..... جانور کو باندھ کر قتل کرنے اور ان کی شکل بگاڑنے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۳۱۸۶- [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ].

۳۱۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا».

۳۱۸۸- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۱۷۱ للكلام عليه.

۳۱۸۹- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصورة والمجتمعة، ح: ۵۵۱۳، ومسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صر البهائم، ح: ۱۹۵۶ من حديث شعبة به.

۳۱۸۷- [صحیح] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصورة، ح: ۱۴۷۵ من حديث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وفيه علشان، ح: ۱۶۲، ۱۷۱، وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۷، وغيره. وبه صح الحديث.



۲۷- أبواب الذبائح ..... نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ : أَنَّنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا .

۳۱۸۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی جانور کو باندھ کر قتل کیا جائے۔

🌞 فائدہ: اس کا مفہوم بھی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔ ذبح کرنے کے لیے اس کی ٹانگیں باندھنا تاکہ بے قابو نہ ہو جائے اس ممانعت میں شامل نہیں۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ (الشفعة ۱۱)

باب: ۱۱- نجاست خور جانور کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۸۹- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا .

۳۱۸۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو گندگی کا اس حد تک عادی ہو جائے کہ اس کا گوشت اور دودھ اس سے متاثر ہو جائے۔ ② بعض علماء کے نزدیک اگر ایسے جانور کو باندھ کر رکھا جائے اور پاک صاف غذا کھلائی جائے حتیٰ کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو یہ جانور جلالہ کی صفت سے نکل جاتا ہے، لہذا اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا جائز ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (أردو طبع دارالاسلام) حدیث: ۳۷۸۷ کے فوائد)

(المعجم ۱۲) - بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ (الشفعة ۱۲)

باب: ۱۲- گھوڑوں کا گوشت

۳۱۸۸- أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ح: ۱۹۵۹ من حديث ابن جريج به .

۳۱۸۹- [حسن] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب النهي عن أكل الجلالة والبانينا، ح: ۳۷۸۵ من حديث إسحاق به، ولم أجد تصريح سماعه، ولا سماع ابن أبي نجيح من مجاهد، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه أبوداود، ح: ۳۷۸۷ وغيره .

۲۷۔ ابواب الذبائح..... گھوڑے کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسَنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۹۰۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے اپنا گھوڑا ذبح کر کے اس کا گوشت کھایا۔

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَكَلْنَا، زَمَنَ خَيْبَرَ، الْحَيْلَ وَخُمَرَ الْوَحْشِ.

۳۱۹۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے غزوہ خیبر کے زمانے میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جنگلی گدھے کو گور بھی کہتے ہیں۔ (اس کی وضاحت کے لیے دیکھیے: حدیث: ۳۰۹۰ کا فائدہ نمبر: ۱) ② عام گدھا حمار اہلی (پالتو گدھا) کہلاتا ہے۔ یہ حرام ہے جیسے کہ اگلی احادیث میں آ رہا ہے۔ ③ بعض علماء نے گھوڑے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ (النحل: ۱۲: ۸) ”اور (اللہ نے تمہارے لیے) گھوڑے، خچر اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ تمہاری) زینت (ہوں)۔“ یہاں کھانے کا ذکر نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ ایک فائدے کے ذکر سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کا دوسرا کوئی فائدہ نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (اردو طبع دار السلام) حدیث: ۳۷۹۰ کے فوائد)

(المعجم ۱۳) - بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ (باب ۱۳۔ پالتو گدھوں کا گوشت)

(التحفة ۱۳)

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۱۹۲۔ حضرت ابواسحاق (سلیمان بن ابی سلیمان)

۳۱۹۰۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب النحر والذبح، ح: ۵۵۱۰-۵۵۱۲، وحديث: ۵۵۱۹ من حديث هشام به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۱۹۴۲ من حديث وكيع به.

۳۱۹۱۔ أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة أكل لحم الخيل، ح: ۳۷/۱۹۴۱ من حديث أبي عاصم به.

۳۱۹۲۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما يصيب من الطعام في أرض الحرب، ح: ۳۱۵۵، وحديث: ۴۲۲۰ من حديث الشيباني به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۱۹۳۷ من حديث علي بن مسهر به.

۲۷۔ ابواب الذبائح

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: أَصَابَتْنا مَجَاعَةٌ، يَوْمَ خَيْبَرَ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَتَحَرَّزْنَا هَا. وَإِنْ قُدِّرْنَا لَتَعْلِي، إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنْ أَكْمِثُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا. فَأَكْمَفْنَا هَا.

... پالتو گدھوں کے گوشت سے متعلق احکام و مسائل  
شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: جنگ خیبر کے موقع پر جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں (خوراک کی قلت کی وجہ سے) بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ساتھیوں کو شہر سے باہر کچھ گدھے ہاتھ لگ گئے۔ ہم نے انھیں ذبح کر لیا۔ ہماری دیکھیں اہل ربی تھیں کہ نبی ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا: دیکھیں اللہ دو اور گدھوں کا گوشت بالکل نہ کھاؤ چنانچہ ہم نے وہ (دیکھیں) (الذین)۔

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: حَرَمَهَا تَحْرِيمًا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا أَنَّهَا حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الثَّبَتُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذِيرَةَ.

ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں بالکل حرام کر دیا؟ انھوں نے فرمایا: ہم لوگ (صحابہ کرام) یہ باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں قطعی طور پر حرام کر دیا کیونکہ وہ نجاست کھاتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① گدھے کا گوشت حرام ہے۔ ② خیبر میں ان سے ممانعت کی ایک وجہ وہ بھی ہو سکتی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے تاہم اگلی حدیث میں اشارہ ہے کہ یہ حرمت وقتی نہیں، قطعی ہے۔ ③ اگر غلطی سے حرام گوشت پکالیا جائے تو معلوم ہونے پر اسے ضائع کر دینا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ. حَتَّى ذَكَرَ الْحُمْرَ إِلَّا نَبِيَّةً.

۳۱۹۳۔ حضرت مقدم بن معدی کرب کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے متعدد اشیاء کی حرمت بیان فرمائی حتیٰ کہ پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

۲۷- ابواب الذبائح

پالتو گدھوں کے گوشت سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسری ممنوع اشیاء ہمیشہ کے لیے حرام ہیں اسی طرح گدھا بھی حرام ہے جیسے کہ حدیث: ۳۱۹۰ میں اسے ”ناپاک“ قرار دیا گیا ہے۔

۳۱۹۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالتو گدھوں کا کچا اور پکا ہوا (دونوں طرح کا) گوشت پھینک دینے کا حکم دیا، پھر اس کے بعد (کبھی) اس (کو کھانے) کا حکم نہیں دیا۔

۳۱۹۴- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُلْقَى لُحُومُ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ نِيَّةً وَنَضِيجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

۳۱۹۵- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں خیبر کی جنگ لڑی۔ شام کو لوگوں نے (جگہ جگہ) آگ روشن کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کس چیز (کو پکانے) کے لیے آگ جلا رہے ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے۔ آپ نے فرمایا: ”ان (برتنوں) میں جو کچھ ہے گرا دو اور ان (برتنوں) کو توڑ دو۔“ ایک آدمی نے کہا: یا (اگر آپ اجازت دیں تو) ہم ان کے اندر جو کچھ ہے گرا دیں اور ان برتنوں کو دھو لیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا ایسے کر لو۔“

۳۱۹۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ

كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ خَيْبَرَ. فَأَمَسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النَّبْرَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ تَوْقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ. فَقَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ ذَاكَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① غلام کا مکمل اطلاع ملنے ہی بختی سے روک تھام کرنی چاہیے۔ ② امام اور قائد یا عالم کو اپنے

متبعین کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے۔ ③ حرام چیز برتن میں ڈالنے یا پکانے سے برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔

④ ناپاک برتن دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۳۱۹۴- أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۲۶، ومسلم، الصيد والذبائح، باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، ح: ۳۱/۱۹۳۸ من حديث عاصم به.

۳۱۹۵- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب آتية المجوس والمبته، ح: ۵۴۹۷ وغيره، ومسلم، الجهاد، باب غزوة خيبر، ح: ۱۸۰۲، بعد، حديث: ۱۳۶۵ من حديث يزيد به.

۲۷- أبواب الذبائح ..... خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَثُوبَ، عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ نَادَى: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

۳۱۹۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت (کے کھانے) سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ (التحفة ۱۴)

۳۱۹۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ مَعْمَرٌ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ. قُلْتُ: فَأَلْبِغَالٌ؟ قَالَ: لَا.

۳۱۹۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے کہا: خچروں کا (کیا حکم ہے؟) انھوں نے فرمایا: نہیں (ہم ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① خچر کا گوشت کھانا منع ہے۔ ② خچر کی پیدائش گدھے اور گھوڑی کے اختلاط سے ہوتی ہے۔ گدھا حرام ہے اور گھوڑی حلال ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک چیز میں حلت کا پہلو بھی موجود ہو اور حرمت کا بھی تو حرمت کے پہلو کو ترجیح حاصل ہوگی اور وہ چیز حرام ہوگی۔

۳۱۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ

۳۱۹۶- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب التكبير عند الحرب، ح: ۲۹۹۱ من حديث أيوب به.

۳۱۹۷- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذبائح، تحريم أكل لحوم الخيل، ح: ۴۳۲۸ من حديث سفیان به.

۳۱۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب في أكل لحوم الخيل، ح: ۲۷۹۰ من حديث بقیة به ۵ صالح بن یحییٰ لین (تقریب)، وقال البخاري: فيه نظر، ويحيى بن المقدم مستور، والحديث ضعفه موسى بن هارون الحافظ، والبيهقي وغيرهما.



## ۲۷۔ ابواب الذبائح

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي تَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ.

(المعجم ۱۵) - بَاب: ذَكَاةُ الْجَنِينِ  
ذَكَاةُ أُمِّهِ (التحفة ۱۵)

۳۱۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ. فَقَالَ: «كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ. فَإِنَّ ذَكَاةَ ذَكَاةِ أُمِّهِ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ الْكُوسَجَ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِمْ: فِي الذَّكَاةِ لَا يَقْضَى بِهَا مَذْمَةٌ. قَالَ: مَذْمَةٌ بِكَسْرِ الذَّالِ مِنَ الذَّمِّ. وَيفتح الذال من الذم.

پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل  
انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، فچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

باب: ۱۵۔ پیٹ کے بچے کا ذبح ہونا  
اس کی ماں کا ذبح ہونا ہی ہے

۳۱۹۹- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (ذبح ہونے والے مادہ جانور کے) پیٹ کے بچے کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اسے کھا لو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہوتا ہی ہے۔“

امام ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) کہتے ہیں: میں نے کونج اسحاق بن منصور کو ذبح کے متعلق کہتے ہوئے سنا: (جو ماں کے ذبح کرنے سے پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کے قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے) ماں کے ذبح ہونے سے جنین کے ذبح ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ (اسحاق نے) کہا مَذْمَةٌ ذال کے کسرہ کے ساتھ ذم (حق و حرمت) سے اور ذال کے فتح کے ساتھ ذم (مزمت) سے ماخوذ ہے یعنی مذکورہ عبارت میں لفظ مَذْمَةٌ حق و حرمت کے معنی میں ہے نہ کہ مذمت کے معنی میں۔

۳۱۹۹- [صحیح] أخرجه أبو داود، الفضائيا، باب ماجاء في ذكاة الجنين، ح: ۲۸۲۷ من حديث مجالد به، وحسنه الترمذی، ح: ۱۴۷۶، والبیہقی \* مجالد تقدم، ح: ۱۱، وتابعه یونس بن أبی إسحاق عند أحمد وغيره، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۷، وله طرق أخرى.

۲۷۔ أبواب الذبائح ----- پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① پیدائش سے پہلے بچے کی زندگی اور موت ماں کی زندگی اور موت کے تابع ہوتی ہے اس لیے ماں کو ذبح کرنا گویا بچے کو بھی ذبح کرنا ہے۔ ② بعض علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس بچے کو بھی اس کی ماں کی طرح ذبح کیا جائے لیکن اس قول پر دل مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ بچہ اگر زندہ برآمد ہو تو اس کے بارے میں شک نہیں ہو سکتا کہ اسے ذبح کرنا ہی چاہیے۔ شک تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ماں کے ذبح کرنے سے وہ بھی جان دے دے۔ اسی کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھانے کی اجازت دے دی۔ واللہ اعلم۔



[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## صيد (شکار) کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی مشروعیت

\* لغوی معنی: [الصَّيْدُ] صَادَ يَصِيدُ سے مصدر ہے۔ صَادَ کا مطلب ہے: پکڑنا، حاصل کرنا۔  
 \* اصطلاحی تعریف: [هُوَ اخْذُ مَبَاحٍ اَكْلُهُ غَيْرُ مَقْدُورٍ عَلَيْهِ مِنْ وَحْشٍ اَوْ طَيْرٍ اَوْ حَيَوَانٍ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ بِقَصْدٍ] ”خشکی یا سمندر کے ایسے وحشی جانور یا پرندے کو اور ادا پکڑنا یا شکار کرنا جو انسانوں کے دسترس میں نہ ہو اور جس کا کھانا حلال ہو۔“

\* شکار کی مشروعیت: شکار کرنا قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدة: ۲۰)

”اور جب احرام سے حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) تو شکار کر سکتے ہو۔“

رسول اکرم ﷺ شکار کی حلت کے بارے میں فرماتے ہیں:

[وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمُ، فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، ثُمَّ كُلْ] (صحيح البخاري)

الذبايح والصيد، باب ماجاء في التَّصِيدِ، حديث: (۵۲۸۸)

”اور جو تو سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرے اس پر اللہ کا نام ذکر کر، پھر کھالے۔“

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۸) أَبْوَابُ الصَّيْدِ (التحفة ۲۰)

### شکار سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- شکار یا کھیتی (کی رکھوالی)  
کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کرنا

(المعجم ۱) - بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ  
صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ (التحفة ۱)

۳۲۰۰- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر (بعد میں) شکاری کتار کھنے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.



۳۲۰۱- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ”ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق؟“ پھر انھیں کھیتی اور باغ (کی رکھوالی) کے کتے کی اجازت دے دی۔

۳۲۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ. ثُمَّ قَالَ: «مَا لَهُمْ وَلِلْكِالِبِ؟» ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ

۳۲۰۰- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۵، انظر الحديث الآتي.

۳۲۰۱- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۲۸۔ أبواب الصيد۔ کتا رکھنے کی ممانعت کا بیان

فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الْعَيْنِ .

قَالَ بُنْدَارٌ: أَلْعَيْنُ حَيْطَانُ الْمَدِينَةِ . (امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد محمد بن بشار) بندار

نے فرمایا: ”عین“ سے مراد مدینہ کے باغات ہیں۔

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ بَنَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے قتل کرنے کا حکم دیا۔

۳۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَافِعًا صَوْتَهُ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . وَكَانَتْ الْكِلَابُ تُقْتَلُ . إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئِيَ . حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز کے ساتھ کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیتے سنا چنانچہ شکار یا موشیوں کے کتے کے سوا تمام کتے قتل کر دیے جاتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حلال جانوروں کا شکار کرنا جائز ہے۔ ② شکار میں کتوں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ جائز مقصد کے لیے کتے پالنا جائز ہے۔ ④ احادیث میں دو جائز مقصد مذکور ہیں: شکار کرنا کھیت یا موشیوں کی حفاظت۔ بعد میں کتوں کے جائز استعمال کی اور بھی صورتیں سامنے آئی ہیں مثلاً: بھرموں کا کھوج لگانا یا ٹاپنا آدمی کی رہنمائی کرنا وغیرہ۔ اگر مستقبل میں جائز مقصد کے لیے کوئی اور فائدہ بھی سامنے آئے تو اس مقصد کے لیے بھی کتا پالنا شرعاً جائز ہوگا۔ ⑤ محض دل لگی کے لیے شوق کے طور پر کتے پالنا اور گھروں میں رکھنا شرعاً ممنوع ہے جیسے اگلے باب میں مذکور ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَقْنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرَبٍ أَوْ مَا شِئِيَ

(التحفة ۲)

باب: ۴۔ شکار، کھیتی یا موشیوں کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھنا منع ہے

۳۲۰۲۔ أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه . . . الخ، ح: ۳۳۲۳، ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه، وبيان تحريم اقتنائها . . . الخ، ح: ۴۳/۱۵۷۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۶۹/۲ .

۳۲۰۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الصيد والذبائح، الأمر بقتل الكلاب، ح: ۴۲۸۳ من حديث ابن وهب به .

۳۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ افْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ ، كُلَّ يَوْمٍ ، قِيرَاطًا . إِلَّا كَلَبَ حَرْثٌ أَوْ مَاشِيَةٌ .

۳۲۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کتا رکھا“ اس کے عملوں سے روزانہ ایک قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا سوائے اس کے کہ کھیتی یا مویشیوں (کی حفاظت) کا کتا ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① منوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے سے کیے ہوئے نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جائے۔ ② قیراط ایک چھوٹا سا وزن ہے جو ایک ماشہ یا اس سے کم ہوتا ہے جبکہ نبی ﷺ نے جنازے میں شرکت کی ترغیب میں اس کی مقدار اُحد پہاڑ کے برابر بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث میں مذکور قیراط سے کیا مراد ہے، اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے وضاحت نہیں ملتی لہذا اس سے کوئی سا بھی وزن مراد لے لیا جائے ایک مسلمان کے لیے باعث حسرت و ندامت ہے کہ روزانہ اس کے اجر و ثواب سے اُحد پہاڑ کے برابر یا ایک قیراط معروف وزن کے برابر ثواب کم کر دیا جائے۔ واللہ اعلم۔



۳۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا . فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ . وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا ، إِلَّا كَلَبَ مَاشِيَةً أَوْ كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أَجُورِهِمْ ، كُلَّ يَوْمٍ ، قِيرَاطَانِ .

۳۲۰۵۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے بھی (اللہ کی مخلوق اور) امتوں میں سے ایک امت ہیں تو میں انھیں قتل کرنے (اور سب کتوں کو ختم کر دینے) کا حکم دے دیتا۔ (بہر حال) تم بالکل سیاہ کتے کو قتل کر دیا کرو۔ جو لوگ مویشیوں، شکاری یا کھیتی کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھتے ہیں ان کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

۳۲۰۴۔ [صحیح] أخرجه مسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبيان نسخه... الخ، ح: ۱۵۷۵/۵۹ من حديث الأوزاعي به.

۳۲۰۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الصيد، باب اتخاذ الكلب للصيد وغيره، ح: ۲۷۴۵ من حديث يونس به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۴۸۶، ۱۴۸۹ \* الحسن عن، وله شواهد ذكرتها في نيل المقصود.

۲۸۔ أبواب الصيد ..... کتے کے کیے ہوئے شکار سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① موزی جانوروں کو قتل کر دینا جائز ہے۔ ② آوارہ کتوں کو ختم کر دینا چاہیے۔ ③ کسی مخلوق کو بالکل ختم کر دینا کہ اس کا نام و نشان مٹ جائے یہ اللہ کی حکمت کے منافی ہے لہذا جو موزی جانور انسانوں سے دور زندگی گزارتے ہیں انھیں ختم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور جو انسانوں میں رہتے ہیں انھیں ایک مناسب حد تک ختم کیا جائے۔ ④ بالکل سیاہ کتا جس میں کوئی دوسرا رنگ نہ ہو زیادہ برا اور فرشتوں کو زیادہ ناپسند ہے۔ ⑤ اس حدیث میں بلا ضرورت کتا پالنے والوں کے ثواب میں دو قیراط روزانہ کی کمی کا ذکر ہے جب کہ گزشتہ حدیث میں ایک قیراط مذکور ہے۔ اس کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں مثلاً: کمداور مدینہ میں کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔ دوسرے شہروں میں ایک قیراط یا عام کتوں کے پالنے سے ایک قیراط اور خطرناک قسم کا کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔ ممکن ہے سیاہ کتا پالنے سے دو قیراط ثواب کم ہوتا ہو اور دوسرے رنگ کا کتا پالنے سے ایک قیراط۔ واللہ اعلم۔

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۰۶۔ حضرت سفیان بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا صَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ، كُلَّ يَوْمٍ، قِيرَاطًا»۔  
ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس نے کتا پالا جب کہ وہ اسے کھیتی یا مویشیوں میں فائدہ نہ دیتا ہو اس کے عملوں میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہو جاتے ہیں۔“

فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔  
ان سے کہا گیا: کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! قسم ہے اس مسجد کے رب کی!

(المعجم ۳)۔ باب صَيْدِ الْكَلْبِ (التحفة ۳) باب ۳۔ کتے کا کیا ہوا شکار

۳۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: ۳۲۰۷۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۰۶۔ أخرجه البخاري، الحارث والمزارعة، باب اقتناء الكلب للحارث، ح: ۲۳۲۳، ومسلم، المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب، وبين نسخة... الخ، ح: ۶۱/۱۵۷۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۶۹/۳۔

۳۲۰۷۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما جاء في الصيد، ح: ۵۴۸۸، ۵۴۹۶، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۳۰ من حديث حيوة به۔



کتے کے کیے ہوئے شکار سے متعلق احکام و مسائل

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں۔ اور شکار کے علاقے میں رہتے ہیں (ہمارے ہاں شکار زیادہ کیا جاتا ہے) میں تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ساتھ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سکھایا (اور سدھایا) ہوا نہیں۔ (کیا یہ کام جائز ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے جو بیان کیا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو (جواب یہ ہے کہ) ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو سوائے اس کے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اگر ایسی مجبوری ہو تو ان (برتنوں) کو دھو کر ان میں کھالیا کرو۔ اور جو تو نے شکار کی بات کی ہے تو جس جانور کو تو اپنی کمان سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے کر کھالے اور جو تو اپنے دن سدھائے کتے سے شکار کرے پھر اسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اسے (ذبح کر کے) کھالے۔“

حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ. أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ. وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْتُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَتِهِمْ. إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بَدَأَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بَدَأَ فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا. وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ، فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ، فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ. وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ، فَادْكُرْ ذِكْرَهُ، فَكُلْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل کتاب (عیسائی) اللہ کا نام لیے بغیر ذبح کرتے ہیں جو مردار کے حکم میں ہے۔ اور جس برتن میں مردار گوشت پکایا جائے وہ بھی ناپاک ہے۔ ایسا برتن دھوئے بغیر استعمال کرنا منع ہے۔ ② یہودیوں اور عیسائیوں کے جو فرتے اللہ کا نام لیے بغیر ذبح نہیں کرتے ان کا ذبح شدہ حلال ہے۔ ③ ہمارے ملک میں بعض عیسائی جب گوشت کھانا چاہتے ہیں تو مسلمان قصاب کے ہاں سے خریدتے ہیں یا کسی مسلمان سے ذبح کروا لیتے ہیں۔ جس عیسائی کی یہ عادت معلوم ہو اس کے برتن پاک ہیں۔ ان میں پکا ہوا کھانا حلال ہے۔ ④ کتا شکار پر چھوڑتے وقت تکبیر پڑھ کر چھوڑنا چاہیے۔ اس کے بعد اگر کتا اسے مالک کے پاس زندہ نہ لاسکے تب بھی وہ مذبح کے حکم میں ہے۔ اگر مالک کے پاس جانور زندہ پہنچ جائے تو اسے تکبیر

۲۸- أبواب الصيد - کتے کے کیے ہوئے شکار سے متعلق احکام و مسائل  
پڑھ کر ذبح کر لیا جائے۔

۳۲۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ : حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ. قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعْلَمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَكُلْ مَا أَمْسَخَنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَنَ. إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ. فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ. فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخَرُ، فَلَا تَأْكُلْ».

۳۲۰۸- حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: ہم لوگ ان کتوں کے ذریعے سے شکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑے اور ان پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ (شکار کو) قتل کر دیں تو جس (شکار کیے ہوئے جانور) کو وہ تمہارے لیے بچا کھیں اسے تو کھا سکتا ہے سوائے اس کے کہ کتے (اس میں سے کچھ) کھایا ہو۔ اگر کتے نے کھایا ہو تب تو نہ کھا کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہوگا۔ اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہوں تو پھر تو نہ کھا۔“

قَالَ ابْنُ مَاجَةٍ: سَمِعْتُهُ، يَغْنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ يَقُولُ: حَجَجْتُ ثَمَانِيَةَ وَخَمْسِينَ حَجَّةً. أَكْثَرُهَا رَاجِلٌ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد علی بن منذر سے سنا انھوں نے فرمایا: میں نے اٹھاون حج کیے ہیں جن میں سے اکثر میں پیدل سفر کیا ہے۔

فوائد و مسائل: ① سدھایا ہوا کتا جب تکبیر پڑھ کر چھوڑا جائے تو اس کا مارا ہوا جانور حلال ہے۔ ② اگر کتا شکار میں سے خود بھی کچھ کھالے تو اس جانور کا باقی حصہ حرام ہے وہ بھی کتے ہی کو کھلا دینا چاہیے۔ ③ اگر جانور کے شکار میں دو کتے شریک ہیں ایک پر تکبیر پڑھی گئی ہے دوسرے پر نہیں پڑھی گئی تب بھی وہ شکار حرام ہے کیونکہ ممکن ہے اسے دوسرے کتے نے مارا ہو۔

(المعجم ۴) - بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ  
[وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبُهِيمُ] (التحفة ۴)

باب: ۳- مجوس کے کتے کا کیا ہوا شکار اور بالکل سیاہ کتے کا حکم

۳۲۰۸- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب: إذا أكل الكلب... الخ، ح: ۵۴۸۳، ۵۴۸۷، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹/۲ من حديث ابن فضيل به.

۲۸- أبواب الصيد

کمان اور تیر سے شکار کرنے کا بیان

۳۲۰۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نُهِنَّا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ. يَعْنِي الْمَجُوسَ.

۳۲۰۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں ان یعنی مجوسیوں کے کتے اور پرندے کے کیے ہوئے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

۳۲۱۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْهَمِ. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ».

۳۲۱۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کالے سیاہ کتے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”وہ شیطان ہے۔“



فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ ایسا کتا نہیں رکھنا چاہیے جس کا پورا جسم سیاہ ہو۔ ایسا کتا رکھنا منع ہے تو شکار کے لیے پالتا یا استعمال کرنا بھی منع ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۵) - بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ (التحفة ۵)

۳۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ

۳۲۱۱- حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شکار کمان کے ذریعے سے حاصل ہو وہ کھالے۔“

۳۲۰۹- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ما جاء في صيد كلب المجوسي، ح: ۱۴۶۶ من حديث وكيع به، وقال: "غريب"، وضعفه البوصيري لنُدوليس حجاج بن أرقطاة، تقدم، ح: ۱۱۲۹.

۳۲۱۰- [صحيح] تقدم، ح: ۹۵۲.

۳۲۱۱- [إسناده صحيح] وله شواهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۶، ۲۸۵۷ وغيره.

۲۸- ابواب الصيد

رات بھر لاپتہ رہنے والے شکار کا بیان

ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ».

۳۲۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: ۳۲۱۳- حضرت عدی بن حاتم (طائی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم لوگ تیر چلاتے ہیں (شکار کے عادی ہیں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو تیر چلا کر پھاڑ ڈالے تو جسے تو نے پھاڑا ہے اسے کھالے۔“

نوائد و مسائل: ① جب تیر شکار کے جسم میں گھس کر اسے زخمی کر دے تو تکبیر پڑھ کر چھوڑے ہوئے اس تیر سے کیا ہوا شکار حلال ہے۔ ② رائفل کی گولی یا چھرے کا عمل بھی اس کی تیری کی وجہ سے تیر سے مشابہ ہے لہذا اس کا شکار بھی حلال ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۶) - بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً (النحفة ۶)

باب ۶- اگر شکار رات بھر لاپتہ رہے

۳۲۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ۳۲۱۳- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں وہ رات بھر مجھ سے غائب رہتا ہے۔ (اگلے دن ملتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ”جب تجھے اس میں اپنا تیر لگا ہوا ملے اور اس میں تجھے اس کے سوا کچھ اور نہ ملے تو کھالے۔“

نوائد و مسائل: ① بے جان شکار میں اپنا تیر موجود ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسی تیر سے مرا ہے۔ چونکہ تیر چلاتے وقت تکبیر پڑھی گئی تھی لہذا وہ ذبح شدہ کے حکم میں ہے۔ ② تیر کے سوا کچھ اور نہ ملنے کا مطلب یہ ہے کہ یقین ہو کہ اس کی موت کی کوئی اور وجہ نہیں مثلاً: وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو ممکن ہے تیر سے نہ مرا ہو

۳۲۱۲- [صحیح] ضعفه البوصيري من أجل مجالده، وتقدم، ح: ۱۱، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۳۹۷، ومسلم، الصيد، ح: ۱۹۲۹، وغيرهما.

۳۲۱۳- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الصيد إذا غاب عنه يومين أو ثلاثة، ح: ۵۴۸۴، ومسلم، الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۶/۱۹۲۹، ۷ من حديث عاصم به مطولاً.

۲۸- ابواب الصيد

معراض سے شکار کرنے کا بیان

ڈوبنے سے مرا ہو۔ اسی طرح اگر کسی درندے کے کھانے کے اثرات ہیں تو ممکن ہے شکار اس درندے سے مرا ہو، تیرے نہ مرا ہو اس لیے ایسے مشکوک شکار سے پرہیز کیا جائے۔

(المعجم ۷) - بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: ۷- معراض سے شکار کرنا

(التحفة ۷)

۳۲۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۳۲۱۴- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:

انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا

سے کیے ہوئے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو

ابْنُ [أَبِي] زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ

آپ نے فرمایا: ”جو اس کی نوک سے مرے وہ کھا

حَاتِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ

لے۔ اور جو اس کے چوڑائی کے رخ گئے سے مرے

بِالْمِعْرَاضِ. قَالَ: «مَا أَصَبْتُ بِحَدِّهِ، فَكُلْ.

اسے نہ کھا کیونکہ وہ چوٹ سے مرا ہوا جانور ہے۔“

وَمَا أَصَبْتُ بِعَرْضِهِ، فَهُوَ وَقِيدٌ».

وَمَا أَصَبْتُ بِعَرْضِهِ، فَهُوَ وَقِيدٌ».

۳۲۱۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۳۲۱۵- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض

إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ،

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”نہ کھا“

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

سوائے اس کے کہ وہ پھاڑ دے۔“

ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: «لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ

يَخْرُقَ».

يَخْرُقَ».

فوائد ومسائل: ① معراض ایک قسم کا تیر ہوتا تھا جو صرف لکڑی کے ایک نوک دار ٹکڑے پر مشتمل ہوتا تھا،

اس میں لوہے کا پھل وغیرہ نہیں لگا ہوتا تھا۔ ② اگر معراض شکار کو نوک کی طرف سے لگے تو وہ بدن میں گھس کر

رخی کرتا ہے اس صورت میں وہ عام تیر کا کام کرتا ہے اس لیے اس صورت میں وہ شکار حلال ہے، لیکن چوڑائی

کے رخ گئے پر وہ لاشی کی طرح چوٹ لگاتا ہے اس سے اگر جانور مر جائے تو وہ حرام ہے۔

کے رخ گئے پر وہ لاشی کی طرح چوٹ لگاتا ہے اس سے اگر جانور مر جائے تو وہ حرام ہے۔

۳۲۱۴- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب التسمية على الصيد، ح: ۵۴۷۵، ومسلم، الصيد والذبائح، باب

الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹/ ۴ من حديث زكريا به.

۳۲۱۵- أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب ما أصاب المعراض بعرضه، ح: ۵۴۷۷، ۷۳۹۷، ومسلم،

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي، ح: ۱۹۲۹ من حديث منصور به.

۲۸- أبواب الصيد - زندہ جانور کے جسم سے کاٹے ہوئے گوشت کی حرمت کا بیان

(المعجم ۸) - بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ (التحفة ۸)  
باب: ۸- زندہ جانور کے جسم سے کاٹے ہوئے گوشت کا حکم

۳۲۱۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا قُطِعَ مِنَ الْبَيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ، فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ».

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر جانور سے کچھ کاٹ لیا جائے جب کہ وہ زندہ ہو تو جو کچھ اس سے کاٹا گیا، وہ مردار ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① زندہ جانور سے اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹنا حرام ہے۔ ② اس طرح کاٹا ہوا گوشت حرام ہے اگرچہ بکیر پڑھ کر ہی کاٹا جائے۔

۳۲۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُجْبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَذْنَابَ الْعَنَمِ. أَلَا، فَمَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ، فَهُوَ مَيْتٌ».

۳۲۱۷- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو اونٹوں کے کوبان کاٹ لیا کریں گے اور بھیڑ بکریوں کی دیش (مثلاً دبے کی چپتی) کاٹ لیا کریں گے۔ سنو! زندہ کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار (کے حکم میں) ہے۔“

(المعجم ۹) - بَابُ صَيْدِ الْحَيْثَانِ وَالْجَرَادِ (التحفة ۹)  
باب: ۹- مچھلیوں اور ٹڈی دل کا شکار

۳۲۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا ۳۲۱۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۳۲۱۶- [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۱۲۴/۴ من حديث معن به، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۲۸۵۸ وغيره.  
۳۲۱۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري لضعف الهذلي، تقدم، ح: ۹۲۱، وفيه علة أخرى.  
۳۲۱۸- [صحيح] أخرجه أحمد: ۹۷/۲ من حديث عبد الرحمن به، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۲۳۸، وتابعه أخواه أسامة، وعبد الله (هق: ۲۵۴/۱)، وأخرج البيهقي بإسناد صحيح عن عبد الله بن عمر قال: "أحلت لنا ميتتان ودمان: الجراد والحيتان، والكبد والطحال"، وقال: "لهذا إسناد صحيح"، وهذا الأثر له حكم الرفع.

۲۸- أبواب الصيد

مچھلی اور مڈی کے شکار سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بِنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «  
أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دو مری ہوئی  
چیزیں حلال کر دی گئی ہیں: مچھلی اور مڈی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مچھلی پانی سے نکلنے کے بعد زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی، لہذا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر رحمت  
کرتے ہوئے اسے ذبح کرنے کی شرط نہیں لگائی، اس لیے یہ بغیر ذبح ہی کے حلال ہے۔ ② ہر قسم کی مچھلی حلال  
ہے خواہ وہ ندیوں، نہروں اور دریاؤں کی مچھلی ہو یا سمندر کی عظیم الجذہ مچھلی۔ ③ ”مڈی“ سے مراد حشرات کی وہ  
قسم ہے جو بعض اوقات جھنڈ کی صورت میں اکٹھی اڑتی ہوئی آتی ہیں اور جس کھیت یا فصل پر بیٹھ جائیں اسے  
چٹ کر جاتی ہیں، درختوں کے پتے کھا جاتی ہیں۔ اسے پنجابی میں مڈی کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا عظیم جھنڈ  
”مڈی دل“ کہلاتا ہے۔ اہل عرب اسے بھون کر کھاتے ہیں۔



۳۲۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ،  
وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ  
يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ  
أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ؟ فَقَالَ: «أَكْثَرُ  
جُنُودِ اللَّهِ. لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

۳۲۱۹- حضرت سلمان بن مسعود سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ کا سب سے زیادہ تعداد  
والا لشکر ہے۔ میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“

۳۲۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي [سَعْدِ] الْبَقَالِ،  
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ  
ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى الْأُطْبَاقِ.

۳۲۲۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات  
(رضی اللہ عنہن) ایک دوسری کو مڈیوں کی ملیں تھنے کے طور پر  
بھیجا کرتی تھیں۔

۳۲۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأظمعة، باب في أكل الجراد، ح: ۳۸۱۴ من حديث زكريا به \*  
أبو العوام فاند لم يوثقه غير ابن حبان، ولعله دلسه منه سليمان التيمي، والله أعلم، وروي مرسلًا.

۳۲۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۵۸/۹، وابن عدي: ۱۲۲/۳ من حديث أبي سعد البقالي به، وضعفه  
البوصيري لضعف البقالي سعيد بن المرزبان، وقال الحافظ في التقریب: "ضعيف مدلس"، وفي مصنف  
عبد الرزاق: ۵۳۳/۴، ح: ۸۷۶۳ عن ابن عيينة عن أبي يعفور (أو أبي يعقوب) عن أنس نحوه، ولعله تصحيف، وفيه  
علة أخرى.

۲۸- أبواب الصيد

۳۲۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهْلِكَ كِبَارَهُ. وَأَقْتُلْ صِغَارَهُ. وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ. وَاقْطَعْ ذَابِرَهُ. وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَائِشِنَا وَأَرْزَاقِنَا. إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُو عَلَى جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ يَقْطَعُ ذَابِرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّ الْجَرَادَ نَشْرَةَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ».

قَالَ هَاشِمٌ: قَالَ زِيَادٌ: فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحُوتَ يَنْشُرُهُ.

۳۲۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ. فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ، أَوْ ضَرْبٍ مِنْ جَرَادٍ.

مچھلی اور مڈی کے شکار سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۲۱- حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مڈی دل کے خلاف بددعا فرماتے تو یوں کہتے: ”اے اللہ! بڑی مڈیوں کو تباہ کر دے اور چھوٹی مڈیوں کو مار ڈال ان کے انڈے خراب کر دے ان کی جڑ کاٹ دے ان کے منہ ہماری روزی اور ہمارا رزق کھانے سے بند کر دے بے شک تو دعا سننے والا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کس طرح اللہ کے ایک لشکر کی جڑ کاٹنے کی دعا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مڈی دل سمندر میں ایک بڑی مچھلی کی پھینک سے پیدا ہوتا ہے۔“

(حدیث کے راوی) ہاشم بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے مچھلی کی پھینک سے مڈی کو نکھرتے دیکھا ہے۔

۳۲۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ حج یا عمرے کے لیے روانہ ہوئے۔ (راستے میں) مڈی کی ایک ٹکڑی سامنے سے آگئی۔ ہم انھیں اپنے کونوں اور جوٹوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے کھاؤ یہ بھی

۳۲۲۱- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، الأئمة، باب ما جاء في الدعاء على الجراد، ح: ۱۸۲۳ من حديث هاشم به، وقال: 'غريب'، وضعفه البوصيري لضعف موسى بن إبراهيم، ح: ۱۴۳۸، وانظر، ح: ۳۱۷۱.

۳۲۲۲- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، الحج، باب ما جاء في صيد البحر للمحرم، ح: ۸۵۰ من حديث وكيع، وأبو داود، ح: ۱۸۵۴ من حديث أبي المهزم به، وقال الترمذي: 'غريب'، وانظر، ح: ۳۰۸۶ لحال أبي المهزم.



۲۸- ابواب الصيد

مخصوص جانوروں کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِأَسْوَاطِنَا وَنَعَالِنَا. فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوهُ. فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ».

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

(التحفة ۱۰)

۳۲۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مولا، مینڈک،  
چیونٹی اور ہند کے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ  
وَالضَّفَدِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُذُودِ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مولا ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جس کا سر بڑا پیٹ سفید اور پیٹھ بیز ہوتی ہے۔ چھوٹے پرندوں  
اور حشرات وغیرہ کا شکار کرتا ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ از محمد نواد عبد الباقی بحوالہ المنجد) ابن اشیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”یہ بڑے  
سر اور بڑی چونچ والا ایک پرندہ ہے۔ اس کے پر آدھے سفید اور آدھے سیاہ ہوتے ہیں۔“ (النبہا۔ مادہ صرد)  
② مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح  
قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت قابل حجت ہے تاہم قتل نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کو خوراک کے  
طور پر استعمال کرنا منع ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء: ۸/۱۳۳)

۳۲۲۴- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں کو  
قتل کرنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہند اور مولا۔

۳۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرُ عَنِ  
الرُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ،  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ  
قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ  
وَالْهُذُودِ وَالصُّرَدِ.

۳۲۲۳- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصري لضعف إبراهيم بن الفضل، وتقدم، ح: ۲۵۴۵، والحديث الآتي شاهد له.

۳۲۲۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في قتل الذر، ح: ۵۶۲۷ من حديث عبدالرزاق به،  
وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۸ الزهري عن عن، تقدم، ح: ۷۰۷، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة.

۲۸- أبواب الصید

۳۲۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ. فَأَمَرَ بِقَرِيَّةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ. فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ، أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟».

کنکری پھینکنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے ایک نبی کو چوٹی نے کاٹ لیا۔ ان کے حکم سے چوٹیوں کی بستی کو جلا دیا گیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی: تجھے ایک چوٹی نے کاٹا“ اس کی وجہ سے تو نے تسبیح کرنے والی ایک قوم کو تباہ کر دیا۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ: قَرَصَتْ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے نبی ﷺ سے یہ روایت اسی طرح بیان کی۔ اور (راوی حدیث نے) قَرَصَتْہ کی جگہ قَرَصَتْ کے الفاظ بیان کیے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① حشرات کو قتل کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے البتہ وہ حشرات جن سے انسانوں کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے اور بظاہر کوئی فائدہ نہیں پہنچتا انھیں قتل کرنا جائز ہے جیسے چوہا وغیرہ۔ ② اللہ کی ہر مخلوق اللہ کی تسبیح اور عبادت کرتی ہے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- کنکری پھینکنے کی ممانعت

۳۲۲۶- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک عزیز نے کنکری پھینکی۔ انھوں نے منع کیا اور فرمایا: نبی ﷺ نے کنکری

۳۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ

۳۲۲۵- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب: ۱۵۳، ح: ۳۰۱۹، ومسلم، السلام، باب النهي عن قتل النمل، ح: ۱۴۸/۲۲۴۱ عن ابن السرح به من حديث يونس به. ۳۲۲۶- [صحيح] تقدم، ح: ۱۷.

۲۸- ابواب الصید

کنکری پھینکنے کی ممانعت کا بیان

پھینکنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: ”یہ (کنکری) نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔“ اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے حدیث سنارہا ہوں کہ نبی ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے اس کے باوجود تو نے پھر وہی حرکت کی۔ میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

خَذَفَ. فَتَهَا، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذَفِ. وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكُأُ عُدُوًّا. وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَقْفَأُ الْعَيْنَ» قَالَ: فَعَادَ. فَقَالَ: أُحَذِّثُكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتُ؟ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① خذف کا مطلب غلیل وغیرہ سے کنکر پھینکنا یا انگلیوں میں پکڑ کر کنکر دور پھینکنا ہے۔ ② ایسی تفریق سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے کسی کو غیر ارادی طور پر نقصان پہنچ سکتا ہو۔ ③ ایسی چیزوں کے استعمال کی مشق کرنا بہتر ہے جن سے جہاد میں کام لیا جاسکے تاہم اس مشق میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ ④ مسئلہ بتاتے وقت ساتھ دلیل ذکر کرنا بہتر ہے اس سے سائل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور عمل کرنے والے کو عمل کی ترغیب ہوتی ہے۔ ⑤ کسی کو برائی سے منع کرنے کے لیے اس سے بات چیت بند کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے منفی اثرات ظاہر ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ ⑥ اس سے حدیث نبوی کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ صحابی نے حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اپنے عزیز کو زبردستی کی اور اس سے بات چیت بند کر دی۔ ⑦ امر و نہی بیان کرتے وقت اس کی حکمت بھی ذکر کرنا مفید ہے۔



۳۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذَفِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا لَا تَقْتُلُ صَيْدًا وَلَا تَنْكِي الْعُدُوًّا. وَلَكِنَّهَا تَقْفَأُ

۳۲۲۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”یہ نہ شکار مارتی ہے نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے لیکن آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔“

۳۲۲۷- أخرجه البخاري، الأدب، باب النهي عن الخذف، ح: ۶۲۲۰، ۴۸۴۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الصيد والذباح، باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف، ح: ۵۵/۱۹۵۴ من حديث محمد بن جعفر به.

۲۸- أبواب الصيد العین وَتَكْسِيرُ السِّنِّ .  
گرگٹ یا چھکی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۲) - بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ  
(التحفة ۱۲)

۳۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَغِ .

فائدہ: وزغ کا ترجمہ بعض علماء نے گرگٹ اور بعض نے چھکی کیا ہے۔ دوسرا ترجمہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۲۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
الْمُخْتَارِ : حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ  
وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا  
حَسَنَةً . وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ ، فَلَهُ كَذَا  
وَكَذَا أَذْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي  
الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَذْنَى  
مِنَ الَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ» .

فائدہ: پہلی ضرب میں مار ڈالنے کا ثواب اس لیے زیادہ ہے کہ قتل کرنے میں بھی بہتر طریقہ اختیار کرنے کا  
حکم ہے جس سے جانور کی جان جلد نکل جائے۔ قتل میں رحم دلی کا اظہار ہے اور اس لیے بھی کہ ایک ضرب  
سے مارنے سے حکم کی تعمیل کا جذبہ اور قوت ظاہر ہوتی ہے جو مستحسن ہے۔

۳۲۲۸- أخرجه البخاري ، بدء الخلق ، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ، ح : ۳۳۰۷ من حديث  
سفيان به ، ومسلم ، السلام ، باب استحباب قتل الوزغ ، ح : ۱۴۲ / ۲۳۳۷ عن ابن أبي شيبة به .  
۳۲۲۹- أخرجه مسلم ، السلام ، باب استحباب قتل الوزغ ، ح : ۱۴۶ / ۲۲۴۰ ، ۱۴۷ من حديث سهل به .

۲۸- أبواب الصيد

۳۲۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزْعِ: «الْفُؤْسِقَةُ».

گرگٹ یا چھکلی کو مارنے سے متعلق احکام و مسائل  
۳۲۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھکلی کو فاسق (نافرمان) فرمایا۔

۳۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةِ الْفَارِسِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا. فَقَالَتْ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاعَ. فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ، [لَمَّا] أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتْ النَّارَ. غَيْرَ الْوَزْعِ. فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِ.

۳۲۳۱- حضرت فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ لونڈی سائبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو ان کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھا۔ انھوں نے کہا: ام المؤمنین! آپ اس (نیزے) کا کیا کرتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اس کے ساتھ چھکلیاں مارتے ہیں کیونکہ ہمیں اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین میں جو بھی جانور تھا اس نے آگ بجھائی، سوائے چھکلی کے۔ وہ تو (آگ تیز کرنے کے لیے) چھوٹکیں مارتی تھیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① چھکلی کو مار دینا چاہیے۔ ② جس چھکلی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی ہوئی آگ میں چھوٹکیں ماریں وہ تو صدیوں پہلے مرگئی لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ جانور طبعاً شریر ہے۔ جس طرح گدھا اپنی طبیعت کے لحاظ سے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے۔ ③ چھکلی نقصان دہ جانور ہے اور ایسے جانور کو قتل کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس سے واقعی نقصان پہنچے جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ کو قتل کیا جاتا ہے خواہ انھوں نے کسی کو نہ کاٹا ہو اور نہ ڈنگ مارا ہو۔

۳۲۳۰- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۶ من حديث ابن وهب به، ومسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۱۴۵/۲۲۳۹ عن ابن السرح به.  
۳۲۳۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۰۹، ۸۳/۶ من حديث جرير به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ۱۰۸۲ \* ابن حازم صرح بالسماع، وتابعه أيوب، وسأبه وثقه البوصيري، وابن حبان، ولها متابعة عند النسائي، وللحديث شواهد عند البخاري وغيره.

۲۸۔ أبواب الصيد ..... کچل والے درندے کو کھانے کی حرمت کا بیان

(المعجم ۱۳) - بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ (التحفة ۱۳)

۳۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ .

۳۲۳۳۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر کچل والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

فوائد ومسائل: ① کچل نوکیلے تیز دانت کو کہتے ہیں۔ انسانوں میں یہ دانت سامنے کے چار دانتوں کے بعد اور ڈانڑھوں سے پہلے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف ہوتا ہے اور پر بھی اور نیچے بھی۔ چرندوں میں یہ دانت نہیں ہوتے۔ ② درندوں میں یہ دانت دوسرے دانتوں کی نسبت واضح طور پر بڑے اور لمبے ہوتے ہیں جیسے کتے اور بلی وغیرہ میں۔ ③ ان دانتوں (کچلیوں) کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ جانور درندوں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے خواہ وہ عملی طور پر شکار نہ کرتا ہو یا بہت کم کرتا ہو۔ ④ ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیح ہونے کے باوجود ایک امام کو معلوم نہ ہو اس صورت میں اس کے لیے اجتہاد کرنا درست ہے۔ بعد میں اگر معلوم ہو جائے کہ یہ اجتہاد درست نہ تھا تو امام کو قصور وار نہیں ٹھہرایا جاسکتا تاہم بعد والوں کے لیے اس اجتہاد پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۳۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ . ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ سَيَّانٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، [قَالَ] : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا

۳۲۳۲۔ أخرجه البخاري ، الطب ، باب ألبان الأنثى ، ح : ۵۷۸۰ ، ومسلم ، الصيد والذباح ، باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخالب من الطير ، ح : ۱۹۳۲ / ۱۲ من حديث سفیان به .

۳۲۳۳۔ أخرجه مسلم ، الصيد والذباح ، الباب السابق ، ح : ۱۵ / ۱۹۳۳ من حديث عبدالرحمن به ، وهو في الموطأ (يحيى) : ۴۹۶ / ۲ .

۲۸۔ أبواب الصيد

مَا لِكَ بِنِ أَنَسٍ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ،  
عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكُلْ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ  
السَّبَاعِ حَرَامٌ».

۳۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ  
الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ، يَوْمَ حَبِيرٍ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ  
السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا کہ سابقہ روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإرواء، رقم: ۲۳۸۸) ② مَخْلَب شکاری پرندے کے پنجے کے ناخنوں کو کہتے ہیں جن سے وہ اپنے شکار کو پکڑتا اور چیرتا پھاڑتا ہے۔ ③ شکاری پرندوں میں باز، چیل، گدھ اور شاہین وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کا گوشت حرام ہے جب کہ دانہ و نکا کھانے والے سب پرندے حلال ہیں مگر کوا حرام ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۸)

(المعجم ۱۴) - بَابُ الذَّنْبِ وَالتَّغْلِبِ باب: ۱۳۔ بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

(التحفة ۱۴)

۳۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ،

۳۲۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب ما جاء في أكل السباع، ح: ۳۸۰۵ من حديث ابن أبي عدي به، وفيه علة، والحديث السابق يغني عنه.

۳۲۳۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأئمة، باب ما جاء في أكل الضبع، ح: ۱۷۹۲ من حديث عبد الكريم به، وتقدم، ح: ۴۲۹، وقال: "ليس إسناده بالقوي"، وضعفه البوصيري.

۳۲۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر ہر کھلی والے درندے اور ہر ناخن دار پنجے (سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمادیا۔

۳۲۳۵۔ حضرت خزیمہ بن جزیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے (جنگلی) جانوروں کے



لکڑ بھگے کا بیان

۲۸- ابواب الصيد

عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزَاءٍ، عَنْ أَحِيهِ خُرَيْمَةَ بْنِ جَزَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ، مَا تَقُولُ فِي الثَّغْلَبِ؟ قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلِ الثَّغْلَبَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذُّبِّ؟ قَالَ: «وَيَأْكُلِ الذُّبُّ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟».

بارے میں سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ لومڑی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لومڑی کون کھاتا ہے؟“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیڑیے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھا سکتا ہے جس میں بھلائی موجود ہو؟“

🌞 فائدہ: مذکور روایت سند اضعیف ہے تاہم دیگر دلائل کی رو سے لومڑی اور بھیڑیا گوشت خور جانور ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔

باب: ۱۵- لکڑ بھگے کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الصَّبْعِ (التحفة ۱۵)

۳۲۳۶- حضرت عبدالرحمن بن ابوعمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے لکڑ بھگے کے بارے میں پوچھا: کیا وہ شکار ہے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

۳۲۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّبْعِ، أَصِيدُ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① لکڑ بھگا ایک جنگلی جانور ہے جسے لکڑ بگڑ بھی کہتے ہیں۔ یہ حلال ہے۔ ② بعض حضرات نے صبیح کا ترجمہ بجو کیا ہے جو درست نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سنن ابوداؤد (أردو) طبع دار السلام

حدیث: ۳۸۰۱)

۳۲۳۷- حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے

۳۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ،

۳۲۳۶- [صحیح] تقدم، ح: ۲۰۸۵.

۳۲۳۷- [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۲۲۳۵.



سانڈے کا بیان

۲۸- أبواب الصيد

رسول! آپ لگو لگو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟  
نبی ﷺ نے فرمایا: ”لگو لگو کون کھاتا ہے؟“

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جَبَانَ  
ابْنِ جَزْءٍ، عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ:  
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الضَّيْعِ؟  
قَالَ: «وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّيْعَ؟».

باب: ۱۶- سانڈے کا بیان

(المعجم ۱۶) - بَابُ الضَّبِّ (التحفة ۱۶)

۳۲۳۸- حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (سفر میں) تھے۔ لوگوں نے سانڈے کے پلڑے اور انھیں بھون کر کھانے لگے۔ مجھے بھی ایک سانڈا ملا میں نے اسے بھونا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک چھڑی لی اور اس کے ذریعے سے اس (سانڈے) کی انگلیاں گننے لگے پھر فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر زمین میں ریگٹے والے جانوروں کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی قوم ہو۔“ میں نے کہا: لوگ تو انھیں بھون کر کھا بھی گئے۔ تو نبی ﷺ نے نہ کھایا نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ  
زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ  
قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَصَابَ النَّاسُ  
ضَبًّا. فَاشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوا مِنْهَا. فَأَصَبْتُ مِنْهَا  
ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَخَذَ  
جَرِيدَةً فَجَعَلَ يَمُدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ. فَقَالَ: «إِنَّ  
أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ذَوَابَّ فِي  
الْأَرْضِ. وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا هِيَ» فَقُلْتُ:  
إِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَوَوْهَا فَأَكَلُواهَا. فَلَمْ يَأْكُلْ  
وَلَمْ يَنْهَ.



فوائد ومسائل: ① [ضب] کا ترجمہ سانڈا بھی کیا گیا ہے اور گدہ بھی۔ ضب کے بارے میں علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دم بہت گرہ دار ہوتی ہے۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ۔ محمد فواد عبدالباقی) اور یہ جانور پانی نہیں پیتا اس لیے عرب میں اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ میں فلاں کام کبھی نہیں کروں گا تو وہ یہ محاورہ بولتا ہے: لَا أَفْعَلُ كَذَا حَتَّى يَرِدَ الضَّبُّ ”میں یہ کام نہیں کروں گا حتیٰ کہ ضب پانی پینے آئے۔“ کیونکہ ضب پانی نہیں پیتا بلکہ اسے ٹھنڈی ہوا کی نمی کافی ہوتی ہے۔ (فتح الباری: ۸۲۰/۹) اس وضاحت کی روشنی میں ضب کا ترجمہ ”سانڈا“ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔“ (صحیح مسلم القدر، باب بیان أن الأحوال والأرزاق

۳۲۳۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الألعمة، باب في أكل الضب، ح: ۳۷۹۵ من حديث حصين به، وصححه الحافظ في الفتح ۶۶۳/۹، وله شواهد عند مسلم وغيره.

سانڈے کا بیان

۲۸- أبواب الصيد

وغیرہا لا تزد ولا تنقص عما سبق به القدر، حدیث: (۲۶۲۳) ممکن ہے زیر مطالعہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا سانڈے کے بارے میں اظہار خیال وحی کے ذریعے سے یہ قانون معلوم ہونے سے پہلے کا ہو۔ ⑤ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے گواہی طبعی کراہت کی وجہ سے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا لیکن آپ نے صحابہ کو اس کے کھانے سے منع بھی نہیں فرمایا چنانچہ جسے پسند ہو وہ کھالے، جیسے کہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا ہے اور جسے پسند نہ ہو وہ نہ کھائے۔

۳۲۳۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سانڈے کو حرام قرار نہیں دیا لیکن اسے ناپسند فرمایا۔ اور یہ اکثر چرواہوں کی خوراک ہے۔ اللہ عز و جل اس کے ذریعے سے کئی لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اگر میرے پاس (سانڈہ) ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔

۳۲۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحْرَمْ الصَّبَّ. وَلَكِنْ قَذَرَهُ. وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ.

(م) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی یہ روایت بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۳۲۴۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی نے نبی ﷺ کو

۳۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۳۲۳۹- [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۳۲۳۹- م- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/۲۹ من حديث سعيد به، وتقديم، ح: ۴۲۹، وفيه علتان، إحداهما عن عنة قتادة، وقد تقدم، ح: ۱۷۵، وأما الرواية عن كتاب فضيحة، وللحديث شاهد عند مسلم، ح: ۱۹۵۰، وبه صح الحديث.

۳۲۴۰- أخرجه مسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الصب، ح: ۵۰/۱۹۵۱ من حديث داود به.

۲۸۔ أبواب الصيد

سانڈے کا بیان

مخاطب کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں سانڈے بہت ہوتے ہیں۔ آپ کا سانڈوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ ایک قوم تھی جو مسخ کردی گئی۔“ چنانچہ آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا۔

الْخُدْرِيُّ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّقْفَةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَضْبُةٌ. فَمَا تَرَى فِي الصُّبَابِ؟ قَالَ: «بَلَّغْنِي أَنَّ أُمَّةً مُسِيخَتْ» فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① [فَمَا تَرَى] ”آپ کا کیا خیال ہے؟“ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا کیا فیصلہ ہے یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ ② [بَلَّغْنِي] ”مجھے یہ بات پہنچی ہے۔“ اس لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بات نبی ﷺ کو وحی کے ذریعے سے معلوم نہیں ہوئی تھی بلکہ ممکن ہے علمائے یہود سے سنی ہو۔ چونکہ ایسی باتوں کی تصدیق یا تکذیب نہیں کی جاسکتی جب تک وحی کے ذریعے سے ان کا صحیح یا غلط ہونا معلوم نہ ہو جائے اس لیے نبی ﷺ نے دونوں فیصلہ نہیں فرمایا۔ ③ مٹھوک چیز سے احتیاطاً اجتناب کیا جاسکتا ہے تاہم اسے صراحتاً حرام نہیں کہا جاسکتا۔



470

۳۲۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا اور (کھانا کھانے کے وقت) نبی ﷺ کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے کھانے کے لیے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے چنانچہ آپ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں یہ میرے علاقے میں نہیں ہوتا تھا“ اس لیے میں اس سے کراہت محسوس کرتا ہوں۔“ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سانڈے کی طرف ہاتھ

۳۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّبِيعِيُّ عَنِ الرَّهْزِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِضَبٍّ مَسْوِيٍّ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ [مِنْهُ]، فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ: [يَا رَسُولَ اللَّهِ] إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبٍّ. فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْرَامُ الضَّبِّ؟ قَالَ: «لَا. وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ

۳۲۴۱۔ أخرجه البخاري، الأ طعمة، باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى يسمي له فيعلم ما هو؟، ح: ۵۳۹۱ وغيره، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الضب، ح: ۱۹۴۵/۴۳ من حديث الزهري به.

۲۸- أبواب الصيد خرگوش کا بیان

بَارِضِي، فَأَجِدُنِي أَعَاظُهُ. قَالَ: فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الصَّبِّ، فَأَكَلَ مِنْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

برہا کر اس میں سے کچھ کھایا اور رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ رہے تھے۔

فوائد ومسائل: ① جو چیز دل کو اچھی نہ لگے اسے نہ کھانا جائز ہے۔ یہ حلال چیز کو حرام قرار دینے میں شامل نہیں۔ ② ”میرے علاقے میں“ اور ایک روایت میں [بَارِضٌ قَوْمِي] ”میری قوم کے علاقے میں“ اس سے مراد مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار کا علاقہ ہے جو قریش کا مسکن تھا۔ حجاز کے دوسرے حصوں میں صلب (سانڈے) بکثرت موجود ہیں۔ (فتح الباری: ۸۲۲/۹)

۳۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أُحَرِّمُ» يَعْنِي الصَّبَّ.

رسول اللہ ﷺ نے ساندے کے بارے میں فرمایا: ”میں حرام نہیں کہتا۔“

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْأَرْنَبِ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۷- خرگوش کا بیان

۳۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَنْفَجْنَا أَرْنَبًا. فَسَعَوْا عَلَيْهَا. فَلَعَبُوا. فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا. فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا. فَبَعَثَ بِعِجْرِهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبِلَهَا.

ہم نے ایک خرگوش کو (اس کی پناہ گاہ سے) نکالا۔ (قالے کے افراد) اس کے پیچھے بھاگے (لیکن) وہ تھک گئے (اور پکڑ نہ سکے)۔ میں نے تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور پشت کا گوشت نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے

۳۲۴۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۰، ۹/۲ عن سفيان به، وأخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الصب، ح: ۵۵۳۶ من حديث ابن دينار به، وقال في تحفة الأشراف: ۵/۵۳ \* كان في المصنف بدل محمد بن الصباح، وهو وهم \*.

۳۲۴۳- أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول هدية الصيد، ح: ۲۵۷۲ وغيره من حديث شعبه به، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة الأرنب، ح: ۵۳/۱۹۵۳ من حديث محمد بن جعفر به.

اسے قبول فرمایا۔

۳۲۴۲۔ حضرت محمد بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

ہے کہ وہ دو خرگوش (ہاتھ میں) لٹکائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دو خرگوش میرے ہاتھ لگے ہیں، میرے پاس انھیں ذبح کرنے کے لیے لوہے کی کوئی چیز (چھری وغیرہ) نہیں تھی، چنانچہ میں نے انھیں ایک پتھر کے ساتھ ذبح کر لیا۔ کیا میں انھیں کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”کھالے۔“

۳۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَرْنَبَيْنِ، مُعَلَّقَتُهُمَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرْنَبَيْنِ، فَلَمْ أَجِدْ حَبِيدَةً أَذْكِيهِمَا بِهَا. فَذَكَيْتُهُمَا بِمِرْوَةٍ أَفْأَكُلُ؟ قَالَ: «كُلْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① خرگوش حلال جانور ہے۔ ② جنگل میں موجود حلال جانور کا شکار جائز ہے۔ ③ معمولی

تھکے بھی پیش کرنا اور قبول کرنا چاہیے۔ ④ ذبح کے لیے لوہے کی چیز ہونا ضروری نہیں۔ ⑤ کسی عام سے مسئلے میں بھی شک ہو جائے تو پوچھ لینا چاہیے۔ ⑥ عالم سے جب مسئلہ پوچھا جائے تو بتادے خواہ کتنا مشہور مسئلہ ہو یہ نہ کہے ”تسمیں یہ بھی معلوم نہیں۔“ ⑦ مردہ ایک قسم کا سفید پتھر ہے جس کا ٹکڑا چاقو چھری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں اس سے مطلقاً پتھر مراد ہے (کسی بھی قسم کا ہو) خاص سفید پتھر مراد نہیں۔ (النهاية، مادة: مرأ)

۳۲۴۵۔ حضرت خزیمہ بن جزم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے زمین کے چھوٹے (جنگلی) جانوروں کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ سائے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے؟ میں اسے کھاؤں گا۔ لیکن اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”ایک

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ جِبَّانِ بْنِ جَزْءٍ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْتَاشِ الْأَرْضِ. مَا تَقُولُ فِي النَّصْبِ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ، وَلَا أَحَرِّمُهُ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ. وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «فَقَدْتُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ».

۳۲۴۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۱۷۵ من حديث عاصم عن الشعبي به.

۳۲۴۵۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۲۳۵.

۲۸- أبواب الصيد

وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَابِيًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرْنَبِ؟ قَالَ: «لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ» قُلْتُ: فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تَحَرِّمْ. وَلِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «نُبِّئْتُ أَنَّهَا تَدْمِي».

سمندر کے شکار سے متعلق احکام و مسائل  
قوم لاپتہ ہو گئی تھی۔ اور مجھے ایسی (ظاہری) شکل و صورت نظر آئی جس سے مجھے شک ہوا (کہ شاید بنی اسرائیل کی مسخ شدہ قوم یہی ہو) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ میں نے کہا: جس چیز کو آپ حرام قرار نہیں دیتے میں اسے کھا لوں گا۔ لیکن اے اللہ کے رسول! (آپ) کیوں (نہیں کھاتے؟) آپ نے فرمایا: ”مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔“

باب: ۱۸- سمندر کا شکار (مر کر پانی پر)

تیر آئے تو کیا حکم ہے؟

(المعجم ۱۸) - بَابُ الطَّافِي مِنَ صَيْدِ

الْبَحْرِ (التحفة ۱۸)

۳۲۴۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَأْوَاهُ، أَلْجَأُ مَيْتَتُهُ».

۳۲۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَلَّغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ: هَذَا نِصْفُ الْعِلْمِ. لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ. فَقَدْ أَفْتَاكَ فِي الْبَحْرِ، وَبَقِيَ الْبَرُّ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابو عبیدہ جواد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہ حدیث آدھا علم ہے اس لیے کہ دنیا بر و بحر (خشکی اور سمندر) پر مشتمل ہے۔ نبی ﷺ نے (اس حدیث کے ذریعے سے) سمندر کے بارے میں فتویٰ دے دیا باقی خشکی

۳۲۴۶- [صحیح] تقدیم، ح: ۳۸۶.

کوئے کا بیان  
رہ گئی (کہ خشکی کے کون سے جانور حرام ہیں اور کون  
سے حلال۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سمندر کے پانی کا ذائقہ عام پانی سے مختلف ہوتا ہے اس لیے صحابی کو اس کے بارے  
میں شک ہوا کہ اس سے وضو درست ہے یا نہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ)  
حدیث: ۳۸۶۲، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲ ② سمندر میں رہنے والا جانور سمندر میں مرجائے تب بھی حلال ہے۔ اور باہر نکالنے  
سے مرجائے تب بھی حلال ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ کیجیے: (سنن ابن ماجہ، الطہارۃ، باب الوضوء  
بماء البحر، حدیث: ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸)

۳۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ.  
وَمَا مَاتَ فِيهِ فَطَفًا، فَلَا تَأْكُلُوهُ».

۳۲۴۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کو سمندر باہر  
پھینک دے یا پانی اس سے پیچھے ہٹ جائے (اور وہ پانی  
سے باہر رہ جانے کی وجہ سے مرجائے) اسے کھا لو اور  
جو اس میں مر کر تیر آئے اسے نہ کھاؤ۔“

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْغُرَابِ (التحفة ۱۹)

۳۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ  
الْبَيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ:  
حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ  
أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ يَأْكُلُ  
الْغُرَابَ؟ وَقَدْ سَمَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«فَاسِقًا». وَاللَّهُ! مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
انھوں نے فرمایا: کوئے کو کون کھا سکتا ہے جب کہ  
رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ”فاسق“ رکھ دیا ہے؟ اللہ  
کی قسم! وہ پاک چیزوں میں شامل نہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث میں مندرجہ ذیل اشیاء کو فاسق کہا گیا ہے: سانپ، بچھو، چوہا، کوا، خیل اور کانٹے

۳۲۴۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأئمة، باب في أكل الطافي من السمك، ح: ۳۸۱۵ عن أحمد بن  
عبدہ، ولم أجد تصريح سماع أبي الزبير، ح: ۳۹۵.

۳۲۴۸۔ [حسن] أخرجه البيهقي ۳۱۷/۹ من حديث أحمد بن الأزهر بن، وصححه البوصيري، وفيه علة تقدم،  
ح: ۲۵۵۷، وله شاهد عند البزار، مجمع الزوائد: ۴/ ۴۰، قال الهيثمي: "رجاله ثقات".

۲۸- أبواب الصيد ..... بی کابیان

والا کتا۔ (صحیح مسلم، الحج، باب ما یندب للمحرم وغیره قتله من الدواب فی الحل والحرم)  
حدیث: (۱۱۹۸) ⑤ کوے سے مراد وہ کوا ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ میں سفید رنگ ہو۔ اسے حدیث میں  
الْغُرَابُ الْأَبْعُ کہا گیا ہے۔ (صحیح مسلم حوالہ مذکور بالا) ⑥ جن چیزوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ حرام ہیں  
کیونکہ اگر وہ حلال ہو تو انہیں ذبح کیا جاتا، قتل نہ کیا جاتا۔

۳۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْفَاسِقَةُ فَاسِقَةٌ، وَالْعَقْرَبُ فَاسِقٌ، وَالْفَارَةُ فَاسِقٌ، وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ».

۳۲۴۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سانپ فاسق ہے، بچھو فاسق ہے، چوہیا فاسق ہے اور کوا فاسق ہے۔“

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ: أَتُؤْكَلُ الْغُرَابُ؟ قَالَ: مَنْ بَأْكُلُهُ؟ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «فَاسِقًا».

قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا کوا کھایا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اسے فاسق کہہ دیا تو پھر اسے کون کھا سکتا ہے؟

فائدہ: ”فاسق“ گناہ گار بدکار اور بد معاش کو کہتے ہیں۔ ان جانوروں کو فاسق اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ انسان کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْهَرَّةِ (التحفة ۲۰) باب: ۲۰- بی کابیان

۳۲۵۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَوَيْتِ هُيْ، أَنَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنَبَانَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ،

۳۲۵۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بی کوا اور اس کی قیمت کو

۳۲۴۹- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۰۹/۶ عن وكيع عن المسعودي به، وسماع وكيع عن المسعودي قديم كما في الكواكب النيرات، ص: ۵۶، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۲۵۰- [صحیح] أخرجه أبو داود، البيهقي، باب في ثمن السنور، ح: ۳۴۸۰، ۳۸۰۷ من حديث عبد الرزاق به، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۱۲۸۰، وأخرجه الحاكم في المستدرک: ۳۴/۲ فقال الذهبي: "عمر واو" يعني عمر بن زيد ضعيف (كما في التقريب وغيره)، وروى مسلم عن أبي الزبير قال: سألت جابرًا عن ثمن الكلب والسنور قال: "زجر النبي ﷺ عن ذلك" وأكل الهرة حرام بدليل، ح: ۳۲۳۳ وغيره، فالحديث صحيح.



۲۸- أبواب الصيد۔ - بلی کا بیان

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى كَهَانُ عَنْ مَنَعِ فَرَمَا۔  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَتَمْنِيهَا۔

فائدہ: بلی ”کچلی والا جانور“ ہے لہذا یہ حرام ہے۔ کچلی کی وضاحت کے لیے دیکھیے فوائد حدیث: ۳۲۳۲۔



## طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب

\* طعام کی تعریف: طعام سے مراد ہر وہ چیز ہے جو بطور خوراک کھائی جائے مثلاً: گندم، چاول،  
بھجور اور گوشت وغیرہ۔

\* کھانے کا حکم: اسلام نے جسم اور نفس کے حقوق رکھے ہیں۔ نفس انسانی کو بچانے اور اسے  
واجبات دینی کی ادائیگی کے قابل بنانے کے لیے کھانا مشروع کیا ہے، اس لیے ہر چیز حلال کر دی سوائے  
ان چیزوں کے جن کی حرمت بیان کر دی گئی ہے کیونکہ وہ انسانی جسم کے لیے مضر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ  
ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹۰) ”اُس اللہ ہی نے جو کچھ  
زمین میں ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا ہے۔“ نیز فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ  
حَلَالًا طَيِّبًا﴾ (البقرة: ۱۶۸) ”لوگو! زمین میں موجود حلال پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔“ جبکہ  
رسول اکرم ﷺ نے امت کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: [كُلُوا وَ تَصَدَّقُوا وَ الْبَسُوا فِي غَيْرِ  
إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ] (سنن النسائي، الزكاة، الاختيال في الصدقة) حدیث: ۳۵۶۰ ”کھاؤ،  
صدقہ کرو اور لباس پہنو جب تک اسراف اور تکبر و غرور کا پہلو اس میں شامل نہ ہو۔“ نیز فرمایا: [مَنْ  
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ] (مسند أحمد:  
۳۳۸/۳) ”اللہ تعالیٰ جسے کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اس

۲۹۔ ابواب الاطعمه ..... طعام (کھانے) کی تعریف، حکم اور کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب پر دیکھے۔“

\* چند ممنوع کھانے: ① دوسرے مسلمان بھائی کا مال جو اس کی ملکیت نہ ہو۔

② چھلی اور نڈی کے علاوہ کوئی بھی جانور جو طبعی موت مر گیا، یا اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا گیا یا وہ چوٹ لگنے سے مر گیا ہو۔

③ ذبح کے وقت بہنے والا خون۔

④ خنزیر کا گوشت، چربی اور دیگر اجزاء۔

⑤ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے والا جانور۔

⑥ قبروں اور بتوں کی نذر کیا جانے والا جانور اور کھانا وغیرہ۔

\* کھانا کھانے کے چند ضروری احکام و آداب: ① مسلمان کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کھانی جائز ہیں۔

② کھانے سے مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تقویت کا حصول ہو تو یہ کھانا کھانا باعث اجر بن جائے گا۔

③ کھانا ٹیک لگائے بغیر تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

④ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہیے، البتہ پسند نہ آئے تو نہ کھائے۔

⑤ مہمان کو اہل خانہ کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔

⑥ کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔

⑦ کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا چاہیے۔

⑨ کھانا گرم ہو تو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونکیں نہ مارے۔

⑩ مجلس میں موجود بڑے اور معزز افراد کو پہلے کھانا پیش کرنا چاہیے بشرطیکہ وہ دائیں جانب بیٹھے ہوں۔

⑪ کھانے کے دوران میں ساتھیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مظاہرہ ہے کہ سب

کچھ اپنی ہی پلیٹ میں ڈال لیا جائے۔

⑫ کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے یا انھیں صاف کر لے یا دھو لے۔ اسی طرح برتن کو انگلی سے

چاٹ چاٹ کر صاف کیا جائے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۹) أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ (الصحفة ۲۱)

## کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب ۱- کھانا کھلانے کا بیان

(الصحفة ۱)

۳۲۵۱- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (گیوں بازاروں میں عام لوگ) کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا-) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا وہ یہ تھا: ”اے لوگو! سلام عام کرو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۳۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ قَبْلَهُ. وَقِيلَ: [قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]. قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]. ثَلَاثًا. فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لَا أَنْظُرُ. فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ».

فوائد و مسائل: ① کسی عظیم یک شخصیت یا بڑے عالم کی تشریف آوری پر اس کا استقبال کرنا چاہیے اور اس

۳۲۵۱- [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۳۴ من حديث عوف بن أبي جميلة عن زرارة عن عبد الله بن سلام به.

۲۹۔ أبواب الأظعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

سے ملاقات کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔ ① نیک آدمی کی نیکی اور برے کی برائی چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن بعض لوگ اس کی پہچان نہیں رکھتے۔ ② جب لوگ کسی عالم کی زیارت کے لیے جمع ہوں تو اسے چاہیے کہ مناسب وعظ و نصیحت کرے۔ ③ سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کہا جائے اور جب بھی ملاقات ہو سلام کہا جائے۔ اور جسے سلام کہا جائے وہ اس کا جواب دے۔ ④ کھانا کھلانے سے مراد مہمانوں کی خدمت بھی ہے اور غریب و مستحق افراد کی امداد بھی۔ ⑤ صلہ رحمی سے مراد قریبی رشتے داروں سے حسن سلوک ہے جس میں ان سے میل ملاقات، مشکل میں ان کی مدد اور حسن سلوک کی دیگر سب صورتیں شامل ہیں۔ ⑥ نماز تہجد ایک عظیم نیکی ہے جس میں خلوص اللہ کی طرف توجہ، دعا و مناجات اور بہت سے فوائد اور برکات موجود ہیں۔ ⑦ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے جنت ملتی ہے۔

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى  
الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ  
جُرَيْجٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَنْ  
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَفْشُوا السَّلَامَ،  
وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا  
أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».



فائدہ: حسن خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن و امان قائم رہتا ہے۔

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ ابْنَ  
اللَّيْثِ [بْنِ سَعْدٍ] عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ  
أَبِي الْخَبَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا  
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ

۳۲۵۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۵۶/۲ من حديث ابن جريج به، وفي بعض نسخ مسند الإمام أحمد: ۱۷۴/۹، ۱۷۵، ح: ۶۴۵۰ بتحقيق أحمد شاكر "عن ابن جريج قال: قال لي سليمان، قلت: ابن جريج صرح بالسماع، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۵۶۳/۳۰ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۲۵۳۔ أخرجه البخاري، الإيما، باب إطعام الطعام من الإسلام، ح: ۲۸، ۱۲، وغيرهما من حديث الليث به، ومسلم، الإيما، باب بيان تفاضل الإسلام، وأي أمورہ افضل، ح: ۳۹ عن ابن رمح به.

۲۹۔ ابواب الاطعمه۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
الإِسْلَامَ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ  
السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَزَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»۔  
اسے بھی سلام کرے اور جسے نہیں جانتا اسے بھی سلام کرے۔“

🌞 فائدہ: ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنے کا مطلب عزیز دوست اور اجنبی، یعنی ہر مسلمان کو سلام کرنا ہے۔ جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ غیر مسلم ہے اسے سلام نہیں کرنا چاہیے۔ یہ غیر مسلم کا فرض ہے کہ مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ جب وہ سلام کرے تو مسلمان کو چاہیے کہ اسے سلام کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے۔

(المعجم ۲) - بَاب: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي  
الإِثْنَيْنِ (التحفة ۲)

باب: ۲۔ ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ: أَنَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَبَانَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ»۔  
۳۲۵۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کا کھانا چار افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اور چار افراد کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کھانا کم ہو تو مسلمان کو چاہیے کہ دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھ کر کھائے۔ ② مل کر کھانا کھانے سے تھوڑا کھانا زیادہ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ ③ باہمی ہمدردی اور خیر خواہی مسلمانوں کی امتیازی خوبی ہے۔

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،  
۳۲۵۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے اور دو افراد کا کھانا تین اور چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

۳۲۵۶۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل... الخ، ح: ۱۷۹/۲۰۵۹ من حديث ابن جريج به.

۳۲۵۵۔ [صحیح] أخرجه البزار (كشف الاستار): ۲/۵۲، ۵۱، ح: ۱۱۸۵ من حديث الحسن بن موسى به، وقال: "نفرد به عمرو بن دينار وهو لين"، والحديث السابق شاهد له، والحديث ضعفه البوصيري من أجل قهرمان آل الزبير.

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
لیے کافی ہوتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا پانچ چھ افراد  
کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

فَهَرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ. وَإِنَّ طَعَامَ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ. وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّتَّةَ».

باب: ۳- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے  
اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(المعجم ۳) - بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ (النحفة ۳)

۳۲۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا  
ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

۳۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».



🌞 نو آمد مسائل: ① سات آنتوں میں کھانے سے مراد بہت زیادہ کھانا ہے۔ ② حرص اور لالچ مومن کی شان کے لائق نہیں۔ ③ زیادہ پیٹ بھر کر کھانا صحت کے لیے نقصان دہ ہے، اس لیے صرف اسی قدر کھانا کھانا چاہیے جو آسانی سے ہضم ہو جائے۔ ④ مومن اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے اس لیے اس کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ کافر اللہ کا نام لے کر نہیں کھاتا اس لیے اس کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور کھانے میں اس کے ساتھ شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

۳۲۵۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۲۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۵۶- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، فيه أبو هريرة عن النبي ﷺ، ح: ۵۳۹۷ من حديث شعبة به.

۳۲۵۷- أخرجه مسلم، الأشربة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۶۰ من ۴۴

۲۹- أبواب الأطعمة

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ».

۳۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ».

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ (التحفة ۴)

۳۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

۴۴- حديث عبدالله بن عمر به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

۳۲۵۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

باب ۴- کھانے میں عیب نکالنے کی  
ممانعت کا بیان

۳۲۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔“

۳۲۵۹- (۱) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس معنی میں ایک اور حدیث اپنے دوسرے استاد ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی سند سے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

۳۲۵۸- أخرجه مسلم، الأثرية، باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ح: ۲۰۹۲ عن أبي كريب به.

۳۲۵۹- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما عاب النبي ﷺ طعاماً، ح: ۳۵۶۳، ۵۴۰۹، ومسلم، الأطعمة، باب لا يعيب الطعام، ح: ۲۰۶۴ من حديث سفیان الثوري به.

۳۲۵۹- أخرجه مسلم، الأثرية، باب لا يعيب الطعام، ح: ۱۸۸ / ۲۰۶۴ عن ابن أبي شيبة به، وانظر الحديث السابق.



۲۹۔ ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نُخَالِفُ فِيهِ. يَقُولُونَ: عَنْ  
إِبْنِ حَازِمٍ. اختلاف ہے۔ وہ حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد (ابو یحییٰ)  
کی بجائے (ابو حازم) سے بیان کرتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر پکانے والے سے کھانا پکانے میں کوئی کمی رہ جائے تو برداشت کرنی چاہیے۔ معمولی  
بات پر آپ سے باہر ہو جانا اخلاق کے سنانی ہے۔ ② بعض اوقات کوئی کھانا انسان کو پسند نہیں ہوتا تب  
طبیعت پر جبر کر کے کھانا ضروری نہیں اور نہ پیش کرنے والے ہی پر ناراض ہونا چاہیے کہ یہ کھانا کیوں پکایا گیا۔

(المعجم ۵) - بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ باب: ۵۔ کھانا کھاتے وقت ہاتھ منہ دھونا  
(التحفة ۵)

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ. سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ  
مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زیادہ برکت دے اسے چاہیے  
أَحَبُّ أَنْ يَكْتُمِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا کہ جب کھانا پیش کیا جائے اور جب (فارغ ہونے  
خَضَرَ عَدَاؤُهُ، وَإِذَا رُفِعَ»۔ کے بعد) کھانا اٹھایا جائے تو وضو کرے۔“

🌞 فائدہ: اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس لیے ہاتھ اگر صاف  
ہوں تو دھوئے بغیر بھی کھانا کھانا جائز ہے۔ اسی طرح کھانے کے بعد کا مسئلہ ہے اگر صفائی کی ضرورت ہو تو  
ہاتھ ضرور دھونے چاہئیں ورنہ دھونا شرعاً ضروری نہیں۔

۳۲۶۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حَدَّثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدِ الْجَزَرِيِّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے۔ آپ  
ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ: کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ایک آدمی نے کہا:  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کی خدمت میں وضو  
يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ کے لیے پانی پیش نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں  
خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ. فَأَتَيْتُ بِطَّعَامٍ. فَقَالَ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہوں؟“

۳۲۶۰۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي في الكامل: ۲۰۸۴/۶ من حديث جبارة به، وتابعه قتيبة بن سعيد  
عنده، وضعفه البوصيري، وقال أبو زرعة: لهذا حديث منكر، العلل: ۱/۲۲، وانظر، ح: ۱۸۶۲ لحال كثير بن سليم.  
۳۲۶۱۔ [صحیح] \* صاعد مستور، ولحديثه شاهد عند مسلم في صحيحه، ح: ۱۱۸/۳۷۴، وبه صغ الحديث.

۲۹۔ ابواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ؟  
قَالَ: «أُرِيدُ الصَّلَاةَ؟».

☀ فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے لیے نماز والا وضو کرنا ثابت نہیں۔ ② شریعت نے جو پابندی نہیں لگائی صفائی یا تقوی وغیرہ کے نام پر وہ پابندی لگانا درست نہیں۔ ③ نماز کے لیے با وضو ہونا ضروری ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا  
(الصفحة ۶)

۳۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ)  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”میں  
ابنِ الْأَقَمِرِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لگا کر نہیں کھاتا۔“  
ﷺ قَالَ: «لَا أَكُلُ مُتَكِنًا».

۳۲۶۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ: ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک بکری نبی ﷺ کی  
حَدَّثَنَا أَبِي: أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کی رسول اللہ ﷺ  
عَزَقِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ: أَهْدَيْتُ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھانے لگے۔ ایک اعرابی نے  
لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً. فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ (تعجب سے) کہا: بیٹھے کا یہ کیسا انداز ہے؟ آپ نے  
رُكِبَتْهُ يَأْكُلُ. فَقَالَ أَغْرَابِي: مَا هَذِهِ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ بنایا ہے متکبر اور  
الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا سرکش نہیں بنایا۔“  
كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا».

☀ فوائد و مسائل: ① محمد و عبد الباقی رحمہما نے اتگاہ (ٹیک لگانے) کی مختلف صورتیں بیان کی ہیں: (۱) چار زانو (چوکڑی مار کر) بیٹھنا۔ (ب) اچھی طرح کھل کر بیٹھنا۔ (ج) پیٹھ کسی چیز (دیوار وغیرہ) سے لگا کر بیٹھنا۔ (د) ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اس پر سہارا لے کر) بیٹھنا۔ عام طور پر اس لفظ سے تیسرا مفہوم مراد لیا جاتا ہے۔ ② گھٹنوں کے بل بیٹھنے سے مراد شہد کی طرح بیٹھنا یا اکڑوں بیٹھنا ہے، یعنی پنڈلیاں کھڑی کر کے پاؤں کے

۳۲۶۲۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل متكينًا، ح: ۵۳۹۸ من حديث مسعر به.

۳۲۶۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۳ عن عمرو بن عثمان به موطأ.

۲۹۔ أبواب الأَطْعَمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

پورے ملک سے زمین پر لگا کر ان پر بیٹھنا۔ ⑤ تکبیر کی ہر صورت مذموم ہے۔ اور ہر کام میں تو وضع قابل تعریف ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب ۷۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ

(التحفة ۷)

پڑھنے کا بیان

۳۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۲۶۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ،

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے چھ اصحاب کے

عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ

ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی (بدو) آیا

عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وہ (سارا کھانا) دو لقموں میں کھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ

يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَجَاءَ

نے فرمایا: ”اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو کھانا تمھارے

أَعْرَابِيٍّ فَأَكَلَهُ يَلْقُمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لیے کافی ہو جاتا، چنانچہ تم میں سے جو شخص کھانا کھائے

«أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَكَفَّاكُمُ.

اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھ لے۔ اگر شروع میں بسم اللہ

فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ

پڑھنا بھول جائے تو (یاد آئے پر) یوں کہہ لے: [بِسْمِ

فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ،

اللہ فی اَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] ”اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا

فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ».

شروع کرتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“



فوائد و مسائل: ① بسم اللہ پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور تھوڑا کھانا زیادہ لوگوں کو کافی ہو جاتا

ہے۔ ② اگر چند افراد مل کر ایک برتن میں کھانا کھا رہے ہوں تو سب کو بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ اگر ایک آدمی بھی

بغیر بسم اللہ کے کھانے لگے تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے یاد نہ

رہے تو یاد آنے پر [بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ] یا [بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ] پڑھ لے۔

۳۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۲۶۵۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

ہے انھوں نے فرمایا: میں کھانا کھا رہا تھا تو مجھ سے

۳۲۶۴۔ [صحیح] أخرجه الدارمي: ۹۴/۲، ح: ۲۰۲۶ من حديث يزيد بن هارون به، وصححه ابن حبان (موارد)،

ح: ۱۳۴۱، وأخرجه الترمذي، ح: ۱۸۵۸ من طريق وكيع عن هشام الدستوائي عن بدیل بن ميسرة العقبلي عن عبد الله

ابن عبد بن عمير عن أم كلثوم عن عائشة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۱۰۸/۴، ووافقه الذهبي،

وهو كما قال.

۳۲۶۵۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الأَطْعَمَةُ، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ح: ۱۸۵۷ من حديث هشام به،

وإسناده حسن.

۲۹- أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا أَكُلُ: «سَمَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». (المعجم ۸) - باب الأكل باليمين

باب: ۸- دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے

(التحفة ۸)

۳۲۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ يَمِينَهُ، وَ[لَيَشْرَبَ] يَمِينَهُ، وَلَيَأْخُذَ يَمِينَهُ، وَلَيُعْطِ يَمِينَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ».

۳۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیے، دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① وہ تمام کام جو عرف میں اچھے سمجھے جاتے ہیں یا طبعاً ناگوار نہیں ان میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ دوسرے کاموں میں بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ② احادیث میں بہت سے کاموں کے بارے میں دائیں جانب کو اہمیت دینے کا ذکر موجود ہے مثلاً: کھانا پینا لینا دینا وضو غسل کنگھی کرنا کپڑا پہننا جوتا پہننا سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا لکھنا مسجد میں داخل ہونا بیت الخلا سے باہر آنا وغیرہ۔ اور بہت سے دوسرے کاموں میں بائیں جانب کا ذکر ہے مثلاً: استنجا کرنا بیت الخلا میں داخل ہونا مسجد سے باہر آنا لباس یا جوتا اتارنا وغیرہ۔ ③ جو کام شیطان کو پسند ہیں مومن کو ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۲۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ يَمِينَهُ، وَ[لَيَشْرَبَ] يَمِينَهُ، وَلَيَأْخُذَ يَمِينَهُ، وَلَيُعْطِ يَمِينَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ».

۳۲۶۷- حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی کفالت میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا۔ (ایک دن کھانا کھاتے

۳۲۶۶- [صحیح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۳۹۷/۷، ح: ۶۷۷۱ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "نفرد به هشام"، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۰۲۰ وغيره.

۳۲۶۷- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ح: ۵۳۷۶ من حديث سفیان بن عيينه به، ومسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۱۰۸/۲۰۲۲ عن ابن أبي شيبة وغيره به.

۲۹۔ ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ابْنُ كَيْسَانَ، سَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ عَلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي: «يَا عَلَامُ! سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِبَيْمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ».

ہوئے) میرا ہاتھ پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھوم رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ ۴ ہجری میں فوت ہوئے تو ان کی بیوہ حضرت ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح ان کے بیٹے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما اور بیٹی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ آ گئے۔ ② بچے غلطی کریں تو نرمی سے سمجھا دینا چاہیے۔ ③ بچوں کو واضح اور آسان اسلوب میں سمجھانا چاہیے اور اختصار پیش نظر رکھا جائے۔ ④ جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے، البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں (کھجوریں یا مٹھائی وغیرہ) ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔



۳۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ».

۳۲۶۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

باب: ۹۔ انگلیاں چاٹنے کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ لَعَقِ الْأَصَابِعِ

(الصحفة ۹)

۳۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

۳۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے

۳۲۶۸۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۲۰۱۹ عن محمد بن رُمح به.

۳۲۶۹۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمبديل، ح: ۵۴۵۶ من حديث ابن عيينة به، ومسلم، الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما بصيها من الأذى... الخ، ح: ۲۰۳۱ عن محمد بن أبي عمر به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- أبواب الأطعمة

یا چٹوانہ لے۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ، حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے عمر بن قیس کو عمرو بن دینار سے سوال کرتے ہوئے سنا، انھوں نے پوچھا: عطاء کی اس حدیث [لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا] کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ کس (صحابی) سے مروی ہے؟ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ عمر بن قیس نے کہا: ہمیں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا: حضرت جابر کے ہمارے پاس آنے سے پہلے ہم نے یہ حدیث عطاء عن ابن عباس سے یاد کی ہوئی ہے۔ اور عطاء رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس سال ملاقات کی ہے جب مکہ میں وہ ان کے پاس مقیم تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ عَطَاءٍ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا» عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ. قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ أَنْ يَتَدَمَّ جَابِرٌ عَلَيْنَا. وَإِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا فِي سَنَةِ جَاوَرَ فِيهَا بِمَكَّةَ.



۳۲۷۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اسے چاٹ نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

۳۲۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا دَاوُدَ الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسَحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يُلْعَقَهَا. فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں کو زبان سے صاف کر لینا چاہیے۔ ② غذا کا معمولی حصہ ضائع کرنا بھی نعمت کی ناشکری ہے۔ ③ بغیر صاف کیے ہاتھ کو کپڑے سے پونچھنا یا پانی سے دھونا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح کپڑا خراب ہوگا یا پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا پڑے گا اور ہاتھ کو گتے ہوئے غذا کے ذرات نالی میں جا سکیں گے جو رزق کی نعمت کی ناقدری ہے۔ ④ برکت ایک معنوی اور غیر محسوس چیز ہے۔ اس کے حصول کے لیے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور رزق کو ضائع کرنے سے پرہیز کرنا

۳۲۷۰- أخرجه مسلم، الأشربة، الباب السابق، ح: ۱۳۴/۲۰۳۳ من حديث أبي داود الحفري به نحو المعنى.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

چاہیے۔ ⑤ کسی سے چٹوٹا اس وقت درست ہے جب دوسرا آدمی اس میں کراہت محسوس نہ کرے مثلاً: بیوی یا اولاد وغیرہ ہو۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ  
(التحفة ۱۰)

۳۲۷۱- حضرت ام عاصم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت نمیشہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پیالے میں کھانا کھائے پھر اس (پیالے) کو چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔“

۳۲۷۲- حضرت ابوالیمان معلى بن راشد رضی اللہ عنہ اپنی دادی (ام عاصم) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک صاحب حضرت نمیشہ الحیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہم ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے کہ نمیشہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”جو شخص پیالے میں کھانا کھا کر اسے چاٹا ہے پیالہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایتیں سنداً ضعیف ہیں تاہم پیالے اور پلیٹ وغیرہ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا ذکر صحیح مسلم کی روایت میں موجود ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پلیٹ کو انگلی سے صاف کر لیا کریں۔ (صحیح مسلم الأشربة) باب استحباب لعق

۳۲۷۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأظعمة، باب ماجاء في اللقمة تسقط، ح: ۱۸۰۴ من حديث أبي اليمان البزء (معلی بن راشد الهذلي) به، وقال: "غريب" أم عاصم لم أجدها ثوثيقاً، والله أعلم، وباقي السند حسن.

۳۲۷۲- [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.



۲۹- أبواب الأَطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

الأصابع.....: حدیث: (۲۰۳۳)؛ نیز صحیح مسلم کی اسی روایت میں پلیٹ کو انگلیوں سے صاف کرنے کا سبب وہی بیان ہوا ہے جو گزشتہ باب میں انگلیاں چاٹنے کا بیان ہوا تھا۔ خاص طور پر آج کل کے ماحول میں جس طرح بعض لوگ برتن میں زیادہ کھانے لے لیتے ہیں اور تھوڑا سا کھا کر باقی ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ انتہائی بری عادت ہے۔ اس سے کھانے کی بے قدری ہوتی ہے۔ اور بلا ضرورت ضائع کرنا تہذیب میں شامل ہے جس کے مرتکب کو قرآن نے ”شیطان کا بھائی“ کہا ہے۔ اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے کہ کھانا کھاتے وقت پلیٹ میں صرف ضرورت کے مطابق لیا جائے اور اس میں بچایا نہ جائے۔ اور جو پکا ہوا کھانا بچ جائے وہ پھینکنے کے بجائے ضرورت مندوں، غریبوں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

باب: ۱۱- اپنے سامنے سے کھانا

(التحفة ۱۱)

۳۲۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان پر کھانا لگا دیا جائے تو آدمی کو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اپنے ساتھی کے آگے سے نہ کھائے۔“

۳۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ

الْمَسْلَمَانِيُّ: حَدَّثَنَا [عَبِيدُ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ، وَلَا يَتَنَاوَلَ مِنْ يَمِينِ يَدَيْ جُلُوسِهِ».

فائدہ: ”مائدہ“ اس دسترخوان کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھا جا چکا ہو اس لیے وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ کا مطلب صرف دسترخوان بچھانا نہیں بلکہ اس پر کھانا لگانا ہوگا۔ خالی دسترخوان کو عربی میں بخوان کہتے ہیں۔

۳۲۷۴- حضرت عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت سا شہید اور

۳۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوَيْبَةِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ

۳۲۷۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء: ۷۴/۳، والبيهقي في شعب الإيمان: ۸۴/۵، ح: ۵۸۲۵، وابن حبان في المجروحين: ۱۵۶/۲ من حديث عبيد الله بن موسى به، وسياقي، ح: ۳۲۹۵ \* عبد الأعلى بن أعين ضعيف، كما في التقريب وغيره.

۳۲۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأطةمة، باب ماجاء في التسمية في الطعام، ح: ۱۸۴۸ عن ابن بشار به، وقال: "غريب" \* العلاء بن الفضل ضعيف (تقريب وغيره)، وعبيد الله بن عكراش، قال البخاري: "لا يثبت حديثه".



۲۹۔ أبواب الأطعمة

عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ دُوَيْبٍ قَالَ: أُنْبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَفَنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدَكِ. فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا. فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاجِيهَا. فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقِي فِيهِ أَلْوَانٌ مِنَ الرُّطَبِ. فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ. فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
چکنا تھی۔ ہم لوگ اس میں سے کھانے لگے تو میرا ہاتھ اس میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ یہ ایک ہی کھانا ہے۔“ پھر ہمارے سامنے ایک تھال رکھا گیا جس میں مختلف قسم کی تازہ کھجوریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھال میں گھومنے لگا اور آپ نے (مجھ سے) فرمایا: ”اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ۔ یہ ایک ہی قسم نہیں۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ باب کی دونوں روایات ضعیف ہیں تاہم صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ سے فرمایا: ”بچے! اللہ کا نام لو وائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔“ (صحیح البخاری، الأطعمة، حدیث: ۵۳۷۶، و صحیح مسلم، الأشربة، حدیث: ۲۰۲۲) لہذا جب برتن میں ایک ہی قسم کا کھانا ہو تو ہر ایک کو اپنے سامنے ہی سے کھانا چاہیے البتہ اگر مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو اپنی پسند کی چیز دوسری طرف سے بھی لی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید دیکھیے حدیث: ۳۲۶۷ کے فوائد و مسائل۔



(المعجم ۱۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ دُرَّةِ الثَّرِيدِ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲۔ ثرید کے اوپر (درمیان) سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ سَعِيدٍ] بَنِ كَثِيرٍ بَنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزِيقِ الْيَحْصَبِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِقَصْعَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا. وَدَعُوا دُرَّتَهَا، يَبَارِكُ فِيهَا».

۳۲۷۵- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اس کی چوٹی چھوڑ دو اس میں برکت ڈالی جائے گی۔“

۳۲۷۵۔ [استادہ حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۳ عن عمرو بن عثمان به، وصححه الحاكم: ۱۰۷/۴، والذهبي.

۲۹- ابواب الأطعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① چوٹی سے مراد برتن کے درمیان کا کھانا ہے جو برتن بھرا ہوا ہونے کی صورت میں کناروں کی نسبت کچھ بلند ہوتا ہے۔ ② جب ایک برتن میں کھانے والے اپنے اپنے سامنے سے کھائیں تو اس حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے کیونکہ درمیان کا کھانا کناروں سے کھائے جانے کے بعد کھایا جاتا ہے۔ ③ حدیث نبوی پر عمل کرنے سے رزق میں برکت حاصل ہوتی ہے۔

۳۲۷۶- حضرت وائلہ بن اسقع لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے شریک کی چوٹی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا اونچا (درمیان والا) حصہ رہنے دو (بعد میں کھانا) کیونکہ اس میں برکت اوپر سے آتی ہے۔“

۳۲۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفَسِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَيْسِمَةَ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْعَدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِ الشَّرِيدِ، فَقَالَ: «كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالَيْهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا».

۳۲۷۷- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے سے لو اور اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ برکت اس کے وسط میں نازل ہوتی ہے۔“

۳۲۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ، فَخُذُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَذَرُوا وَسْطَهُ. فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ».

باب: ۱۳- اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

(المعجم ۱۳) - بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ (التحفة ۱۳)

۳۲۷۸- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۷۸- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۷۶- [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۹۰/۲۲، ح: ۲۱۶ من حديث هشام بن عمار به، وله طريق آخر عند أحمد: ۴۹۰/۳، والحديث السابق شاهد له.

۳۲۷۷- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الأكل من أعلى الصفحة، ح: ۳۷۷۲ من حديث شعبة عن عطاء بن السائب به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۸۰۵.

۳۲۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۹۶/۲، ح: ۲۰۳۵ من حديث يزيد بن زريع به، قال

## ۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: بَيْنَمَا [هُوَ] يَتَغَدَّى، إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ. فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَأَكَلَهَا. فَتَعَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ. فَقِيلَ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ. إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقِينُ يَتَعَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللَّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ. إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَحَدَنَا، إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ، أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدْعَهَا لِلشَّيْطَانِ.



ہے وہ کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ان (کے ہاتھ) سے ایک لقمہ گر گیا۔ انھوں نے اسے اٹھایا اور اسے جو گردوغبار وغیرہ لگ گیا تھا اسے دور کیا پھر وہ لقمہ کھالیا۔ زمینداروں نے ایک دوسرے کو اشارے کیے (کہ دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں۔) انھیں کہا گیا: اللہ تعالیٰ گورنر صاحب (آپ) کو درست رکھے آپ کے لقمہ اٹھانے کی وجہ سے زمیندار ایک دوسرے کو اشارے کرتے ہیں جب کہ آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے (پھر گرا ہوا لقمہ نہ اٹھاتے تو کیا حرج تھا خواہ بخواہ ان لوگوں کے مذاق کا نشانہ بنے۔) انھوں نے فرمایا: میں ان عجیبوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث پر عمل کرنا ترک نہیں کر سکتا۔ ہم تو، جب کسی کا لقمہ گر پڑتا تھا اسے حکم دیا کرتے تھے کہ اسے اٹھا کر اس پر لگی ہوئی چیز (تکڑا غبار وغیرہ) دور کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ رہنے دے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اس طرف اشارہ کیا ہے اور مزید کہا ہے کہ درج ذیل روایت اس کی شاہد ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ علاوہ ازیں صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر پڑے تو اسے چاہیے کہ اسے جو گردوغبار لگا ہوا ہے دور کرے پھر اس (لقمے) کو کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“ (صحیح مسلم، الأشریۃ: باب استحباب لعق الأصابع والقصة، و أكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من أذى.....، حدیث: ۲۴۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد انہی الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ) ② اگر ہاتھ سے گرا ہوا لقمہ اٹھایا نہ جائے تو شیطان اسے کھا لیتا ہے یا شیطان کو اس سے کھانے کو ملتا ہے۔

«البوصيري: "منقطع"، وقال أبو حاتم: "الحسن لم يسمع من معقل بن يسار"، والحدیث الآتی شاهد له.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- أبواب الأطعمة

۳۲۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو وہ اس پر لگے گرد و غبار کو صاف کرے اور اسے کھالے۔“

۳۲۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدٍ أَحَدِكُمْ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا».

باب: ۱۳- کھانوں پر شریک کی فضیلت

(المعجم ۱۴) - بَابُ فَضْلِ الشَّرِيقِ عَلَى

الطَّعَامِ (التحفة ۱۴)

۳۲۸۰- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مردوں میں سے بہت افراد کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران (علیہا السلام) اور فرعون کی بیوی آسیہ (علیہا السلام) کامل ہوئیں۔ اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دوسری عورتوں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح شریک کو دوسرے کھانوں پر فضیلت ہے۔“

۳۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَرْثَةَ الِهْمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. وَإِنْ فَضِّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ، فَكَفَضِّلَ الشَّرِيقُ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

۳۲۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی

۳۲۸۱- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنْبَأَنَا مُسْلِمٌ عَنْ

۳۲۷۹- أخرجه مسلم، الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع والقصة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من الأذى... الخ، ح: ۱۳۵/۲۰۳۳ من حديث ابن فضيل به.

۳۲۸۰- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: "وضرب الله مثلا للذين آمنوا امرأت فرعون... الخ"، ح: ۳۴۱۱، ۳۴۳۳ من حديث شعبه به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب: من فضائل خديجة [أم المؤمنين] رضي الله تعالى عنها، ح: ۲۴۳۱ عن ابن بشار به.

۳۲۸۱- أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، ح: ۳۷۷۰، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۶ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن بن

۲۹- ابواب الاطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① انسانوں میں کمال کا سب سے بلند مقام نبوت کا ہے جو عورتوں کو حاصل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا﴾ (یوسف ۱۰۹: ۱۱۴) ”(اے نبی!) ہم نے آپ سے پہلے صرف مرد ہی (رسول بنا کر) بھیجے ہیں۔“ اس لیے حدیث میں وہ کمال مراد ہے جو صرف وہی نہیں بلکہ اس میں کسب کا بھی حصہ ہے، یعنی صدیقیت کا مقام۔ گزشتہ امتوں کی عورتوں میں صدیقیت کا اعلیٰ ترین مقام حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ علیہا السلام کو حاصل ہوا۔ امت محمدیہ میں یہ مقام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا۔ ② ثرید، روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے شوربے میں بھگو کر بنایا ہوا ایک قسم کا کھانا ہے۔ اس دور کے ماحول میں یہ بہترین کھانا تھا جو غذا بیت کے لحاظ سے بھی بہترین ہے اور لذت کے لحاظ سے بھی اس کے علاوہ آسانی سے تیار ہو جاتا ہے، جلدی ہضم ہوتا ہے اور بہت سے فوائد کا حامل ہے۔



(المعجم ۱۵) - بَابُ مَنْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵- کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا بیان

۳۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا، زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ. فَإِذَا تَحَنُّ وَجَدْنَاهُ، لَمْ تَكُنْ لَنَا مَتَادِيلٌ إِلَّا أَكْفُنَا وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا. ثُمَّ نَصَلِّي وَلَا تَتَوَضَّأُ.

۳۲۸۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں کھانا کم ملتا تھا۔ (زیادہ گزراہ کھجوروں وغیرہ پر تھا)۔ پھر جب ہمیں کھانا میسر آتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے سوائے ہاتھوں، کلائیوں اور پاؤں کے۔ (ہاتھ لگی ہوئی چکنائی وغیرہ اس طرح ادھر ادھر مل لیتے تھے)۔ پھر (نیا) وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔

۳۲۸۲- أخرجه البخاري، الأظعمة، باب المنديل، ح: ۵۴۵۷ عن محمد بن أبي يحيى به، وهو محمد بن فليح بن سليمان.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ أبواب الأطعمة

امام ابن ماجہ نے کہا: یہ روایت غریب ہے۔ اسے صرف محمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: غَرِيبٌ، لَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

باب: ۱۶۰۔ کھانے سے فارغ ہو کر کیا  
کہنا چاہیے؟

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ  
الطَّعَامِ (التحفة ۱۶)

۳۲۸۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو فرماتے تھے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔“

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ [رِيَّاحٍ] بْنِ عَيْبَةَ، عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ».

🌟 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں دیگر دعائیں مذکور ہیں ان میں سے کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ ان میں سے دو دعائیں درج ذیل روایات میں مروی ہیں۔

۳۲۸۴۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے سامنے موجود کھانا (فارغ ہونے پر) اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا] ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو پاکیزہ ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو نہ کفایت کیا گیا (کہ مزید

۳۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ. رَبَّنَا».

۳۲۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح: ۳۴۵۷ من حديث أبي خالد بن أرطاة تقدم حاله، ح: ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، ومولى لأبي سعيد مجهول، وله طريق آخر عند أبي داود، ح: ۳۸۵۰، وفيه إسماعيل بن رباح مجهول (تقريب) و"غيره" مجهول، فالسند مظلم، وله طريق آخر عند النسائي في عمل اليوم والنيلة، ح: ۲۹۰، وفيه إسماعيل بن (أبي) إدريس، وهو مجهول (تقريب) والسند إليه ضعيف، وحسن الحافظ ابن حجر أحد طرقه.

۳۲۸۴۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ح: ۵۴۵۸ من حديث ثور به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

کی ضرورت نہ رہے) نہ یہ آخری کھانا ہے نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب!“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس دعا کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: ”یہ تعریف کافی نہیں سمجھی گئی (کیونکہ انسان کا حقہ حمد کر ہی نہیں سکتا) نہ چھوڑی گئی (بلکہ یہ حمد و شکر مسلسل ہے کیونکہ رب کی نعمتیں مسلسل حاصل ہو رہی ہیں) نہ اس تعریف سے بے نیازی ہو سکتی ہے (کیونکہ حاصل نعمتوں کو قائم رکھنے کے لیے اور مزید نعمتوں کے حصول کے لیے بندے کو حمد و شکر کی ضرورت رہتی ہے۔)“ ② کھانے کے آخر میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

۳۲۸۵- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى: ۳۲۸۵- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ] ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔“ اس کے گزشتہ (تمام) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ② شکر گناہوں کی معافی کا باعث ہے۔ ③ رزق کے حصول کے لیے اگرچہ ایک حد تک انسان بھی کوشش اور تدبیر سے کام لیتا ہے تاہم اس کوشش کو کامیاب کرنا اور تدبیر بھانا بھی اللہ ہی کا فضل ہے اور اسی کی توفیق سے ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۱۷)

۳۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ۳۲۸۶- حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۲۸۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً جديداً، ح: ۴۰۲۳ من حديث سعيد بن أبي أيوب، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۴۵۸، وحسنه الحافظ ابن حجر، وصححه الحاكم: ۱۹۲/۴، ۱۹۳، وتعقبه الذهبي، وتعقبه مرجوح.

۳۲۸۶- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأَطْعَمَةُ، باب في الاجتماع على الطعام، ح: ۳۷۶۴ من حديث الوليد، به، وتقدم، ح: ۲۵۵، ولم يصرح بالسماع المسلسل \* وحرب بن وحشي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال البزار: ۴۴

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

وَدَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ بْنُ وَحْشِيٍّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ. قَالَ: «فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاَجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ».

ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ”شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لو تمھارے لیے اس میں برکت ہو جائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۸۶/۲۵، والصحيحة للألباني‘ رقم: ۶۶۳) بتا بریں مل کر کھانا برکت کا باعث ہے تاہم الگ الگ کھانا بھی جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا﴾ (النور: ۳۳) ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔“ ② بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا بھی برکت کا باعث ہے۔

۳۲۸۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرَقُوا. فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ».

۳۲۸۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت (اور اجتماعیت) کے ساتھ ہے۔“

مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة، منها الحديث الآتي، وحديث ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر رفعه: إن أحب الطعام إلى الله ما كثر عليه الأيدي، وأخرجه أبو يعلى: ۳۹/۴، ح: ۲۰۴۵، وإسناده ضعيف.

۳۲۸۷- [حسن] تقدم ح: ۳۲۵۵، وهذا طرف منه.



۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۸) - بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

باب: ۱۸- کھانے کی چیز میں پھونک مارنا

(التحفة ۱۸)

۳۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُزَيْرٍ: حَدَّثَنَا

۳۲۸۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ:

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھانے پینے کی

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ

چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اور برتن میں سانس نہیں

عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ

لیتے تھے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ.

وَلَا يَنْتَفِسُ فِي الْإِنَاءِ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① یہ حدیث صحیح ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔“

(دیکھیے سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۲۳۹) ② حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کی چیز میں

پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے کہا: اگر برتن میں کوئی ناپسندیدہ چیز (تھکا وغیرہ) نظر آجائے تو؟

آپ نے فرمایا: ”اسے انڈیل دو“ (تھوڑا سا پانی انڈیل دوتا کہ وہ بھی نکل جائے) اس نے کہا: میں ایک سانس

سے (پیتا ہوں تو) سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا: ”یہ بالے کومر سے ہٹا لیا کرو۔“ (جامع الترمذی، الأثریہ، باب ماجاء

فی کراهية النفخ في الشراب، حدیث: ۱۸۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ برتن کومر سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ

باب: ۱۹- جب خادم کھانا لائے تو اس کھانے

میں سے اسے بھی کچھ کھانا دینا چاہیے

يَطْعَمُهُ فَلْيُنَا وَلَهُ مِنْهُ (التحفة ۱۹)

۳۲۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۲۸۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نُصَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے پاس اس کا

أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

خادم اس کا کھانا لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ اسے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ

اپنے ساتھ بٹھائے اور وہ (خادم) اس (مالک) کے

۳۲۸۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأثریہ، باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه، ح: ۳۷۰۸ من حدیث

عبد الکرم الجزري به بألفاظ أخری، وقال الترمذی "حسن صحیح"، ح: ۱۸۸۸، وللحدیث شواهد كثيرة جداً.

۳۲۸۹- [صحیح] أخرجه الترمذی، الأطعمة، باب ماجاء في الأكل مع المملوك والعیال، ح: ۱۸۵۳ من حدیث

إسماعیل به، وقال: "حسن صحیح" \* إسماعیل عنن، تقدم ح: ۱۶۱۲، ورواه عنه يحيى بن سعيد القطان، ولحدیثه شواهد كثيرة، انظر الحدیث الآتی.

۲۹۔ ابواب الأطعمه۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
 بِطَعَامِهِ، فَلْيَجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ أُلِيَ،  
 فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ. ساتھ کھائے۔ اگر ایسے نہیں کر سکتا تو اسے اس میں سے  
 کچھ (کھانا) دے دے۔“

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ  
 الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ  
 ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا  
 أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ  
 عَنَاءَهُ وَحَرَّهُ، فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ. فَإِنْ لَمْ  
 يَفْعَلْ، فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً، فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ».

۳۲۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا غلام اسے کھانا  
 پیش کرے جس کی (تیاری کی) مشقت اور (اس کے  
 لیے آگ کی) حرارت اس نے برداشت کی ہے تو اسے  
 بلا کر اپنے ساتھ کھلائے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو ایک لقمہ لے  
 کر اس کے ہاتھ میں رکھ دے۔“

۳۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ خَادِمٌ  
 أَحَدَكُمْ بِطَعَامِهِ، فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ، أَوْ لِيُنَاوِلْهُ  
 مِنْهُ. فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدَخَانَهُ».

۳۲۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا  
 خادم اس کا کھانا لائے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے  
 ساتھ بٹھائے یا اسے تھوڑا سا کھانا دے دے کیونکہ اس  
 نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① خادم اور نوکر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ② اگر کوئی خاص کھانا  
 تیار کیا گیا ہو تو نوکر اور ملازم کو بھی گنجائش کے مطابق دیا جائے تاکہ اس کے دل میں حسرت نہ رہے۔ اس سے  
 اس کے دل میں مالک کی محبت اور عزت و عظمت بڑھے گی نیز ایسا کرنے سے اس کے دل میں اپنے مالک کا  
 مال وغیرہ چوری کرنے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوگی۔ ③ فیکٹری کے مالک کو چاہیے کہ پیداوار میں سے کچھ نہ  
 کچھ ملازمین کو بھی تحفے کے طور پر دے۔ ④ ملازم کو تنخواہ کے علاوہ بھی کچھ حسن سلوک کے طور پر دینا  
 چاہیے۔ ⑤ ملازمین سے کام لینے وقت ان کے جذبات اور حالات کا لحاظ رکھنا چاہیے نیز مالک کو ان کی خوشی

۳۲۹۰۔ [إسناده صحيح] \* جعفر بن ربيعة تابعه أبو الزناد عند أحمد: ۲/ ۲۴۵، وللحديث طرق أخرى عند  
 البخاري، ومسلم وغيرهما.  
 ۳۲۹۱۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۸۸، ۴۴۶ من حديث إبراهيم بن مسلم العبدي الهجري به، وتقدم ح: ۷۷۷،  
 والحديث السابق شاهده له.

۲۹۔ أبواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اور غمی میں شریک ہونا چاہیے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخَوَانِ  
وَالسُّفْرَةِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ میز اور دسترخوان پر کھانا کھانے  
کا بیان

۳۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى :  
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ  
ابْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْإِسْكَافِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى  
خِوَانٍ ، وَلَا فِي سَكْرَةٍ . قَالَ : فَعَلَامَ كَانُوا  
يَأْكُلُونَ ؟ قَالَ : عَلَى السُّفْرِ .

۳۲۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی میز پر رکھ کر کھانا  
نہیں کھایا، اور نہ طشتری اور تھالی میں۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا:  
پھر لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے  
فرمایا: دسترخوان پر۔



فوائد و مسائل: ① مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کے حاشیہ إجماع الحاجہ میں خوان کے بارے  
میں لکھتے ہیں: ”اس پر رکھ کر کھانا دولت مندوں اور متکبروں کی عادت ہے تاکہ انھیں کھانا کھاتے وقت جھکنے یا  
سر جھکانے کی ضرورت نہ پڑے۔“ اس لیے اس کا ترجمہ چھوٹی میز یا تپائی وغیرہ کیا جاسکتا ہے۔ ② سکر جہ  
چھوٹی پلیٹ یا تھالی اور رکابی وغیرہ کو کہتے ہیں جس میں چٹنی وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ یہ لذت پسندی اور عیش پرستی  
کا مظہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کھانا سادہ اور زود ہضم ہوتا تھا اس لیے چٹنی وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی  
تھی۔ ③ سفہ (دسترخوان) سے مراد وہ کپڑے یا چمڑے کا ٹکڑا ہے جسے بچھا کر اس پر کھانا رکھا جاتا ہے۔ اہل  
عرب اب بھی میز کرسی استعمال کرنے کے بجائے زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے کے عادی ہیں۔

۳۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
الْجُبَيْرِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو بَعْرِ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي عَرُوبَةَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ : مَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ ، حَتَّى  
مَاتَ .

۳۲۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں  
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر رکھ کر  
کھانا کھاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ انتقال فرما گئے۔

۳۲۹۲۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الخبز المرقق والأكل على الخوان والسفرة، ح: ۵۳۸۶ من حديث معاذ  
ابن هشام به.

۳۲۹۳۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب فضل الفقر، ح: ۶۶۵۰ من حديث ابن أبي عروبة به.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹۔ أبواب الأطعمة

باب ۲۱۔ کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنا  
اور لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ  
روک لینے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَقَامَ عَنْ  
الطَّعَامِ حَتَّى يَرْفَعَ، وَأَنْ يَكْفَ يَدَهُ حَتَّى  
يُفْرِغَ الْقَوْمُ (التحفة ۲۱)

۳۲۹۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے کھانا اٹھائے جانے سے پہلے اٹھنے  
سے منع فرمایا۔

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ  
بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُنِيرِ بْنِ الرُّبَيْرِ، عَنْ  
مَكْحُولٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَهَى أَنْ يَقَامَ عَنِ الطَّعَامِ، حَتَّى يَرْفَعَ.

۳۲۹۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان (پر  
کھانا) لگا دیا جائے تو کوئی آدمی (فارغ ہو کر) نہ اٹھے  
حتیٰ کہ دسترخوان اٹھایا جائے۔ اور اپنا ہاتھ نہ روکے  
اگرچہ سیر ہو گیا ہو حتیٰ کہ لوگ فارغ ہو جائیں۔ اور (اگر  
اسے ضرورت نہ ہو تو) چاہیے کہ (اپنا) عذر بیان کر  
دے، کیونکہ آدمی (ہاتھ روک کر) اپنے ساتھی کو  
شرمندہ کر دیتا ہے اور وہ بھی (شرم کی وجہ سے) ہاتھ  
روک لیتا ہے۔ ممکن ہے اسے ابھی کھانے کی (مزید)  
ضرورت ہو۔“

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ  
الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّ بَنَاتَنَا  
عَبْدَ الْأَعْلَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا  
يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةُ. وَلَا يَرْفَعُ  
يَدَهُ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتَّى يَفْرِغَ الْقَوْمُ. وَلْيُعْذِرْ.  
فَإِنَّ الرَّجُلَ يُحْجِلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ.  
وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ».

باب ۲۲۔ ہاتھ میں (کھانے کی) چکنائی کی  
بوجھت (بغیر ہاتھ دھوئے) سو جانا (منع ہے)

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ  
رَيْحٌ عَمَرٍ (التحفة ۲۲)

۳۲۹۴۔ [سنادہ ضعیف] وضعه البوصري \* الوليد عن، وتقديم، ح: ۲۵۵، ومنير ضعيف (تقريب)، ومكحول  
عن عائشة: منقطع، كما قال الذهبي في ميزان الاعتدال: ۱۹۳/۴.

۳۲۹۵۔ [ضعيف] تقدم ح: ۳۲۷۳.

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۹۶- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کو صرف خود ہی کو ملامت کرنی چاہیے جو اس حال میں رات گزارتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو۔“

۳۲۹۶- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُبَلَّسِ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ وَصِيمٍ الْجَمَالُ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا، لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ. يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمَرٌ».

۳۲۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو تھی اور اس نے ہاتھ نہیں دھویا تھا، پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ گئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔“

۳۲۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الثَّوَابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا شَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمَرٌ، فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھولینے چاہئیں۔ ② کھلی والا کھانا یا مٹھائی وغیرہ کھا کر بغیر ہاتھ دھوئے سونا منع ہے۔ ③ اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ چکنائی کی بو کی وجہ سے حیوٹیاں بستر پر آسکتی ہیں ان سے سونے والے کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بعض اوقات چوہا وغیرہ بھی کاٹ لیتا ہے جو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ④ روزمرہ معاملات میں ایسے کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے جن سے نقصان کا خطرہ ہو۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ عَرَضِ الطَّعَامِ باب ۲۳- کھانا کھانے کی پیش کش کرنا

(التحفة ۲۳)

۳۲۹۶- [صحیح] \* جبارہ تقدم حاله، ح: ۷۴۰، وهذا الطريق سنده ضعيف جدًا، والحديث الآتي شاهد له.  
۳۲۹۷- [صحیح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، ح: ۳۸۵۲ من حديث سهيل به، وهو في جزءه، ح: ۲۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۵۴، وللحديث ألوان عند الترمذي، ح: ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، والحاكم ۱۳۷/۴ وغيرهما، ولا تزيده إلا قوة.

۲۹۔ ابواب الأطعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ. فَعَرَضَ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ. فَقَالَ: «لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا».

۳۲۹۸۔ حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے ہمیں کھانے کی پیش کش کی۔ ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں (بھوک نہیں ہے)۔ آپ نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کیا کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانا کھاتے وقت موجود افراد کو کھانے کی پیش کش کرنا اچھی عادت ہے۔ ② کھانے کی پیش کش کی جائے تو بھوک ہونے پر قبول کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ بھوک نہ ہو تو ایسی پیش کش قبول نہ کرنے میں حرج نہیں۔ شکر یہ ادا کر دینا چاہیے تاہم بہتر ہے کہ ایک دو لقمے لے لیے جائیں۔ ④ جھوٹ تکلف کے موقع پر بھی اچھا نہیں۔ معذرت کے لیے کوئی اور مناسب انداز اختیار کر لیا جائے۔

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ: «إِذْنُ فَكْلٍ» فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي هَلَّا كُنْتُ طَعَمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۲۹۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جن کا تعلق قبیلہ بنو عبد الاشہل سے تھا ان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دوپہر (صبح) کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”آئیے کھانا کھائیے۔“ میں نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ افسوس! کاش میں رسول اللہ ﷺ کے کھانے میں سے کچھ کھا لیتا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس روایت کے راوی وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے بلکہ یہ ایک اور صحابی ہیں اس لیے راوی نے وضاحت کر دی کہ ان کا تعلق بنو عبد الاشہل کے قبیلے سے ہے۔ ② روزے دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو نفلی روزہ چھوڑ کر

۳۲۹۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۵۳/۶ عن وكيعة به، ورواه شُعْبَانُ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، وَالْحَمِيدِيُّ بِتَحْقِيقٍ: ۳۶۹، وَشُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ بِهِ، أَحْمَدُ: ۴۵۸/۶ \* وَشَهْرُ تَقْدِمِ حَالِهِ، ح: ۱۴۹۶، وَالْحَدِيثُ حَسَنُ الْبُوصِيرِيِّ، وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِ مِنْ حَدِيثِ أَشْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۲۹۹۔ [حسن] تقدم، ح: ۱۶۶۷.

۲۹- ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
وعدت قبول کر لینا بہتر ہے تاہم روزہ مکمل کرنا بھی جائز ہے۔ ⑤ اگر کھانے کی دعوت دینے پر دوسرا شخص معذرت کر لے تو زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا ایک عظیم شرف ہے جس کے چھوٹ جانے پر صحابی کو بعد میں افسوس ہوا کیونکہ روزہ تو بعد میں بھی رکھا جاسکتا تھا۔ دوسرے علاقے میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے انھیں دوبارہ ایسا موقع نہیں ملا کہ یہ شرف حاصل کر سکیں۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ  
(التحفة ۲۴)

باب: ۲۴- مسجد میں کھانا کھانے کا بیان

۳۳۰۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زَيْدٍ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ ابْنَ جَزْءِ الرُّبَيْدِيِّ يَقُولُ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، الْخُبَزَ وَاللَّحْمَ.

۳۳۰۰- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد میں گوشت روٹی کھا لیا کرتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسجد میں کھانا پینا جائز ہے لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہیے۔ ② مسجد میں کھانا کھاتے وقت مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کھانے کی چیز فرش چٹائی اور قالین وغیرہ پر نہ گرنے دی جائے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا  
(التحفة ۲۵)

۳۳۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ، سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۳۳۰۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا

۳۳۰۰- [إسناده صحيح] وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن".

۳۳۰۱- [صحيح] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائمًا، ح: ۱۸۸۰ عن أبي السائب سلم، ب، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۶۹ \* وحفص بن غياث صرح بالسماع عنده، وزواه عمران بن حدير عن أبي البزري يزيد بن عطار عن ابن عمر، ب، أحمد: ۲/۱۲، ۲۴، ۲۹.

۲۹- أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، نَأْكُلُ كَرْتَةً تَحْتَهُ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں حضرت انسؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی اکرم ﷺ کی احادیث مروی ہیں جن سے کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے بلکہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے تو زجر کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی ڈانٹنا سختی سے منع کیا۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ فرمان نبویؐ روایت کیا ہے: ”جو شخص بھول جائے (اور کھڑے ہو کر پانی پی لے) تو اسے چاہیے کہ قے کر دے۔“ ② حافظ ابن حجرؒ نے منع اور جواز کی احادیث ذکر کرتے ہوئے علماء کے مختلف اقوال اور دلائل ذکر کر کے اس چیز کو ترجیح دی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱۰/۱۰۳-۱۰۶) واللہ اعلم۔ ③ کھڑے ہو کر کھانا کھڑے ہو کر پینے سے زیادہ مکروہ ہے۔ ④ چلتے چلتے کھانا اتفاقاً معاملہ ہوتا ہے جس کے جواز میں شبہ نہیں لیکن آج کل دعوتوں میں کھڑے کھانے کا جواز نقل نظر ہے کیونکہ اس میں ایک توغیروں کی بھونڈی نقالی ہے۔ دوسرے یہ زور ڈنگروں والا طریقہ ہے جو انسانوں کے شایان شان نہیں۔ تیسرے یہ انسانی وقار کے بھی منافی ہے۔ چوتھے اس طریقہ میں جو انفرادی چمتی ہے اس سے کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے اس لیے دعوتوں کا یہ طریقہ ناجائز اور متعدد قباحتوں کا حامل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الدُّبَابِ (التحفة ۲۶) باب: ۲۶- کدو کا بیان

۳۳۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: أَنبَأَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سُلَيْمٍ، بِمَكْتَلٍ فِيهِ رُطْبٌ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ أَجِدْهُ. وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلَى لَهُ. دَعَا فَصَنَعَ لَهُ

۳۳۰۲- [صحیح] \* عبیدہ، تابعہ عبد اللہ بن بکر، أحمد: ۳/۲۶۴، وحید، تابعہ ثابت، أيضاً، ص: ۱۷۴. ۳۳۰۳- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۱۰۸ عن محمد بن أبي عدي به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۲۰۹۲، ومسلم، ح: ۲۰۴۱، وغيرهما.



۲۹۔ ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اس نے آپ کو دعوت دی تھی اور نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا تھا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ ان صاحب نے کدو اور گوشت ڈال کر شید بنا رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو کدو اچھا لگتا ہے تو میں اس (کدو) کے کڑے (برتن کے اطراف میں سے) جمع کر کے آپ کے قریب کرنے لگا۔ جب ہم لوگوں نے کھانا کھالیا تو آپ واپس گھر تشریف لے گئے۔ میں نے (کھجوروں کا) نوکرا آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے کھجوریں کھانا اور تقسیم کرنا شروع کر دیں حتیٰ کہ ختم کر کے فارغ ہو گئے۔

طَعَامًا. فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ. قَالَ: فَذَعَانِي لِأَكُلَ مَعَهُ. قَالَ: وَصَنَعَ ثَرِيدَةً يَلْحَمُ وَقَرَع. قَالَ: فَإِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرَعُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُهُ فَأَذْنِيهِ مِنْهُ. فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ. وَوَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقْسِمُ، حَتَّى فَرَّغَ مِنْ آخِرِهِ.



🌞 نوائد و مسائل: ① اس غلام کا پیشہ درزی تھا۔ (صحیح البخاری، 'الأطعمة' باب المرق' حدیث:

۵۳۳۶) ⑦ اہل عرب گوشت کو لمبے ٹکڑوں میں کاٹ کر خشک کر لیتے ہیں اور بعد میں حسب ضرورت استعمال کرتے ہیں۔ اسے قدید کہتے ہیں۔ یہ گوشت اسی قسم کا تھا۔ (حوالہ مذکورہ بالا) ⑧ اس سالن کے ساتھ شید بنانے کے لیے جو کے آٹے کی روٹی پیش کی گئی تھی۔ (صحیح البخاری، 'الأطعمة' باب من ناول أوقدم إلی صاحبه علی المائدة شيبًا' حدیث: ۵۳۳۹) ⑨ کم درجے والے آدمی کی دعوت بھی قبول کرنی چاہیے۔ ⑩ خادم کے ساتھ مل کر کھانے میں تواضع کا اظہار اور فخر و تکبر سے اجتناب ہے اس لیے یہ ایک اچھی عادت ہے۔ ⑪ استاد اور بزرگ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ⑫ ہدیہ دینا اور قبول کرنا مستحسن ہے۔ ⑬ ہدیہ قبول کر کے دوسروں کو دیا جاسکتا ہے۔

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۰۴۔ حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، (حضرت جابر بن طارق احمی اللہ عنہ) سے روایت کرتے عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ مِنْ نَبِيِّ ﷺ كَ الْغُرِّ فِي الْغُرِّ

۳۳۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۲/۴ عن وكيع به، وصححه الحافظ في الإصابة: ۱/۲۱۲، والבוصري، وأخرجه الترمذي في الشمائل، ج: ۱۵۲، والنسائي في الكبرى، ج: ۶۶۶۵ من حديث ابن أبي خالد، بد، وتقدم ج: ۱۶۱۲، ولم جد تصريح سماعه.

۲۹- أبواب الأظعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ، وَعِنْدَهُ هَذِهِ الدُّبَاءُ. هُوَ- اور آپ کے پاس کدو تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز  
فَقُلْتُ: أَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا الْقُرْعُ». ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ قرع ہے“ یہ کدو ہے۔ ہم اس  
هُوَ الدُّبَاءُ. نُكْثِرُ بِهِ طَعَامَنَا. کے ساتھ اپنے کھانے (سالن) میں اضافہ کرتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے  
صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تھجج حدیث والی رائے ہی درست ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر  
شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام  
أحمد: ۳۱/ ۳۳۷، ۳۳۸، والصحيحة للالباني، رقم: ۲۳۰۰، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد،  
رقم: ۳۳۰۳) ② کدو ایک مفید سبزی ہے۔ ③ اہل عرب گوشت کھانے کے عادی تھے۔ اکثر اوقات خالی گوشت  
ہی سالن کے طور پر کھاتے تھے۔ ④ گوشت میں سبزی خصوصاً کدو ڈال کر پکانا برکت اور لذت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ اللَّحْمِ (التحفة ۲۷) باب: ۲۷- گوشت کا بیان

۳۳۰۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الْخَلَّالُ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
صَالِحٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ:  
حَدَّثَنِي مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ  
عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيُدْ طَعَامُ أَهْلِ الدُّنْيَا  
وَأَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّحْمُ».

۳۳۰۶- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي  
سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ: حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَسْجَعَةَ، عَنْ

۳۳۰۵- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گوشت دنیا والوں کے اور  
جنت والوں کے کھانوں کا سردار ہے۔“

۳۳۰۶- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی  
آپ نے قبول فرمائی۔ اور جب بھی آپ کی خدمت  
میں گوشت بطور ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے قبول فرمایا۔

۳۳۰۵- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات: ۲/ ۳۰۲ من حديث يحيى به، ورواه من حديث  
ربيع بن كعب أيضاً، وقال: "هذان حديثان لا يصحان" سليمان منكر الحديث (تقريب)، وفيه علتان غير هـ.  
۳۳۰۶- [إسناده ضعيف جداً] انظر الحديث السابق.

۲۹۔ ابواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَا دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ، إِلَّا أَجَابَ، وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ، إِلَّا قَبِلَهُ.

(المعجم ۲۸) - بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ

(التحفة ۲۸)

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، بِلَحْمٍ. فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا.

۳۳۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا۔ آپ کو (اس میں سے) ذراع (دقی) کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے دانوں سے نوح کر کھایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ذراع (دستی) سے مراد برے کی اگلی ناگوں کا کھٹنے سے پائے تک کا حصہ ہے۔ علامہ وحید الزمان نے اس کی خوب اچھی تعبیر کی ہے یعنی گوڑی کا گوشت۔ ② گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کے بجائے دانوں سے نوح کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

۳۳۰۸۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَبُو بَشْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قَهْمٍ [قَالَ:] - وَأَطْنَهُ يُسَمَّى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ

۳۳۰۸۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی جب کہ انھوں نے لوگوں کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا تھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس وقت یہ ارشاد مبارک سنا جب صحابہ کرام رضی اللہ

۳۳۰۷۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب: ﴿ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداً شكوراً﴾، ح: ۴۷۱۲، ومسلم، الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ح: ۱۹۴ من حديث أبي حيان به.

۳۳۰۸۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۰۴، ۲۰۳/۱ عن يحيى بن سعيد به، وهو في شمائل الترمذي، ح: ۱۶۲، والسنن الكبرى للنسائي، ح: ۶۶۵۷، وصححه الحاكم: ۱۱۱/۴، والذهبي: محمد بن عبدالله بن أبي رافع النهدي أبو حميد وثقه الحاكم، والذهبي تصحيح حديثه.

۲۹- أبواب الأضمة. کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَالْقَوْمُ يُلقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّحْمَ، يَقُولُ: «أَطِيبَ اللَّحْمُ لَحْمُ الظَّهْرِ».

رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کر رہے تھے۔ (کھانا کھاتے وقت ہر صحابی عمدہ عمدہ گوشت نبی ﷺ کو پیش کر رہا تھا کہ یہ تناول فرمائیں یہ ٹکڑا لیں یہ زیادہ اچھا ہے تب) آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”سب سے عمدہ گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔“

(المعجم ۲۹) - بَابُ الشَّوَاءِ (التحفة ۲۹) باب: ۲۹- بھنے ہوئے گوشت کا بیان

۳۳۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شاةً سَمِيطًا، حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۰۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو یہاں تک کہ آپ اللہ عزوجل کے پاس چلے گئے۔

فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ کھانے میں تکلف سے کام نہیں لیتے تھے۔ جو سادہ کھانا میسر ہوتا تناول فرما لیتے تھے۔ ② بھنا ہوا گوشت کھانا جائز ہے جیسے حدیث: ۳۳۱۱ میں آ رہا ہے ③ شواء سے مراد وہ گوشت ہے جو پتھروں کو گرم کر کے ان پر رکھا جاتا ہے جس سے وہ بھن کر کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ. وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفُسَةٌ.

۳۳۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے کبھی بچا ہوا بھنا گوشت نہیں اٹھایا گیا۔ (ساتھ کھانے والے اصحاب ہوتے تھے۔ گوشت اتنا ہی ہوتا تھا جو اس وقت کھالیا جائے۔) اور نہ کبھی آپ کے ساتھ بچھانے کے لیے قالین اور غالیچہ لے جایا گیا (کہ جہاں تشریف رکھنا چاہیں اس پر تشریف رکھیں) بلکہ وقت پر جیسا بچھونا

۳۳۰۹- أخرجه البخاري، الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم عن الدنيا؟، ح: ۶۴۵۷ من حديث همام به، وسيأتي ح: ۳۳۲۹.

۳۳۱۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي ۶/ ۲۰۸۴ من حديث جبارة به، وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف كثير، وتقدم ح: ۱۸۶۲ \* وجارة تقدم، ح: ۷۴۰".

۳۳۱۱- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى:

۳۳۱۱- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ:

ابن لہیعہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ

أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زَيْبَادٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ

سُلیمان بن زبید الحضرمی، عن

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ:

عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی قال:

أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ

پڑھے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے (نیا) وضو نہیں کیا۔

[لَحْمًا] قَدْ شُوِيَ، فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا

بِالْحَصْبَاءِ. ثُمَّ قُمْنَا نَصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ.

سورۃ نور ۱۱: مسجد میں کھانا کھانا جائز ہے۔ ۱۲: بھنا ہوا گوشت کھانا درست ہے۔ ۱۳: اللہ کی نعمتوں

کے استعمال سے پرہیز کا نام زہد نہیں بلکہ حرام سے اجتناب اور دنیا کے لالچ سے بچنا ہے۔ ۱۴: آگ پر پکی

ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۸-۳۹۳)

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْقَدِيدِ (التحفة ۳۰)

۳۳۱۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ:

۳۳۱۲- حضرت ابوسعود (عقبہ بن عمرو انصاری)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جعفر بن عون: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ

ابی خالد، عن قیس بن ابی حازم، عن

أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ.

ابی مسعود قال: أتى النبي ﷺ رجل.

فَكَلَّمَهُ. فَجَعَلَ تَرْعَدُ فَرَائِضُهُ. فَقَالَ لَهُ:

اس کے کندھے کا پٹنے لگے (اس پر کچکی طاری ہوگئی۔)

«هَوْنٌ عَلَيْكَ. فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ. إِنَّمَا أَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھبراؤ مت، میں بادشا

ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ».

نہیں ہوں۔ میں تو ایک ایسی (عام سی غریب) عورت کا

۳۳۱۱- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۹۰/۴ من حديث ابن لهيعة به، وهو في شمائل الترمذي، ح: ۱۵۶ مختصراً

ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ۳۳۰، وتابعه عمرو بن الحارث، وتقدم، ح: ۳۳۰ على أصل الحديث دون قوله: "فسحا

أيدينا بالحصباء".

۳۳۱۲- [سناده ضعيف] وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴۸/۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري

ولم أجد تصريح سماع ابن أبي خالد في هذا السند، تقدم ح: ۱۶۱۲، وإنما صرح في الرواية المرسله، وعد

الخطيب: ۲۷۸/۶، والمرسل أصح كما قال الدارقطني وغيره، وصححه الحاكم: ۴۶۶/۲، والذهبي على شرة

الشيخين من طريق عباد بن العوام عن إسماعيل عن قيس عن جرير به.

۲۹۔ ابواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

بیٹا ہوں جو خشک کیا ہوا گوشت کھایا کرتی تھی۔“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْمَاعِيلُ، وَحَدَّثَهُ، امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے کہا: روایت کے راوی اسماعیل (بن ابوغالد) ہی نے اسے موصول بیان وصالہ۔ کیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس پر کافی مفصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی درست ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۱۸۷۲، سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۲۱۲) ② اہل عرب گوشت کو محفوظ رکھنے کے لیے اس کے لیے ٹکڑے کاٹ کر نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا کرتے تھے۔ اسے قدید کہتے ہیں۔ بعد میں ضرورت پڑنے پر اسے پکا لیا جاتا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس شخص کی گھبراہٹ دور ہو جائے جو اس پر نبی ﷺ کی عظمت کے احساس سے طاری ہو گئی تھی۔ ④ تواضع کے طور پر اپنے آپ کو ایک عام انسان کے طور پر پیش کرنا اللہ کی نعمت کا انکار نہیں۔ ⑤ بڑے عالم یا بڑے مقام پر فائز شخص کو عام لوگوں سے بات کرتے وقت ایسا انداز اختیار کرنا چاہیے جس سے وہ مانوس ہو جائیں اور آسانی سے اپنی بات کہہ سکیں۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ (گائے یا بکری کے) پائے سنجال رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ قربانی سے پندرہ دن بعد انھیں تناول فرماتے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ. أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكَرَاعَ قِيَا كُحْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قربانی کا گوشت بیچ جائے تو بعد میں استعمال کرنے کے لیے سنجالا جاسکتا ہے خواہ کتنی مدت بعد استعمال کیا جائے۔ ② اپنی ضرورت کی چیز اس کے موسم میں کافی مقدار میں خرید لینا جائز ہے یہ ممنوع ذخیرہ اندوزی میں شامل نہیں۔

۳۳۱۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۱۵۹.

۲۹- أبواب الأظعمة

(المعجم ۳۱) - بَابُ الْكَيْدِ وَالطَّحَالِ

(التحفة ۳۱)

۳۳۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ. فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَيْدُ وَالطَّحَالُ».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
باب: ۳۱- کبھی اور تلی

۳۳۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دو مچھلی ہوئی چیزیں اور دو خون حلال ہیں۔ مردہ چیزیں تو مچھلی اور نڈی ہیں اور دو خون کبھی اور تلی ہیں۔“

🌞 نوآمد و مسائل: ① مچھلی خواہ کسی قسم کی ہو بغیر ذبح کے ہی حلال ہے۔ بعض علماء نے فرق کیا ہے کہ اس طرح مرے تو حلال ہے اور اس طرح مرے تو حرام ہے اس فرق کی کوئی دلیل نہیں۔ ② مچھلی کے علاوہ دوسرے سمندری جانوروں کے بارے میں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ و تابعین کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ وہ سب مچھلی کے حکم میں ہیں۔ عطاء رحمہ اللہ نے آبی پرندوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ انھیں ذبح کرنا چاہیے۔ دیکھیے: (صحيح البخاري، الذبائح والصيد، باب قول الله تعالى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ قبل حديث: ۵۲۹۳) ③ کبھی اور تلی بھی خون ہیں، گو جسے ہوئے سہی۔ واللہ اعلم.

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْمِلْحِ (التحفة ۳۲)

۳۳۱۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ أَرَاهُ مُوسَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّئٌ إِذَا مَلَحْتُمُ الْمِلْحُ».

۳۳۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔“

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْإِسْتِدَامِ بِالْخَلِّ

(التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- سر کے کا سالن کے طور پر استعمال

۳۳۱۶- [صحیح] تقدم ح: ۳۲۱۸.

۳۳۱۵- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۱۸۸۷/۵ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به، وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف عيسى بن عيسى الحناط"، وهو متروك كما في التقريب وغيره.



۲۹۔ أبواب الأطعمة کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَّارِي: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ».

۳۳۱۶۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

۳۳۱۷۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ».

۳۳۱۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔“

فوائد و مسائل: ① کھانے پینے میں سادگی متحسن ہے۔ ② جس چیز کے ساتھ روٹی کھائی جاسکے وہ سالن ہے ضروری نہیں کہ کچی ہوئی کوئی چیز ہی ہو۔ ③ سادہ غذا اور معمولی سالن بھی اللہ کا انعام ہے جس پر شکر کرنا چاہیے۔ ④ سرکہ طبعی طور پر بھی مفید چیز ہے لہذا اسے کھانے میں شامل رکھنا چاہیے۔

۳۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَنْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَأَنَا عِنْدَهَا. فَقَالَ: «خَلُّ مِنْ غَدَاءٍ؟» قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. اَللّٰهُمَّ

۳۳۱۸۔ حضرت ام سعد (جلیلہ بنت سعد بن ربیع انصاریہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بھی ان کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی کھانا ہے؟“ ام المؤمنین نے فرمایا: ہمارے پاس روٹی، کھجوریں اور سرکہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ اچھا سالن ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرما۔ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن تھا۔ جس گھر میں سرکہ

۳۳۱۶۔ أخرجه مسلم، الأثرية، باب فضيلة الخل والتأدب به، ح: ۲۰۵۱ من حديث سليمان بن بلال به.

۳۳۱۷۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب في الخل، ح: ۳۸۲۰، والترمذي، ح: ۱۸۴۲ من حديث محارب بن دثار به، والحديث السابق شاهد له.

۳۳۱۸۔ [إسناده ضعيف جدًا موضوع] \* عنسة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، ومحمد بن زاذان متروك (تقريب)، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۵۲ وليس فيه: "اللهم بارك في الخل فإنه كان إدام الأنبياء قبلي".



۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

بَارِكْ فِي الْخَلِّ. فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأُنْبِيَاءِ هُوَ غَرِيبٌ نَحْنُ. قَبْلِي. وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ.

فائدہ: حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے یہ ان کی شہادت سے ایک ماہ بعد پیدا ہوئیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی پرورش کی۔ ان کی والدہ کا نام خلدہ بنت انس بن سنان تھا جو قبیلہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

(المعجم ۳۴) - بَابُ الزَّيْتِ (التحفة ۳۴) باب ۳۳- زیتون کا تیل

۳۳۱۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: ۳۳۱۹- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیتون کا تیل سالن کے طور پر استعمال کرنا اسلیم، عن ابیہ، عن عمر قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتْتَدِمُوْا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ».

فائدہ و مسائل: ① دودھ سے حاصل ہونے والے لگی یا جانوروں کی چربی کی نسبت نباتاتی تیل زیادہ مفید ہے۔ ② نباتاتی تیلوں میں زیتون کا تیل سب سے عمدہ اور مفید ہے۔ ③ زیتون کے درخت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مبارک درخت فرمایا ہے۔ (سورہ نور: آیت ۳۵)

۳۳۲۰- حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ: حَدَّثَنَا ۳۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صفوان بن عیسٰی: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ».

(المعجم ۳۵) - بَابُ اللَّبَنِ (التحفة ۳۵) باب ۳۵- دودھ کا بیان

۳۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في أكل الزيت، ۱۸۵۱ من حديث عبد الرزاق به، وهو في مصنف عبد الرزاق: ۱۹۵۶۸، ح: ۴۲۲/۱۰، عن معمر عن زيد عن أبيه: "مرسل"، والمتصل صححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۲۲/۴، ووافقه الذهبي، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة. ۳۳۲۰- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۳۹۸/۲ من حديث صفوان به، وصححه، ورده الذهبي بقوله: "عبداه واه"، وقال البوصيري: "لهذا إسناد ضعيف لضعف عبد الله بن سعيد المقبري"، انظر، ح: ۲۶۰.

۲۹- ابواب الأطعمة - کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ: حَدَّثَنِي مَوْلَاتِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِلَبَنِ قَالَ: «بَرَكَهٗ أَوْ بَرَكَتَانِ».

۳۳۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو فرماتے: ”ایک برکت یا دو برکتیں۔“

۳۳۲۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ. فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى، مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنَ».

۳۳۲۲- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھانے کو دے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: [اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ]“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر رزق عطا فرما۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو دے تو اسے یوں کہنا چاہیے: [اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ]“ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور یہ زیادہ دے۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ دودھ کے علاوہ بھی کوئی چیز غذا اور شروب (دونوں) کا فائدہ دیتی ہے۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے، نیز مذکورہ روایت سند احمد میں بھی تفصیل سے مروی ہے اس میں دودھ پینے کی دعا تو وہی ہے جو مذکورہ حدیث میں ہے تاہم کھانے کی دعا کے آخری الفاظ مختلف ہیں یعنی [وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ] کی بجائے [وَأَطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ] ہیں۔ سند احمد کی روایت کو بھی محققین نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۳۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۴۵/۶ من حديث جعفر بن بُرْدٍ به \* أم سالم لم أجد من وثقها .

۳۳۲۲- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، انظر، ح: ۳۴۲۶، قال أبو حاتم: "ليس لهذا من حديث الزهري، إنما هو من حديث علي بن زيد بن جدعان عن عمر بن حمرلة عن ابن عباس عن النبي ﷺ . . . وأخاف أن يكون قد أدخل على هشام بن عمار لأنه لما كبر تغير العلل: ۱/۴۸۲ ۵ وفيه علل أخرى أضعف من هذه، وحديث عمر بن حمرلة أخرجه أبو داود، ح: ۳۷۳۰، والترمذي، ح: ۳۴۵۵، والحميدي، ح: ۴۸۲، وغيرهم، وإسناده ضعيف، وانظر، ح: ۳۴۲۶ فإنه طرف منه .

۲۹- أبواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۳۳۵، والصحيحة للآلباني: ۳۱۱/۵-۳۱۲/۵) حدیث: (۲۳۲۰) ① کھانا کھا کر اور دودھ پی کر مذکورہ دعائیں پڑھنا اللہ کی نعمت کا اعتراف اور شکر ہے۔ ② دودھ اللہ کی ایک خاص نعمت ہے جو ایک مکمل غذا ہے۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْحَلْوَاءِ (التحفة ۳۶) باب: ۳۶- میٹھی چیز کا بیان

۳۳۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: [حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: [حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

فوائد و مسائل: ① حَلْوَاءٌ اور حَلْوَى سے بعض علماء نے انسان کی بنائی ہوئی میٹھی چیز (میٹھائی) اور بعض نے ہر میٹھی چیز مراد لی ہے پھل ہو یا دوسری چیز۔ ② پسند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب پیش کی جاتی تو رغبت سے تناول فرماتے۔ یہ مطلب نہیں کہ اسے طلب فرماتے۔ ③ شہد ایک قدرتی غذا ہے جو بے شمار فوائد کی حامل ہے۔ اور اس میں دوسری میٹھاس (چینی وغیرہ) کے مضر اثرات نہیں۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ الْقِثَاءِ وَالرُّطَبِ باب: ۳۷- ککڑی اور تازہ کھجوریں ملا کر کھانا يُجَمَعَانِ (التحفة ۳۷)

۳۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلْسُّمَةِ. تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَمَا اسْتَقَامَ

۳۳۲۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میری والدہ (حضرت ام رومان زینب رضی اللہ عنہا) مجھے مونا کرنے کی تدبیر کرتی تھیں تاکہ میری رخصتی کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کریں۔ لیکن (کسی تدبیر سے) یہ مقصد حاصل نہ ہوا حتیٰ کہ میں

۳۳۲۳- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الحلوى والعسل، ح: ۵۴۳۱، ومسلم، الطلاق، باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق، ح: ۱۴۷۴/۲۱ من حديث أبي أسامة به.

۳۳۲۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في السمّة، ح: ۳۹۰۳ من حديث هشام بن عروة به.

۲۹۔ أبواب الأطعمة  
لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقَنْءَ بِالرُّطَبِ. نے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھائی تو میں انتہائی  
قَسَمْتُ كَأَحْسَنِ سَمْنَةٍ. متناسب انداز کی فریبہ ہوگئی۔

☀️ فوائد و مسائل: ① قَنْءَ ککڑی (پتھابی میں: تر) کو بھی کہتے ہیں اور کھیرے کو بھی۔ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ نے بھی اس کے دونوں معنی: خیار (کھیرا) اور عجور (ککڑی) ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (حاشیہ صحیح مسلم، الأشریۃ، باب أكل القناء بالرطب، حدیث: ۲۰۳۳) علامہ وحید الزماں خاں رحمہ اللہ اور مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری رحمہ اللہ دونوں نے اس حدیث میں ککڑی مراد لی ہے۔ ② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شخصتی سے پہلے بہت دلی تحیں اور ان کی والدہ کی خواہش تھی کہ ان کا قد کاٹھ اس قدر ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ کو بہتر معلوم ہوں۔ ③ خاوند کی خدمت کے لیے بیوی کو اپنی صحت کا خیال رکھنا اچھی بات ہے۔ ④ طب مشرق کے اصولوں کے مطابق ککڑی سرد تاثیر رکھتی ہے اور کھجور گرم۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کی تاثیر معتدل ہو جاتی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔

۳۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقَنْءَ بِالرُّطَبِ.

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَعَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبَطِيخِ.

☀️ فائدہ: حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کا ذکر کر کے فرمایا ہے: [وَالْمُرَادُ بِهِ الْأَخْضَرُ] ”اس سے بطخ

۳۳۲۵۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب القناء بالرطب، ح: ۵۴۴۰، ومسلم، الأشریۃ، باب أكل القناء بالرطب، ح: ۲۰۴۳ من حديث إبراهيم بن سعيد به.

۳۳۲۶۔ [صحیح] \* یعقوب بن الولید تقدم حاله الردي، ح: ۱۳۷۳، ولحديثه شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۳۶ وغيره، وإسناده صحيح، وحسنه الترمذی، ح: ۱۸۴۳.

۲۹- أبواب الأَطْعَمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اخصر یعنی تربوز مراد ہے۔ (زاد المعاد، فصل فی ذکر شیء من الأدوية والأغذية المفردة التي جاءت على لسانه صلى الله عليه وسلم) بطیخ تربوز کو بھی کہتے ہیں اور تربوزے کو بھی۔ مسند احمد میں بطیخ کی جگہ خربز (خربوزہ) کا لفظ ہے۔ (مسند احمد: ۱۳۲/۳، ۱۳۳)

باب: ۳۸- کھجور کا بیان

(المعجم ۳۸) - بَابُ التَّمْرِ (التحفة ۳۸)

۳۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔“

۳۳۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِی الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْتٌ لَا تَمْرِ فِيهِ، جِنَاعٌ أَهْلُهُ».

۳۳۲۸- حضرت سہیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ اس گھر کی طرح ہے جس میں کوئی کھانا نہ ہو۔“

۳۳۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَيْتٌ لَا تَمْرِ فِيهِ، كَأَنْتَ لَا طَعَامَ فِيهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کھجور مکمل غذائی فوائد کی حامل ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی دوسری غذائی چیز موجود نہ ہو تب بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔ ② کسی فصل کے موسم میں سال بھر کی ضرورت کے لیے غذائی چیز کو خرید کر رکھ لینا جائز ہے۔ ممنوع ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ عوام کو ایک چیز کی ضرورت ہو اور تاجر اسے بیچنے کی بجائے سنبھال کر رکھ لے تاکہ بھاؤ اور زیادہ ہو جائے۔ ③ اس میں قناعت کا سبق ہے کہ جب کھجوریں موجود ہیں پھر طرح طرح کی اشیاء جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

باب: ۳۹- جب (فصل کا) پہلا پھل

(المعجم ۳۹) - بَابُ إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ

نیش کیا جائے

التَّمْرَةِ (التحفة ۳۹)

۳۳۲۷- أخرجه مسلم، الأثرية، باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال، ح: ۲۰۴۶ من حديث سليمان ابن بلال به.

۳۳۲۸- [إسناده حسن] وله شاهد عند مسلم، ح: ۱۵۳/۲۰۴۶.

۲۹۔ ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَیَعْقُوبُ بْنُ حُمَیْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ. أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَّنَا وَفِي صَاعِنَا وَفِي صَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ» ثُمَّ يَتَأَوَّلُهُ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُ بِهِ مِنَ الْوِلْدَانِ.

۳۳۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَّنَا وَفِي صَاعِنَا بِرَكَّةٍ مَعَ بَرَكَةٍ ”اے اللہ! ہمارے شہر میں ہمارے پھلوں میں ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت عطا فرما۔“ پھر حاضر خدمت بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل وغیرہ عنایت فرما دیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① باغ کا پہلا پھل کسی بزرگ شخصیت کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ اس میں اس شخصیت کی بزرگی کا اعتراف بھی ہے اور اس سے محبت کا اظہار بھی۔ ② بڑوں کو چھوٹوں کے حق میں ہر مناسب موقع پر دعاے خیر کرنی چاہیے۔ ③ بچوں کو کھانے پینے کی چیز دینے سے بچوں کے دل میں بزرگوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالثَّمَرِ

(التحفة ۴۰)

باب: ۴۰۔ تازہ کچی ہوئی کھجور

خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۳۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الْبَلَحَ بِالثَّمَرِ. كُلُّوْا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ: يَقِي ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكُلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ».

۳۳۳۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ کچی ہوئی کھجور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرو۔ پرانے (پھل) کو نئے کے ساتھ ملا کر کھاؤ۔ (اس سے) شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ کہتا ہے: آدم کا بیٹا جیتا رہا حتی کہ اس نے نئی چیز کے ساتھ پرانی چیز بھی کھائی۔“

۳۳۲۹۔ أخرجه مسلم، الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبي ﷺ فيها بالبركة... الخ، ح: ۱۳۷۳ من حديث

عبد العزيز بن محمد به.

۳۳۳۰۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده أبو زكريا يحيى بن محمد بن قيس، وهو ضعيف".

۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۴۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الثَّمَرِ  
(التحفة ۴۱)

باب: ۴۱- (ساتھیوں کی موجودگی میں) دودو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے اجازت لیے بغیر دودو کھجوریں ملا کر کھائے۔

۳۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ. يَعْنِي فِي الثَّمَرِ.

۳۳۳۲- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ کو ان کی باتیں اچھی لگتی تھیں، ان سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دودو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① جب دوسرے ساتھی ایک ایک کھجور کھا رہے ہوں تو ایک آدمی کا دودو کھجوریں اٹھانا معیوب محسوس ہوتا ہے کیونکہ اس سے بظاہر بسیار خوری یا طمع کی عادت معلوم ہوتی ہے۔ ② ممکن ہے ایک آدمی زیادہ بھوکا ہو یا بے تکلف ساتھی ہوں جو ایسی چیز کو برائے محسوس نہ کریں تو پھر دودو کھجوریں اٹھانا بھی جائز ہوگا۔ ③ کھانا کھانے کے دوران میں ایسی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے جو ساتھیوں کو ناگوار ہو۔ ④ مسند احمد میں [حَدِيثُهُ] کے بجائے [يَخْدُمُهُ] کے الفاظ ہیں، یعنی نبی ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خدمت کرنا اچھا لگتا تھا۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ تَفْتِيْشِ الثَّمَرِ  
(التحفة ۴۲)

باب: ۴۲- (کرم خوردہ) کھجوروں کو صاف کر کے کھانا

۳۳۳۱- أخرجه البخاري، الشركة، باب القرآن في الثمر بين الشركاء حتى يستأذن أصحابه، ح: ۲۴۸۹ من حديث شعبان، وسلم، الأثرية، باب نهى الأكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة إلا بإذن أصحابه، ح: ۲۰۴۵ من حديث جبلة بن سحيم به.

۳۳۳۲- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۹۹ عن أبي داود الطيالسي به نحو المعنى، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له، وانظر سنن أبي داود، ح: ۳۸۳۴.

۲۹۔ ابواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُقَشِّشُهُ.

۳۳۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان کو (اندر سے) صاف کرنے لگے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① تحفہ قبول کرنا چاہیے اگرچہ بظاہر وہ حقیر سا ہو۔ ② کھانے کی ادنیٰ چیز بھی اللہ کی نعمت ہے لہذا اس کی قدر کرنی چاہیے۔ ③ اگر خراب چیز کو ٹھیک کر کے استعمال کیا جاسکتا ہو تو اسے ضائع کرنے کی بجائے کھا لینا چاہیے۔ ④ پھل کا کچھ حصہ خراب ہو تو اسے پھینکنے کی بجائے خراب حصہ الگ کر کے صحیح حصہ استعمال کر لینا چاہیے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ

باب: ۲۳۔ کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

(التحفة ۴۳)

۳۳۳۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ بُشَيْرٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قُطِيفَةً لَنَا، صَبَبْنَاهَا لَهُ صَبًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا. وَقَدْ مَنَّا لَهُ زَيْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ، ﷺ.

۳۳۳۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ اور حضرت عطیہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے پیٹھے کے لیے (زمین پر) ایک چادر ڈال دی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ تب ہمارے گھر میں اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور خشک کھجوریں پیش کیں۔ اور آپ کو مکھن بہت پسند تھا۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور سلام ہو۔

۳۳۳۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب في تفتيش التمر المسموم عند الأكل، ح: ۳۸۲۲ من حديث أبي قتية به.

۳۳۳۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب في المجمع بين اللونين في الأكل، ح: ۳۸۲۷ من حديث ابن جابر به، وقال محمد بن يوسف الهروي: سألت محمد بن عون: من هما؟ قال: عبدالله وعطية (تحفة الأشراف).



۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام ومسائل

فوائد ومسائل: ① عالم یا بڑے آدمی کو اپنے ساتھیوں کے حالات سے براہ راست باخبر رہنا چاہیے۔  
② افسر اور ماتحتوں میں بے تکلفی کے تعلقات جائز ہیں بشرطیکہ ان سے ناجائز فوائد اٹھانے سے پرہیز کیا جائے۔ ③ رسول اللہ ﷺ تکلفات کو اہمیت نہیں دیتے تھے اس لیے زمین پر چادر ڈال دی گئی تو آپ اسی پر بیٹھ گئے، نہ چار پائی طلب کی اور نہ چادر کو خوبصورت انداز سے بچھانے کا تکلف کیا۔ ④ مکھن ایک عمدہ اور مقوی غذا ہے اور کھجور بھی اچھی غذا ہے۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے ان کے فائدے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ⑤ عمدہ غذا سے اجتناب زہد نہیں بلکہ حرام رزق سے اور فخر و تکبر سے بچنا زہد ہے۔ ⑥ نبی اکرم ﷺ زیادہ تر سادہ غذا استعمال فرماتے تھے۔ کبھی عمدہ چیز مل جاتی تو اسے بھی تناول فرما لیتے۔ عمدہ کی حرص نہ کرنا ہی خوبی ہے۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْخَوَازِي (التحفة ۴۴) باب: ۳۳- میدے (کی روٹی) کا بیان

۳۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: هَلْ رَأَيْتَ النَّبِيَّ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاحِلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مَنَاحِلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنُحُولٍ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا نَنْفَعُهُ. فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ تَرْتِنَاهُ.

۳۳۳۵- حضرت ابو حازم (سلمہ بن دینار) رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رحمہ اللہ سے سوال کیا: کیا آپ نے میدے کی روٹی دیکھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک میدے کی روٹی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: پھر آپ لوگ جو (جو کا آٹا) بغیر چھانے کیسے کھا لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں! ہم لوگ اس میں پھونک مار لیتے تھے۔ جو (بھوی یا چھان) اڑنا ہوتا اڑ جاتا۔ جو رہ جاتا ہم اسے بھگو لیتے (اور آٹا گوندھ کر روٹی پکا لیتے)۔

فوائد ومسائل: ① [خَوَازِي] کی وضاحت النہایہ میں اس طرح کی گئی ہے: ”اس آٹے کی روٹی جسے بار بار چھانا گیا ہو“ (النہایہ: مادہ حور) لیکن حدیث میں اس سے مراد بار بار چھانا ہوا باریک آٹا یا میدا ہے۔ اس آٹے کی روٹی کا نام نَفِیّ ہے۔ ② جو کے آٹے میں گندم کے آٹے کی نسبت زیادہ بھوی ہوتی ہے۔

۳۳۳۵- أخرجه البخاري، الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۳ من حديث أبي حازم به، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات".

۲۹ ابواب الاطعمه کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

اس لیے اسے چھاننے کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور نبی ﷺ کے زمانے میں گندم کیاب تھی اس لیے تابعی کو تعجب ہوا کہ جو کھا آتا چھانے بغیر کس طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ (۳) صحابی نے وضاحت کی کہ معمولی سا پھلک کر تھوڑی بہت بھوی نکل جاتی تھی۔ اسی کو کافی سمجھا جاتا تھا۔ زیادہ تکلف نہیں کیا جاتا تھا۔

۳۳۳۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاتِبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ، أَنَّهَا غَزَبَتْ دَقِيقًا. فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَتْ: طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا. فَقَالَ: «رُدِّهِ فِيهِ، ثُمَّ اغْنِيْنِيهِ».

۳۳۳۶- حضرت ام ایمن (برکت) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے آتا چھان کر نبی ﷺ کے لیے روٹی تیار کی تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: یہ کھانا ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں۔ میرا جی چاہا کہ آپ کے لیے بھی اس قسم کی ایک روٹی پکا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو دوبارہ آٹے میں ڈال دو پھر گوندھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① آٹے کی بھوی (دغالی: چھان) غذائی لحاظ سے مفید ہے اور بے چھنے آٹے کی روٹی جلد ہضم ہوتی ہے۔ ② کھانے پینے کی اشیاء میں تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۳۳۷- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْجَمَاهِرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا، بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

۳۳۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی (کھانا تو درکنار) اپنی ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس چلے گئے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ الرِّقَاقِ (التحفة ۴۵) باب: ۳۵- باریک چپا تیاں (پھلکے)

۳۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو، عِيْسَى بْنُ حَضْرَتِ عطاء بن عطاء سے روایت ہے انھوں

۳۳۳۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو نعيم في الحلية ۲/ ۶۷، ۶۸ من حديث ابن وهب به، وحسن البوصيري.

۳۳۳۷- [إسناده ضعيف] \* سعيد بن بشير تقدم حاله، ح: ۲۸۷۶، وقائدة عنمن، تقدم ح: ۱۷۵ إن صح السند إليه.

۳۳۳۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني، تقدم، ح: ۲۰۷۱، وفيه علة أخرى.

۲۹۔ ابواب الاطعمه

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں سے ملنے (غالباً پینا بستی میں) گئے۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں پہلے پکی ہوئی بڑی بڑی باریک روٹیاں پیش کیں تو آپ رو دیے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کبھی اپنی آنکھوں سے دیکھی بھی نہیں۔

مُحَمَّدٌ، النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: زَارَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ أَيُّنًا يَعْنِي قَرْبَةَ [أَطْنَتْهُ قَالَ يُنَا] فَأَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقٍ الْأَوَّلِ. فَبَكَى وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بِعَيْنَيْهِ قَطُّ.

۳۳۳۹۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کا نان بانی کھڑا ہوتا اور (حدیث کے راوی) داری بیان کرتے ہیں کہ آپ کا دسترخوان بچھا ہوا ہوتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا: کھاؤ، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے پاس چلے جانے تک کبھی تکی چپاتی یا سالم بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی بھی ہو (کھانے کا تو کیا ذکر)۔

۳۳۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ: وَخَبَّارُهُ قَائِمٌ. وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: وَخَوَّانُهُ مَوْضُوعٌ فَقَالَ يَوْمًا: كُلُوا. فَمَا أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا، بِعَيْنَيْهِ، حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ. وَلَا شَاةَ سَمِيطًا قَطُّ.



🌞 فوائد و مسائل: ① نان بانی باورچی اور دوسرے ملازمین سے خدمت لینا جائز ہے۔ ② مہمان کے لیے عمدہ چیز تیار کرنا درست ہے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کو تازہ پکی ہوئی گرم گرم روٹی پیش کی۔ ③ سالم بکری (سمیٹ) سے مراد یہ ہے کہ بھیڑ یا بکری کو ذبح کر کے گرم پانی کے ساتھ اس کی اون یا اس کے بال اتار دیے جائیں پھر اسے بھونا جائے۔ ④ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے شاگردوں سے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ اللہ کی نعمت کا احساس کریں تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔

باب: ۴۶۰۔ فالوذج

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَالَوْدَجِ (التحفة ۴۶)

۳۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ

۳۳۳۹۔ [صحیح] تقدم ح: ۳۳۰۹.

۳۳۴۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات ۳/ ۲۱ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه يحيى بن الورد، وقال ابن الجوزي: "هذا حديث باطل، لا أصل له" \* عثمان بن يحيى مجهول، لم أجد من وثقه، وضعفه الأزدي.

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- أبواب الأطعمة

ہے انھوں نے کہا: ہم نے فالودج کا نام سب سے پہلے اس وقت سنا جب جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس آ کر فرمایا: آپ کی امت کو زمین میں فتوحات حاصل ہوں گی اور انھیں دنیا کثرت سے حاصل ہوگی حتیٰ کہ وہ فالودج کھائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فالودج کیا ہوتا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: وہ گھی اور شہد دونوں کو ملا دیں گے۔ یہ سن کر نبی ﷺ آہستہ آواز سے رو دیے۔

الصَّحَابُ السَّلَامِيُّ، أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا سَمِعْنَا بِالْفَالَوْدَجِ، أَنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ تُفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ فَيَقَاضُ عَلَيْهِمُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ مِنَ الْفَالَوْدَجِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا الْفَالَوْدَجُ؟». قَالَ: يَخْلُطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعًا. فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ شَهَقَةً.

(المعجم ۴۷) - بَابُ الْخُبْزِ الْمَلْبَقِ

بِالسَّمْنِ (النحفة ۴۷)

۷۷- گھی ڈال کر بنائی ہوئی روٹی (پراگھے)

کا بیان

۳۳۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا جی چاہتا ہے کہ ہمارے پاس بھوری گندم کی سفید روٹی ہوتی جس میں گھی ملا ہوا ہوتا ہم اسے کھاتے۔“ ایک انصاری نے یہ بات سنی اور ایسی روٹی تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گھی کس چیز میں (رکھا ہوا) تھا؟“ اس نے کہا: ساندے کی (کھال سے بنی ہوئی) کپی میں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ روٹی کھانے سے انکار کر دیا۔

۳۳۴۱- حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِي: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ: «وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بَرَّةٍ سَمَرَاءَ مَلْبَقَةً بِسَمْنٍ نَأْكُلُهَا» قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهَا. فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا السَّمْنُ؟» قَالَ: فِي عُكَّةٍ صَبَّ. [قَالَ:]

۳۳۴۱- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أبوداود، الأطعمة، باب الجمع بين لونين من الطعام، ح: ۳۸۱۸ من حديث الفضل بن موسى به، وأيوب ليس هو السخثياني كما قال أبوداود رحمه الله، ولعله ابن خوط كما في النكت الظراف: ۷۵/۹، وهو متروك كما في التقريب وغيره.

۲۹۔ أبواب الاطعمه

فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.

🌞 نوائد و مسائل: ① [مُلَقَّقَة] کا مطلب ”اچھی طرح ملا کر یک جان کی ہوئی چیز“ ہے۔ (محمد فواد عبدالباقی۔ حاشیہ سنن ابن ماجہ) یعنی روٹی میں گھی اس طرح ڈالا گیا تھا کہ وہ جل گیا تھا اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”چیزی روٹی“ کے بجائے ”پراٹھا“ کیا ہے۔ ② [عُجَّة] چڑے کے بنے ہوئے گول برتن کو کہتے ہیں جس میں گھی یا شہد رکھا جاتا ہے۔ (النهاية - ماده: ع ك ك) ③ ضَبَّ اکا ترجمہ ”گوہ یا سانڈا“ کیا جاتا ہے۔ دوسرے معنی زیادہ صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَنَعَتْ أُمُّ سَلِيمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَصَنَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ. ثُمَّ قَالَتْ: أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَدَعُهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أُمِّي تَدْعُوكَ. قَالَ: فَقَامَ، وَقَالَ: لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ: «قُومُوا» قَالَ: فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «هَاتِي مَا صَنَعْتَ» فَقَالَتْ: إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ. فَقَالَ: «هَاتِيهِ» فَقَالَ: «يَا أَنَسُ! أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ» قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَدْخِلُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ. فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. وَكَانُوا ثَمَانِينَ.



۳۳۴۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے لیے ایک روٹی تیار کی جس میں کچھ گھی ڈال دیا تھا پھر (مجھے) کہا: نبی ﷺ کے پاس جاؤ اور انھیں بلا لاؤ۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: امی جان آپ کو بلا رہی ہیں۔ تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کی خدمت میں جو افراد حاضر تھے ان (سب) سے کہا: ”چلو“ میں ان سے پہلے امی جان کے پاس پہنچ گیا اور انھیں بتایا (کہ نبی ﷺ تمام ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں۔) نبی ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: ”تم نے جو (کھانا) تیار کیا ہے لے آؤ۔“ میری والدہ نے عرض کیا: وہ تو میں نے صرف آپ کے لیے تیار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہی لے آؤ۔“ پھر فرمایا: ”اے انس! دس دس آدمیوں کو اندر میرے پاس بلاؤ۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دس دس آدمیوں کو اندر بلاتا رہا (اور ہر گروپ کھانا کھا کر نکلتا رہا۔) ان سب نے سیر ہو کر کھا لیا۔ اور وہ اسی افراد تھے۔

۳۳۴۲۔ [صحیح] \* عثمان بن عبد الرحمن الجمحي البصري ليس بالقوي (تقريب)، ولحديثه شواهد عند البخاري، ح: ۳۵۷۸، ومسلم، ح: ۲۰۴۰ وغیرهما.

۲۹۔ أبواب الأَطْعَمَةِ ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانے میں برکت ہو جانا نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے۔ ② مہمان کے لیے اہتمام کے ساتھ عمدہ کھانا تیار کرنا ممنوع تکلف میں شامل نہیں۔ ③ نبی ﷺ نے پراگھا خود بھی تناول فرمایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا۔

(المعجم ۴۸) - بَابُ خُبْرِ الْبُرِّ (التحفة ۴۸) باب: ۴۸۔ گندم کی روٹی

۳۳۴۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، كَاسِبٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْرِ الْجَنْطَقَةِ، حَتَّى تَوْفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کو وفات دے دی۔

۳۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا، مِنْ خُبْرِ بُرٍّ، حَتَّى تُوْفِيَ ﷺ.

۳۳۴۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے (ہجرت کر کے) مدینہ آنے سے لے کر آپ ﷺ کی وفات تک کبھی مسلسل تین راتیں گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کا یہ فقر اختیار ہی تھا، یعنی رسول اللہ ﷺ دوسروں کی ضروریات پوری کرنا ضروری سمجھتے تھے اور خود کم سے کم پر اکتفا کرتے تھے۔ ② نبی ﷺ کے گھر میں کبھی کبھی گندم کی روٹی بھی استعمال ہوتی ہے لیکن زیادہ تر کھجوروں اور پانی یا دودھ پر گزارہ ہوتا تھا۔ ③ اس وقت عرب میں گندم ہفتی ہوتی تھی زیادہ تر جو استعمال ہوتے تھے۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ خُبْرِ الشَّعِيرِ (التحفة ۴۹) باب: ۴۹۔ جو کی روٹی

۳۳۴۳۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۶ من حديث يزيد بن...  
۳۳۴۴۔ أخرجه البخاري، الأَطْعَمَةِ، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۶ من حديث منصور بن...

۳۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۳۳۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَقَدْ تَوَفَّيَ  
النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو  
كَبِدٌ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ، فِي رَفْ لِي . فَأَكَلْتُ  
مِنْهُ، حَتَّى طَالَ عَلَيَّ . فَكَلَّمْتُهُ فَقَنِي .  
ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ فوت ہوئے تو میرے گھر  
میں انسان کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی مگر تھوڑے سے  
جو میری ٹانڈ پر پڑے ہوئے تھے۔ میں اس میں سے  
(لے لے کر) کھاتی رہی حتیٰ کہ کافی مدت گزر گئی۔ (آخر)  
میں نے انھیں ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① [”ٹانڈ“ کی وضاحت امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے یوں کی ہے: ”دیوار کے پہلو میں  
زمین سے بلند ایک لکڑی جس پر محفوظ رکھنے کے لیے چیزوں کو رکھا جاتا ہے۔“ ② کھانے پینے کی یا عام  
استعمال کی اشیاء گھر میں ماپے تو لے بغیر پڑی ہوں تو ان میں برکت ہوتی ہے۔ ③ ام المؤمنین کے پاس جو  
بظاہر تھوڑے سے جو تھے ان کا خیال تھا کہ ایک دودن میں ختم ہو جائیں گے ماپنے سے معلوم ہو گیا کہ اتنے دن  
تک استعمال ہو سکتے ہیں چنانچہ اتنے دن گزرے تو وہ ختم ہو گئے۔



۳۳۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : ۳۳۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ  
يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :  
مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ  
حَتَّى قُبِضَ .  
انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی  
جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ ﷺ فوت  
ہو گئے۔

۳۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ : ۳۳۳۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
الْجُمُعِيِّ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ هِلَالٍ  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر مسلسل کئی کئی

۳۳۴۵- أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب نفقة نساء النبي ﷺ بعد وفاته، ح: ۳۰۹۷ عن ابن أبي شيبة به،  
ومسلم، الزهد، باب: "الدنيا مسكن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۳ من حديث أبي أسامة به، وانظر،  
ح: ۲۳۴۳.

۳۳۴۶- أخرجه مسلم، انظر الباب السابق، ح: ۲۲/۲۹۷۰ عن محمد بن بشار به.

۳۳۴۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في معيشة النبي ﷺ وأهله، ح: ۲۳۶۰ عن عبد الله بن  
معاوية به، وقال: "هذا حديث حسن صحيح".

۲۹۔ أبواب الأظعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ابن حَبَّاب، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ الْعَسَاءَ. وَكَانَ عَامَّةٌ خُبِرَ هَمَّ خُبِرَ الشَّعِيرِ.

راتیں ایسی آتی تھیں کہ آپ خالی پیٹ رات گزارتے تھے اور آپ کے گھر والوں کو بھی رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا جبکہ اس وقت لوگوں کی عام غذا جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۳۳۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ [وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ]: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ، وَاحْتَذَى الْمُخْصُوفَ.

۳۳۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اون کا لباس اور پیوند لگا جوتا پہن لیتے تھے۔

وَقَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِيعًا وَلَبَسَ خَشِنًا.

اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے موٹا کھایا اور موٹا پہنا۔

فَقِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْبَشِيعُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيرِ. مَا كَانَ يُسَبِّغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةٍ مَاءٍ.

حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: موٹا کھانے سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو کی موٹی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی۔

🌞 فائدہ: صحابہ کرام و تابعین کے زمانے میں اون کا لباس سب سے سستا اور ادنیٰ شمار ہوتا تھا۔ سوت کا کپڑا قیمتی اور نفیس سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح گندم کی روٹی وہی لوگ کھاتے تھے جو عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ عام لوگ جو کی روٹی کھاتے تھے۔

(المعجم ۵۰) - بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةِ الشَّبَعِ (التحفة ۵۰)

باب: ۵۰۔ کھانے میں اعتدال کا اور پیٹ بھر کر کھانے کی کراہت کا بیان

۳۳۴۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن عدي: ۲۵۰۸، ۲۵۰۹ من حديث بقیة به ۵ یوسف بن ابی کثیر مجهول (تقریب)، والحسن عنین، وتقدم ح: ۷۱، وقال البوصیری: "هذا إسناد ضعيف، نوح بن ذکوان متفق علی ضعفه".



۲۹- أبواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۴۹- حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدی پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدی کو تو چند لقمے کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے۔ اگر آدی پر اس کا نفس غالب آجائے (اور وہ زیادہ کھانا چاہے) تو ایک تہائی کھانے کے لیے ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے (رکھ لے۔“

۳۳۴۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

الْحِمَصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ الْمُقَدَّمِ ابْنَ مَعْدِيكَرِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَلَأَ آدَمِيَّ وَغَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ. حَسْبُ الْآدَمِيَّ لَقِيَمَاتٍ يَقْمَنَ صَلْبُهُ. فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ، فَتُلَّتْ لِلطَّعَامِ، وَتُلَّتْ لِلشَّرَابِ، وَتُلَّتْ لِلنَّفْسِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ضرورت سے زیادہ کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کوئی فائدہ پہنچائے بغیر جسم سے خارج ہو جاتا ہے اس لیے اتنا ہی کھانا کھانا چاہیے جو پوری طرح ہضم ہو کر جسم کے لیے مفید ثابت ہو۔ ② کھانے کا مقصد زندگی کو قائم رکھنا ہے لہذا طرح طرح کے پر تکلف کھانے تیار کرنے اور انھیں کھانے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے کسی نیکی کے مفید اور یا مقصد کام میں وقت صرف کیا جانا چاہیے۔



۳۳۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدی نے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی ڈکاریں روک لو۔ قیامت کے دن وہی لوگ زیادہ طویل بھوک برداشت کریں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں۔“

۳۳۵۰- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُفَّ جُشَاءُكَ عَنَّا. فَإِنْ أَطَوَّلَكُمُ جُوعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَكْثَرُكُمْ شَبَعًا، فِي دَارِ الدُّنْيَا».

۳۳۵۱- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان

۳۳۵۱- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سَلِيمَانَ

۳۳۴۹- [صحیح] وله شاهد عند الترمذی، ح: ۲۳۸۰، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۴۹، والحاكم: ۳۳۱، ۳۳۲، والذهبي.

۳۳۵۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، صفة القيامة، [باب حديث: أكثرهم شبعًا في الدنيا ...]، ح: ۲۴۷۸، من حديث عبد العزيز به، وقال: "حسن غريب"، وقال أبو حاتم: "هذا حديث منكر"، وللحديث شواهد ضعيفة، والله أعلم.

۳۳۵۱- [حسن] أخرجه العقبلي: ۳/ ۳۶۰، والأصبهاني في الحلية: ۱/ ۱۹۹، ۱۹۸، من حديث محمد بن الصباح

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

۲۹- أبواب الأطعمة

سے ایک کھانا کھانے پر اصرار کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: (جتنا کھالیا وہی) کافی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ طویل عرصے تک بھوکے رہیں گے۔“

الْعُسْكُرِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ . قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ سَلْمَانَ ، وَأَكْرَهَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ : حَسْبِي . إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا ، أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

🌟 فوائد و مسائل: ❶ کم کھانے والا بھوک برداشت کر سکتا ہے قیامت کے دن بھی اسے بھوک برداشت کرنا آسان ہوگا۔ ❷ زیادہ کھانے کے شائق حلال و حرام میں امتیاز کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس لیے صریح حرام سے بچ بھی جائیں تو مشکوک تو کھا ہی لیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ ❸ ذکر الیلنا پیٹ بھر کر کھانے کی علامت ہے جو مستحسن نہیں۔

باب ۵۱- ہر مرغوب نفس چیز کھانا بھی فضول خرچی ہے

(المعجم ۵۱) - بَاب : مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اسْتَهْتَيْتَ (الصفحة ۵۱)

۳۳۵۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی فضول خرچی ہے کہ تو ہر وہ چیز کھائے جس کی تجھے خواہش ہو۔“

۳۳۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحِمَصِيُّ ، قَالُوا : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ

❶ ۳۳۵۲- محمد بن محمد الوراق ضعیف (تقریب)، وفيه علة أخرى، وللحديث شواهد، منها ما أخرجه صاحب الحلية: ۳/ ۳۴۶، وحسنه المنذري.

۳۳۵۲- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۱۰/ ۲۱۳ من حديث هشام بن عمار به، وقال: "غريب عن حديث الحسن عن أنس، لا أعلم رواه إلا نوح"، وانظر، ح: ۳۳۴۸، لعله، وضعفه البوصيري.

۲۹. أبواب الأطعمة - کھانوں سے متعلق احکام و مسائل - كُلْ مَا اسْتَهَيْتَ .

(المعجم ۵۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ إلقاءِ الطَّعَامِ (التحفة ۵۲)

باب: ۵۲- کھانا پھینکنے کی ممانعت کا بیان

۳۳۵۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُونُسَ الْفَرَّابِيُّ: حَدَّثَنَا وَسَّاجُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ وَسَّاجٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ. فَرَأَى كِسْرَةَ مَلْفَاءَ. فَأَخَذَهَا فَمَسَسَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ أَكْرَمِي كَرِيمًا. فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ».

۳۳۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو (روٹی کا) ایک ٹکڑا (زمین پر) گرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور کھالیا۔ پھر فرمایا: ”اے عائشہ! عزت والے (رزق) کا احترام کر۔ یہ جن لوگوں کے پاس سے چلا جاتا ہے دوبارہ ان کے پاس نہیں آتا۔“

(المعجم ۵۳) - بَابُ النَّعُوذِ مِنَ الْجُوعِ (التحفة ۵۳)

باب: ۵۳- بھوک سے (اللہ کی) پناہ مانگنا

۳۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ يَنْسُ الصَّجِيعَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا يَنْسِتُ الْبِطَانَةَ».

۳۳۵۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بستر کی بری ساتھی ہے۔ اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں وہ بری ہمراز ہے۔“

۳۳۵۳- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه ابن أبي الدنيا في الشكر، ح: ۲ من حديث الوليد بن محمد به، وتابعه القاسم بن غصن، فضيلة الشكر للخرائطي، ح: ۶۸، وخالد بن إسماعيل المخزومي (ابن عدي) الأول ضعيف، والثاني كذبه ابن عدي، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

۳۳۵۴- [حسن] \* هريم تابعه معمر، عبدالرزاق: ۱/ ۴۴۰، وشرح السنة للبخاري: ۵/ ۱۷۰ إلا أنه قال: "عن ليث عن رجل عن أبي هريرة"، والليث تقدم، ح: ۲۰۸، وكعب مجهول (تقريب)، وللحديث شاهد عند أبي داود، ح: ۱۵۴۷، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۴، وفيه ابن عجلان تقدم، ح: ۱۹۶۷.

۲۹- أبواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

🌞 نوآمد و مسائل: ① جس طرح زیادہ کھانا اور عیش اچھا نہیں اسی طرح زیادہ بھوک اور فقر جس پر صبر نہ ہو سکے بہتر نہیں۔ ② حلال روزی مانگنا اور اس کے حصول کی کوشش کرنا زہد و توکل کے منافی نہیں۔ ③ ضجیع کا لفظی مطلب ”ساتھ لیٹنے والا“ ہے۔ بھوک کی حالت میں نہ توجہ سے عبادت ادا ہو سکتی ہے اور نہ آرام سے سویا جاسکتا ہے۔ ایسی بھوک سے اللہ کی پناہ مانگنا ہی بہتر ہے۔ ④ بَطَانَةُ اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم سے متصل پہنا جاتا ہے اور دوسرے کپڑے اسے چھپا لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انتہائی گہرا دوست جو انسان کے ذاتی معاملات سے واقف ہو اسے بھی بظاہر کہتے ہیں۔ خیانت ایک پوشیدہ عیب ہے۔ جب راز فاش ہو جائے تو انسان بدنام ہو جاتا ہے اس لیے اس سے محفوظ رہنے کی دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ⑤ نیک آدمی کو نیکی پر قائم رہنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

(المعجم ۵۴) - بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ باب ۵۴- رات کا کھانا ترک کرنا

(التحفة ۵۴)

۳۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ الْمُخَزُومِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ. فَإِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ».

۳۳۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کا کھانا مت چھوڑو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہی سہی اس لیے کہ اس کا چھوڑ دینا (آدمی کو جلد) بوڑھا کر دیتا ہے۔“

(المعجم ۵۵) - بَابُ الصِّيَافَةِ باب ۵۵- مہمان نوازی

(التحفة ۵۵)

۳۳۵۶- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رِوَايَةِ

۳۳۵۵- [إسناده ضعيف جداً] إبراهيم بن عبد السلام ضعيف، وشيخه متروك (تقريب)، وله طريق آخر عند ابن النجار، اللآلي المصنوعة: ۲/ ۲۵۵، وإسناده مظلم جداً، وفيه أبو الهيثم القرشي، قال ابن عدي: كذاب، ميزان: ۴/ ۵۸۴، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۸۵۶، وقال: "حديث منكرو، عنبسة يضعف في الحديث (ح: ۱۲۴۲)، وعبد الملك بن علاق مجهول".

۳۳۵۶- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۴/ ۱۲۵، ح: ۳۱۹۷، من حديث كثير به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲ لحال كثير، وأما جبارة فتوبع، رواد عبد الله بن صالح عن كثير به.

۲۹- أبواب الأَطْعَمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان آتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی زیادہ جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں مہمان کھانا کھاتے ہیں اس میں بھلائی اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے۔“

۳۳۵۷- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُعَلِّسِ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ، مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ».

۳۳۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی سنت ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ (اسے رخصت کرتے وقت) گھر کے دروازے تک آئے۔“

۳۳۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّؤِّيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنَ الشَّيْءِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ صَافِيَةٍ إِلَى بَابِ الدَّارِ».

باب: ۵۶- جب مہمان کوئی خلاف شرع کام

(المعجم ۵۶) - باب: إِذَا رَأَى الضَّيْفُ

دیکھے تو (کھانا کھائے بغیر) واپس ہو جائے

مُنْكَرًا رَجَعَ (التحفة ۵۶)

۳۳۵۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۳۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

۳۳۵۷ [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل جبارة، تقدم، ح: ۷۴۰، وعبد الرحمن بن نهشل غلط، صوابه: المحاربي عبد الرحمن عن نهشل وهو ابن سعيد، راجع التقريب وغيره \* ونهشل متروك، كذبه إسحاق بن راهويه (تقريب)، والضحاک لم يلق ابن عباس، راجع جامع التحصيل للمعالي، ص: ۱۹۹، فالسند مظلم ساقط.

۳۳۵۸- [إسناده موضوع] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱۸۵/۲، ح: ۱۱۵۰ من حديث علي بن ميمون به، وتابعه إسماعيل بن أبان الوراق، وضعفه البوصيري من أجل علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳، وله شاهد عند ابن عدي: ۱۱۷۳/۳، وفيه سلم بن سالم، قال ابن حبان: "منكر الحديث... وكان ابن المبارك يكذبه".

۳۳۵۹- [صحيح] أخرجه النسائي: ۲۱۳/۸، الزينة، النساوير، ح: ۵۳۵۳ من حديث وكيع به \* فتادة تقدم، ۴۴



۲۹- ابواب الأَطْعَمَةِ۔

وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا. فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ. فَرَجَعَ.

۳۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ: حَدَّثَنَا سَفِينَةُ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَكَلْنَا مَعًا. فَدَعَا فَجَاءَ. فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ. فَرَأَى قَرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَرَجَعَ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ: الْحَقُّ. فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَرَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أُدْخِلَ بَيْتًا مَرْوُفًا».

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: میں نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصویریں نظر آئیں چنانچہ آپ ﷺ واپس چلے گئے۔

۳۳۶۰- حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی۔ اس نے ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش ہم نبی ﷺ کی بھی دعوت کرتے اور آپ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے۔ (اس تجویز کے مطابق) انھوں نے نبی ﷺ کی دعوت کی۔ آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکت پر رکھا۔ آپ کو گھر میں ایک طرف ایک باریک پردہ نظر آیا تو آپ واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جلدی سے جاییے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیجیے: اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں تشریف لے گئے؟ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”مزین گھر میں داخل ہونا میری شان کے لائق نہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کھانے کی دعوت دینا اور دعوت قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② پردے سے مراد وہ چیز ہے جو گھر میں زمین کے لیے لٹکایا جائے۔ دروازے یا کھڑکی پر اس لیے لٹکایا ہوا کپڑا کہ باہر سے کسی کی نظر اندر نہ پڑے مطلوب ہے۔ ③ سادگی شرعاً مطلوب ہے۔ بے جا تکلفات سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ نامناسب چیز سامنے آنے پر فوراً تنبیہ کرنا مناسب ہے بشرطیکہ تاخیر میں کوئی حکمت نہ ہو۔ ⑤ اگر دعوت دینے والا کسی ناجائز کام کا ارتکاب کرے تو کھانا کھائے بغیر واپس چلے جانا جائز ہے البتہ اگر وہ اس غلطی

۴۴ ح: ۱۷۵، والحديث الآتي شاهد له.

۳۳۶۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأَطْعَمَةِ، باب الرجل يدعى فيرى مكرهًا، ح: ۳۷۵۵ من حديث حماد بن

۲۹۔ ابواب الاطعمه

کا ازالہ کر دے تو واپس نہ جائیں۔

باب: ۵۷۔ گوشت اور گھی ملا کر کھانا

(المعجم ۵۷) - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ  
وَاللَّحْمِ (التحفة ۵۷)

۳۳۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ انھوں نے مجلس کے احترام والے مقام پر انھیں جگہ دی۔ (حضرت عمر بیٹھ گئے اور کھانا شروع کرتے ہوئے) فرمایا: بسم اللہ، پھر ہاتھ بڑھا کر ایک لقمہ لیا پھر دوسرا لقمہ لیا۔ پھر فرمایا: مجھے چکنائی کا مزہ محسوس ہو رہا ہے۔ اور یہ چکنائی گوشت کی چکنائی کی نہیں (گوشت میں تھوڑی بہت چربی ہوا ہی کرتی ہے۔) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں فریب (جانور کے) گوشت کی تلاش میں اسے خریدنے بازار گیا۔ مجھے وہ مہنگا محسوس ہوا۔ میں نے ایک درہم کا دبلے (جانور کے گوشت) میں سے خرید لیا (جس میں چربی نہیں تھی)۔ اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈال لیا۔ میں چاہتا تھا کہ میرے بچوں کو ایک ایک ہڈی مل جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی یہ دونوں چیزیں (گوشت اور گھی) جمع ہوجاتی تھیں آپ ان میں سے ایک تناول فرماتے تھے اور دوسری چیز صدقہ کر دیتے تھے۔

۳۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْهَبِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْقُورٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَهُوَ عَلَى مَا يَذَّيْبُهُ. فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَ لُقْمَةً. ثُمَّ نَتَى بِأُخْرَى. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَجِدُ طَعَامَ دَسَمٍ. مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى الشُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ. فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا. فَأَشْتَرَيْتُ بِدَرَاهِمٍ مِنَ الْمَهْرُوبِ. وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدَرَاهِمٍ سَمْنًا. فَأَرَدْتُ أَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا. فَقَالَ عُمَرُ: مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ، إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ.



حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: امیر المؤمنین! (اب تو)

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: خُذْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَنْ

۳۳۶۱۔ [إسناده حسن] وحسنه البوصيري، وقال ابن كثير في مسند الفاروق: ۲/ ۶۴۸: "فرد به ابن ماجه" \*  
یونس حسن الحدیث، وثقه جماعة.

۲۹۔ أبواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

يَجْتَمِعَا عِنْدِي إِلَّا فَعَلْتُ ذَلِكَ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ. تناول فرمائیے۔ (آئندہ) میرے پاس جب بھی یہ دونوں جمع ہوں گے میں بھی اسی طرح کیا کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں کھاؤں گا۔

(المعجم ۵۸) - بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ (التحفة ۵۸)

۳۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَمِلْتَ مَرْقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَاعْتَرِفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا».

۳۳۶۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو شوربہ تیار کرے تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر۔ اور اس میں سے کچھ شوربہ اپنے پڑوسیوں کو دے دیا کر۔“

فوائد و مسائل: ① ہمایوں میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لیے تحفے تحائف کا لین دین بہت اچھا طریقہ ہے۔ ② قیمتی تحائف کی بجائے ایسی چیز دینا بہتر ہے جو فوری استعمال میں آجائے۔ ③ جب کوئی خاص کھانا تیار کیا جائے تو کچھ نہ کچھ ہمایوں کے ہاں بھی بھیجا جائے۔ ④ عام سادہ کھانا بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ ⑤ معمولی ہدیہ ملے تو قبول کر لینا چاہیے اور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ⑥ گوشت میں پانی زیادہ ڈال کر کچھ سالن ہمایوں کے ہاں بھیج دینا ایسا طریقہ ہے جس کے لیے خاص طور پر اضافی خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس قسم کی اور چیزیں بھی ہو سکتی ہیں۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكُرَاتِ (التحفة ۵۹)

۳۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

۳۳۶۳۔ حضرت معاذ بن ابوطالب عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعے کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا

۳۳۶۲۔ أخرجه مسلم، البر الوصلة، باب الوصية بالجوار والإحسان إليه، ح: ۱۴۲/۲۶۲۵ من حديث أبي عمران به.

۳۳۶۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۱۴.



## ۲۹۔ ابواب الأطعمة

کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو میں تو انہیں برا ہی سمجھتا ہوں یعنی یہ لہسن اور یہ پیاز۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیکھا ہے کہ اگر کسی آدمی سے اس (لہسن یا پیاز) کی بو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیچ (کے میدان) کی طرف نکال دیا جاتا تھا اس لیے جس نے ضرور انہیں کھانا ہو وہ انہیں پکا کر (ان کی بو) ختم کر دے۔

الْجَعْدُ الْعُطْفَانِي، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْبُعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ. لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: هَذِهِ الثُّومُ وَهَذِهِ الْبَصَلُ. وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَيْعِ. فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا، لَا بُدَّ، فَلْيُمِثْهُمَا طَبْحًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① جب مسجد میں جانا ہو تو کچا پیاز یا لہسن نہیں کھانا چاہیے۔ ② اگر کھانا پڑے تو نماز سے اتنی دیر پہلے کھایا جائے کہ نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہو جائے یا کوئی ایسی چیز کھالی جائے جس سے پیاز کی بو ختم ہو جائے۔ ③ اگر لہسن یا پیاز سالن میں ڈال کر پکایا جائے تو اس کی بو ختم ہو جاتی ہے۔ ایسا سالن کھا کر مسجد میں جانے میں کوئی حرج نہیں۔ ④ جب ایک مسئلہ پہلے بیان کیا جا چکا ہو اس کے بعد اس کے متعلق غلطی کرنے والے کو سختی سے تنبیہ کی جاسکتی ہے۔ ⑤ مسجد سے نکالنے کا مقصد یہ تھا کہ بو ختم ہونے پر مسجد میں آئے۔ ⑥ سگریٹ کی بو پیاز کی بو سے بہت زیادہ ناگوار ہوتی ہے نیز یہ حرام بھی ہے لہذا ہر مسلمان کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے خواہ نماز کا وقت ہو یا دوسرا کوئی وقت۔



۳۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۶۳۔ حضرت ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا (میزبان رسول ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کوئی (ناگوار بو والی) سبزی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے (وہ کھانا) نہ کھایا۔ اور فرمایا: ”میں اپنے ساتھی

۳۳۶۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ما جاء في الرخصة في أكل الثوم مطبوخًا، ح: ۱۸۱۰ من حديث سفيان به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۷۱، وابن حبان، ح: ۲۰۹۰، وهو مخرج في تخریج مسند الحميدي، ح: ۳۴۰، بتحقيقی \* ابن عیینة صرح بالسماع عنده، أبو یزید المکی حسن الحديث كما في المرجع المشار إليه آنفاً، وللحديث شواهد.

۲۹- أبواب الأطعمة..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل  
أَوْذِي صَاحِبِي. (جبریل علیہ السلام) کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔“

۳۳۶۵- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَا شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْمَرَانَ الْحَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرْاثِ. فَقَالَ: «أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِنْهَا بِتَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ».

۳۳۶۵- حضرت جابر علیہ السلام سے روایت ہے کہ چند افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کو ان سے گندے کی بو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہیں یہ پودا کھانے سے منع نہیں کیا تھا؟ جس چیز سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے اس سے فرشتے بھی ایذا محسوس کرتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① گندنا، پیاز سے ملتی جلتی چیز ہے جس میں پیاز کی طرح بو ہوتی ہے۔ ② فرشتے بدبو سے نفرت کرتے اور اذیت محسوس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان چیزوں سے احتیاب کرتے تھے تاکہ جبریل علیہ السلام کو ناگواری نہ ہو۔ ③ مسلمان کو فرشتوں کا احترام کرتے ہوئے ناگوار بو والی چیز کھانے سے، فحش الفاظ بولنے سے، عریانی اور فحش حرکات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ④ لبسن، پیاز اور گندنا حرام نہیں، تاہم انہیں استعمال کرنا بڑے توپکالیانہ چاہیے یا بعد میں کوئی ایسی چیز کھالیں چاہیے جس سے منہ کی بو ختم ہو جائے۔

۳۳۶۶- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ نَهْلِكَ، عَنْ دُخَيْنِ الْحَجَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً: «النِّيءَ».

۳۳۶۶- حضرت عقبہ بن عامر جہنی علیہ السلام سے روایت ہے اُنھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ علیہم السلام سے فرمایا: ”پیاز نہ کھایا کرو۔“ پھر آہستہ سے یہ لفظ فرمایا: ”کچا نہ کھاؤ۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم گزشتہ صحیح احادیث سے واضح ہے کہ مسجد میں جاتے وقت کچا پیاز

۳۳۶۵- [صحیح] وله شواهد في صحيح مسلم، ج: ۷۴/۵۶۴، ومسند الإمام أحمد: ۳/۳۸۷ وغيرهما.

۳۳۶۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل ابن لهيعة، تقدم، ج: ۳۳۰، وشيخه، وشيخه مجهولان كما في التقريب وغيره.

۲۹- أبواب الأطعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

کھانا نا جائز ہے یا یکا ہوا کھانا جائز ہے۔ غالباً اسی وجہ سے شیخ الہامی رحمۃ اللہ علیہ نے **لَمْ** قَالِ کَلِمَةً خَفِیَّةً (النبیؐ) [پھر آہستہ سے یہ لفظ فرمایا: کچا نہ کھاؤ۔] کے علاوہ باقی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحہ) رقم: ۲۳۸۹)

(المعجم ٦٠) - **بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ**  
(التحفۃ ٦٠)

باب: ٦٠- پنیر اور سمنی کھانا

۳۳۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى  
السُّدِّيُّ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ  
سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِي،  
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاقِ؟ قَالَ:  
«الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَالْحَرَامُ مَا  
حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ. وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا  
عَفَا عَنْهُ».

فوائد ومسائل: ① فِرَآءَکے دو معنی ہیں: (۱) فِرَؤ کی جمع، یعنی پوسٹمن یا کھال سے بنا ہوا لباس۔ (۲) فِرَؤ جمع، یعنی حمار وحشی (گورخر) یہاں دونوں مطلب صحیح ہو سکتے ہیں۔ (گورخر کی وضاحت کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۰۹۰) فائدہ نمبر ۱: ② اللہ کی کتاب سے مراد اللہ کا قانون ہے جس میں قرآن اور حدیث دونوں شامل ہیں۔ ③ جن چیزوں کے بارے میں حرمت کی صراحت نہ ہو بلکہ حرمت کا اشارہ ملتا ہو تو وہ بھی حرام ہیں مثلاً: وہ جانور جنھیں مار ڈالنے کا حکم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۰۸۷) یا جنھیں قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۲۳۳) ④ جن چیزوں میں حرمت کا کوئی سبب نہ پایا جائے وہ حلال ہیں خواہ ان کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہو یا نہ آیا ہو۔

(المعجم ٦١) - **بَابُ أَكْلِ الشَّمَارِ**  
(التحفة ٦١)

باب: ٦١ - پھل کھانا

۳۳۶۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ۳۳۶۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت

٣٣٦٧- [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في لبس الفراء، ح: ١٧٢٦، عن إسماعيل بن موسى به، وقال: "غريب"، وذكر كلامًا \* سيف بن هارون ضعيف (تقريب)، وللحديث شاهد عند الحاكم ٣٧٥/٢، بوضوحه، ووافقه الذهبي، وحسنه الهيتمي، مجمع: ١/١٧١، وانظر: ٥٥/٧، وقال البزار: "إسناده صالح".

٣٣٦٨- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ٥٣٦/٢، ح: ١٩٢٠، من حديث عثمان بن سعيد الحمصي

۲۹ أبواب الأطعمة۔ کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزِزٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ نَيْسَبَرٍ قَالَ: أَهْدَيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ. فَدَعَانِي فَقَالَ: «خُذْ هَذَا الْعُنُقُودَ فَأَبْلِغْهُ أُمَّكَ» فَأَكَلْتُهُ قَبْلَ أَنْ أُبْلِغَهُ إِيَّاهَا. فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ لِي: «مَا فَعَلَ الْعُنُقُودُ؟ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أُمَّكَ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَسَمَانِي عَذَرَ.

ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں طائف کے انگور ہدیہ کے طور پر پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”یہ خوش لے لو اور اپنی والدہ کے پاس لے جاؤ۔“ میں نے والدہ کے پاس پہنچانے سے پہلے خود ہی کھا لیا۔ پھر کچھ راتوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اس خوشے کا کیا بنا؟ کیا تم نے وہ اپنی والدہ کو پہنچا دیا تھا؟“ میں نے کہا: نہیں۔ رسول ﷺ نے میرا نام دھوکے باز رکھ دیا (مجھے دھوکے کا فرمایا۔)

۳۳۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَجِيُّ: حَدَّثَنَا ثَقِيبُ بْنُ حَاجِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الرُّبَيْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، [وَأَبْدِيهِ سَفَرَجَلَةً. فَقَالَ: «دُونَكِهَا، يَا طَلْحَةُ! فَإِنَّهَا تُجِئُ الْفَوَادَ».

۳۳۶۹- حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ میں سفرجل (بہی کا پھل) تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے طلحہ! یہ لے لو اس سے دل کو راحت (اور قوت) حاصل ہوتی ہے۔“

(المعجم ۶۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا (التحفة ۶۲)

باب ۶۲- لیٹ کر کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۳۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ

۳۳۷۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع

۴۴ بہ، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" \* عبد الرحمن بن عرق لم يوثقه غير ابن حبان، وروى ابن السني في "كتاب المازنة" من حديث عبد الله بن بسر المازني نحوه بالاختلاف، راجع تحفة الأشراف: ۲۶/۹.

۲۳۶۹- [إسناده ضعيف] \* ثقيف، وأبو سعيد، وعبد الملك مجهولون كما في التقريب، وله شواهد عند ابن الجوزي في العلل المتناهية: ۱/۱۶۵، ۱۶۶، وأسانيد ضعيفة.

۳۳۷۰- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأطعمة، باب الجلوس على مائدة عليها بعض ما يكره، ح: ۳۷۷۴ من حديث كثير بن هشام به، وقال: "هذا الحديث لم يسمعه جعفر عن الزهري، وهو منكر"، وفيه علة أخرى، تقدم ح: ۷۰۷.

۲۹۔ أبواب الأظعمة ..... کھانوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ.

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح احادیث میں منہ کے بل لیٹنا ویسے بھی منع ہے۔ دیکھیے:

(جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، حدیث: ۲۷۸۷ و سنن أبي داود، الأدب، حدیث: ۵۰۳۰) تو اس طرح لیٹ کر کھانا کب جائز ہوگا؟ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت کو دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۲۳۹۳، والإرواء، رقم: ۱۹۸۲)



## مشروب کی تعریف اور اس سے متعلق چند ضروری آداب واحکام

✽ مشروب کی تعریف: ہر مائع چیز جو پی جائے، مشروب کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے کھانے اور پینے کی بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں، پھر اپنی کمال رحمت سے انسانوں کے لیے مضر صحت یا مضر عقل چیزوں سے منع کر دیا ہے۔ ان ممنوعہ حرام چیزوں کے علاوہ تمام قسم کے کھانے اور مشروبات حلال ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ﴾ (البقرہ: ۲۰۱) ”اللہ تعالیٰ کے رزق سے کھاؤ پیو۔“

✽ مشروبات کے چند آداب واحکام: ① کسی بھی مشروب کے استعمال سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا وہ حرام تو نہیں کیونکہ ایسا مشروب جو نشہ آور ہو، عقل و دانش کے لیے مضر ہو یا انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو اسے استعمال کرنا حرام ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے: ﴿كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ﴾ (صحیح مسلم، الأشربة) باب بیان أن كل مسكر خمر و أن كل خمر حرام، حدیث: (۲۰۰۳) ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔“ آپ نے شراب بنانے والے بنوانے والے پینے پلانے والے اور اس کا کاروبار اور اس میں تعاون کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (جامع الترمذی، البیوع، باب النهی أن يتخذ الخمر نكالا، حدیث: ۱۲۹۵)

- ② مشروب پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ پڑھنی چاہیے۔
- ③ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔
- ④ تمباکو، سگریٹ، فیون، چرس، ہیروئن وغیرہ بھی اپنی ضرر رسانیوں کی وجہ سے سخت حرام ہیں۔
- ⑤ ایسا جوس یا نیبڈ جس میں نشے کے اثرات پیدا ہو چکے ہوں، پینا حرام ہے۔
- ⑥ مشروب کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے، البتہ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے مثلاً: بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہو یا بارش وغیرہ کی وجہ سے، لیکن بیٹھ کر مشروب پینا افضل ہے۔
- ⑦ مشروب کو تین سانسوں میں پینا سنت ہے۔ سانس لینے کے لیے برتن کو منہ سے ہٹالینا چاہیے۔
- ⑧ اگر مشروب میں کوئی تنکا وغیرہ نظر آئے تو پھونک مارنا منع ہے، البتہ مشروب بہا کر اسے نکالا جاسکتا ہے۔
- ⑨ اگر پینے والے کچھ افراد ہوں تو دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔
- ⑩ مشروب پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔
- ⑪ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے مشروب پینا چاہیے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۰) أَبْوَابُ الْأَشْرِبَةِ (التحفة ۲۲)

## مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- شراب ہر برائی کی کنجی ہے

(المعجم ۱) - بَابُ: الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ

شُرٍّ (التحفة ۱)

۳۳۷۱- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔“

۳۳۷۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعاً عَنْ رَاشِدٍ، أَبِي مُحَمَّدٍ [الْجَمَانِيُّ]، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ: «لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شُرٍّ».

🕌 فوائد و مسائل: ① خمر (شراب) سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۳۹۰)

② شراب کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اسے حرام اور شیطانی کام فرمایا گیا ہے۔ (المائدہ: ۹۰) ③ عقل اللہ کی ایسی عظیم نعمت ہے جس سے انسان دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کے حصول کے لیے کوشش کر سکتا ہے۔ جان بوجھ کر اس نعمت سے محروم ہونے کی کوشش کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ④ انسان عقل کے ذریعے سے ہر گناہ اور نقصان دہ چیز اور عمل سے بچتا ہے۔ نشہ استعمال کرنے کے بعد اسے اپنے بھلے برے کی تیز نہیں رہتی۔ اس صورت میں وہ ہر گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

۳۳۷۱- [إسناده حسن] أخرجه البخاري، في الأدب المفرد، ح: ۱۸ من حديث راشد بن نجيع به، وسيأتي، ح: ۴۰۳۴، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.



۳۰۔ ابواب الأشربة

۳۳۷۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُبِيرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عِبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبَابَ بْنَ الْأَرْتِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِيَّاكَ وَالْحَمَرُ فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرُغُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرُغُ الشَّجَرَ».

۳۳۷۲- حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب سے پرہیز کرو۔ اس کا گناہ (دوسرے تمام) گناہوں سے اسی طرح بڑھ کر ہے جس طرح اس کا پودا درختوں سے بلند ہے۔“ (انگور کی تیل جس درخت پر چڑھتی ہے اس سے بلند نظر آتی ہے۔)

(المعجم ۲) - بَابُ مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ (التحفة ۲)

باب: ۲- جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں (جنت کی شراب) نہیں پی سکے گا

۳۳۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ».

۳۳۷۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا سوائے اس صورت کے کہ وہ (شراب نوشی سے) توبہ کر لے۔“

۳۳۷۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْحَمَرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ».

۳۳۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے گا وہ آخرت میں نہیں پی سکے گا۔“

۳۳۷۲- [إسناده ضعيف] \* منير ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۳۷۳- أخرجه مسلم، الأشربة، باب عقوبة من شرب الخمر إذا لم ينب منها بمنعه إياها في الآخرة، ح: ۷۸/۲۰۰۳ من حديث عبد الله بن نمير به.

۳۳۷۴- [صحيح] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۲۱۹، ح: ۱۲۲ من حديث هشام به، وصححه

(المعجم ۳) - بَابُ مُذْمِنِ الْخَمْرِ باب: ۳- عادی شراب نوش

۳۳۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَضْبَهَانِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَشٍّ».

۳۳۷۵- حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ شراب پینے والا بت  
پوجنے والے کی طرح ہے۔“

۳۳۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب نوشی کبیرہ گناہ ہے۔ ② آخرت میں اس کی سزا جنت سے محرومی ہے جبکہ دنیا میں اس سے کئی طرح کی مہلک بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ③ بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ عادی شرابی کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور خطرہ ہے کہ اس گناہ کی وجہ سے ایمان سلب ہو جائے جس کی وجہ سے وہ دائمی جہنمی بن جائے۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ (الصفحة ۴)

باب: ۴- شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

الحاكم: ١٤١/٤، والذهبي، وله شواهد عند البخاري، ح: ٥٥٧٥، ومسلم، ح: ٢٠٠٣ وغيرهما.

٣٣٧٥- [حسن] أخرجه ابن عدي في الكامل: ٦/ ٢٢٣٤ من حديث محمد بن سليمان به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٦٠٨، وله شواهد كثيرة، ورواه حماد بن سلمة بإسناد حسن عن عبد الله بن عمرو به من قوله، وصححه ابن الجوزي في العلل: ٢/ ١٨٣.

۳۳۷۶- [اسنادہ حسن:] وحسنہ البوصیری، ولہ شواہد عند ابن حبان (موارد)، ح: ۱۳۸۱ وغیرہ.

## ۳۰۔ ابواب الاشریہ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا“ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے دوبارہ شراب پی لی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر (اس اثنا میں) وہ (توبہ کیے بغیر) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (تیسری بار) شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا تو اس کی نماز (مزید) چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی۔ اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے پھر (چوتھی بار) شراب پی تو اللہ تعالیٰ نے (ایسے شخص کے بارے میں) پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسے قیامت کے دن گندی کچھڑ پلائے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گندی کچھڑ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کی پیپ اور گندی۔“

۳۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَشْفِيَهُ مِنْ رَدْعَةِ الْحَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رَدْعَةُ الْحَبَالِ؟ قَالَ: «عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ کی سزا یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عبادت قبول نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرابی نماز ترک کر دے کیونکہ ترک نماز ایک اور گناہ ہوگا جو شراب نوشی سے بھی بدتر ہے۔ ② توبہ سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ ③ بار توبہ توڑنے سے مجرم کے دل میں توبہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ توبہ کرتے وقت دل میں ندامت پیدا نہیں ہوتی، چنانچہ وہ توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے اور سخت سزا کے مستحق ہوں گے۔

۳۳۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الأشربة، توبة شارب الخمر، ح: ۵۶۷۳ من حديث الأوزاعي به.

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۔ أبواب الأثربة

باب: ۵۔ کس چیز سے بنی ہوئی (نشا آور) چیز شراب ہوتی ہے؟

(المعجم ۵) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْخَمْرُ  
(التحفة ۵)

۳۳۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو نباتات سے بنتی ہے: کھجور اور انگور۔“

۳۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السَّحْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شراب زیادہ تر ان دو چیزوں سے بنتی ہے۔ ② بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شراب صرف انگور سے بنے ہوئے نشا آور مشروب کو کہا جاتا ہے۔ یہ رائے درست نہیں۔ ③ کسی چیز کا رس یا کسی چیز کو پانی میں ڈال کر بنایا ہوا مشروب اگر نشا آور ہو تو حرام ہے اگر نشا آور نہ ہو تو حلال ہے۔

۳۳۷۹۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گندم کی شراب ہوتی ہے جو کی شراب ہوتی ہے مٹی سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے خشک کھجور سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے اور شہد سے (بنی ہوئی نشا آور چیز) شراب ہوتی ہے۔“

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ السَّرِّيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْجِنَطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّرْبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب کسی بھی چیز سے بنائی جائے وہ حرام ہے۔ ② شراب کے حرام ہونے کی وجہ اس کا نشا آور ہونا ہے اس لیے اگر کھانے کی کسی چیز سے یا کسی چیز کے انجکشن سے یا سوجھنے سے نشا آتا ہو تو ان سب چیزوں کا یہ استعمال بھی حرام اور قابل سزا ہوگا۔ ③ آپریشن وغیرہ کے لیے بے ہوش کرنے کے لیے کلوروفارم نگھانا نشا کرانے کے حکم میں نہیں کیونکہ بے ہوشی اور مدہوشی (مست ہونے) میں فرق ہے تاہم یہ

۳۳۷۸۔ أخرجه مسلم، الأثربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من النخل والعنب، يسمى خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حديث عكرمة به.

۳۳۷۹۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأثربة، باب الخمر مما هي؟، ح: ۳۶۷۶، ۳۶۷۷ من حديث الشعبي به، وقال ۴۴

۳۰. أبواب الأشرية

شروبات سے متعلق احکام و مسائل

بھی صرف علاج کی غرض سے ضرورت کے موقع پر جائز ہے۔ بلا ضرورت ہوش و حواس ختم کرنے جائز نہیں۔

(المعجم ۶) - باب: لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى

عَشْرَةِ أَوْجِهٍ (النحفة ۶)

۳۳۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَافِقِيِّ

وَأَبِي طُعْمَةَ مَوْلَاهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ

يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لُعِنَتِ الْخَمْرُ

عَلَى عَشْرَةِ أَوْجِهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا،

وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا،

وَحَامِلِهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا،

وَسَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا».

۳۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ

يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَوْ حَدَّثَنِي

أَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ

عَشْرَةَ: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا،

وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ،

وَبَائِعَهَا، وَالْمَبْيُوعَةَ لَهُ، وَسَاقِيَهَا،

وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ. حَتَّى عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا

الضَّرْبِ.

۳۳۸۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب میں دس طرح پر

لعنت کی گئی ہے: خود اس (شراب) کی ذات پر اس کو

نچوڑنے والے (رس نچوڑ کر شراب بنانے والے) پر

نچروانے والے (شراب بنوانے والے) پر اس کے

بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اس کے

اٹھانے والے پر جس کے پاس لے جالی جائے اس پر

اس کی قیمت کھانے والے پر اسے پینے والے پر اور

اس کے پلانے والے پر۔“

۳۳۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے شراب سے

متعلق دس افراد پر لعنت فرمائی ہے: اسے نچوڑنے

والے پر نچروانے والا جس کے لیے نچوڑی گئی اسے

اٹھا کر لے جانے والے پر جس کے لیے اٹھا کر لے

جالی گئی اسے بیچنے والے پر جس کے لیے بیچی گئی

اسے پلانے والے پر اور جسے پلائی گئی حتیٰ کہ انھوں

نے اس طرح کے دس افراد شمار کیے۔

«الترمذي "غريب"، ح: ۱۸۷۲ \* السري لم ينفرد به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۲۷۶.

۳۳۸۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب العصور للخمير، ح: ۳۶۷۴ من حديث وكيعة، وللحديث

طرق وشواهد عند الحاكم ۴/ ۱۴۴، ۱۴۵، وأحمد ۲/ ۹۷ وغيرهما.

۳۳۸۱- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البيوع، باب النهي أن يتخذ الخمر خلا، ح: ۱۲۹۵ من حديث أبي

۳۰۔ أبواب الأشرية

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب نوشی اللہ کی نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے، نیز شراب بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔ ② شراب سے کسی بھی انداز سے تعلق قائم ہونا اللہ کی رحمت سے دوری اور اللہ کی لعنت کا باعث ہے۔ ③ خچروانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ملازم کو حکم دیتا ہے کہ شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑ کر رس نکالو۔ اور نچوڑنے والا وہ ملازم ہے جو اس حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور ”جس کے لیے نچوڑی گئی“ سے مراد وہ گاہک ہے جس نے شراب بنانے والے سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ تیار شدہ شراب خرید لے گا۔ یا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے پیش کرنے کے لیے شراب تیار کی گئی، مثلاً: کوئی خاص مہمان، دوست یا عزیز وغیرہ۔ ④ ”جس کے لیے اٹھائی گئی ہے“ سے مراد (ا) وہ شخص بھی ہو سکتا ہے جس نے کسی مزدور یا نوکر وغیرہ سے کہا کہ اسے فلاں جگہ لے چلو۔ (ب) اور وہ شخص بھی مراد ہو سکتا ہے جسے شراب پیش کی جانی مقصود ہے، خواہ وہ اسے پینا چاہتا ہو یا خریدنا چاہتا ہو یا اسے تحفہ کے طور پر دی جا رہی ہو۔ پہلی حدیث میں: ”جس کے پاس اٹھا کر لے جانی گئی۔“ کے بھی یہ سب مفہوم ہو سکتے ہیں جو دوسری شق (ب) میں شامل ہیں۔ ⑤ قیمت کھانے والے سے مراد وہ شخص ہے جس کو اس کی تجارت سے مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ⑥ گناہ کے کام میں کسی بھی قسم کا تعاون گناہ میں شریک ہونے کے برابر ہے، خواہ وہ تعاون بظاہر معمولی ہو۔ ⑦ جب یہ بات معلوم ہو یا یہ خیال ہو کہ فلاں کام سے فلاں گناہ تکمیل کو پہنچے گا تو اس کام کو بلا معاوضہ یا معاوضہ دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۷) - بَابُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ باب: ۷۔ شراب کی تجارت کا بیان

(التحفة ۷)

۳۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب سود کے بارے میں سورہ بقرہ کے اخیر والی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت کے حرام ہونے کا اعلان فرمادیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سود کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ تجارت کی بعض صورتیں بھی اس لیے حرام کر دی گئی ہیں کہ ان کا نتیجہ سود کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ (مثلاً بیع عید) اسی طرح جب شراب حرام کی گئی تو اس کی تجارت

◀ عاصم بہ، وقال: "غريب"، وانظر: ح: ۲۷۷۵ لحال شبيب، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث السابق.

۳۳۸۲ - أخرجه البخاري، الصلاة، باب تحريم تجارة الخمر في المسجد، ح: ۴۵۹ من حديث الأعمش به، ومسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، ح: ۱۵۸۰ عن ابن أبي شيبة به.

## ۳۰ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

بھی حرام ہوگئی کیونکہ اس سے شراب نوشی کے راستے کھلتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی مناسبت سے سود کے لین دین کی حرمت کے ساتھ شراب کی تجارت حرام ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر: سورۃ بقرہ آیت: ۲۷۵)

⑥ ایک مسئلہ بیان کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے ساتھ اس سے ملتے جلتے مسائل بھی بیان کیے جاسکتے ہیں تاکہ سامعین کو دوبارہ یاد دہانی ہو جائے۔ ⑦ حرام چیز کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔“

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۳- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی ہے تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت نازل فرمائے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① صحاح ستہ میں سرہہ نامی دو صحابہ کی احادیث موجود ہیں۔ اس حدیث میں مذکور صحابی سرہہ بن جندب رضی اللہ عنہ ہیں، سرہہ بن جندب رضی اللہ عنہ نہیں۔ (فتح الباری: ۵۲۳/۴ بحوالہ بیہقی) ② حضرت سرہہ رضی اللہ عنہ نے شراب کیوں فروخت کی؟ اس کی مختلف توجیہات ذکر کی گئی ہیں، ممکن ہے انھوں نے اسے سر کے کی صورت میں تبدیل کر کے فروخت کیا ہو اور ان کا یہ خیال ہو کہ شراب سے سر کہہنا جائز ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سرہہ رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو کہ شراب حرام ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اسے پینا بھی حرام ہے۔ ③ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ انھوں نے شراب حاصل ہی کیوں کی؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں علماء کے اقوال ذکر کیے ہیں کہ ممکن ہے انھیں جزیہ میں ملی ہو یا غنیمت میں ملی ہو۔ (فتح الباری حوالہ مذکورہ بالا) ④ عربی زبان میں گوشت سے حاصل ہونے والی چربی کو شحم کہتے ہیں اور پگھلی ہوئی چربی کو وڈک کہتے ہیں۔ لیکن نام بدلنے سے شرعی حکم تبدیل نہیں ہوتا۔ ⑤ یہودیوں نے یہ حیلہ کیا تھا کہ ہم پر شحم حرام ہے اور ہم وڈک بیچ رہے ہیں جو دوسری چیز ہے۔ ⑥ جس چیز کا کوئی جائز استعمال نہ ہو اسے پینا خریدنا حرام ہے۔ ⑦ حلیے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۸) - باب: الْخَمْرُ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ

باب: ۸- لوگ شراب کا کوئی

اور نام رکھ لیں گے

اسمها (التلحفة ۸)

۳۳۸۳- أخرجه البخاري، البيهقي، باب: لا يذاب شحم الميتة ولا يباع ودكه، ح: ۲۲۲۳ من حديث سفیان بن عیینة به، ومسلم، المساقاة، باب: تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، ح: ۱۵۸۲ عن ابن أبي شيبة به.

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰۔ أبواب الأشرية

۳۳۸۴- حضرت ابوامامہ باہلی رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات دن کا نظام ختم نہیں ہوگا حتیٰ کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پییں گے لیکن اسے اس کے نام (شراب) کے سوا دوسرے نام سے پکاریں گے۔“

۳۳۸۴- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ: حَدَّثَنَا ثُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ. يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا».

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے برے اعمال کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ مومن ان سے بچنے کی زیادہ کوشش کریں۔ ② حرام چیز کا نام بدل دینے سے حکم تبدیل نہیں ہو جاتا، جیسے سوکھ کو منافع یا مارک اپ کہنے سے اس کی حقیقت نہیں بدل جاتی، اسی طرح شراب کو مشروب یا شربت کہنے سے یا کوئی اور بھلا سا نام رکھ لینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتی۔

۳۳۸۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اپنا رکھا ہو اور اس نام دے کر پی لیں گے۔“

۳۳۸۵- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَنْبَسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَعْقِبٍ الْعَنْبَسِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، بِأَسْمٍ يُسْمَوْنَهَا بِإِثَاء».

باب: ۹- ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(المعجم ۹- باب: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)

(التحفة ۹)

۳۳۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۳۳۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۳۸۴- [حسن] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۹۷/۶ من حديث العباس بن الوليد به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف عبد السلام بن عبد القدوس، والحديث الآتي شاهد له.

۳۳۸۵- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۱۸/۵ من حديث سعد بن أوس به، وله طريق آخر عند النسائي: ۳۱۲/۸، ۳۱۳، ح: ۵۶۶۱، وانظر: ۴۰۲۰.

۳۳۸۶- أخرجه البخاري، الوضوء، باب: لا يجوز الوضوء بالنبيد ولا المسكر، ح: ۲۴۲ من حديث سفیان بن عیینة



۳۰۔ ابواب الاشریہ

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مشروب سے شرآئے وہ حرام ہے۔“

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدَّمَارِيُّ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

۳۳۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نشہ آور چیز خواہ پی جاتی ہو یا کھائی جاتی ہو یا سونگھی جاتی ہو یا انجکشن کے ذریعے سے جسم میں داخل کی جاتی ہو حرام ہے۔ ② نشیات کا استعمال کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں حرام ہے۔ ③ اگر کوئی مشروب زیادہ مقدار میں پینے سے نشہ ہوتا ہے تو اس کا کم مقدار میں استعمال بھی حرام ہے خواہ اس سے نشہ نہ آئے۔ ④ تمباکو کا اثر بھی نشے کا سا ہے اور اس کے بہت سے نقصانات ہیں لہذا حقہ، سگریٹ، سگار، کھانے والا تمباکو اور اس طرح کی تمام اقسام اور صورتیں شرعاً ممنوع ہیں۔ ⑤ ان اشیاء کی خرید و فروخت اور پیداوار سب کا یہی حکم ہے یعنی ممنوع ہے۔

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

۳۳۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

قَالَ ابْنُ مَاجَهَ: هَذَا حَدِيثُ الْبُخَارِيِّ. امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ اہل مصر کی حدیث ہے۔

❖ بہ، و مسلم، الاشریہ، باب بیان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۶۹/۲۰۰۱ عن أبي شيبة به. ۳۳۸۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۱۲/۱۲، ح: ۱۳۲۱۲، ۱۳۲۱۳ من طريقين عن يحيى بن الحارث به، وهو حديث متواتر، راجع "قطف الأزهار المتاثرة في الأخبار المتواترة" للسيوطي، ص: ۲۲۹، ح: ۸۵ و"نظم المتناثر من الحديث المتواتر" للكتاني، ص: ۱۶۳، ح: ۱۶۵ وغيرهما. ۳۳۸۸۔ [صحیح] و سیاتی، ح: ۳۴۰۶ مطولاً، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، أيوب بن هاني مختلف ❖

۳۰۔ ابواب الاشریہ ..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی سند سے روایت کرنے والے مصر کے محدثین ہیں، دوسرے شہر کے محدثین نے یہ روایت بیان نہیں کی۔

۳۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ - حضرت معاویہ رحمہ اللہ سے روایت ہے  
الرَّقِي: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حِيَانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ  
ابْنِ أَوْسٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى  
كُلِّ مُؤْمِنٍ». وَهَذَا حَدِيثُ الرَّقِيِّينَ.

فائدہ: رق ایک شہر کا نام ہے جو بغداد کے قریب واقع ہے۔

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سَهْلٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ،  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ. وَكُلُّ  
حَمْرٍ حَرَامٌ».

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بعض علماء کا یہ قول درست نہیں کہ انگور سے بنی ہوئی شراب تو کم ہو یا زیادہ حرام  
ہے اور اس کے پینے والے کو سزا دی جائے گی لیکن دوسری چیزوں سے بنا ہوا نشہ آور مشروب مطلقاً حرام نہیں  
بلکہ تھوڑی مقدار جس کے پینے سے نشہ نہ ہو حلال ہے۔ یہ حدیث ایسے اقوال کو صراحتاً غلط ثابت کرتی ہے۔ اس  
کی تائید حدیث ۳۳۹۲ سے بھی ہوتی ہے۔

۴۴۔ فیہ، وقال الحافظ في التفریب: "صدق فيه لين"، وانظر الحديث السابق وغيره. ولا تضروه عنمة ابن جريج لكثرة  
الشواهد الصحيحة.

۳۳۸۹۔ [حسن] أخرجه أبو يعلى: ۳/۳۴۲، ح: ۷۳۵۵ من حديث علي بن ميمون به، وصححه ابن حبان،  
ح: ۱۳۸۷، والبوصيري، بقوله: "هذا إسناد صحيح، ورجاله ثقات" « سليمان بن عبد الله روى عنه الجماعة،  
وثقه ابن حبان، والبوصيري، وضعفه صاحب التفریب، وقال الذهبي في المجرى في أسماء  
الرجال: (۸۸۷): "مقل" قلت: ضعفه راجح، وأصل الحديث شواهد كثيرة جداً.  
۳۳۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأثرية، باب ماجاء كل مسكر حرام، ح: ۱۸۶۴ من حديث محمد بن  
عمرو به، وقال: "حسن صحيح".

۳۰۔ أبواب الأشرية

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۹۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

باب: ۱۰۔ جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ

آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

اور جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اس کی تھوڑی

مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار

سے نشہ آئے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۳۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی زیادہ مقدار

۳۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

(المعجم ۱۰) - بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ

حَرَامٌ (التحفة ۱۰)

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكْرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا

أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي

دَاوُدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا



۳۳۹۱۔ أخرجه البخاري، المغازي، باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، ح: ۴۳۴۴، ومسلم، الأشرية، باب بيان أن كل مسكر خمر، وأن كل خمر حرام، ح: ۱۷۳۳ بعد حديث: ۲۰۰۱ من حديث شعبة به.

۳۳۹۲۔ [صحيح] ضعفه البوصيري من أجل زكريا بن منظور، ح: ۲۴۸۱، وله طريق آخر عند أحمد: ۹۱/۲ فيه أبو معشر هو ضعيف، وله شواهد كثيرة، منها حديث: ۳۳۹۴، والحديث الآتي.

۳۳۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأشرية، باب ماجاء في السكر، ح: ۳۶۸۱ من حديث داود بن بكر به، وقال الترمذي 'حسن غريب'، ح: ۱۸۶۵، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۶۰، وله طريق آخر عند ابن حبان (إحسان) ۳۷۹/۷، ح: ۵۳۵۸.

۳۳۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الأشرية، تحريم كل شراب أسكر كثيره، ح: ۳۰۱، ۳۰۰/۸، ح: ۵۶۱۰

۳۰. أبواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَشْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ».

باب: ۱۱- دو چیزیں ملا کر بنائی ہوئی

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

(الحنفية ۱۱)

نہی کی ممانعت

۳۳۹۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنبَأَنَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اور مٹھی ملا کر بنید بنانے سے منع فرمایا۔ اور نیم پختہ کھجوریں اور تازہ پکی ہوئی کھجوریں ملا کر بنید بنانے سے منع فرمایا۔

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا. وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت عطاء بن ابی رباح

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَثَلَّةٌ.

کی کے واسطے سے بھی سابقہ حدیث کی مثل نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پانی میں کھجوریں چھوہارے یا مٹھی ڈال کر رکھ دیا جائے تو رات بھر میں ان کی مناس پانی میں حل ہو کر بیٹھا مشروب تیار ہو جاتا ہے۔ اسے نبید کہتے ہیں۔ یہ حلال مشروب ہے کیونکہ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ ② دو طرح کی چیزیں ملا کر بنید بنانے سے اس میں جلدی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ③ جس جائز کام کے نتیجے میں ناجائز کام کا ارتکاب ہو جانے کا خطرہ ہو اس جائز کام سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔ ④ سردیوں میں زیادہ دیر تک بھگونے سے بھی نشہ پیدا ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے جب کہ گرمی کے موسم میں جلدی حالت بدل جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے ذائقے سے ہوتا ہے۔ اگر مشروب بیٹھا ہو تو پی لینا چاہیے اور اگر ذائقہ تبدیل ہو کر تفتنی اور کڑواہٹ محسوس ہو تو پھینک دینا چاہیے۔

۳۳۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۳۹۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

من حديث عبيد الله بن عمر به.

۳۳۹۵- أخرجه مسلم، الأشربة، باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين، ح: ۱۹/۱۹۸۶ عن محمد بن رمح به.

۳۳۹۶- أخرجه مسلم، الأشربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ، مما يتخذ من النخل والعنب، يسمى خمرًا، ح: ۱۵/۱۹۸۵ من حديث عكرمة بن عمار به.

۳۰۔ ابواب الأشربة

الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْبِذُوا التَّمَرَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَةٍ».

۳۳۹۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزُّهْوِ، وَلَا بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ. وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَةٍ».

(المعجم ۱۲) - بَابُ صِفَةِ النَّبْذِ وَشَرْيِهِ

(التحفة ۱۲)

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَنَا بَنَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَبْسِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ. فَتَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ، أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَيْبٍ، فَطَرَحَهَا فِيهِ. ثُمَّ نَصَبَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَتَنْبِذُهُ عُدْوَةً فَيَشْرِبُهُ عَشِيَّةً. وَنَنْبِذُهُ



..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خشک کھجوروں اور نیم پختہ کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ دونوں میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ نہ بنالیا کرو۔“

۳۳۹۷۔ حضرت ابو قتادہ (حارث بن ربیع سلمیٰ انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تازہ پکی ہوئی کھجوروں اور نیم پختہ (گدر) کھجوروں کو (نبیذ بنانے کے لیے) اکٹھا نہ کرو اور نہ منقہ اور خشک کھجور کو ملاؤ۔ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ جدا جدا بنالو۔“

باب ۱۲۔ نبیذ بنانے اور پینے کی کیفیت

۳۳۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے۔ ہم مٹی بھر خشک کھجوریں یا مٹی بھر منقہ لے کر اس (مشکیزے) میں ڈال دیتے، پھر اس پر (حسب ضرورت) پانی ڈال دیتے۔ ہم صبح کے وقت بھگو تے تو نبی ﷺ شام کو پی لیتے اور شام کو بھگوتے تو نبی ﷺ صبح کو اسے پی لیتے۔

۳۳۹۷۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرًا... الخ، ح: ۵۶۰۲ عن هشام بن عمار، ومسلم، الأشربة، باب كراهة انبذ التمر والزبيب مخلوطين، ح: ۱۹۸۸/۲۴ من حديث يحيى به. ۳۳۹۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۶/۶ عن أبي معاوية به، وعنده: "تأله بن يزيد"، وللحديث شواهد.

۳۰۔ أبواب الأشرية ..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل  
عَشِيَّةً فَيَسْرُبُهُ عُذْوَةً.

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا فَيَسْرُبُهُ لَيْلًا. أَوْ  
ہیں: ”ہم دن کو بھگوتے تو آپ ﷺ رات کو پی لیتے یا  
رات کو بھگوتے تو آپ ﷺ دن کو پی لیتے۔“

🌞 فائدہ: صبح سے شام تک یا شام سے صبح تک بھگونے سے پانی میں مٹھاس اچھی طرح آ جاتی ہے لیکن نشہ پیدا نہیں ہوتا اس لیے یہ مشروب بلاشبہ جائز ہے۔

۳۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
ابن صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَاطِيلَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ  
الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَيَسْرُبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ،  
وَالْغَدَّ، وَالْيَوْمَ الثَّلَاثَ. فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ  
أَهْرَاقَهُ، أَوْ أَمَرَهُ فَأَهْرَقَ.  
۳۳۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی  
جاتی تھی۔ آپ اسے اس دن بھی نوش فرماتے اور  
دوسرے تیسرے دن بھی۔ پھر اگر (تیسرے دن) اس  
میں سے کچھ بچ جاتی تو اسے گرا دیتے یا آپ کے حکم  
سے اسے گرا دیا جاتا۔

🌞 فائدہ: سردی کے موسم میں جلدی نشہ پیدا نہیں ہوتا اس لیے اگر کھجوریں وغیرہ مناسب مقدار میں ڈالی گئی  
ہوں تو نبیذ دو تین دن تک بھی قابل استعمال رہتی ہے تاہم جب یہ محسوس ہو کہ اب اس میں کچھ نشہ آ گیا ہوگا تو  
اسے پھینک دینا چاہیے۔

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
ابن أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ  
يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.  
۳۴۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے پتھر کے  
ایک برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

باب: ۱۳۔ (شراب کے) برتنوں میں  
نبیذ بنانے کی ممانعت کا بیان  
(المعجم ۱۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ  
الْأَوْحِيَةِ (التحفة ۱۳)

۳۴۹۹۔ أخرجه مسلم، الأشرية، باب إباحة النبيذ الذي لم يشند ولم يصر مسكراً، ح: ۲۰۰۴ من حديث أبي عمر  
البهرائي به.

۳۴۰۰۔ أخرجه مسلم، الأشرية، باب النهي عن الانتباه في المزفت والدباء والحتم والقيصر... الخ، ح: ۱۹۹۹ / ۶۱  
من حديث أبي عوانة به.

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے برتن میں تارکول لگے برتن میں کدو سے بنے ہوئے برتن (توہنے) میں اور (سبز) روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“  
 ۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي النَّعِيرِ وَالْمَرْقَتِ وَالذُّبَاءِ وَالْحَنْتَمَةِ. وَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب ان برتنوں میں شراب بناتے تھے اس لیے شروع شروع میں ان میں نبیذ بنانے سے بھی منع فرما دیا گیا تاکہ دوبارہ شراب کی خواہش پیدا نہ ہو۔ ② ”سد ذرائع“ اسلام کا ایک اہم اور ضروری قانون ہے، یعنی جس عمل سے کسی حرام تک پہنچنے کی راہ نکلنے کا خطرہ ہو اس جائز کام سے بھی پرہیز کیا جائے۔ ③ ان برتنوں میں نبیذ بنانا اس لیے بھی منع کیا گیا کہ ان میں رکھے ہوئے مشروب میں جلد نشہ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ④ کدو یا اس سے ملتی جلتی سبزی (مثلاً پیٹھا) جب تیل پر لگی رہے اور پک کر خشک ہو جائے تو اسے برتن کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کدو سے بنے ہوئے برتن سے یہی مراد ہے۔ ⑤ مٹی کے برتن میں تارکول لگا دی جائے یا روغنی برتن ہو تو اس کے مسام بند ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ مٹی کے برتن سے مختلف ہو جاتا ہے اور اس میں نبیذ جلدی شراب میں تبدیل ہو جاتی ہے اس لیے ان سے منع کیا گیا ہے۔



۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمَرْقَتِ وَالْقُرْعِ. ۳۴۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول لگے برتن میں اور کدو سے بنے ہوئے برتن (توہنے) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمُشَنَّى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَوَّكَلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ۳۴۰۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے روغنی گھڑے میں کدو سے بنے ہوئے برتن میں اور لکڑی سے بنے

۳۴۰۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي: ۲۹۷/۸، الأشربة، تحريم كل شراب أسكر، ح: ۵۵۹۲ من حديث محمد بن عسرويه، وقال البوصيري: "لهذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات" قلت: إسناده حسن، وله شواهد كثيرة جداً.

۳۴۰۲۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب النهي عن الانتباز في المرقف والذباء والحنتم والنغير... الخ، ح: ۴۹/۱۹۹۷ من حديث نافع به.

۳۴۰۳۔ أخرجه مسلم، الأشربة، انظر الباب السابق، ح: ۴۵/۱۹۹۶ عن نصر بن علي به.

۳۰۔ ابواب الأشربة - شروبات سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمِ وَالذَّبَّاءِ وَالْيَقِيرِ . ہوئے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

☀️ فائدہ: اس ممانعت کی حکمت بیان کی جا چکی ہے چنانچہ بعد میں جب مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت پختہ ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی لیکن تنبیہ فرمادی کہ نشہ آور مشروب سے پرہیز لازم ہے جیسا کہ اگلے باب میں مذکور ہے۔

۳۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَّاءِ وَالْحَتَمِ . حضرت عبدالرحمن بن عمر (دیلی) ﷺ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کدو سے بنے ہوئے برتن اور روغنی گھڑے (میں نیبذ بنانے) سے منع فرمایا۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ ذُلِّكَ (التحفة ۱۴)

۳۴۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ يَبَانَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَيَّمَةَ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ. فَأَتَيْتُهَا فِيهِ. وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُشْكِرٍ» . حضرت بریدہ بن حبیبہ (سلمی) ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں کچھ برتنوں سے منع کیا تھا اب ان میں نیبذ بنالیا کرو اور ہر نشہ آور مشروب سے پرہیز کرو۔“

۳۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں (کچھ

۳۴۰۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي في كتاب العلل: ۷۶۱/۵، والنسائي، الأشربة، النهي عن نيبد الذبء والمزق: ۲۹/۸، ح: ۵۶۳۱ من حديث شبابة بن سوار به .

۳۴۰۵۔ أخرجه مسلم، الجناز، باب استئذان النبي ﷺ به - عز وجل - في زيادة قبر أمه، ح: ۱۰۶/۹۷۷ من طريق آخر عن عبد الله بن بريرة به، وللحديث شواهد .

۳۴۰۶۔ [صحيح] تقدم مختصراً، ح: ۳۳۸۸، وحسنه البوصيري، وله شاهد في صحيح مسلم، الأشربة، ب (۶) ح: ۹۷۷ بعد حديث: ۱۹۹۸ وغيره \* أيوب حسن الحديث، وتابعه جابر بن زيد عند أحمد في الأشربة: (۱۲) في رواية فرق القد السنجي (وهو ضعيف) عنه .



### ٣٠- أبواب الأشربة ..

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

يُثُوبُ بْنُ هَانِئٍ ، عَنْ مُسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ،  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنِّي  
كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيدِ الْأَوْعِيَةِ . أَلَا وَإِنْ  
وَعَاءَ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا . كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

☀️ **فائدہ:** حکم کا دار و مدار علت پر ہے۔ اس مسئلے میں علت نشہ آور ہونا ہے، لہذا جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ اور جس سے نشہ نہ آئے وہ حلال ہے (بشرطیکہ اس میں حرام ہونے کی کوئی اور وجہ موجود نہ ہو۔) مشروب کا نام بدلنے سے یا اس کی تیاری کا طریقہ مختلف ہونے سے حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

(المعجم ١٥) - بَابُ نَيْذِ الْجَرِّ (التحفة ١٥)

باب: ۱۵- مشکے میں بنی ہوئی نبیز

٣٤٠٧- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

۳۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: کیا کوئی عورت ایسے نہیں کر سکتی کہ ہر سال اپنے قربانی کے جانور کی کھال سے منجلیزہ بنالیا کرے؟ (عورتوں کو یہ کام کرنا چاہیے۔) پھر فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے منجے میں اور فلاں فلاں چیز میں منجیدہ بنانے سے منع فرمایا ہے البتہ سر رکھا جاسکتا ہے۔“

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ:  
حَدَّثَنِي رُمَيْثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:  
أَتَعْجِزُ إِحْذَاكُنْ أَنْ تَتَّخِذَ كُلَّ عَامٍ، مِنْ  
جِلْدٍ أَضْحِيَّيْهَا سِقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ: نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَبْرِ، وَفِي  
كَذَا، وَفِي كَذَا. إِلَّا الْحَلَّ.

۳۴۰۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

۳۳۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مکوں میں نمیز بنانے سے منع فرمایا ہے۔

الْحَطْمِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرَارِ.

فائدہ: اس سے مراد وہ مشکل ہے جس میں روغن کیا گیا ہو یا تار کول وغیرہ لگایا گیا ہو۔

٣٤٠٧- [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيرى، وفيه عثتان، ضعف سويد، انظر، ح: ٢٣٧٣، وحال رُشينة.

٣٤٠٨- [صحيح] أخرجه النسائي، الأشربة، النهي عن نبذ الدواء والحتم والمرفق: ٣٠/٨، ح: ٥٦٣٨ من حديث الأوزاعي به، وأخرجه الطحاوي: ٢٢٦/٤ مطولاً بالسماع الملسل، وله شاهد صحيح عند أبي نعيم في الحلة: ٣٦/٣.

شروبات سے متعلق احکام ومسائل

۳۰۔ أبواب الأشربة

۳۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوسَى : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنْبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَبِيذٍ جَرَّ يَنْشُ فَقَالَ: «أَضْرِبْ بِهِذَا، الْحَاطِطُ. فَإِنْ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ».

۳۳۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں گھرے میں بنی ہوئی نبیذ پیش کی گئی جس میں ابال پیدا ہو گیا تھا (اور جھاگ آ گیا تھا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیوار پر دے مارو۔ یہ تو ایسے شخص کا مشروب ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔“

فوائد ومسائل: ① نبیذ میں جوش آنا اور جھاگ آ جانا اس کے نشہ آور ہوجانے کی علامت ہے۔ اسی طرح اگر اس کا ذائقہ تلخ ہو جائے تو اسے پینا منع ہے۔ ② حرام مشروب کو ضائع کر دینا چاہیے۔ ③ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے ناقص ہونے کی علامت ہے۔

باب: ۱۶۔ برتن ڈھانپ کر رکھنا چاہیے

(المعجم ۱۶) - بَابُ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

(التحفة ۱۶)

۳۳۱۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برتن ڈھانپ دیا کرو، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان (منہ بند) مشک کو نہیں کھولتا، دروازہ نہیں کھولتا اور (ڈھانپے ہوئے) برتن کو نہیں کھولتا۔ اگر کسی کو برتن پر رکھنے کے لیے لکڑی (درخت کی پتلی شاخ وغیرہ) کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے ہی اللہ کا نام لے کر رکھ دے۔ (چراغ بجھا دیا کرو) اس لیے کہ ننھی شریرو چوبیا گھر کو آگ لگا کر (گھر کو یا گھر والوں کو) جلا دیتی ہے۔“

۳۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أُنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ. وَأَوْكُوا السَّقَاءَ. وَأَطْفِئُوا السَّرَاجَ. وَأَغْلِقُوا الْبَابَ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى إِنَائِهِ عُوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ، فَلْيَفْعَلْ. فَإِنَّ الْقَوَيْمَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ».

۳۴۰۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في النبل إذا غلا، ح: ۳۷۱۶ من حديث (أبي العباس) صدقة بن خالد عن زيد بن واقد به \* خالد مستور، وتابعه قزعة بن يحيى (وهو ثقة) عند الدارقطني: ۲۵۲/۴. وبه صح الحديث.

۳۴۱۰۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته وإيكاء السقاء... الخ، ح: ۲۰۱۲ عن محمد بن رُمح به.

### ۳۰۔ ابواب الأُشریة

۱۔ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① شریعت اسلام پر اس قدر کامل ہے کہ اس میں روزمرہ کے ان معاملات میں بھی رہنمائی دی گئی ہے جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ ② خطرناک اشیاء کے بارے میں احتیاط ضروری ہے۔ ③ یہ ہدایات رات کو سوتے وقت عمل کرنے کے لیے دی گئی ہیں۔ دیکھیے: (صحیح البخاری 'الأُشریة' باب تغطیة الإناء' حدیث: ۵۶۲۳) ④ دروازہ بند کرتے وقت برتن ڈھانکتے وقت اور منک کا منہ باندھتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے۔ (صحیح بخاری حوالہ مذکور بالا) اس کی برکت سے شیطان کی شرارت سے حفاظت رہتی ہے۔ ⑤ سوتے وقت کمرے میں اندھیرا ہونا آرام دہ نیند کا باعث ہے۔ ⑥ چراغ گل کرنے میں یہ حکمت ہے کہ چوبیا جلتی ہی لے کر چھت میں چلی جاتی ہے جس سے لکڑی کی چھت کو آگ لگ جاتی ہے اس لیے تیل کے چراغ یا موم جی وغیرہ کو بجھا دینا ضروری ہے البتہ بجلی کا بجلی روشنی والا بلب روشن رکھا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں یہ خطرہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۳۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برتن ڈھانپنے کا منک کا منہ باندھنے کا اور برتن اوندھے کر کے رکھنے کا حکم دیا۔

۳۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ، وَإِبْكَاءِ السَّقَاءِ، وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ.

🌞 **فائدہ:** خالی چھوٹا برتن التا کر کے رکھنے سے مذکورہ بالا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ جب برتن میں کوئی چیز موجود ہو یا برتن زیادہ بڑا ہو تو اسے ڈھانپ دینا چاہیے۔

۳۳۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رات کو رسول اللہ ﷺ کے لیے (پانی کے) تین برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی۔ ایک برتن آپ کے استنجا کے لیے، ایک برتن آپ کی مسواک (اور وضو) کے لیے اور ایک برتن آپ کے پینے کے لیے۔

۳۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ: حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ خَرِيبٍ: أَنَّ بَنَّا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَصْعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آتِيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخَمَّرَةً: إِنَاءٌ لِيَطْهُرَهُ، وَإِنَاءٌ لِيَسْوَاكِهِ، وَإِنَاءٌ لِيَشْرَبَهُ.

باب: ۱۷۔ چاندی کے برتن میں کچھ پینا (منع ہے)

(المعجم ۱۷) - [بَابُ] الشَّرْبِ فِي آتِيَةِ الْفِضَّةِ (التحفة ۱۷)

۳۴۱۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۷/۲ من حديث خالد به.

۳۴۱۲۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۳۶۱.

۳۰۔ أبواب الأشرية

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتْبَانَا  
الْثِّبْتُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ  
الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجَرَّ جُرْفِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

۳۴۱۳۔ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے  
برتن میں (پانی یا کوئی اور مشروب) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ  
میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔ ② شرعی احکام کی مخالفت جہنم کے

عذاب کا باعث ہے۔

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ  
أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ آتِيَةِ الذَّهَبِ  
وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ: «هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا،  
وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ».

۳۴۱۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں  
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے  
برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان  
(کافروں) کے لیے ہیں اور آخرت میں تمھارے لیے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال کافروں کی عادت ہے۔ ② کافروں کی عادت  
اختیار کرنا مسلمانوں کے لیے منع ہے۔ ③ جو شخص دنیا میں اللہ کی منع کردہ اشیاء سے پرہیز کرتا ہے جنت میں  
اسے خاص نعمتیں حاصل ہوں گی۔

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۴۱۳۔ أخرجه البخاري، الأشرية، باب آتية الفضة، ح: ۵۶۳۴، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم استعمال  
أواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء، ح: ۲۰۶۵ من حديث نافع به.

۳۴۱۴۔ أخرجه البخاري، الأطعمة، باب الأكل في إناء مفضض، ح: ۵۴۲۶، ومسلم، اللباس والزينة، باب  
تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء... الخ، ح: ۲۰۶۷ من حديث مجاهد به.

۳۴۱۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱۹۶/۴، ح: ۶۸۷۶ من حديث شعبة به، وقال البوصيري: 'هذا  
إسناد صحيح، ورجاله ثقات، ووقفه الثوري، وهذا لا يضر، وللحديث شواهد كثيرة جداً \* اسم امرأة ابن عمر:  
'صفية بنت أبي عبيد'.

۳۰۔ ابواب الأشربة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ ڈال رہا ہے۔“

حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ فَضَّةٍ، فَكَأَنَّمَا يُجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

باب: ۱۸۔ تین سانس میں پانی پینا

(المعجم ۱۸) - بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ (التحفة ۱۸)

۳۴۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

🌞 فائدہ: تین بار سانس لینے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑا سا پانی پی کر برتن منہ سے ہٹا لیا جائے پھر دوبارہ اور سہ بارہ پانی پیا جائے جیسے حدیث: ۳۴۲۷ میں وضاحت ہے۔

۳۴۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (پانی) پیا تو اس میں دوبار سانس لیا۔

۳۴۱۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا رَشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ، فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ.

باب: ۱۹۔ مشک کے منہ کو اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا

(المعجم ۱۹) - بَابُ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ (التحفة ۱۹)

۳۴۱۶۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الشرب بفسين أو ثلاثة، ح: ۵۶۳۱، ومسلم، الأشربة، باب كراهة التنفس في نفس الإناء واستحباب التنفس ثلاثًا، خارج الإناء، ح: ۲۰۲۸ من حديث عذرة بن ثابت به. ۳۴۱۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأشربة، باب ما ذكر في الشرب بفسين، ح: ۱۸۸۶ من حديث رشدين به، وقال: "حسن غريب" رشدين ضعيف كما في التفریب وغيره.

۳۰۔ ابواب الأشربة۔ مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [ابْنِ عُتْبَةَ]، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ: أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَقْوَاهَا.

۳۴۱۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ اوپر کی طرف موڑ کر ان کے مونہوں سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُعْمَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ. وَإِنْ رَجَلًا، بَعْدَمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ، فَاخْتَنَنَهُ. فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.

۳۴۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ اوپر کی طرف موڑ کر ان کے مونہوں سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی ممانعت کے بعد ایک آدمی رات کو اٹھا اور اس نے (پانی پینے کے لیے) مشکیزے کا منہ النایا تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ.

۳۴۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الْأَشْرِبَةُ، بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، ح: ۵۶۲۶ من حديث يونس به، ومسلم، الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ح: ۱۱۱/۲۰۲۳ من حديث ابن وهب به.

۳۴۱۹۔ [صحیح] أخرجه الحاكم: ۱۴۰/۴ من حديث زمعة به، ح: ۳۲۶، وقال: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وذكر الحاكم له شاهدًا من حديث عكرمة عن أبي هريرة به، وقال: صحيح على شرط البخاري، ووافقه الذهبي، وهو كما قال.

۳۴۲۰۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الشرب من فم السقاء، ح: ۵۶۲۷ من حديث أيوب به.

۳۴۲۱۔ أخرجه البخاري، الأشربة، انظر الباب السابق، ح: ۵۶۲۹ من حديث يزيد بن زريع به، وسيأتي ۴۰

۳۰۔ ابواب الأشریة

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ شَرِبَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ شَرِبَ مِنْ قَوْمٍ سَقَاءٍ. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ قَوْمٍ سَقَاءٍ.

☀ فائدہ: حدیث: ۳۲۲۳ میں رسول اللہ ﷺ کے بذات خود شکیں کے منہ سے پانی پینے کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دونوں طرح کی احادیث کو اس انداز سے جمع کرنے کو ترجیح دی ہے کہ جواز اس وقت ہے جب کوئی عذر ہو مثلاً: مشک لگی ہوئی ہو اور کوئی برتن موجود نہ ہو (جس میں مشک میں سے ڈال کر پانی پیا جاسکے) اور ہاتھ سے پینا مشکل ہو اس وقت (مشک کے منہ سے براہ راست پانی پی لینا) مکروہ نہیں اگر عذر نہ ہو تو منع کی احادیث پر عمل کیا جائے۔ (فتح الباری: ۱۱۴/۱۰)

(المعجم ۲۱) - بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا

(التحفة ۲۱)

باب: ۲۱۔ کھڑے ہو کر پینا

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَصِمٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ. فَشَرِبَ قَائِمًا.

۳۴۲۲۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو زمزم کا پانی پیش کیا تو آپ نے کھڑے کھڑے پی لیا۔

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِصْمَةٍ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ، مَا قَعَلُ.

شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عکرمہ رحمہ اللہ کو یہ حدیث سنائی تو انھوں نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایسے نہیں کیا۔

☀ فائدہ: مکرمہ نے اپنی معلومات کے مطابق بیان کیا۔ ایسے معاملات میں اثبات کی خبر کو نفی کی خبر پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۳۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا كَبْشَةُ النَّصَارِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ شَرِبَ مِنْ قَوْمٍ سَقَاءٍ.

۳۴۲۳۔ حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے۔

ح: ۳۴۲۸.

۳۴۲۲۔ أخرجه البخاري، الحج، باب ماجاء في زمزم، ح: ۱۶۳۷، ومسلم، الأشرية، باب في الشرب من زمزم قائماً، ح: ۲۰۲۷ من حديث عاصم به.

۳۴۲۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأشرية، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۱۸۹۲ من حديث سفيان به، وقال: "حسن صحيح غريب"، راجع مسند الحميدي بتحقيقي، ح: ۳۵۵.

۳۰۔ أبواب الأشربة مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

ابن جابر، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ،  
عَنْ جَدِّهِ لَهُ يُقَالُ لَهَا كَيْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ  
مُعَلَّقَةٌ. فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ. فَقَطَعَتْ فَمِ  
الْقِرْبَةِ، تَبْنِيحِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک سے مس ہونے والی اشیاء کو تبرک کے طور پر محفوظ رکھنا درست ہے کسی اور کے ساتھ یہ معاملہ درست نہیں۔ صحابہ و تابعین نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسے صحابہ کے آثار کو بھی تبرک کے لیے محفوظ نہیں فرمایا۔

۳۴۲۴۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: ۳۴۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى  
عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

فائدہ: بعض علماء نے ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے، یعنی بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔ بعض نے کھڑے ہو کر پینا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص قرار دیا ہے، یعنی نبی ﷺ کے لیے جائز تھا۔ ہمیں منع کی حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔ احتیاط اس میں ہے کہ کھڑے ہو کر پینے سے اجتناب کیا جائے۔

(المعجم ۲۲)۔ بَابُ: إِذَا شَرِبَ أُعْطِيَ  
الْأَيْمَنُ فَلَا الْيَمَنَ (التحفة ۲۲)

۳۴۲۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَلَيْنَ، قَدْ شِيبَ  
بِمَاءٍ. وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ. وَعَنْ يَسَارِهِ  
۳۴۲۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا یا گیا تھا۔ نبی ﷺ کے دائیں طرف ایک اعرابی صحابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۲۴۔ أخرجه مسلم، الأشربة، باب في الشرب قائماً، ح: ۱۱۳/۲۰۲۴ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۳۴۲۵۔ أخرجه البخاري، الأشربة، باب الأيمن فالأيمن في الشرب، ح: ۵۶۱۹، ومسلم، الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واليمن ونحوهما على يمين المبتدئ، ح: ۲۰۲۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۹۲۶/۲.



۳۰۔ أبواب الأشرية

أَبُو بَكْرٍ. فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيَّ،  
وَقَالَ: «الْأَيْمَنُ فَأَلَا يَمَنُ».

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے پی کر اعرابی صحابی کو عطا کیا اور فرمایا: ”دائیں طرف والا (زیادہ حق دار ہے) پھر اس کے بعد کا دائیں طرف والا۔“

۳۴۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ  
ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْبَنٍ.  
وَعَنْ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَعَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ  
الْوَلِيدِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ عَبَّاسٍ:  
«أَتَأْذُنِي أَنْ أَشْقِيَ خَالِدًا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
مَا أَحْبَبُّ أَنْ أُوْزِرَ، بِسُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
عَلَى نَفْسِي أَحَدًا. فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ،  
فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ.

۳۳۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ کی دائیں طرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور بائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں خالد رضی اللہ عنہ کو پینے کو دوں؟“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اللہ کے رسول ﷺ کا جوٹھا اپنے سے پہلے کسی کو دینا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لے کر (دودھ) پیا اور (ان کے بعد) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پیا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① ہر اچھے کام میں دائیں جانب کو بائیں جانب پر ترجیح حاصل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے اپنا تبرک حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دینے کی خواہش ظاہر فرمائی اس میں بڑی عمر والے شخص کا احترام ملحوظ تھا۔ ③ اسی مقصد کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب فرمائی کیونکہ یہ ان کا حق تھا لہذا ان کی اجازت کے بغیر کسی کو دینا مناسب نہ تھا نیز اس میں بچوں پر شفقت اور ان کے حقوق کے تحفظ کا اظہار ہے۔ ④ جب عزت افزائی کا کوئی موقع حاصل ہو رہا ہو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے لیکن اس میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے کہ دوسروں کی تحقیر محسوس ہو۔ ⑤ ہمارے فاضل محقق کے نزدیک یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے ذکر کے بغیر صحیح ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

(التحفة ۲۳)

۳۴۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

باب: ۲۳۔ (پانی وغیرہ کے) برتن میں

سانس لینا

۳۳۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۲۶۔ [ضعیف] تقدم طرفه، ح: ۳۳۲۲، وأصل الحديث متفق عليه، البخاري، ح: ۵۶۲۰، ومسلم، ح: ۲۰۳۰ من غير ذكر ابن عباس وخالد رضي الله عنهما.

۳۴۲۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم ۱۳۹/۴ من حديث الحارث به، وقال: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي، ۴۰



۳۰۔ ابواب الاشریۃ..... مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

کودم کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ دونوں عمل مسنون ہیں جبکہ پانی میں دم کرنا مسنون نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک پانی میں دم کرنا جائز ہے کیونکہ دم میں سورۃ فاتحہ اور دعائیں وغیرہ پڑھی جاتی ہیں ان کے اثرات کو پانی میں منتقل کرنے کے لیے پانی میں دم کیے بغیر چارہ نہیں اس لیے ان کے نزدیک بطور دم پانی میں پھونک مارنا عام پھونک مارنے سے مختلف ہے۔ عام حالات میں پھونک مارنا یقیناً ممنوع ہے لیکن بطور دم پھونک مارنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (دیکھیے مضمون ”کیا پانی پر دم کرنا جائز نہیں“ از حافظ صلاح الدین یوسف شائع شدہ ”الاعتصام“ جلد: ۵۵ شماره: ۲۰۰۳ اگست ۲۰۰۳ء وقوفی: الدین الخالص“ (عربی) مولانا امین اللہ بشاروی رحمہ اللہ ج: ۵ ص: ۴۰۰-۴۰۳)

۳۴۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارا کرتے تھے۔

۳۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي الشَّرَابِ.

باب: ۲۵۔ چلو سے پانی پینا اور منہ لگا کر پانی پینا

(المعجم ۲۵) - بَابُ الشَّرْبِ بِالْأَكْفِ وَالْكَرْعِ (النحفة ۲۵)

۳۴۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل (لیٹ کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے اسی کو کرع کہتے ہیں۔ اور ہمیں ایک ہاتھ سے چلو میں پانی لینے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ”کوئی شخص اس طرح زبان نکال کر پانی نہ پیے، جس طرح کتا زبان سے پانی پیتا ہے نہ اس طرح ایک ہاتھ سے پانی پیے، جس طرح وہ لوگ پیتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہے اور نہ رات کو کسی برتن میں پانی پیے جب تک اسے حرکت نہ دے لے سوائے اس کے کہ برتن ڈھکا ہوا ہو۔ اور جو شخص اکسار کی نیت

۳۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمِصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُعُونَا، وَهُوَ الْكَرْعُ. وَنَهَانَا أَنْ نَعْرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ. وَقَالَ: «لَا يَلْغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلْغُ الْكَلْبُ. وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. وَلَا يَشْرَبُ بِاللِّسَانِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى

۳۴۳۰۔ [صحیح] انظر الحديث السابق .

۳۴۳۱۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لنديس بقية، ح: ۵۵۱ \* وزياد مجهول (تقريب).



مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

سے ہاتھ سے (چلو بھر کر) پانی پیتا ہے حالانکہ اسے برتن مل سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی انگلیوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ یہ (ہاتھوں کی لپ) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا برتن تھا۔ جب انھوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا تھا: اف! یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔“

۳۴۳۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ میں (درختوں وغیرہ کو) پانی دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس رات کا مشکیزے میں پڑا ہوا پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم (بہتے پانی سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔“ انھوں نے کہا: میرے پاس پانی ہے جو رات کا مشک میں رکھا ہوا ہے چنانچہ وہ صحابی چل پڑے۔ ان کے ساتھ ہم بھی چھپر میں چلے گئے۔ انھوں نے رات کو مشکیزے میں رکھے ہوئے پانی میں ایک بکری کا دودھ دوہ کر ملا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس (انصاری صحابی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنے والے کو بھی اسی طرح دودھ والا پانی پیش کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بہتے پانی کو منہ لگا کر پی لینا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ ہاتھوں میں یا برتن میں لے کر پیے۔ ② مہمان کو عمدہ چیز پیش کرنی چاہیے۔ ③ رات کا رکھا ہوا پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی زیادہ مرغوب ہوتا ہے۔ ④ رات کا پانی پینا درست ہے بشرطیکہ احتیاط سے ڈھانپ کر یا مشکیزے وغیرہ میں محفوظ رکھا گیا ہو۔ ⑤ شہن پرائی مشک کو کہتے ہیں اس میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ⑥ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (حاشیہ سنن ابن ماجہ از وحید الزمان خاں رحمہ اللہ)

۳۰- أبواب الأشرية .

بُحْرَكُهُ . إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءٌ مُحْتَمَرًا . وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ ، يُرِيدُ التَّوَاضُّعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ . وَهُوَ إِنَاءٌ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، إِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ : أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا .

۳۴۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ . وَهُوَ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّْ ، فَاسْقِنَا وَإِلَّا كَرَّمْنَا» قَالَ : عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّْ . فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ . فَحَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءِ بَاتَ فِي شَنٍّْ . فَشَرِبَ . ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ .

۳۴۳۲- أخرجه البخاري، الأشرية، باب شرب اللبن بالماء، ح: ۵۶۱۳ من حديث فليح به .

۳۰۔ ابواب الاشریۃ

۳۴۳۳۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى بَرَكَةَ. فَجَعَلْنَا نَكْرُعُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَكْرُعُوا. وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ، ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا. فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ». (المعجم ۲۶) - بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرِبًا (التحفة ۲۶)

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک تالاب کے پاس سے گزرے تو اس سے منہ لگا کر پانی پینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منہ لگا کر پانی نہ پوئیں اپنے ہاتھ دھولو اور ان میں لے کر پانی پو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔“

باب: ۲۶۔ دوسروں کو پانی پلانے

والا خود سب سے آخر میں پیے

۳۴۳۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو پانی پلانے والا آخر میں پیا کرتا ہے۔“

۳۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرِبًا».

☀ فائدہ: یہ چیز آداب میں شامل ہے کہ خود آخر میں پیے۔ اسی طرح کوئی چیز تقسیم کرے تو سب سے آخر میں حصہ لے تاہم ایسا کرنا واجب نہیں۔

باب: ۲۷۔ شیشے کے برتن میں

پانی پینا جائز ہے

(المعجم ۲۷) - بَابُ الشُّرْبِ فِي الرَّجَاجِ (التحفة ۲۷)

۳۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ : حَدَّثَنَا مُنْذِلُ بْنُ عَدِيٍّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هُوَ كَمَا قَالَ : «لَا تَكْرُعُوا. وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ، ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا. فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ».

۳۴۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شیشے کا ایک پیالہ تھا۔

۳۴۳۳۔ [استادہ ضعیف] أخرجه ابن أبي شيبة كما في المحلى ۵۲۱/۷، مثله ۱۱۰۹ عن محمد بن فضيل به، ووقع السقط في المصنف المطبوع ۴۱/۸.

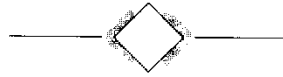
۳۴۳۴۔ [استادہ صحیح] أخرجه الترمذي، الاشرية، باب ماجاء أن ساقى القوم آخرهم شربًا، ح: ۱۸۹۴ من حديث حماد به، وقال: "حسن صحيح".

۳۴۳۵۔ [استادہ ضعیف] أخرجه ابن سعد ۴۸۵/۱ من حديث مندل به، وضعفه البوصيري من أجل ضعف مندل، تقدم، ح: ۱۲۷۴، وتدلّس ابن إسحاق، تقدم، ح: ۱۲۰۹.

مشروبات سے متعلق احکام و مسائل

۳۰ أبواب الأشرية

عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ  
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدَحُ  
قَوَارِيرَ يَشْرَبُ فِيهِ.



[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## طب کی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

\* لغوی تعریف: لغت میں طب کے معنی جسمانی و ذہنی علاج اور دوا دارو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح و بہبود ان کے منافع کے حصول اور ان کی عیش و عشرت کو آسان بنانے کے لیے زمین میں بے شمار اشیاء پیدا فرمائی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (البقرة: ۲۹) ”وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔“ ان اشیاء میں جو مضر صحت تھیں یا جو انسانی عزت و آبرو یا عقل کے لیے نقصان دہ تھیں انہیں حرام قرار دے کر باقی اشیاء حلال قرار دیں۔ ان اشیاء کی کمی بیشی سے انسانی صحت کو نقصان پہنچتا ہے، لہذا مالک کائنات نے اس نقصان کی تلافی کے لیے دوا اور علاج کو مشروع فرمایا۔ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو عطا نہ فرمایا ہو۔

ارشاد نبوی ہے: ﴿مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً﴾ (صحیح البخاری، الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاء، حدیث: ۵۶۷۸) ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفا (اور علاج دوا) نازل فرمائی ہے۔“ لہذا جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو علاج کروانا سنت ہے۔ یہ توکل کے خلاف نہیں بلکہ



اسباب اختیار کرنا توکل کے عین مطابق ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [تَدَاوُوا عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْمَوْتَ وَالْهَرَمَ] (مسند احمد: ۴/۲۵۸) ”اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی شفا پیدا کی ہے۔“

\* بیماری کی اقسام اور ان کا علاج: بیماری کی دو قسمیں ہیں: ① دل کی بیماریاں، جیسے شک و شبہ، شہوت اور کفر و عناد کی بیماریاں۔ ② بدنی بیماریاں۔ دل کی بیماریوں کا علاج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات سے ہو سکتا ہے کیونکہ ان بیماریوں کے اسباب و علاج کی معرفت صرف رسولوں کے ذریعے ہی سے ممکن ہے۔ قرآن مجید نے ان بیماریوں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے جیسے: ﴿فَإِنِّي قُلُوبُهُمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا﴾ (البقرة: ۱۰۴) ”ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں بیماری میں مزید کر دیا۔“ یعنی ان کے دلوں میں کفر و نفاق کی بیماری ہے جو اصلاح نہ کرنے پر بڑھتی ہی گئی۔

بدنی بیماریوں کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ اولاً وہ علاج جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان اور حیوان کی فطرت میں رکھا ہے، جیسے بھوک لگنے پر کھانا کھانا، پیاس لگنے پر پانی پینا وغیرہ جبکہ دوسری قسم کے علاج کے لیے بیماری کے اسباب اور ان کو دور کرنے کے لیے مناسب دوا کے لیے غور و فکر کرنا پڑتا ہے۔ طب نبوی میں ہر دو قسم کی بیماریوں کا شافی علاج موجود ہے البتہ اسباب کے موافق علاج کے لیے حافظ اور تجربہ کار طبیب کی خدمات حاصل کرنا مستحسن امر ہے۔

\* حافظ طبیب کی پہچان: علاج کے لیے مؤثر دوا کا انتخاب بے حد ضروری ہے کیونکہ ہر بیماری اپنی مناسب دوا ہی سے بِإِذْنِ اللَّهِ دور ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: [لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى] (صحیح مسلم، الطب، باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ.....) حدیث: (۲۲۰۳) ”ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کے موافق دوا مریض کو مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔“ بیماری کی نوعیت کے مطابق مناسب دوا صرف تجربہ کار عقل مند اور حافظ و فطین طبیب ہی دے سکتا ہے۔ حافظ حکیم کی پہچان کے لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے متعدد امور ذکر کیے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:



۳۱- أبواب الطب طب کی لغوی تعریف بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

- ① حاذق حکیم وہ ہے جو بیماری کی نوعیت کو سمجھ سکے۔
- ② بیماری کے سبب کو معلوم کر سکے۔
- ③ مریض کی بدنی قوت کا اندازہ لگا سکے کیونکہ اگر مریض کی قوت مرض پر غالب آسکتی ہو تو پھر دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- ④ مریض کی طبی حالت کو جان سکے کہ وہ گرم مزاج ہے یا خشک و تر وغیرہ؟
- ⑤ سال بھر کے موسم کے مطابق دوا اختیار کر سکے کیونکہ بعض موسم خاص امراض کے علاج کے لیے مفید نہیں ہوتے، مثلاً: آپریشن کے لیے سخت گرمی کا موسم۔
- ⑥ مریض کے علاقے کی آب و ہوا کا خیال رکھے۔
- ⑦ دوا کی قوت کی پہچان رکھتا ہو۔
- ⑧ سائیڈ ایفکٹ (دوا کے مضراثرات) سے واقف ہونا۔
- ⑨ صرف بیماری کا علاج ہی مقصود نہ ہو بلکہ دوسرے کسی بھی مرض سے بچاؤ بھی کرے۔
- ⑩ صرف حلال دوا سے علاج کرے۔
- ⑪ طبی اور روحانی علاج کرے۔
- ⑫ مریض کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آئے۔
- ⑬ موجودہ صحت کی حفاظت، ضائع ہونے والی قوت کے حصول، بیماری کو حسب طاقت کم کرنے اور ادنیٰ مصلحت کی خاطر اعلیٰ مصلحت کو نہ چھوڑنے والا طبیب۔

\* طب نبوی کے چند ہرمل ٹانک: طب نبوی میں چند ادویات ایسی ہیں جو بہت سی بیماریوں کا شافی علاج ہیں، البتہ ان کے استعمال کے لیے مریض کی طبی حالت، بیماری کے اسباب و علل اور دیگر اسباب کو مد نظر رکھنے کے لیے حاذق طبیب کی خدمات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

⑤ شہد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُخْرِجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ (النحل: ۶۹) ”ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ کا مشروب (شہد) نکلتا ہے اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔“



۳۱۔ ابواب الطب ..... طب کی لغوی تعریف، بیماریوں کی اقسام اور ان کے علاج کا بیان

⑤ زمزم: ارشاد نبوی ہے: [مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ] (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الشرب من زمزم، حدیث: ۳۰۶۲) ”زمزم کو جس (نیک) مقصد اور نیت سے پیا جائے یہ اسی کے لیے مؤثر ہو جاتا ہے۔“

⑥ کلونجی: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [فِي الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ] (صحیح البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: ۵۲۸۸) ”سیاہ دانے (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۱) أَبْوَابُ الطَّبِّ (التحفة ۲۳)

طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً (التحفة ۱)

باب ۱- اللہ نے ہر بیماری کی شفا (حاصل کرنے کے لیے) دوا نازل کی ہے

۳۴۳۶- حضرت اسامہ بن شریک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں (مجلس میں) موجود تھا جب اعرابی نبی ﷺ سے سوالات کر رہے تھے: کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ کیا فلاں کام کرنے میں ہم پر گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (مشکلی) کو دور کر دیا ہے مگر جس نے اپنے بھائی کی عزت میں سے ایک حصہ کاٹ لیا یہی ہے جس نے گناہ کیا۔“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں اس بات سے گناہ ہوگا کہ ہم (بیماری سے شفا کے لیے) دوا (استعمال) نہ کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! (شفا کے لیے) دوا (استعمال) کیا کرو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کی شفا (کے لیے) دوا بھی بنائی ہے“

۳۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ: أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ فَقَالَ [لَهُمْ]: «عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ افْتَرَضَ مِنْ عَرَضِ أَخِيهِ شَيْئًا. فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: «تَدَاوَوْا، عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ، لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً. إِلَّا الْهَرَمَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ».

۳۴۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الطب، باب الرجل يتداوى، ح: ۳۸۵۵ من حديث زياد به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۰۳۸، وصححه ابن حبان، والבוصري، والحاكم ۳۹۹/۴، والذهبي، وقال سفیان بن عیینة: "ما على وجه الأرض إسناده أجود من هذا".

سوائے شدید بڑھاپے کے۔“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! بندے کو سب سے بہتر چیز کیا عطا ہوئی ہے؟ فرمایا: ”اچھا اخلاق۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کا مظہر ہے کہ آپ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کے نامناسب رویے کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ ② اسلام کے احکام انسانی فطرت کے مطابق ہیں اس لیے ان میں ایک طرح کی سہولت موجود ہے۔ ③ عزت میں سے حصہ کاٹنے کا مطلب ہے کہ اس کی آبروریزی کی یا ایسا کام کیا یا ایسی بات کہی جس سے اس کی عزت میں فرق آئے۔ ④ بیماری کا علاج کرانا بھی جائز اسباب میں سے ہے جنھیں اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ⑤ ہر بیماری کا علاج موجود ہے یہ انسان کی محنت سمجھ اور توجہ پر مبنی ہے کہ مریض کی بیماری کو سمجھے اور مناسب دوا کا انتخاب کرے۔ ⑥ بچپن کے بعد جوانی اور جوانی کے بعد بڑھاپا اللہ کا بنایا ہوا مستقل نظام ہے اس لیے یہ اپنے وقت پر آتا ہی ہے۔ انسان کو جوانی کی قوتوں سے محروم ہونے سے پہلے نیکیاں کر لینی چاہئیں تاکہ بڑھاپے میں حسرت و ندامت نہ ہو۔ ⑦ خوش اخلاقی انسان کی ایسی خوبی ہے جس سے دنیا میں بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس لیے یہ اللہ کا عظیم احسان ہے۔



۳۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ہم دواؤں کے ذریعے سے علاج کرتے ہیں اور دواؤں کے ساتھ دم کرتے ہیں اور دفاعی اشیاء کے ذریعے سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو روک سکتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔“

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۳۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء في الرقي والأدوية، ح: ۲۰۶۵ من حديث ابن عينة به، وقال: "حسن صحيح" \* ابن أبي خزيمة مجهول (تقريب وغيره)، وأبو خزيمة صحابي، وروايته راجحة، وللحديث طرق أخرى بأسانيد ضعيفة، منها حديث الحاكم: ۳۲/۱، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وفيه عن الزهري.

۳۴۳۸۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۱۳/۱ من حديث سفيان الثوري، تقدم ح: ۳۷۷، والحميدي وغيرهما من

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی ضرور نازل کی ہے۔“

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أُنْزِلَ لَهُ دَوَاءٌ».

۳۳۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی شفا (دوا) بھی نازل کی ہے۔“

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُنْزِلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أُنْزِلَ لَهُ شِفَاءٌ».

باب ۲۔ اگر بیمار کا کسی چیز کو جی چاہے

(المعجم ۲) - بَابُ الْمَرِيضِ يَشْتَهِي الشَّيْءَ (التحفة ۲)

۳۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی کی عیادت فرمائی تو اس سے پوچھا: ”تمہیں کس چیز کی خواہش ہے؟“ اس نے کہا: گندم کی روٹی کو جی چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے ہاں بھیج دے۔“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا مریض کسی چیز کی خواہش ظاہر کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کھلا دے۔“

۳۴۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا. فَقَالَ لَهُ: «مَا تَشْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ، فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ» ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا، فَلْيُطْعِمْهُ».

۴۴۔ حدیث عطاء بہ، وصحیحہ ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۰۳۰، والحاکم: ۱۹۶/۴، ۱۹۷، ۳۹۹، والذہبی، وللحدیث طریق آخر عند ابن حبان (موراد)، ح: ۱۳۹۸.

۳۴۳۹۔ أخرجه البخاري، الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ح: ۵۶۷۸ من حديث أبي أحمد الزبير بن جهم.

۳۴۴۰۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۳۹، وحسنه البوصيري.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۴۱- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ. قَالَ: «أَتَشْتَهِي شَيْئًا؟ أَتَشْتَهِي كَعْكًا». قَالَ: نَعَمْ فَطَلَبُوا لَهُ.

(المعجم ۳) - بَابُ الْجُمُوعَةِ (التحفة ۳)

۳۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤَذَّرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَعَلَيْ نَاقَهُ مِنْ مَرَضٍ. وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا. فَتَنَاولَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ. يَا عَلِيُّ! إِنَّكَ نَاقَهُ» قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْفًا وَشَعِيرًا. فَقَالَ

۳۴۴۱- [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۴۰.

۳۴۴۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ کیا تمہارا جی کیک کھانے کو چاہتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں چنانچہ اس کے لیے کیک منگوایا گیا۔

باب ۳- پرہیز کا بیان

۳۴۴۲- حضرت ام منذر سلمی بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ ہمارے ہاں نیم پختہ کھجوروں کے خوشے (ری سے) لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان میں سے لے لے کر (کھجوریں) کھا رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کھانے کے لیے کچھ کھجوریں لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! رک جاؤ۔ تم ابھی (بیماری سے اٹھے ہو اس لیے) کم زور ہو۔“ ام منذر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے چند راور جو پکائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! اس میں سے کھاؤ“ یہ تمہارے لیے زیادہ مفید ہے۔“

۳۴۴۲- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحمية، ح: ۲۰۳۷ من حديث يونس بن محمد، وقال: "حسن غريب"، وفيه عثمان بن عبد الرحمن التيمي، وقال ابن بشار: "حديث جيد"، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۰۷، والذهبي، وأخرجه أبو داود، ح: ۳۸۵۶ من حديث أبي داود، وأبي عامر عن فليح به.

۳۱- أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِّيَّ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا، فَأَصِبْ. فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کو خوراک میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ② بیمار کو چاہیے کہ وہ چیز کھائے جو اس کے لیے مفید ہو اور اس چیز سے پرہیز کرے جو اس بیماری میں نقصان دہ ہو۔ ③ مہلک کا مطلب محمد فواد عبدالباقی نے ”کھائی جانے والی نباتات“، یعنی سبزییاں کیا ہے اور علامہ وحید الزماں خاں نے اس لفظ کا ترجمہ چقدر کیا ہے۔ ④ بیماری کے بعد زود مضام اور غذائیت والی خوراک استعمال کرنی چاہیے۔

۳۴۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَنِيْعٍ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَبَيَّنَ يَدَيْهِ حَبِيرًا وَتَمْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَذُنُ فُكُلٍ» فَأَخَذْتُ أَكُلُ مِنَ التَّمْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أَمْضُغُ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۳- حضرت صہیب (بن سنان رومی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ نبی ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آئیے! تناول کیجیے۔“ میں نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمھاری آنکھ دکھتی ہے۔“ میں نے کہا: میں دوسری طرف سے چارہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مہمان کو کھانے کی پیش کش کی جائے تو اسے چاہیے کہ تکلف نہ کرے قبول کر لے۔ ہاں! اگر اس کو ضرورت نہیں ہے تو اور بات ہے۔ ② بیمار کو کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ③ بزرگ شخصیت سے بھی مزاح کی بات کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ادب و احترام کی حدود سے تجاوز نہ ہو۔

(المعجم ۴) - بَابُ لَا تَكْرَهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ (التحفة ۴)

باب ۴- بیمار کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کریں

۳۴۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۴۴۳- [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۴۴/۹ من حديث ابن المبارك به، وقال البوصيري: «هذا إسناد صحيح، وصححه الحاكم (۳/۳۹۹، ۴/۴۱۱)، والذهبي».

۳۴۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ۴۴



### ٣١- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مرہضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو انھیں اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

**فوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام ترمذی اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ اور انہی کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ للالبانی، رقم: ۷۴۷) ② مریض کے لیے صحت مند انسان والی غذا مفید نہیں ہوتی، اس لیے انھیں بھاری غذا دی جائے۔ ③ اگر مریض کی طبیعت کھانے سے بڑھ کر آدھ نہ ہو تو سختی نہ کی جائے کیونکہ زبردستی کھلائی ہوئی غذا فائدے کی بجائے نقصان پہنچاتی ہے۔ ④ مناسب ترغیب کے ذریعے سے ہلکی پھلکی روزہ ہضم غذا دی جاسکتی ہے تاکہ قوت قائم رہے۔ ⑤ ”اللہ تعالیٰ مریض کو کھلاتا پلاتا ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں تندہ ترست آدھی کی طرح کھانے سے چھین کر ضرورت نہیں ہوتی۔

باب: ۵-تلبینہ کا بیان

(المعجم ٥) - بَابُ التَّائِيَةِ (التحفة ٥)

۳۴۳۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کسی کو بخار ہوتا تو آپ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتے۔ اور نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اس سے غمزہ انسان کے دل کو سہارا ملتا ہے۔ اور بیمار کے دل سے رنج کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کوئی عورت پانی کے ذریعے سے اپنے چہرے سے میل کیل دور کرتی ہے۔“

٣٤٤٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ  
الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ، عَنْ أُمِّهِ،  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا  
أَخَذَ أَهْلَهُ الْوُغْلُ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ. قَالَتْ:  
وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيَبْرُئُو فَوَادَ الْحَزِينِ،  
وَيَبْشِرُو عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَبْشِرُو  
إِذَا حُكِنَ الْوَسْخُ عَنْ وَجْهَيْهَا بِالْمَاءِ».

«ح: ٢٠٤٠ من حديث بكر به، وقال: "حسن غريب"، وكذا حسنه البوصيري \* بكر ضعفه الجمهور، ولحديثه شواهد ضعيفة عند الحاكم ٤/ ٤١٠ وغيره.

٣٤٤٥- [[إسناده حسن]] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء ما يطعم المريض، ح: ٢٠٣٩ من حديث إسماعيل بن عمار، قال: "حسن صحيح، أم محمد بن السائب مجهولة"، وصححه الحاكم: ١١٧/٤، ووافقه الذهبي.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

۳۴۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَصِيبِ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ناپسندیدہ مفید چیز تلبینہ (حریرہ) کو اپناؤ۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو (حریرہ کی) ہنڈیا آگ پر چڑھی رہتی تھی کہ (اس کا معاملہ) کسی ایک طرف لگ جاتا یعنی وہ فوت ہو جاتا یا شفا یاب۔

۳۴۴۷- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيِّمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، عَنْ أَمْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا كَلْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «عَلَيْكُمْ بِالْبَغِضِضِ النَّافِعِ ، التَّلْبِينَةِ» يَعْنِي الْحَسَاءَ . قَالَتْ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ . حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدٌ طَرَفِهِ . يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ .

🌞 فوائد و مسائل: ① تلبینہ کی وضاحت یوں کی گئی ہے: ”وہ ایک رقیق کھانا ہے جو آنے یا چھان (آنے کی بھڑی) سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں بعض اوقات شہد بھی ڈالا جاتا ہے۔“ (التہذیب۔ مادہ ”لین“) ② نواب وحید الزماں خاں نے اس کا ترجمہ ”ہریرہ“ کیا ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: ”صاء وہ کھانا ہے جو آنے، پانی اور روغن سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں کبھی شیرینی بھی ڈالتے ہیں اور کبھی شہد کبھی آنے کے بدلے آنے کا چھان ڈالتے ہیں اس کو تلبینہ کہتے ہیں اور ہندی میں ہریرہ مشہور ہے۔“ (ترجمہ سنن ابن ماجہ حاشیہ حدیث ۵۱) ③ فیروز اللغات اردو میں ”حریرہ“ کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں: ”بیٹھی اور گاڑھی چیز جو میدے کو کھانڈ میں گھول کر پکائی جاتی ہے۔“ ④ تلبینہ کی ترغیب دیگر صحیح احادیث میں بھی موجود ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تلبینہ بیمار کے دل کو سہارا دیتا اور غم میں تخفیف کرتا ہے۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب التلبینة للمریض، حدیث: ۵۶۸۹، وصحیح مسلم، السلام، باب التلبینة محمداً لفؤاد المریض، حدیث: ۲۴۱۶)

باب ۶- کالادانہ (کلونجی)

(المعجم ۶) - بَابُ الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ

(التحفة ۶)

۳۴۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۴۴۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۳۸/۶ عن وکیع به \* کلم کلثم لا يعرف حالها (تقریب) ووثقها غیره، وأیمن سمع الحديث من فاطمة بنت أبي الليث المنذر كما في المستدرک: ۴/۴۰۷، وصححه الحاكم علی شرط البخاری، ووافقه الذهبي، وسنده حسن، فاطمة وأم کلثم ووثقهما الحاكم، والذهبي.

۳۴۴۷- أخرجه البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۸ من حديث الليث به، ومسلم، الطب، باب التداوي بالحبة السوداء، ح: ۲۲۱۵ عن محمد بن رُمح به.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کالے دانے میں سام کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّانِ. قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».

سام کا مطلب موت ہے اور کالا دانہ کلونجی ہے۔

وَالسَّامُ الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

۳۴۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کالے دانے (کلونجی) کو اختیار کرو۔ اس میں موت کے سوا ہر مرض کی شفا ہے۔“

۳۴۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ».

۳۴۴۹۔ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم لوگ مدینہ پہنچے تو وہ (اس وقت بھی) بیمار تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر) ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو ہم سے فرمایا: تم یہ کالا دانہ (کلونجی) استعمال کرو۔ اس

۳۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ: أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ ابْنِ أَبَجَرَ. فَمَرَضَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ. فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. فَاشْفَوْهَا،

۳۴۴۸۔ [صحیح] وحسنہ البوصیری رحمہ اللہ عثمان حسن الحدیث، ووقفہ الجمهور، والحديث السابق شاهد له، وانظر، ح: ۳۴۹۵.

۳۴۴۹۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الحبة السوداء، ح: ۵۶۸۷ عن ابن أبي شيبة به.



۳۱۔ ابواب الطب ————— طب سے متعلق احکام و مسائل

ثُمَّ أَفْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتِ زَيْتٍ، فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّودَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ السَّامُ» قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

کے پانچ سات دانے لے کر پیس لا پھر زیون کے تیل میں ملا کر ان کی ناک میں چند قطرے اس طرف اور چند قطرے اس طرف (مٹھوں میں) ڈالو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”یہ کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے سوائے اس کے کہ سام (بی مقدر) ہو۔“ میں نے کہا: سام کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ”موت۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی بیمار پری کرتے وقت اگر بیماری کا کوئی مجرب علاج معلوم ہو تو مریض کے لواحقین کو بتا دینا درست ہے تاہم غیر مجرب دوا کا مشورہ نہیں دینا چاہیے۔ ② علاج کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ ناک میں دوائی ڈالنا بھی ہے۔ ③ کلونجی کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ”زاد العاد“ میں اختصار کے ساتھ کافی فوائد ذکر کیے ہیں۔ ڈاکٹر خالد غزنوی نے طب نبوی کے موضوع پر اپنی تصنیفات میں اس پر زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ الْعَسَلِ (التحفة ۷) باب: ۷۔ شہد کا بیان

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَاءَ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعَنَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۴۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی آفت (بیماری) نہیں آئے گی۔“

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ

۳۴۵۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں شہد کا ہدیہ

۳۴۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۴۰/۳ ت: ۹۹۶ من حديث سعيد بن زكريا به، وقال: ليس له أصل عن ثقة، ومن طريقه أورده ابن الجوزي في الموضوعات: ۲۱۵/۳، وقال: "هذا حديث لا يصح، قال يحيى: الزبير ليس بشيء"، وله شاهد مروض فيه علي بن عروة، تقدم، ح: ۲۸۲۳ \* الزبير بن سعيد لين الحديث (تقريب)، وعبد الحميد مجهول (أيضاً)، ولا يعرف له سماع من أبي هريرة قاله البخاري.

۳۴۵۱۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري، قلت: أبو حمزة إسحاق بن الربيع ضعفه الجمهور، والحسن عنين.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَسَلًا. فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعَقَةً لُعَقَةً. فَأَخَذْتُ لُعَقَتِي. ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَزَادًا أُخْرَى؟ قَالَ: «نَعَمْ».

پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے درمیان ایک ایک چمچ شہد تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لے لیا پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! مزید ایک چمچ لے لوں؟ فرمایا: ”ہاں (لے لو)۔“

🌞 فائدہ: لُعَقَةً سے مراد شہد کی وہ مقدار ہے جو انگلی یا چمچ سے ایک بار لے کر چاٹ لی جائے۔

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ عَنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ».

۳۳۵۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو شفا دہانی چیزیں اختیار کرو: شہد اور قرآن۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ شہد جسانی

بیماریوں سے شفا کا باعث ہے اور قرآن سے روحانی اور قلبی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ② قرآن سے جسانی بیماریاں بھی دور ہوتی ہیں جیسے سانپ کے ڈسے ہوئے مریض کو سورۃ فاتحہ کا دم کرنے سے شفا ہوگئی تھی۔

(صحیح البخاری: الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب، حدیث: ۵۴۲۶، وصحیح مسلم: السلام، باب جواز أخذ الأجره على الرقية بالقرآن والأذکار، حدیث: ۲۲۰۱)

(المعجم ۸) - بَابُ الْكَمَاءِ وَالْعَجْوَةِ

(التحفة ۸)

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ،

۳۳۵۳۔ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی من کی قسم سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ جن کے اثر (یا

۳۴۵۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب: ۳۸۵/۱۱ من حديث زيد بن الحباب به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/۲۰۰، ۴۰۳، ووافقه الذهبي، وصححه البوصيري قلت: علته عن عنة أبي إسحاق، وأخرج الخطيب بإسناد ضعيف منكر عن زيد بن الحباب عن شعبة عن أبي إسحاق به.

۳۴۵۳۔ [حسن] وحسنه البوصيري، أخرجه أحمد: ۴۸/۳ من حديث أسباط بن محمد به، وتابعه زهير بن معاوية ۴۴

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ».

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقْيَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبِاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسلمہ بن ہشام کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① من اس قدر قی خوراک کا نام ہے جو بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی۔ وہ میٹھے دانوں کی شکل میں ہوتی تھی۔ وہ لوگ حسب ضرورت لے کر استعمال کر لیتے تھے۔ ② کھمبی کو من اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے۔ ③ کھمبی کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے بعض قابل استعمال ہیں اور بعض نقصان دہ۔ ”کماء“ مفید قسموں میں سے ایک ہے۔ آج کل مفید اقسام کی کھمبی خود اگائی جاتی ہے جو غذا میں استعمال ہوتی ہے۔ ④ کھمبی کا پانی آنکھ کے امراض کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں بعض علماء نے کہا ہے کہ اسے دوسری دوا میں ملا کر استعمال کرنا چاہیے مثلاً: شہد سرے میں کھمبی کا پانی ملا کر گوندھ لیا جائے پھر اسے آنکھ میں لگایا جائے۔ بعض علماء کی رائے میں اس کا پانی نکال کر صرف وہی استعمال کیا جائے۔ (زاد المعاد) صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اطباء کے مشورے سے آنکھ کی مختلف بیماریوں میں الگ الگ مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے۔ ⑤ بجوہ کے بارے میں اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”جو شخص صبح کے وقت سات بجوہ کھجوریں کھائے اس دن اسے زہر یا جادو سے کوئی تکلیف (یا نقصان نہیں ہوگا۔“ (صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، حدیث: ۵۷۶۸)

۳۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۳۵۳۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کھمبی اس من سے

❖ أبو خزيمة وجري، السنن الكبرى للنسائي، ج: ۶، ۶۶۷۵، والأعمش تابعه شعبة تحفة الأشراف ۱۸۹/۳، ح: ۲۲۸۱ إن لم يكن وهما، ورواه شعبة عن أبي بشر عن شمر عن أبي هريرة به مختصراً، وإسناده حسن.

۳۴۵۴۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب "وظللتنا عليكم الغمام وأزلتنا عليكم المن والسلوى"، ح: ۴۴۷۸، ومسلم، الأطعمة، باب فضل الكمأة ومداداة العين بها، ح: ۱۶۱/۲۰۴۹ من حديث ابن عبيته به.

۳۱- أبواب الطب۔

طب سے متعلق احکام ومسائل

ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔“

عُمَيْرٌ، سَمِعَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ: «الْكُمَاةَ مِنَ الْمَنْ الْمَذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ. وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ».

۳۳۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بات چیت کر رہے تھے کہ کبھی کا ذکر آ گیا۔ بعض حضرات نے کہا: یہ تو زمین کی چیچک ہے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”کبھی من (کی قسموں میں) سے (ایک قسم) ہے۔ اور عجوبہ کجور جنت سے ہے اور وہ زہر سے شفا ہے۔“

۳۴۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَطَرُ النُّورَاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ. فَقَالُوا: هُوَ جَذْرِي الْأَرْضِ. فَنُمِي الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنْ. وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَهِيَ شِفَاءُ مِنَ السَّمِّ».

🌞 فائدہ: جنت سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ برکت والی ہے یا کجھوڑ کی یہ قسم جنت سے زمین پر آئی ہے جس طرح حجر اسود جنت سے زمین پر بھیجا گیا ہے۔ واللہ اعلم.

۳۳۵۶- حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”عجوبہ اور صخرہ جنت سے (آئے) ہیں۔“

۳۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا الشُّمَّعِيلُ بْنُ إِيَّاسٍ الْمُرِّيُّ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَلِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُرِّيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ».

۳۴۵۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ما جاء في الكُمَاة والعجوة، ح: ۲۰۶۸ من حديث شهر به، وله شواهد كثيرة.

۳۴۵۶- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۱ عن ابن مهدي به، وصححه الحاكم على شرط مسلم (۴: ۴۰۶)، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات"، شك المشعل فيه: "الصخرة أو الشجرة"، وهو ثقة.



۳۱۔ أبواب الطب - طب سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ، حضرت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے صخرہ کا لفظ خود اپنے استاد (مشعل بن ایاس مزی) رحمہ اللہ کے منہ سے سنا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً صحیح اور قابلِ حجت قرار دیا ہے اور دیگر محققین نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، البتہ متن میں اضطراب کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ حدیث کے راوی مشعل روایت بیان کرتے ہوئے کبھی تو صخرہ کا لفظ بولتے ہیں اور کبھی شجرہ کا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کو صحیح الفاظ یاد نہیں ہیں اور یہ ایسا تردد اور شک ہے جو اضطراب کہلاتا ہے اور حدیث کے ضعیف اور ناقابلِ حجت ہونے پر دلالت کرتا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً صحیح ہونے کے باوجود قابلِ عمل اور قابلِ حجت نہیں ہے تاہم مجاہد کے جنت سے ہونے کا ذکر دوسری صحیح احادیث سے ملتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (مسند ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۸۵۶، وإرواء الغلیل للألبانی، رقم: ۲۶۹۶) ② بعض شارحین بیان کرتے ہیں کہ صخرہ سے مراد وہ چٹان ہے جو بیت المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے۔ آج کل اس چٹان پر ایک بڑا گنبد بنا ہوا ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ السَّنَا وَالسُّنُوتِ باب: ۹۔ سنائی اور سنوت (التحفة ۹)

۳۴۵۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ بْنِ سَرْجٍ الْقُرْيَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ السَّكْسَكِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُبَيٍّ بْنِ أُمِّ حَرَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَيْلَتَيْنِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [يَقُولُ]: «عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسُّنُوتِ. فَإِنْ فِيهِمَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ».

۳۳۵۷- حضرت ابوالابی عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”سنا اور سنوت اپناؤ ان میں سام کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! سام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت۔“

۳۴۵۷- [حسن] أخرجه الحاكم: ۲۰۱/۴ من حديث عمرو بن بكر به، وقال: "صحيح الإسناد"، وقال الذهبي: "عمرو اتهمه ابن حبان، وقال ابن عدي له مناكير" وفي التقريب "متروك"، وله شاهد حسن عند النسائي في الكبرى، ح: ۷۵۷۷.



۳۱- أبواب الطب

قَالَ عَمْرُو: قَالَ ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ: السُّنُوتُ الشَّبْتُ. وَقَالَ آخَرُونَ: بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زَقَاقِ السَّمَنِ. وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمْ السَّمَنُ بِالسُّنُوتِ لَا أَلْسَ بَيْنَهُمْ  
وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا

طب سے متعلق احکام و مسائل

ابن ابی عبیلہ رحمہ اللہ نے فرمایا: سنوت سے مراد شبت (خوشبودار پتے جو کھانے میں ڈالے جاتے ہیں) ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شہد ہے جو گھئی کی مشکوں میں رکھا گیا ہو۔ ایک شاعر کا شعر ہے:

وہ لوگ شہد لے گھئی کی طرح ہیں، وہ خیانت نہیں کرتے (یا آپس میں نہیں لڑتے) اور اپنے ہمسائے کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ اسے دھوکا نہ دیا جائے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نواب وحید الزمان خاں نے سنوت کا ترجمہ ”سوی“ کیا ہے۔ یہ ایک پودا ہے۔ بعض لوگ اسے ساگ میں شامل کرتے ہیں جب کہ اس روایت میں اس کا مطلب ”شہد“ بتایا گیا ہے۔ ② سنا کی بھی ایک پودا ہے جس کی پتی دست آور ہوتی ہے۔ ③ نباتات سے علاج بہتر طریقہ ہے۔

(المعجم ۱۰) - باب: الصَّلَاةُ شِفَاءُ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- نماز شفا ہے

۳۴۵۸- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مُسْكِينٍ: حَدَّثَنَا دَوَّادُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرْتُ. فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ. فَأَلْتَقَيْتُ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَشْكَمْتُ دَرْدُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ، فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً».

۳۴۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ دو پہر کے وقت (ظہر کی نماز کے اول وقت میں) مسجد میں) تشریف لے گئے۔ میں بھی اول وقت (مسجد میں) چلا گیا۔ میں نے (نفل) نماز پڑھی پھر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: [أَشْكَمْتُ دَرْدُ؟] ”کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اٹھ کر نماز پڑھ کیونکہ نماز میں شفا ہے۔“

حدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فارسی میں کہا: [أَشْكَمْتُ دَرْدُ؟] ”کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟“

۳۴۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲/۳۹۰، ۴۰۳ من حديث ذواد به، وهو ضعيف عابد كما في التقريب، وتابعه الصلت بن الحجاج عند ابن عدي، العلل المتناهية: ۱/۱۷۱، قال ابن عدي: "عامة حديثه منكرو"، وضعفه البوصيري من أجل ليث، وقد تقدم، ح: ۲۰۸.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

ذَوَادُ بْنُ عَلْبَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ:  
أَشْكَمْتُ دَرْدًا؟ يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ،  
بِالْفَارِسِيَّةِ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے یہ  
حدیث اپنے خاندان والوں کو سنائی تو انھوں نے (قاضی  
سے) اس کی شکایت کر دی۔ (حدیث کے ضعیف ہونے  
کی طرف اشارہ ہے۔)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ.  
فَاسْتَعْدُوا عَلَيْهِ.

باب: II۔ بری دوا (زہر) سے ممانعت

(المعجم ۱۱) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ

الْخَبِيثِ (التحفة ۱۱)

۳۴۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے بری دوا سے  
منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد زہر ہے۔

۳۴۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ، عَنْ  
مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. يَعْنِي السَّمَّ.

۳۴۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زہر پی کر خودکشی  
کر لی وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ ابد تک زہر پیتا رہے گا۔“

۳۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ  
شَرِبَ سُمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ يَتَحَسَّنُ فِي نَارِ  
جَهَنَّمَ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

☀️ فوائد و مسائل: ① خودکشی حرام ہے۔ ② خودکشی مرض کا علاج نہیں بلکہ جرم ہے۔ ③ نقصان دہ اور  
مضر صحت اشیاء سے نیز شراب اور اس سے مخلوط اشیاء سے علاج حرام ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ غیر مسلم معالجین  
نے حرام اور مکروہ اشیاء سے مرکب ادویہ کو اس قدر عام کیا ہے اور ان کی شہرت کر دی ہے کہ عوام و خواص ان  
کے استعمال میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ مسلمان حکام و اداروں اور تنظیموں کا شرعی فریضہ ہے کہ اس

۳۴۵۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الأدوية المَكْرُوهة، ح: ۳۸۷۰ من حديث يونس به،  
وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۴۵، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/ ۴۱۰، ووافقه الذهبي.

۳۴۶۰۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه... الخ، ح: ۱۰۹ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۔ أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

میدان میں خالص حلال اور پاکیزہ ادویہ متعارف کرائیں اور عام مسلمان کو بھی صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے حرام اور مشکوک ادویہ کے استعمال سے بچنا چاہیے اور ان کی بجائے پاکیزہ اور غیر مشکوک ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲) اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے (نکلی سے نکلنے کی) کوئی راہ پیدا فرمادے گا، اور اگر کوئی مخلص طبیب کسی مرض میں اپنے عجز کا اظہار کرے اور شراب ہی کو علاج سمجھے تو جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا کچھ جانا یقینی ہو اس کا استعمال مباح ہوگا جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لَا عَادٍ فَلَا تُمْنُ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳)

باب: ۱۲- قبض کشادہ کا استعمال  
جائز ہے

(المعجم ١٢) - بَابُ دَوَاءِ الْمَشْيِ  
(التحفة ١٢)

۳۶۶- حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم کون سی چیز سے جلاب لیتی ہو؟“ میں نے کہا: شبرم سے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو بہت گرم ہے۔“ پھر میں نے اس مقصد کے لیے سانکی استعمال کی تو آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی چیز موت سے بچا سکتی تو وہ سانہوتی۔ اور سانموت سے شفا ہے۔“

٣٤٦١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
 حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ،  
 عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَوْلَى لِمَعْمَرِ  
 الثَّيْمِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمْسٍ قَالَتْ : قَالَ  
 لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بِمَاذَا كُنْتَ تَسْتَمْشِينَ ؟»  
 قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ . قَالَ : «حَارٌّ جَارٌّ ثُمَّ  
 اسْتَمْشَيْتِ بِالسَّنَاءِ فَقَالَ : «لَوْ كَانَ شَيْءٌ  
 يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ ، كَانَ السَّنَاءُ . وَالسَّنَاءُ شِفَاءٌ  
 مِنَ الْمَوْتِ » .

☀️ فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جبکہ سنا (مکی) کے فوائد کی بابت گزشتہ حدیث (۳۳۵۵) دیکھی جا سکتی ہے جو کہ حسن درجے کی ہے۔

٣٤٦١- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ٦/٣٦٩ عن ابن أبي شيبة \* ومولى لعمر التيمي، اسمه عتبة بن عبدالله، وأخرج الترمذي: ح: ٢٠٨١ من طريق عبد الحميد بن جعفر عن عتبة بن عبدالله التيمي عن أسماء به، قال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ٤/٤٠٤، والذهبي، وقال الحافظ في التهذيب: "، وعلى هذا فرواية الترمذي منقطعة لسقوط المولى منها" قلت: وفي سماعه من أسماء نظر، وفي الحديث علة أخرى، وله طريق آخر ضعيف، أخرجه الحاكم: ٤/٢٠٠، ٢٠١، وصححه، ووافقه الذهبي \* ابن جريج عن، وفيه علل أخرى.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

باب ۱۳- گلے پڑنے کا علاج اور

(انگلی سے) دبانے کی ممانعت

(المعجم ۱۳) - بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ

عَنِ الْغُمْرِ (التحفة ۱۳)

۳۴۶۲- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت محسن رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کو گلے

پڑ گئے تھے اور میں نے انھیں انگلی سے دبایا تھا (جو اس بیماری کا راجح علاج تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم اس بیماری کا علاج بچوں کا گلا انگلی سے دبا کر کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات

شفا نسیں ہیں۔ گلے پڑ جانے کی صورت میں ناک میں ٹپکایا جائے ذات الجنب کی صورت میں پلایا جائے۔“

۳۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ قَالَتْ:

دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ. فَقَالَ: «عَلَامَ تَذْعَرَنَ أَوْ لَا دَكْنَ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ. فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ. يَسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ [الْمُضَرِّي]: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَّ أَبَا

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

قَالَ يُونُسُ: أَغْلَقْتُ يَعْنِي عَمَزْتُ.

فَوَافِدُ وَمَسَائِلُ: ① عذره ایک بیماری ہے جو بچوں کو ہوتی ہے جس میں گلے کے غدود پھول جاتے ہیں اور بچہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کا علاج ان غدودوں کو انگلی سے دبا کر کر دیا جاتا ہے جو ایک تکلیف دہ علاج ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عذره کا مطلب لہذا بیان کیا ہے جو حلق میں اوپر کی طرف لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور فرمایا: ”علاق کا مطلب کوہ انگلی سے دبانے کا ہے۔“ (فتح الباری: ۱۰/۲۰۷) ② اگر آسان علاج ممکن ہو تو ایسے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے مریض کو زیادہ تکلیف ہو۔ ③ عود ہندی (قُسْط) بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ تفصیل کے لیے طب نبوی کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت سابقہ حدیث کے ہم معنی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

روایت کے راوی یونس نے کہا: أَغْلَقْتُ کے معنی

عَمَزْتُ یعنی انگلی سے دبانے کے ہیں۔

فَوَافِدُ وَمَسَائِلُ: ① عذره ایک بیماری ہے جو بچوں کو ہوتی ہے جس میں گلے کے غدود پھول جاتے ہیں اور بچہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کا علاج ان غدودوں کو انگلی سے دبا کر کر دیا جاتا ہے جو ایک تکلیف دہ علاج ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے عذره کا مطلب لہذا بیان کیا ہے جو حلق میں اوپر کی طرف لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اور فرمایا: ”علاق کا مطلب کوہ انگلی سے دبانے کا ہے۔“ (فتح الباری: ۱۰/۲۰۷) ② اگر آسان علاج ممکن ہو تو ایسے علاج سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے مریض کو زیادہ تکلیف ہو۔ ③ عود ہندی (قُسْط) بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ تفصیل کے لیے طب نبوی کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

۳۴۶۲- أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط بالقسط الهندي، والبحري، ح: ۵۶۹۲، ومسلم، الطب، باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث ابن عبينه به.

۳۱۔ أبواب الطب

④ لَدُوْد کا مطلب منہ میں ایک جانب دواؤ النہ ہے۔ ذات الحجب کی بیماری میں عود ہندی کو اس انداز سے پلایا جاتا ہے۔ ⑤ سَعُوْط (ناک میں دواؤ نکاتا) بھی ایک طریقہ علاج ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النِّسَاءِ  
(التحفة ۱۴)

۳۴۶۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ، أَلْيَةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تَذَابُ. ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّبِيِّ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ».



🌞 فوائد و مسائل: ① عرق النسا ایک درد ہے جو سرین کے جوڑے شروع ہو کر ران کی پچھلی طرف پیچھے کی طرف آتا ہے۔ بعض اوقات یہ درد نچے تک بھی پہنچ جاتا ہے مرض جتنا پرانا ہوتا جائے ٹانگ اتنی زیادہ متاثر ہوتی جتنی جگہ بھیڑ کا تعین اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی خوراک ایسے جنگلی پودے ہیں جو گرم تاثیر رکھتے ہیں۔ اس بیماری کا سبب گاڑھا چکے والا مادہ ہے جو اس علاج کے نتیجے میں نرم ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (زاد المعاد) باب ہدیہ ﷺ فی التداوی لنفسہ وغیرہ فصل فی ہدیہ ﷺ فی علاج عرق النساء: ۶۵/۴

(المعجم ۱۵) - بَابُ دَوَاءِ الْجِرَاحَةِ  
(التحفة ۱۵)

۳۴۶۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۳۴۶۳- [إسناده صحيح] أخرجه الحاكم: ۲۰۶/۴ من حديث الوليد به، وقال: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وقال البوصيري: "هذا إسناده صحيح، ورجاله ثقات" \* الوليد صرح بالسماع، وتابعه محمد بن عبدالله الأنصاري عند أحمد: ۲۱۹/۳.

۳۴۶۴- أخرجه البخاري، الجهاد والبر، باب ليس البيضة، ح: ۲۹۱۱، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ح: ۱۷۹۰ من حديث عبد العزيز به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ابنُ اَبی حازِمٍ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جُرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَكُسِرَتْ رِجْلَايُهُ. وَهُسِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ، وَعَلَيْهَا يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ بِالْمِجْنِ. فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا. حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا، أَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

رسول اللہ ﷺ زخمی ہو گئے۔ آپ کا سامنے والے دانتوں کے ساتھ والا دانت ٹوٹ گیا۔ آپ کے سر میں خود ٹوٹ کر گھس گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے جسم مبارک سے خون کو دھو کر صاف کرنے لگیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وصال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ بہتا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی کا ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب اس کی راکھ بن گئی تو وہ زخم پر لگا دی تب خون رک گیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① سامنے کے دانت جو بالکل سامنے درمیان میں ہوتے ہیں ثنایا کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کے دانت (ایک دائیں طرف ایک بائیں طرف) رباعیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے بعد دائیں بائیں اناب ہوتے ہیں جو نوکیلے ہوتے ہیں۔ (ایک ناب دائیں طرف ایک بائیں طرف) ان کے بعد ڈاڑھیں شروع ہوجاتی ہیں۔ ② حمیر (چٹائی) عرب میں کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی تھی۔ راکھ کھجور کے پتوں کی ہویا پت سن کے بوریہ کی یا سوتی کپڑے کی خون بند کر دیتی ہے۔ ③ نبی اکرم ﷺ پر مشکلات کا آنا امت کے لیے سبق ہے کہ وہ حق کی راہ میں آنے والی تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور توحید کا سبق بھی کہ نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہ تھے ورنہ جہاد کی مشکلات برداشت کیے بغیر سب کو ایک لمحو میں مسلمان کر لیتے۔

۳۴۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ، يَوْمَ أُحُدٍ، مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَمَنْ كَانَ يُرْفِئُ الْكَلِمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ

۳۴۶۵- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ جنگ اُحد کے موقع پر کس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ اور کون رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کے زخم کا خون بند کر رہا تھا اور زخم کا علاج کر رہا تھا۔ اور کون ڈھال میں پانی لا رہا تھا۔ اور زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا کہ خون بند ہو گیا۔ پھر فرمایا: ڈھال میں پانی

۳۴۶۵- [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۲۳/۶، ح: ۵۷۱۱ من حديث عبدالمهيمن به، والحديث السابق شاهد له.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لا رہے تھے۔ اور زخموں کا علاج حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کر رہی تھیں۔ جب خون بند نہ ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پرانی چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی راکھ زخم پر رکھی تو زخم سے خون رک گیا۔

فِي الْمَجْنِّ. وَبِمَا دُوِيَ بِهِ الْكَلْمُ حَتَّى رَقَا. [قَالَ:] أَمَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمَجْنِّ، فَعَلِيٌّ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ يَدَاوِي الْكَلْمَ، فَقَاطِمَةُ. أَحْرَقَتْ لَهُ، جِئْنَ لَمْ يَرْقَا، قِطْعَةً حَصِيرٍ خَلَقِي. فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ فَرَقَا الْكَلْمَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے خواتین جہاد میں شریک ہوتی تھیں بعد میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد میں عورتوں کے شریک ہونے کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ ② غزوہ احد میں جب دشمن رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے تھے اس وقت عتبہ بن ابی وقاص نے نبی ﷺ کو پتھر مارا جس سے آپ پہلو کے بل گر گئے اور آپ کا نچلا درمیانی دانت ٹوٹ گیا۔ اور آپ کا نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔ عبد اللہ بن شہاب زہری نے نبی ﷺ کی پیشانی زخمی کر دی۔ عبد اللہ بن قمرہ کی تلوار کے وار سے نبی ﷺ کے خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں۔ (الریق المختوم ص: ۳۶۵)



باب: ۱۶- علم طب نہ جاننے کے باوجود علاج کرنے والا

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ (الْحَفْظَةُ ۱۶)

۳۳۶۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علاج کرے حالانکہ اس سے پہلے وہ طبیب کے طور پر معروف نہیں تو وہ ذمہ دار ہے۔“

۳۴۶۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَطَبَّبَ، وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ قَبْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ ضَامِنٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

۳۴۶۶- [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، والذيات، باب فيمن تطلب ولا يعلم منه طب فأعنت، ح: ۴۵۸۶ من حديث الوليد به، وصححه الحاكم: ۲/۴، ووافقه الذهبي \* ابن جريج عن، وله شاهد ضعيف، انظر نيل المقتصد، ح: ۴۵۸۷.

۳۱- أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت مجموعی طرق سے حسن بن جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة، رقم: ۲۳۵) ④ طب کا پیشہ ایک اہم پیشہ ہے۔ چونکہ اس کا تعلق لوگوں کی زندگی اور صحت سے ہے اس لیے اسے باقاعدہ سیکھنے کے بعد علاج کرنا شروع کرنا چاہیے۔ ⑤ انارڑی حکیم کو لوگوں کی صحت سے کھیلنے سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ⑥ انارڑی ڈاکٹر یا طبیب کے غلط علاج کے نتیجے میں اگر کسی کو نقصان پہنچ جائے تو اسے اس کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔ اگر مریض ہلاک ہو جائے تو یہ طبیب قتل خطا کا مجرم قرار دیا جائے گا اور اس سے دیت وصول کر کے مریض کے وارثوں کو دی جائے گی۔ ⑦ اسلام کی نظر میں ہر امیر غریب کی جان برابر قیمتی ہے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ باب: ۱۷- ذات الجنب کا علاج

(التحفة ۱۷)

۳۴۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَقُسْطًا وَزَيْتًا، يُلْدِيهِ.

۳۴۶۷- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ذات الجنب (پہلی کے درد) کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ درس، عود ہندی اور زیتون کے تیل کا لدود کیا جائے۔

۳۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْجَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَنَبَّأَنَا يُونُسُ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَغْنِي

۳۴۶۸- حضرت ام قیس (آمنہ) بنت مھسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عود ہندی (علاج کے لیے) اختیار کرو۔ اس میں سات شفا میں ہیں (سات امراض کی شفا ہے)۔ ان میں سے ایک (بیماری) ذات الجنب ہے۔“

۳۴۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في دواء ذات الجنب، ح: ۲۰۷۸ من طريق قتادة عن ميمون أبي عبدالله، وهو أبو عبدالرحمن عن زيد به، وقال: "حسن صحيح" \* ميمون أبو عبدالله البصري ضعيف (تقریب)، وفيه علة أخرى.

۳۴۶۸- أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط بالقسط الهندي والبحري، ح: ۵۶۹۲، ۵۷۱۳، ۵۷۱۵، ۵۷۱۸، ومسلم، السلام، باب التداوي بالعود الهندي، وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث يونس به، قلت: ابن سمعان لم ينفرد به.



۳۱۔ أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

بِهِ الْكُفْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ . مِنْهَا ذَاتُ  
الْجَنْبِ .

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ: فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَدْوَاءٍ. مِنْهَا ذَاتُ الْحَنْبِ.

ابن سمعان نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ عود ہندی میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے ایک (بھاری) ذات الحنب ہے۔

فوائد و مسائل : ① قسط، کست اور عود ہندی ایک ہی دوا کے مختلف نام ہیں۔ ② اس دوا کو مختلف امراض میں مختلف انداز سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ③ ذات الحصب ایک بیماری ہے جو اندرونی درم کی وجہ سے پہلی کے قریب درم کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ ④ علامہ زہیر شاد لیش بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بڑا پھوڑا ہوتا ہے جو پہلو میں اندر کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور اندر ہی پھٹ جاتا ہے۔ اس کا مریض کم ہی جانبر ہوتا ہے۔ (حاشیہ ضعیف ابن ماجہ)

(المعجم ١٨) - بَابُ الْحُمَى (التحفة ١٨)

۳۴۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بخارا کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (بخارا) کو برائے کہو۔ اس سے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے۔“

فوائد و مسائل: ① بیماری پر صبر کرنا چاہیے۔ برا بھلا کہنے کی بجائے دعا اور دوا کی طرف توجہ کی جائے۔  
② بیماری اور مصیبت پر صبر کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۴۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۷۰- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ

٣٤٦٩- [صحیح] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٢٣١، مسند ضعيف، وضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، انظر، ح: ٢٥١، وله شواهد عند مسلم، ح: ٢٥٧٥ وغيره، وانظر تنقيح الرواة: ١/ ٣٠٤.

٣٤٧٠- [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب تطبيب نفس المريض، ح: ٢٠٨٨ من حديث أبي أسامة، به، وصححه الحاكم: ١/٣٤٥، والذهبي، وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح"، وفيه علة فادحة، انظر، ح: ١٠٨٥،

۳۱۔ ابواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا. وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، مِنْ وَعْكَ كَانَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُبَشِّرُ. فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أَسْلَطْتُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، فِي الدُّنْيَا. لِيَتَكُونَ حَظَّهُ، مِنْ النَّارِ، فِي الْآخِرَةِ».

نبی ﷺ ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جسے بخار تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مریض سے) فرمایا: ”خوش ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جہنم کے عذاب کے عوض اس کا حصہ اس (بخار) کو قرار دیا جائے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مریض کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کا مقصد بیمار کو تسلی دینا اور اس کے غم اور فکر میں تخفیف کرنا ہے۔ ③ بیماری کی وجہ سے مسلمان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ④ دنیا کی مصیبت پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات ملتی ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے  
اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو

۳۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۷۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بخار کا جہنم کی آگ سے تعلق نبی اور روحانی ہے۔ اس کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس سے جہنم کی یاد آتی ہے یا جس طرح دنیا کی خوشیاں اور راحتیں جنت کی نعمتوں سے ایک طرح کی نسبت رکھتی ہیں، اسی طرح غم اور دکھ کا جہنم سے ایک تعلق ہے۔ ② حرارت کا علاج پانی ہے۔ بخار کی اکثر قسموں میں پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ ③ اس حدیث میں پانی کے استعمال کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے استعمال کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً: پانی پینا، یا جسم پر پانی کی پٹیاں رکھنا یا غسل کرنا، جیسے

❖ وحیث: ۱۶۳۶، وسنن الترمذی بتحقیقی، ح: ۲۰۸۷، وتخریج النہایۃ، ح: ۹۷۷، وللحدیث شامد حسن عند البخاری فی التاریخ الکبیر: ۷۳/۷.

۳۴۷۱۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۱۰ عن ابن أبي شيبة به.

۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے حیات مبارکہ کے آخری ایام میں غسل فرمایا تا کہ حرارت کچھ کم ہو تو جماعت سے نماز پڑھ سکیں، خصوصاً گرم علاقوں میں بخار عام طور پر گرمی کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا اس کا علاج پانی سے مناسب ہے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بخار کی مریض خاتون کے گریبان میں پانی ڈال دیا کرتی تھیں تاکہ جسم کو ٹھنڈک پہنچے اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اسے (بخار کو) پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کریں۔ (صحیح البخاری، الطب، باب الحمی من فیج جہنم، حدیث: ۵۷۲۳)

۳۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۳۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار کی شدت جہنم کی بھاپ میں سے (ایک قسم) ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ».

۳۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۳۳۷۳۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے یہ فرمان سنا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے لہذا اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“ پھر آپ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: [اُكْشِفِ النَّاسَ رَبَّ النَّاسِ، إِلَهَ النَّاسِ] ”تکلیف دور کر دے اے لوگوں کے مالک! اے لوگوں کے معبود!“

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْفِقْدَامِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ» فَذَخَلَ عَلَى ابْنِ لِعَمَارٍ فَقَالَ: «اُكْشِفِ النَّاسَ. رَبَّ النَّاسِ. إِلَهَ النَّاسِ».



☀️ فوائد و مسائل: ① دوا کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ ② شفا صرف اللہ سے مانگی جاوے۔ ③ جو چیزیں بندوں کے دائرہ اختیار میں ہیں ان میں ان سے صرف اسی حد تک مدد مانگی جا سکتی ہے جس حد تک اسباب کی دنیا میں مدد ممکن ہے۔ اسباب سے ماوراء مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ ④ طیب علاج کر سکتا ہے دوا دے سکتا ہے شفا اللہ ہی دیتا ہے۔

۳۴۷۲۔ أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۰۹ من حديث ابن نمير به.

۳۴۷۳۔ أخرجه البخاري، الطب، باب الحمى من فيج جہنم، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۱۲ من حديث سعيد به.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۷۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی بخار والی عورت کو ان کے پاس لایا جاتا تو وہ پانی طلب فرماتیں اور اسے اس (مریض عورت) کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتی تھیں: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”اسے پانی کے ذریعے سے ٹھنڈا کرو۔“ اور فرمایا ہے: ”یہ جہنم کی بھاپ میں سے ہے۔“

۳۴۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكةَ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ، فَتَضْبُهُ فِي جَبِيْهَا، وَتَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ» وَقَالَ: «إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

۳۳۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی ایک دھوکنی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے سے دور ہٹاؤ۔“

۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى كَبِيرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ. فَتُخَوِّهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ».

فائدہ: دھوکنی اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے لوہا بھٹی کی آگ کو ہوا پہنچا کر تیز کرتا ہے۔ بخار کی گرمی کا جہنم کی آگ کے مشابہ ہونے کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے۔

باب ۲۰۔ سیگی لگوانے کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْحِجَامَةِ (التحفة ۲۰)

۳۳۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں کوئی بھلائی (اور فائدہ) ہے تو وہ سیگی (لگانے میں) ہے۔“

۳۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَشْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ».

۳۴۷۴۔ أخرجه البخاري، الطب، انظر الباب السابق، ح: ۵۷۲۴ من حديث هشام به، ومسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۱۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴۷۵۔ [حسن] وصححه البوصيري، وفيه علل، وله شاهد عند البخاري في التاريخ: ۶۳/۷، وشواهد أخرى عند البخاري، ح: ۵۷۲۶، ومسلم، ح: ۲۲۱۲ وغيرهما.

۳۴۷۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۸۵۷ من حديث حماد به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۱- أبواب الطب . طب سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سبکی ایک پیالے جیسی چیز سے لگائی جاتی ہے، اسے ہوا سے خالی کر کے جلد پر رکھا جاتا ہے۔ اس سے جسم کے اس حصے میں ایک دباؤ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون اور فاسد مادہ زور سے کھینچ آتا ہے۔ ② سبکی تقریباً ہر مرض کا علاج ہے لیکن معالجہ سمجھ دار ہونا چاہیے جو یہ جانتا ہو کہ کس مرض کے لیے جسم کے کس حصے پر سبکی لگانی چاہیے۔

۳۴۷۷- حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي بِمَلَأَ مِنَ الْمَلَأَتِكِ، إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ! بِالْحِجَامَةِ».

۳۴۷۷- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے یر کرائی گئی (اور معراج ہوئی) میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرا وہ سب مجھے یہی کہتے رہے: حضرت محمد (ﷺ)! سبکی لگولیا کریں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے بھی سنداً ضعیف قرار دیا ہے لیکن کچھ محققین نے طویل بحث کے بعد دیگر شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اور اس کے دیگر شواہد میں اس قدر ضعف نہیں ہے کہ اس روایت کو ضعیف قرار دے دیا جائے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل جت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۱/۵، ۳۳۱/۵ والصحيحة للألباني، رقم: ۲۲۶۳، و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۴۷۷) ② فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر اپنی رائے اور مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے، لہذا یہ علاج فرشتوں کا تجویز کیا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کیا ہوا ہے۔ ③ ایک چیز کا بار بار دہرایا جانا تاکید کے لیے ہے۔

۳۴۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ ۳۴۷۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۷۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۲۰۹/۴، وقال الذهبي: "عباد ضعفوه"، وانظر، ح: ۹۳۸، وله شاهد عند الطبراني في الأوسط: ۵۳/۳، ح: ۲۱۰۲ \* فيه فتاة وعنعن، وشاهد آخر عند البزار (كنف الأستار): ۳۸۸/۳، ح: ۳۰۲۰ وإسناده ضعيف من أجل عبدالله بن صالح كاتب الليث، وذكره الهيثمي في المجمع ۹۱/۵ على وهم في تسمية الصحابي.

۳۴۷۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۳ من حديث عباد به مطولاً، وقال: "حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن منصور"، وصححه الحاكم: ۲۱۲/۴، ۴۱۰، ووافقه الذهبي في الأولى، وقال في الثانية "لا"، وانظر الحديث السابق لضعف عباد.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگانے والا اچھا بندہ ہے۔ خون لے جاتا ہے کمر کو ہلکا کرتا ہے اور پینائی کو تیز کرتا ہے۔“

خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ  
مَنْصُورٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعِمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ.  
يَذْهَبُ بِالدِّمِّ، وَيُخَفِّفُ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو  
الْبَصَرَ».

۳۳۷۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے اسراء (اور معراج) ہوئی میں (فرشتوں کی) جس جماعت کے پاس سے گزرا انھوں نے کہا: حضرت محمد (ﷺ)! اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیجیے۔“

۳۴۷۹۔ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّسِ:  
حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا  
مَرَزْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي بِمَلَا، إِلَّا قَالُوا:  
يَا مُحَمَّدُ! مَرِّ أَمْتَكَ بِالْحِجَامَةِ».

۳۳۸۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سینگی لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی ﷺ نے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انھیں سینگی لگا دیں۔

۳۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ  
الْمُضَرِّي: أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ  
النَّبِيِّ ﷺ، اسْتَأْذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي  
الْحِجَامَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ  
يَحْجِمَهَا.

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں ابو طیبہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَحَاَهَا مِنَ  
الرِّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ.

باب ۲۱۔ سینگی جسم کے کس حصے  
میں لگائی جائے؟

(المعجم ۲۱) - بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ  
(التحفة ۲۱)

۳۴۷۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۱۲۵/۴، ح: ۳۲۱۰ من حديث عبد الله بن صالح عن كثير ابن سليم به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۸۶۲ لعلته، وحديث: ۳۴۷۷ شاهد له.  
۳۴۸۰۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحياب التداوي، ح: ۲۲۰۶ عن ابن رمح به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۴۸۱- حضرت عبد اللہ (بن مالک) ابن بھینہ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ ۳۴۸۱ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ  
بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ: ۳۴۸۱ نے لُحْيِ جَمَل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر  
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ: ۳۴۸۱ کے درمیان (تالو میں) بیٹگی لگوائی۔  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ: اخْتَجَمَ ۳۴۸۱  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلُحْيِ جَمَلٍ، وَهُوَ مُحَرِّمٌ،  
وَسَطَ رَأْسِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جسم کے کسی حصے میں درد ہو تو اس کا علاج بیٹگی سے کیا جاسکتا ہے۔ ② احرام کی حالت میں سر کے بال اتروانا منع ہے لیکن بیماری کی صورت میں بال اتروا سکتا ہے البتہ فدیہ دینا پڑے گا جس کی مقدار ایک مبری کی قربانی یا تین روزے رکھنا یا چھ مسکنوں کو آدھا آدھا صاع غلہ دینا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے اس موقع پر بیٹگی لگوانے کی وجہ درد و شقیہ تھی۔ (صحیح البخاری 'الطب' باب الحجم من الشقيقة والصداع' حدیث: ۵۷۰۰)

۳۴۸۲- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ۳۴۸۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں  
عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ، عَنْ ۳۴۸۲ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر نبی ﷺ کو  
الْأَضْبَعِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَزَلَ ۳۴۸۲ گردن کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے درمیان  
جَبْرِئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَامَةٍ الْأَخْذَعَيْنِ ۳۴۸۲ (گردن کے قریب) بیٹگی لگوانے کی ہدایت کی۔  
وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْحَصِيبِ: ۳۴۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ فَتَاذَةَ، ۳۴۸۳ نے گردن کی رگوں پر اور دونوں کندھوں کے

۳۴۸۱- أخرجه البخاري، جزء الصيد، باب الحجامة للمحرم، ح: ۱۸۳۶ عن خالد بن مخلد، ومسلم، الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، ح: ۱۲۰۳ عن ابن أبي شيبة من حديث خالد به.

۳۴۸۲- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل الأضبع، وهو "متروك رمي بالرفض" كما في التقريب، وتلميذه "متروك" ورواه ابن حبان بالوضع وكان رافضياً (تقريب)، وأخرجه ابن عدي: ۱۱۸۷/۳ من حديث سعد بن طريف الإسكافي به، بغير هذا اللفظ.

۳۴۸۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۳۸۶۰ من حديث جرير به، وتابعه همام عند الترمذي، ح: ۲۰۵۱، وقال: "حسن غريب" فتادة عمن انظر، ح: ۱۷۵.

۳۱۔ ابواب الطب \_\_\_\_\_ طب سے متعلق احکام و مسائل  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ فِي دَرَمِيَانِ سِتْغِي لُكْوَانِي۔  
الْأَخْدَعَيْنِ، وَعَلَى الْكَاهِلِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد اور متابعات کی بنا پر اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت متابعات اور شواہد کی بنا پر سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی، رقم: ۹۰۸) وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۲۸۳) ② أَخْدَعَيْنِ سے مراد وہ دو رنگیں ہیں جو گردن پر دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ ③ کاهل سے مراد کندھوں کے درمیان کی وہ جگہ ہے جہاں سے گردن باقی جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔

۳۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَنِّیِّ الْجَمْصِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَجِمُ عَلَى هَامَتَيْهِ، وَيَبَيِّنُ كَيْفِيَّتَهُ، وَيَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدَّمَاءَ، فَلَا يَصْرُهُ لَا يَبْدَأُ بِشَيْءٍ لَيْسِيءٍ»۔

۳۳۸۴۔ حضرت ابو کبشہ (سعید بن عمرو انصاری) رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سر پر اور کندھوں کے درمیان سِتْغِي لُکْوَانِ تھے اور فرماتے تھے: ”جو شخص اپنے جسم سے اس طرح (سِتْغِي لُکْوَانِ) خون نکلوں گا وہ اگر کسی بیماری کا کوئی اور علاج نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں۔“

۳۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ عَلَى جَذَعٍ. فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ.

۳۳۸۵۔ حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ گھوڑے سے گھور کے درخت کے (کٹے ہوئے) تنے پر گر پڑے اس سے آپ کے پاؤں کا جوڑ متاثر ہو گیا۔

قَالَ وَكَيْعٌ: نَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ

امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ

۳۴۸۴۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في موضع الحجامة، ح: ۳۸۵۹ من حديث الوليد به، وانظر، ح: ۲۵۵ لعلته \* والوليد لم يصرح بالسماع الملسل.

۳۴۸۵۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الإمام يصلي من قعود، ح: ۶۰۲ من حديث وكيع به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۶۱۵، وابن حبان، ح: ۳۶۵، وله شاهد عند مسلم وغيره من حديث الليث بن سعد عن أبي الزبير عن جابر به، وبه صح الحديث.



۳۱۔ ابواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

عَلَيْهَا مِنْ وَثَاءٍ . نبی ﷺ نے تکلیف کی وجہ سے پاؤں پر سیٹگی لگوائی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① پاؤں میں موج آ جائے یا جوڑ کی بڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سیٹگی لگوانا مفید ہے۔

② حادثاتی طور پر چوٹ آنے سے اگر زخم نہ آئے تو خون چوٹ کی جگہ جم کر تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اس صورت میں سیٹگی لگوانے سے متاثرہ حصے میں دوران خون کا نظام درست ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَاب: فِي أَيِّ الْأَيَّامِ بَاب: ۲۲۔ کن دنوں میں سیٹگی لگوانی چاہیے؟  
يَحْتَجُّمُ (النسخة ۲۲)

۳۳۸۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سیٹگی لگوانا چاہے اسے چاہیے کہ (چاند کی) سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو سیٹگی لگوانے کی کوشش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دوران خون میں خلل واقع ہو اور وفات ہو جائے۔“

۳۴۸۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ مَعْيَدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ الثَّعَالِيِّ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَحْرَسْ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. وَلَا يَتَبَيَّنْ بِأَحَدِكُمُ الدَّمُ، فَيَقْتُلَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے نیز وکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے لیکن متن صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للالبانی، رقم: ۱۸۴۷، ۷۳۷۷، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۳۸۶) چاند کی مختلف تاریخوں میں انسان کے جسم کی بعض کیفیات مختلف ہوتی ہیں اس لیے احادیث میں وارد ہدایات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ② قری مہینے کا تیسرا ہفتہ سیٹگی لگوانے کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

۳۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ مَعْيَدٍ: حَدَّثَنَا ۳۳۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۴۸۶۔ [إسناده ضعيف جداً] وضعفه الزبيدي في انحاء السادة المتقين: ۵۱۶/۹ وغيره \* نهاس تقدم، ح: ۱۳۸۲، وتلميذه مستور (تقریب)، وعثمان بن مطر ضعيف (أيضاً)، والراوي عنه تقدم حاله، ح: ۲۳۷۳، فالسند ظلمات.

۳۴۸۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۷۲۱/۲ من حديث عثمان بن مطر به، وانظر الحديث السابق، وتابعه

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

ہے، انھوں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے خون میں جوش (اور حرارت) کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے لہذا میرے لیے سینگی لگانے والا تلاش کرو۔ ہو سکے تو نرم مزاج آدمی لانا اور بہت بوڑھا یا بہت کم سن نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سینگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہے۔ اس سے عقل اور حافظے میں ترقی ہوتی ہے اس لیے اللہ کا نام لے کر جھرتا کو سینگی لگوا لیا کرو۔ بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو اہتمام سے سینگی لگوانے سے پرہیز کرو۔ پیر اور منگل کے دن سینگی لگوا لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے اسی دن شفا دی تھی۔ اور آپ ﷺ کی آزمائش (اور بیماری) بدھ سے شروع کی تھی۔ کوڑھ اور پھلجھری کا مرض صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يَا نَافِعُ! قَدْ تَبَيَّعَ بِي الدَّمُ. فَأَلْتَمِسْ لِي حَجَّامًا. وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا، إِنْ اسْتَطَعْتَ. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَجَّامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلٌ. وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَتٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعُقْلِ وَفِي الْهِفْظِ. فَاجْتَنِبُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَاجْتَنِبُوا الْحَجَّامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرُّيًا. وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْثَلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ. وَصَرَفَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ».

۳۴۸۸- حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا ہے لہذا میرے پاس سینگی لگانے والا لاؤ۔ جوان آدمی لانا، بوڑھا یا بچہ نہ لانا۔

۳۴۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ! تَبَيَّعَ بِي الدَّمُ. فَأَتَيْتِي بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا. وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا.

۴ غزال بن محمد عند الحاكم: ۲۱۱/۴، وهو مجهول كما قال الذهبي، ونابعهما أبو علي عثمان بن جعفر، مستدرک: ۴۰۹/۴، وهو واو، ورواه عثمان بن سعيد الدارمي عن عبدالله بن صالح كاتب الليث عن عطاء بن خالد عن نافع به، مستدرک: ۲۱۱/۴، ۲۱۲، وإسناده ضعيف من أجل كاتب الليث. ۳۴۸۸- [إسناده ضعيف] ۴ عبدالله بن عصمة مجهول الحال، وشيخه مجهول، راجع التقريب وغيره.

## ۳۱۔ ابواب الطب

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْلٌ. وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا. فَمَنْ كَانَ مُحْتَاجًا، فَيَوْمَ الْخَمِيسِ، عَلَى اسْمِ اللَّهِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ. وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ. وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ. فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ. وَمَا يَنْبُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ».



طب سے متعلق احکام و مسائل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”نہار منہ سبگی لگوانا زیادہ مفید ہے اس سے عقل بڑھتی ہے اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور اچھی یادداشت والے کی یادداشت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو جس نے سبگی لگوائی ہو وہ اللہ کا نام لے کر جھرات کو لگوالے۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار کو سبگی لگوانے سے اجتناب کرو۔ سوموار اور منگل کو سبگی لگوا لیا کرو۔ اور بدھ کو بھی سبگی لگوانے سے پرہیز کرو کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اسی دن آزمائش (اور بیماری) آئی تھی۔ جذام اور برص صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ دونوں روایتوں کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ ہمارے فہم کے مطابق مذکورہ دونوں روایتیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ شیخ البانی اور شیخ محمود محمد حسن نصار رحمہ اللہ نے بھی انھیں متابعات اور شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (مسللۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، رقم: ۷۶۶، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۲۸۸) سبگی لگوانے کے لیے ماہر آدمی کی خدمت حاصل کرنا مناسب ہے۔ اسی طرح دوسرے امراض کے علاج کے لیے ماہر اور سمجھ دار طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔ ② ہفتے میں دنوں کی تاثیر جو حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر یقین رکھنا چاہیے۔ ممکن ہے آئندہ اس کی حکمت ظاہر ہو جائے۔ ③ جوان آدمی طاقت ور ہوتا ہے آسانی سے اور اچھی طرح خون کھینچ سکتا ہے جب کہ بچہ طاقت اور مہارت کم ہونے کی وجہ سے اور بوڑھا طاقت کم ہونے کی وجہ سے اتنی اچھی طرح یہ کام نہیں کر سکتا۔ ④ خالی پیٹ سبگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ ⑤ سبگی لگوانے کے لیے سوموار، منگل اور جمعرات کے دن مناسب ہیں۔ اتوار کے دن سبگی لگوانا درست ہے تاہم قصد اتوار کو نہیں لگوائی چاہیے۔ بیماری کی شدت کے پیش نظر طبیب کے مشورے سے اس دن بھی سبگی لگوائی جائے تو حرج نہیں۔ ⑥ سوموار، منگل، جمعرات اور اتوار میں سے جو دن چاند کی سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو آئے اس دن سبگی لگوانا بہتر ہے۔ ⑦ بدھ کو سبگی لگوانے سے پرہیز ضروری ہے۔

۳۱۔ ابواب الطب ————— طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْكَيِّْ (التحفة ۲۳) باب: ۲۳۔ داغنے کا بیان

۳۴۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۳۸۹- حضرت عقیق رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ اكْتَوَىٰ أَوْ اسْتَرْفَىٰ، فَقَدْ بَرِيَ مِنَ التَّوَكُّلِ»۔  
فرمایا: ”جس نے خود کو داغا یا دم کروایا وہ توکل سے محروم ہو گیا۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① عرب میں بعض بیماریوں کا علاج اس طرح بھی کیا جاتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ میں گرم کرتے حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جاتی، پھر وہ گرم لوہا جسم کے بیماری والے حصے پر لگایا جاتا جس سے بیماری کے بعض اثرات کا ازالہ ہو جاتا اسے داغنا کہتے ہیں۔ ② جہاں تک ممکن ہو سکے داغنے سے احتیاب کرنا چاہیے۔ جب کوئی چارہ نہ رہے تو پھر یہ علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ ⑤ جانوروں کی پہچان کے لیے ان کے جسم پر اس طریقے سے نشان لگایا جاتا ہے یہ جائز ہے لیکن جانور کے چہرے کو داغنا ممنوع ہے۔

615

۳۴۹۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: ۳۳۹۰- حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ سے روایت حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، وَيُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَيِّْ. فَاتَّكَتُونُتُ. فَمَا أَفْلَحْتُ، وَلَا أُنْجَحْتُ۔  
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا۔ میں نے خود کو داغا تو مجھے فائدہ نہ ہوا اور میں کامیاب نہ ہوا۔

۳۴۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ۳۳۹۱- حضرت عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ سے روایت مَرْوَانَ بْنَ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَقْطَسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هِيَ: شَهْدِ بَيْنِي سَيْكِي كَ زَحْمٍ مِیْنِ اَوْرِ اَگ كَ

۳۴۸۹- [حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في كراهية الرقية، ح: ۲۰۵۵ من طريق آخر عن مجاهد به، وقال: "حسن صحيح"۔

۳۴۹۰- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۷۷/۴، ح: ۷۶۰۲ من حديث هشيم قال: أنبأ منصور ويونس به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۰۴۹ من طريق آخر عن الحسن، وقال: "حسن صحيح"، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۳۸۶۵، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۱۶۷/۱۲۲۶۔

۳۴۹۱- أخرجه البخاري، الطب، باب الشفاء في ثلاث، ح: ۵۶۸۰ عن أحمد بن منيع به۔

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

«الشفاء في ثلاث: شربة عسل، وشربة ماء، وشربة لبن». وأنها أمّتي عن الكيّ «كرنا ہوں۔»  
رَفَعَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① علاج کے لیے شہد اور احادیث میں مذکور دوسری دواؤں سے علاج کو ترجیح دینی چاہیے۔

② اگر شہد وغیرہ سے فائدہ نہ ہو تو سنگی لگوائی جائے یہ بھی جائز علاج ہے۔ ③ آگ سے جسم کو داغنا اگرچہ ایک اچھا علاج ہے تاہم اس سے پرہیز بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ مَنْ أَكْتَوَى

باب ۲۴- خود کو داغنا

(التحفة ۲۴)

۳۴۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شَمِيلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى. وَمَا أَذْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهِ شَيْبَةً يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ أَشْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ، وَهُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعَ فِي حَلْقِهِ، يُقَالُ لَهُ الذُّبُعُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا بُلْغَنَ أَوْ لَا بُلْغَيْنِ فِي أَبِي أُمَامَةَ غُدْرًا» فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِيتَةُ سُوءٍ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ: أَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا».

۳۴۹۲- حضرت محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری اپنے چچا یحییٰ بن سعد بن زرارہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ محمد ذلت کے نانا حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو حلق میں درد ہوا جسے ذُبُع کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ) کے علاج کی پوری کوشش کروں گا حتیٰ کہ معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے۔“ نبی ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھ سے داغ لکھیں وہ (جان برنہ ہو سکے اور) فوت ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں کو بری موت نصیب ہو! وہ کہتے ہیں: اس (نبی ﷺ) نے اپنے ساتھی کی جان کیوں نہ بچائی؟ میں تو اس کے لیے اپنے لیے (اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں) کچھ اختیار نہیں رکھتا۔“



۳۴۹۲- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۲/۲۸۸، ۲۸۷، ح: ۷۳۹ من حديث ابن أبي شيبه به، وهو في المصنف: ۷/۴۲۳، وقال الهيثمي: ۹۸/۵ "رجالہ ثقات"، وكذا قال البوصيري، قلت: ويحییٰ مذکور فی الصحابة، الإصابة: ۴/۶۵۰، وتعديله راجح.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

🌞 فوائد و مسائل: ① ذُبُحُ ذال کی پیش اور با کی زبرد یا سکون سے ہے۔ یہ لگے میں ہونے والا ایک درد یا زخم ہے جس کے مریض کے بچنے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ ② مریض کے علاج کی پوری کوشش کرنی چاہیے تاکہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اگر علاج کیا جاتا تو شاید مریض اس بیماری سے نہ مرنے لے۔ ③ موت و حیات صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ نبی ﷺ کے اختیار میں بھی کسی کی زندگی اور موت نہیں۔ ④ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی مذکورہ روایت کو اس جملے [میتة سوء.....] ”یہودیوں کو بری موت نصیب ہو.....“ کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۲۴)

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُوَيْفَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : مَرَضَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ مَرَضًا . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا . فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ .  
۳۴۹۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا۔ اس نے ان کی رگ اکھل پڑا دی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اکھل وہ رگ ہے جس کو ہفت اندام کہتے ہیں۔ یہ ہاتھ میں اکھل کھلاتی ہے اور ران میں نسا۔ اگر یہ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا نیز علاج کے لیے اس سے فصد کے طریقے سے سرسینہ پشت اور دست و پا کا خون نکالا جاتا ہے۔ ② طب کا پیشہ ایک جائز ذریعہ معاش ہے۔

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رُوَيْبِ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ ، مَرَّتَيْنِ .  
۳۴۹۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکھل کو دو بار داغا تھا۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ

باب: ۲۵۔ اشمہ سرمہ آنکھوں میں لگانے کا بیان (التحفة ۲۵)

۳۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، يَحْيَى بْنُ ۳۴۹۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۴۹۳۔ أخرجه مسلم، الطب، باب لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۰۷ من حديث الأعمش به .  
۳۴۹۴۔ أخرجه مسلم، الطب، الباب السابق، ح: ۲۲۰۸ من حديث أبي الزبير به نحو المعنى، ورواه يحيى بن عبد القطان عن سفيان الثوري به .  
۳۴۹۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۲۰۷/۴ من حديث أبي عاصم به، ووافقه الذهبي، وحسنه

۳۱۔ ابواب الطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ  
ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ  
وَيُنِيبُ الشَّعْرَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ائمہ ایک قسم کا سرمہ ہے۔ علامہ وحید الزمان خان نے اسے ”اصفہانی سرمہ“ بتلایا ہے۔  
② سرمہ آنکھوں کی زینت کے علاوہ نظر کو قوت بھی بخشتا ہے۔ ③ پلکوں کے لیے بال آنکھوں کو خوبصورت  
بناتے ہیں اور آنکھوں میں چڑ جانے والی اشیاء سے حفاظت بھی کرتے ہیں۔ ائمہ استعمال کرنے سے یہ فوائد  
حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد نبوی پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

۳۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
«عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ  
وَيُنِيبُ الشَّعْرَ».

🌞 فائدہ: سوتے وقت سرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ رات بھر آنکھوں میں لگا رہنے کی وجہ سے اچھی طرح اثر  
کرتا ہے۔

۳۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ  
حُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا بہترین سرمہ ائمہ  
ہے۔ وہ نظر کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔“

❖ البوصيري، وتقدم بعضه، ح: ۳۴۴۸.

۳۴۹۶۔ [حسن] وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۷/۳۷۹، ۸/۴۱۱ \* إسماعيل تابعه محمد بن إسحاق، شرح  
السنة: ۱۱۷/۱۲، وهشام بن حسن، ابن عدي: ۳/۱۰۵۲، وسلام بن أبي خيرة، أيضًا، ص: ۱۱۵۱، وللحديث  
شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، وأبي داود وغيرهما، انظر الحديث الآتي.  
۳۴۹۷۔ [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في البياض، ح: ۴۰۶۱، والنسائي: ۸/۱۴۹، ۱۵۰، الزينة،  
الكحل، ح: ۵۱۶، من حديث ابن خثيم به، وراجع نيل المصنوع، ح: ۳۸۷۸.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أَمْحَالِكُمْ الْإِثْمُذُ. يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبُتُ الشَّعْرَ».

باب: ۲۶۔ طاق عدد میں سرمد لگانا

(المعجم ۲۶) باب: مَنِ امْتَحَلَ وَثَرًا

(التحفة ۲۶)

۳۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو سرمد لگائے وہ طاق (ایک یا تین بار) لگائے۔ جس نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا۔ اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی حرج نہیں۔“

۳۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْجَمْعِيِّ، عَنْ أَبِي سَعْدِ الْخَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ امْتَحَلَ، فَلْيُوتِرْ. مَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَحْسَنَ. وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ».

۳۳۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک سر سے دانی تھی۔ آپ اس سے ہر آگھ میں تین بار سرمد لگاتے تھے۔

۳۴۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عِبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا، فِي كُلِّ عَيْنٍ.

باب: ۲۷۔ شراب سے علاج کرنے کی

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى

ممانعت کا بیان

بِالْخَمْرِ (التحفة ۲۷)

۳۵۰۰۔ حضرت طارق بن سوید حضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں انگور ہوتے ہیں ہم انھیں

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا سَمَّاكَ بْنَ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ

۳۴۹۸۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۲۷.

۳۴۹۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الامتحان، ح: ۱۷۵۷ من حديث عباد به، وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ۳۴۷۷ وغيره لضعف عباد.

۳۵۰۰۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۳۱۱ من حديث حماد به، أخرجه مسلم، الأشربة، باب تعويم التداوي بالخمير وبيان أنها ليست بدواء، ح: ۱۹۸۴ من حديث شعبه عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن أبيه به الخ.



### ۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَتَنْشَرُبُ مِنْهَا؟ قَالَ: «لَا» فَرَأَجَعْتُهُ، قُلْتُ: إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ. قَالَ: «إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ. وَلَكِنَّهُ دَاءٌ».

نچوڑتے (اور ان کے رس سے شراب بناتے) ہیں؟ ہم اسے پی لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے دوبارہ سوال کرتے ہوئے عرض کیا: ہم اس (شراب) کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ (کیا یہ جائز ہے؟) آپ نے فرمایا: ”وہ شفا نہیں بلکہ وہ تو خود ایک بیماری ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شراب حرام ہے۔ ② نشہ آور چیز کا کسی بھی انداز سے استعمال حرام ہے۔ ③ حرام چیز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ حرام اور نقصان دہ اشیاء سے علاج کی بابت حدیث نمبر ۳۳۶۰ کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔ ④ آج کل انگریزی دواؤں میں الکحل شامل کی جاتی ہے تاکہ وہ زیادہ عرصے تک درست حالت میں رہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مقصد کے لیے کوئی حلال چیز (شہد، سرکہ یا صاف پانی وغیرہ) استعمال کریں۔



باب: ۲۸۔ قرآن کے ذریعے سے حصول شفا

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ (الصفحة ۲۸)

۳۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ».

۳۵۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دوا قرآن ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے علاج کا صحیح طریقہ قرآنی آیات و ادویہ پڑھ کر مریض پر پھونک مارنا ہے جیسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس شخص کو دم کیا تھا جسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو نبی ﷺ نے اس کی تائید فرمائی، دیکھیے: (صحیح البخاری، الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب، حدیث: ۵۷۳۶) ② قرآن کی تلاوت اور اس کا فہم قلبی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

۳۵۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعیم فی أخبار أصبهان: ۱/ ۲۶۵ من حدیث سفیان الثوری عن أبي إسحاق به، وفي الحديث علل، منها ضعف الحارث الأور، وتقدم، ح: ۹۵.

۳۱- ابواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْجَنَاءِ (التحفة ۲۹) باب: ۲۹- مہندی کا بیان

۳۵۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۰۲- رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ حضرت ام رافع سلمیؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو جب بھی کوئی رزم آجاتا یا کانا چھ جاتا تو آپ ﷺ اس پر مہندی لگاتے۔  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا فَايِدٌ، مَوْلَى عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ: حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُيَيْنَةُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي سَلَمَى أُمُّ رَافِعٍ، مَوْلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ فَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْجَنَاءَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ بعض محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن بھی قرار دیا ہے اور تحسین حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا اگر کوئی شخص مہندی سے رزم وغیرہ کا علاج کرنا چاہتا ہے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ جیسا کہ اطباء وغیرہ میں یہ بات معروف ہے کہ مہندی رزم کو خنک پہنچا کر خشک کرتی ہے اس لیے معمولی رزم کا علاج اس سے کیا جاسکتا ہے۔ ② ہاتھوں کی پھلیوں پر مہندی لگانا عورتوں کی زینت ہے اس لیے مردوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ (التحفة ۳۰) باب: ۳۰- اونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْتَةِ قَدِيمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَاجْتَنَوْا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ ﷺ: «لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدِ لَنَا، فَشَرِثْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا» فَقَعَلُوا.

۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ افراد اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اگر تم ہمارے اونٹوں کے ریوڑ میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔)“ چنانچہ انھوں نے

۳۵۰۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۸۵۸ من حديث فائد مولى عبيد الله به، وقال الترمذي "حسن غريب" ح: ۲۰۵۴، قلت: عبيد الله بن علي بن الحديث (تقريب)، وياقي السند حسن، وله شواهد. ۳۵۰۳- [صحيح] تقدم، ح: ۲۵۷۸.

### ۳۱۔ ابواب الطب..... طب سے متعلق احکام و مسائل

نے ایسے ہی کیا۔

🌞 نوآمد مسائل: ① ان افراد میں سے کچھ قبیلہ معکل کے تھے اور کچھ قبیلہ عرینہ سے تعلق رکھتے تھے۔

② اگر کسی جگہ کی آب دھوا موافق نہ ہو تو دوسری مناسب جگہ چلے جانا درست ہے۔ اس کا حکم دبا سے بھاگنے کی کوشش کا نہیں۔ ③ بیت المال کی چیز کسی کو مالک بنائے بغیر اسے عاریتاً بھی دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اس سے حسب ضرورت فائدہ اٹھائے۔ ④ اونٹنیوں کے دودھ میں پیٹ کے بڑھ جانے کا علاج ہے۔ ⑤ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب علاج کے طور پر پینا جائز ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ (النحفة ۳۱)

۳۵۰۴- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کبھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے۔ جب وہ کھانے (یا پینے) کی چیز میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو (پھر نکال کر پھینک دو) کیونکہ وہ زہر (والا پر) آگے اور شفا (والا پر) پیچھے رکھتی ہے۔“

۳۵۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي أَحَدِ جَنَاحَيْ الذُّبَابِ السَّمُّ، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ. فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ، فَاثْمُلُوهُ فِيهِ. فَإِنَّهُ يَقْدَمُ السَّمُّ وَيُؤَخَّرُ الشِّفَاءُ».

۳۵۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے (کسی کے) مشروب میں کبھی گر پڑے تو اسے چاہے کہ اس میں ڈبو دے پھر (باہر نکال کر) پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔“

۳۵۰۵- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَتِّينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ، فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ. فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ».

۳۵۰۴- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعنبر، الذباب يقع في الإناء، ح: ۴۲۶۷ من حديث ابن أبي ذئب به، وحسنه البوصري \* سعيد بن خالد بن عبد الله بن قارظ حسن الحديث، وباقي السند صحيح. ۳۵۰۵- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۲۲۰ من حديث عنه بن مسلم به.

۳۱۔ أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① کبھی جب پانی، دودھ یا چائے وغیرہ میں گر پڑے تو کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دینا جائز نہیں۔ ② اللہ تعالیٰ نے کبھی کے ایک پر میں جراثیم کش مادہ بھی رکھا ہوا ہے جو متعدد بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی قوی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب کبھی کو، جس چیز میں وہ گری ہے اس میں ڈبو یا جائے تو وہ جراثیم کش مادہ کبھی کے پر سے نکل کر اس چیز میں شامل ہو جاتا ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں کا علاج ان کے اسباب کے قریب ہی کر دیا ہے جیسے علاقائی بیماریوں کا علاج انہی علاقوں کی جڑی بوٹیوں میں موجود ہوتا ہے۔ یہ انسانوں پر اللہ کی خاص رحمت ہے۔ ④ جدید تحقیقات سے حدیثوں میں مذکور حقائق کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی دلیل بھی ہے اور احادیث کے قابل اعتماد ہونے کا ثبوت بھی۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْعَيْنِ (التحفة ۳۲) باب: ۳۲۔ نظر بد کا بیان

۳۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ ابْنُ رَزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أُمِّئَةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۶۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔“

۳۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُجَرِّدِيِّ، عَنْ مَضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۵۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگنا حقیقت ہے۔“

۳۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ

۳۵۰۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”(نظر سے) اللہ کی پناہ مانگو

۳۵۰۶ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى ۲۵۶/۶، ح: ۱۰۸۷۲ من حديث معاوية بن هشام به مطولاً، وصححه الحاكم: ۲۱۵/۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد في الصحيحين من حديث أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۵۰۷ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۸۷/۲ عن ابن علي به مطولاً \* مضارب ثقة، وتابعه همام بن منبه في صحيفته، ح: ۱۳۱، ومن طريقه أخرجه البخاري، ح: ۵۷۴۰، ومسلم، ح: ۴۱/۲۱۸۷ وغيرهما.

۳۵۰۸ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۲۱۵/۴ من حديث وهيب به، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي \* أبو واقد صالح بن محمد بن زائدة تقدم حاله، ح: ۲۷۶۹، والحديث السابق يعني عنه.

۳۱۔ أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ. فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ».

فوائد ومسائل: ① بیماری کے اسباب جس طرح مادی ہوتے ہیں اسی طرح غیر مادی بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح جدید تحقیقات کے نتیجے میں امراض کے نفسیاتی اسباب ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیے جا چکے ہیں جو غیر مادی ہیں۔ ② روحانی اسباب بھی غیر مادی اسباب ہیں۔ ③ غیر مادی امراض اور امراض کے غیر مادی اسباب کا علاج بھی غیر مادی ذرائع سے ممکن ہے جن میں مختلف اذکار و اوراد کے ذریعے سے علاج سنت سے ثابت ہے۔ ④ نظر کا گلٹا ایک حقیقت ہے۔ یہ انسان کو غیر مادی طور پر متاثر کرتی ہے۔ غیر مسلم مفکرین کا انکار قابل توجہ نہیں۔ ⑤ نظر سے تحفظ اللہ کی پناہ میں آنے کے ذریعے سے اور اس کے کلام کا دم کرنے کے ذریعے سے ممکن ہے۔ ⑥ مذکورہ باب کی تیسری یعنی حضرت عائشہ والی روایت کی بابت ہمارے فاضل محقق لکھتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے تاہم سابقہ روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی قابل حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (مسلسلۃ الأحادیث الصحیحة للألبانی، رقم: ۴۳۷، و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۰۸)

۳۵۰۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ: لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحَبَّأَوْ. فَمَا لَيْتَ أَنْ لُبْتُ بِهِ. فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: أَذْرُكَ سَهْلًا صَرِيحًا. قَالَ: «مَنْ تَتَّبِعُونَ بِهِ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. قَالَ: «عَلَامَ يَفْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى

٣٥٠٩- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى ٦/٦٠، ح: ١٠٠٣٦ من حديث سفیان بن عیینة به، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٢٤، ١٤٢٥، والحاكم ٤/٢١٥، ٢١٦، والذهبي \* الزهري صرح بالسماع، وتابعه مالك، وللحديث شواهد.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

ہیں (اٹھ بھی نہیں سکتے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”تقصیں اس کے بارے میں کس پر شک ہے؟“ لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (کی نظر لگی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو قتل کرنے والی حرکت کرتا ہے؟ اگر کسی کو اپنے بھائی کی کوئی چیز نظر آئے جو اسے اچھی لگے تو اسے چاہیے کہ اسے برکت کی دعا دے۔“ پھر پانی طلب فرمایا اور عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وضو کریں چنانچہ انھوں نے اپنا چہرہ کہنیوں تک دوڑوں ہاتھ دوڑوں گھٹنے اور تہبند کا اندر کا حصہ دھویا۔ آپ ﷺ نے وہ پانی سہل ﷺ پر ڈالنے کا حکم دیا۔

أَحَدُكُمْ مِنْ أَحِبِّهِ مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَدْعُ لَهُ بِالنَّبَرَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ. فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ. فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ.

سفیان نے کہا: معمر نے امام زہری سے بیان کیا: اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ برتن ان (سہل) کے پیچھے سے (ان پر) انڈیل دیا جائے۔

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفَأَ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ.

فوائد و مسائل: ① اگر کوئی چیز اچھی لگے تو اس میں برکت کی دعا کرنی چاہیے مثلاً: اللہ تعالیٰ تجھے اس جانور میں برکت عطا فرمائے۔ یا اللہ تعالیٰ تیری قوت میں یا جمال میں برکت فرمائے۔ یا یوں کہے: ﴿مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (الکہف: ۱۸: ۳۹) اس کی برکت سے نظر نہیں لگتی۔ ② نظر بد کا اثر دور کرنے کا یہ طریقہ بھی ہے کہ جس کی نظر لگی ہو وہ زیر مطالعہ حدیث میں مذکور طریقے کے مطابق کسی برتن میں اعضاء دھو کر وہ پانی کسی کو دے تاکہ مریض پر پیچھے کی طرف سے ڈال دیا جائے۔ ③ تہبند کے اندر کے حصے سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: اس سے مراد تہبند کا وہ کنارہ ہے جو دوسرے کنارے کی وجہ سے چھپ جاتا ہے۔ اور اس کا وہ حصہ مراد ہے جو نیچے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے یہ بند کا دایاں سرفرا کیا ہے (شرح صحیح مسلم از نووی: ۱۷۳/۱۷۴) بعض نے شرم گاہ اور بعض نے تہ بند وغیرہ باندھنے والا جسم کا حصہ مراد لیا ہے۔ (فتح الباری الطب: ۱۰/۲۵۲)

باب: ۳۳۔ نظر کا دم کروانا

(المعجم ۳۳) - بَابُ مَنْ اسْتَرْفَى مِنَ الْعَيْنِ (التحفة ۳۳)

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ،  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُثَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ  
الزُّرْقِيِّ قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ  
بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ . فَأَسْتَرْفِي لَهُمْ ؟  
قَالَ : «نَعَمْ . فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ ،  
سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ» .

۳۵۱۰۔ حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو نظر لگ جاتی ہے میں انھیں دم کروالیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظر اس (تقدیر) سے آگے بڑھ جاتی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) کے بیٹے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے اپنے بیٹے ہیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے تو اسماء رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اس لیے انھوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اس خاتون سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا تھا۔ ② نظریا بیماری کی وجہ سے دم کرنا اور کروانا جائز ہے بشرطیکہ دم میں شریک اور بے معنی مہمل الفاظ نہ ہوں۔

۳۵۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَادٍ ، عَنِ  
الْجَرِيرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ عَيْنِ  
الْجَانِّ . ثُمَّ أَعْيَنَ الْإِنْسُ . فَلَمَّا نَزَلَ  
الْمُعَوَّذَتَانِ ، أَخَذَهُمَا . وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ .

۳۵۱۱۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ ملنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے انھیں اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ دوسری چیزیں چھوڑ دیں۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے

۳۵۱۰۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية من العين، ح: ۲۰۵۹ من حديث سفیان به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۴/۷ ابن عيينة عن، وتابعه أبو عبد الله الترمذي، ح: ۲۰۵۹ وغيره، وللحديث طرق أخرى، منها ما أخرجه مسلم، ح: ۱۷۱۹/۴ من حديث ابن عباس رضي الله عنهما.

۳۵۱۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرقية بالمعوذتين، ح: ۲۰۵۸ من حديث الجريري به، وقال "حسن غريب"، والنسائي ۲۷۱/۸، ح: ۵۴۹۶ من حديث سعيد بن سليمان به \* الجريري اختلط تقدم، ح: ۲۳۰۰، ولم أجد راوياً عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه.

۳۱- أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

وکیبی: (ہدایۃ الرواة إلى تحریج احادیث المصاییح والمشکاة؛ رقم: ۳۳۸۸، و سنن ابن ماجہ بتحقیق

محمود محمد محمود حسن نصاری؛ رقم: ۳۵۱۱)

۳۵۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے انھیں نظر کا دم کروانے کا حکم دیا۔

ابن خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کا دم نظر برد سے اور جنوں کے شر سے حفاظت کا ذریعہ

ہے۔ ② دم کرنا اور کروانا جائز ہے۔

باب: ۳۳- جو دم جائز ہیں

(المعجم ۳۴) - بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ

الرُّقْيَةِ (التحفة ۳۴)

۳۵۱۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”دم تو صرف نظر سے یا ذک مارنے

والی چیز (بچھو وغیرہ کے ڈسنے کی وجہ) سے ہوتا ہے۔“

۳۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَلِيمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

الرَّازِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ

بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا

مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① سانپ، بچھو، بھڑ، وغیرہ کاٹ لے تو دم کروالینا چاہیے اس مقصد کے لیے سورہ فاتحہ کا دم

زیادہ بہتر ہے۔ ② حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ کسی اور بیماری کی صورت میں دم کروانا جائز نہیں بلکہ ان دو

چیزوں کے لیے دم کرنا زیادہ آسان اور زود اثر علاج ہے۔ ③ دوسری بیماریوں کے لیے دم جائز ہونے کی دلیل

باب: ۳۶ اور ۳۷ کی احادیث ہیں۔

۳۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو بکر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۵۱۲- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية العين، ح: ۵۷۳۸، ومسلم، السلام، باب استحباب الرقية من العين

والتملة والحمة والنظرة، ح: ۲۱۹۵ من حديث سفيان به.

۳۵۱۳- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب،

ح: ۲۲۰ من حديث حصين به موقوفاً، ورواه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۲۰۵۷ من

حديث شعبة عن حصين به مرفوعاً، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۵۱۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۲۴/۲۵۰، ح: ۶۳۷ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/۳۶، ۴۱



۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ، أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِيَّةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَعَرَّضَتْ عَلَيْهِ الرُّفَى. فَأَمَرَهَا بِهَا. کہ حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو کچھ دم سنائے (اور دریافت کیا کہ یہ جائز ہیں یا نہیں؟) نبی ﷺ نے انہیں ان کے ساتھ دم کرنے کا حکم دیا۔

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا: ”اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس (کے الفاظ) میں شرک نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، السلام، باب لا بأس بالرفی بالمم یکن فیہ شرک، حدیث: ۲۲۰۰)

۳۵۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: انصار کا ایک گھرانہ جنھیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا (پچھو وغیرہ کے) ڈنک کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرمادیا۔ انھوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دم جھاڑوں سے منع فرما دیا ہے حالانکہ ہم زہریلے جانور کے ڈنک کا دم کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سناؤ۔“ انھوں نے دم کے الفاظ سنائے تو آپ نے فرمایا: ”ان میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تو اقرار ہیں۔“

۳۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَرْفُونَ مِنَ الْحُمَةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّفَى. فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ [قَدْ] نَهَيْتَ عَنِ الرُّفَى. وَإِنَّا نَرْفِي مِنَ الْحُمَةِ. فَقَالَ لَهُمْ: «إِعْرِضُوا عَلَيَّ» فَعَرَّضُوهَا عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهَذِهِ. هَذِهِ مَوَاقِئُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① شرکیہ دم جھاڑنے سے ہے۔ ② جن الفاظ سے اللہ کی وحدانیت اور اس پر توکل کا اقرار ہو اور اس سے حاجت روائی کی درخواست ہو انہیں پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

۳۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (زہریلی چیزوں کے) ڈنک کا نظر کا اور منسلک

❖ وصححه البوصيري، والظاهر أن أبا بكر محمد بن حزم سمعه من خالدة رضي الله عنها، والله أعلم.

۳۵۱۵۔ أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب الرفية من العين والنملة والحمة والظفرة، ح: ۲۱۹۹/۶۳ من حديث الأعمش به.

۳۵۱۶۔ أخرجه مسلم، السلام، الباب السابق، ح: ۲۱۹۶ من حديث سفيان الثوري به.

۳۱- أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

عاصِم، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

🌞 فائدہ: نملہ ایک بیماری ہے جس میں پہلو یا پسلیوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ بیماری بڑھ جانے پر وہ زخم بن جاتے ہیں۔ دم کرنے سے اس بیماری سے آرام آ جاتا ہے۔

باب: ۳۵- سانپ اور بچھو کا دم (المعجم ۳۵) - بَابُ رُقِيَّةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

(التحفة ۳۵)

۳۵۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

۳۵۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت دی ہے۔

وَهَذَا مِنْ السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ.

۳۵۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَهْرَامَ:

۳۵۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کو بچھو نے ڈک مارا تو وہ رات بھر سو نہ سکا۔ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں کو بچھو نے ڈک مارا تو اسے رات بھر نیند نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو اسے صبح تک بچھو کے ڈک کی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کے کامل (بے نقص اور بے عیب) کلمات کے ذریعے سے (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَدَعَتْ عُقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنْمُ لَيْلَتَهُ. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ فَلَانًا لَدَعَتْهُ عُقْرَبٌ فَلَمْ يَنْمُ لَيْلَتَهُ. فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ لَوْ قَالَ، حِينَ أُمْسَى: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، مَا ضَرَّهُ لَدَعُ عُقْرَبٍ حَتَّى يُضْبَحَ».

۳۵۱۷- أخرجه مسلم، السلام، باب رقية المريض بالموذات والنفث، ح: ۲۱۹۳ من حديث مغيرة به.

۳۵۱۸- [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى ۱۵۳/۶، ح: ۱۰۴۲۸ من حديث الأشجعي به، وصححه البوصيري \* سفیان الثوري تابعه حماد بن زيد ومالك وغيرهما عند النسائي، أيضاً، ح: ۱۰۴۲۴، ۱۰۴۲۵، وله شاهد في صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء... الخ، ح: ۵۵/۲۷۰۹.

۳۱- أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

اس نے پیدا کی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے کلمات سے مراد اس کا کلام اس کے فیصلے اور قدرت ہے۔ ② انسانوں جنوں حیوانوں اور حشرات کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے یہ ایک بہترین دعا ہے۔ ③ یہ دعا صبح و شام پڑھنی چاہیے۔

۳۵۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۵۱۹- حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَمَّانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ : انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سانپ کے  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ کاٹے کا ایک دم سنایا یا آپ کو سانپ کے کانٹے کا  
قَالَ : عَرَضْتُ أَوْ أَعْرِضْتَ النَّهْشَةَ مِنَ ایک دم سنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھنے اور  
الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهَا . مریض پر دم کرنے کا حکم دیا۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ  
وَمَا عَوَّذَ بِهِ (التحفة ۳۶)

۳۵۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۵۲۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے  
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ جاتے اور اس کے لیے دعا کرتے تو فرماتے: [أَذْهَبِ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ قَدَعَا لَهُ، الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا  
قَالَ : «أَذْهَبِ الْبَاسَ. رَبَّ النَّاسِ. وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءَ تیری شفا کے سوا کوئی شفا  
لَا يُعَادِرُ سَقَمًا» . فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا  
نہیں ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مریض کی عیادت سنت نبوی ہے۔ ② عیادت کے وقت مریض کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ اس کے لیے دعا کرنا بھی مسنون ہے۔ ③ شفا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا دعا بھی اسی سے کرنی چاہیے۔

۳۵۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد عن عفان به كما في أطراف المسند: ۱۳۱/۵ \* وأبو بكر لم يدرك جده كما في تحفة الأشراف: ۱۴۹/۸، ح: ۱۰۷۲۹، وغيره.  
۳۵۲۰- [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۱۹.

۳۱- ابواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض کی شفا یابی کے لیے انگلی پر لعاب دہن لگا کر یوں کہتے تھے: بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضُنَا، بَرِيقَةُ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا [”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی شفا یابی کا ذریعہ ہوگی۔“]

🌞 فوائد و مسائل: ① مدینے کی مٹی اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن دونوں کو خاص شرف حاصل ہے تاہم سنت پر عمل کرنے کی نیت سے جو شخص بھی اس طرح کرے گا ان شاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔ ② حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”تھوک اور مٹی تو ظاہری اسباب ہیں جنہیں اختیار کرنے کا حکم ہے۔ ان میں تاثیر شفا کا پیدا ہونا بآذن اللہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دم مسنون ہے۔ اس میں اصل تاثیر بِإِذْنِ رَبِّنَا کے لفظ کا ہے۔ مومن کے منہ کا لعاب اور مٹی خواہ کسی سرزمین کی ہو اس شفا بخشی کا ایک حصہ ہیں۔ اور تجربے سے اس دم کا بے حد موثر ہونا ثابت ہے۔“ (ریاض الصالحین، حدیث: ۹۰۱)

۳۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ التَّخَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَبْطُلُنِي. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ. أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ. سَبْعَ مَرَّاتٍ فَقُلْتُ

۳۵۲۲- حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا (شدید) درد ہو رہا تھا کہ میں مرا جا رہا تھا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر سات بار کہہ: بِسْمِ اللَّهِ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ“ [”اللہ کے نام سے میں اللہ کی عظمت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔“ میں نے یہ دعا (اس طرح) پڑھی تو اللہ تعالیٰ

۳۵۲۱- أخرجه البخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۵ من حديث سفیان به، ومسلم، الطب، باب رقية المريض بالعمودات والنفث، ح: ۲۱۹۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۲۲- أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ح: ۲۲۰۲ من حديث نافع ابن جبير به.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ ابواب الطب

ذَلِكَ . فَشَفَّائِي اللَّهَ . نے مجھے شفا دے دی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان خود بھی مسنون دعائیں پڑھ کر اپنے آپ کو دم کر سکتا ہے۔ ② صحیح مسلم کی

روایت میں ”بسم اللہ“ تین بار اور مذکورہ دعائیں سات بار پڑھنے کا ذکر ہے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب

استحباب وضع یدہ علی موضع الألم، مع الدعاء، حدیث: ۲۲۰۲)

۳۵۲۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور

فرمایا: ”اے محمد! آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے

فرمایا: ”ہاں۔“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: [بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ] ”میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں“

آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے ہر جان یا آنکھ یا

حاسد کے شر سے اللہ آپ کو شفا دے۔ میں آپ کو اللہ

کے نام سے دم کرتا ہوں۔“

۳۵۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ

الصَّوْفُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ

جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!

اسْتَكَيْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ

أَرْقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ شَرِّ كُلِّ

نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ. بِسْمِ

اللَّهِ أَرْقِيكَ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مریض سے پوچھا جائے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ اور طبیب تفصیل سے تکلیف

کا ذکر کر سکتا ہے۔ یہ صبر اور رضا کے منافی نہیں اور اللہ سے شکوہ شمار نہیں ہوتا۔ ② نبی اکرم ﷺ انسان تھے

آپ پر دوسرے بشری حالات کی طرح بیماری بھی آتی تھی۔ اس سے امت کو صبر، توجہ الی اللہ اور استقامت کا

سبق بھی ملا اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہوئے تدبیر پر عمل کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہوا۔ ③ صحت و سلامتی اللہ کی

نعمت ہے، لہذا اس کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے جا سکیں۔

④ انسان پر دوسرے کے حسد اور نظر کا اثر ہو سکتا ہے۔

۳۵۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

۳۵۲۳۔ أخرجه مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرفق، ح: ۲۱۸۶ عن بشر بن هلال .

۳۵۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۶/۲ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وهو في السنن الكبرى

للنسائي: ۲۴۹/۶، ح: ۱۰۸۴۱ من حديث ابن مهدي \* عاصم تقدم حاله، ح: ۹۱۷، ولبعض الحديث شواهد في

صحیح ابن حبان، ح: ۱۴۱۷، والمستدرک: ۳/۳۹۳، وصححه المحاکم علی شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

انھوں نے کہا: نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبریل علیہ السلام لائے ہیں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا: [بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، مِنْ شَرِّ النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.] ”اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے شفا دے گا“ تجھ میں موجود ہر بیماری سے گریہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْذُنِي، فَقَالَ لِي: «أَلَا أُرْقِيْكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرِئِلُ؟» قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي. بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ. وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ. مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ. مِنْ شَرِّ النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

633

۳۵۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تو یوں فرماتے تھے: [أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ] ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان سے اور کیڑے کوڑے سے اور ہر دیوانہ کر دینے والی آنکھ سے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کو“ یا فرمایا: ”اسماعیل اور یعقوب علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔“

۳۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيْمَانَ بْنِ هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. يَقُولُ: «أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّامَةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ». قَالَ: «وَكَانَ أَبُوْنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعُوْذُ بِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ». أَوْ قَالَ: «اِسْمَاعِيْلَ وَيَعْقُوْبَ». وَهَذَا حَدِيْثٌ وَكِيعٍ.

اور یہ حدیث امام وکیع رحمہ اللہ کی ہے۔

۳۵۲۵۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب (۱۰)، ح: ۳۳۷۱ من حديث منصور به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

🌞 نوامد و مسائل: ① [هَامَّة] سے مراد زہریلے کیڑے مکوڑے ہیں جن سے انسان کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔  
② [لَامَة] سے مراد ایسی آنکھ یا نظر جو جنوں یا کسی مرض میں مبتلا کر دے۔ ③ بچوں کو حفاظت کے نقطہ نظر سے دم کیا جاسکتا ہے اگرچہ وہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں۔

(المعجم ۳۷) - بَاب مَا يُعَوَّدُ بِهِ مِنَ الْحُمَى (التحفة ۳۷)

باب: ۳۷- بخار کا دم

۳۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد سے (شفا کے لیے) یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ یوں کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عَرَقِ نَعَارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ”کبریائی والے اللہ کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو ش مارتی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔“

روایت کے راوی ابو عامر رحمہ اللہ نے کہا: میں لوگوں سے اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کرتا ہوں میں (نَعَارِ کی بجائے) يَعَارِ کہتا ہوں۔

ایک دوسری سند سے اس روایت میں یہ لفظ مروی ہیں: [مِنْ شَرِّ عَرَقِ يَعَارٍ] ”پھر کئی رگ کے شر سے۔“

۳۵۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنْ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، أَنْ يَقُولُوا: «بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عَرَقِ نَعَارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ».

قَالَ أَبُو عَامِرٍ: أَنَا أَخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا. أَقُولُ: يَعَارٍ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنْ شَرِّ عَرَقِ يَعَارٍ.

🌞 فائدہ: اس حدیث میں [يَعَارٍ] کے لفظ کو [يَعَارٍ] بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ لفظ [عَرَاة] ”شدت بد خلقی“ سے

۳۵۲۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب دعاء الحمى والأوجاع كلها، ح: ۲۰۷۵ عن ابن بشار به، وقال: "غريب" ... الخ هـ إبراهيم تقدم حاله، ح: ۱۰۳۲، وفي الحديث علة أخرى.

۳۱۔ أبواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل  
ماخوذ ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ رگ جو (بیماری یا بخار کی وجہ سے) شدت اور سختی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

۳۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجَمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ: أَتَى جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ يُوْعَكَ. فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرَقِيكَ. مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ. مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ.

۳۵۲۷۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو بخار تھا۔ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: بِسْمِ اللَّهِ أَرَقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ "میں آپ کو اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے حسد کرنے والے کے حسد سے اور ہر آنکھ سے، اللہ آپ کو شفا دے۔"

🌞 فائدہ: جسمانی بیماریوں کے لیے بھی دم کرنا درست ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقِيَةِ (التحفة ۳۸)

۳۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقِيَةِ.

۳۵۲۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دم کرتے وقت پھونک مارتے تھے۔

🌞 فائدہ: [نَفَث] سے مراد ایسی پھونک ہے جس میں لعاب دہن کی معمولی سی ملاوٹ ہو۔ منسنون دعائیں پڑھ کر مریض پر اس انداز سے پھونک مانی چاہیے۔

۳۵۲۷۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۲۳/۵ من حديث عبد الرحمن بن ثوبان عن عمير بن هاني، به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۰، والحاكم: ۴/۴۱۲، والذهبي، وحسنه البوصيري، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى.

۳۵۲۸۔ [صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۸/۱۳۲ من حديث ابن أبي شيبة، به، وهو في المصنف: ۷/۴۰۲، وأخرجه البخاري، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، ح: ۵۱/۲۱۹۲ وغيرهما من حديث مالك به مطولاً، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، وقال ابن عبد البر: "رواه وكيع عن مالك فاختصره وكان كثيراً ما يختصر الأحاديث"، وانظر الحديث الآتي.



۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۲۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بیمار ہو جاتے تھے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے آپ پر پھونک مارتے تھے۔ جب آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں نبی ﷺ پر (یہ سورتیں) پڑھتی تھی اور آپ کا ہاتھ اس سے برکت کی امید پر (آپ کے جسم پر) پھیرتی تھی۔

۳۵۲۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ عَمْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ، إِذَا اشْتَكَى، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ، وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ. رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

🕌 نوامد و مسائل: ① معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری تین سورتیں ہیں، یعنی سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس۔ ② اگر بیماری ایسی ہو جس کا تعلق پورے جسم سے ہے (مثلاً بخار) یا حفاظت و برکت کے لیے دم کرنا ہو تو سر سے پاؤں تک پورے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔ ③ کسی کو دم کیا جائے تو اس کے جسم پر ہاتھ پھیرے جائیں۔ ④ اگر مریض اور دم کرنے والے مرد اور عورت کے درمیان محرم والا رشتہ ہو یا وہ میاں بیوی ہوں تو دم کرتے وقت مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرنا درست ہے ورنہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ ⑤ عورت بھی اپنے آپ کو دوسری عورتوں کو اور محرم مردوں کو یا خاوند کو دم کر سکتی ہے۔

باب: ۳۹۔ تعویذ وغیرہ ذالنا

(المعجم ۳۹) - بَابُ تَغْلِيْقِ التَّمَائِمِ

(التحفة ۳۹)

۳۵۳۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی البیہ حضرت زینب (بنت معاویہ عقیقہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہمارے ہاں ایک بڑھیا آیا کرتی تھی۔ وہ سرخ باد کا دم کیا کرتی تھی۔ اور ہمارے پاس لمبے پایوں والی ایک چارپائی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھر میں داخل ہوتے تو (پہلے) کھائے اور آواز دیتے

۳۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقْفِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَشْرِبُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ، عَنِ ابْنِ أُخْبَ زَيْنَبٍ، امْرَأَةً عَبْدَ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبٍ قَالَتْ: كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْفِي مِنَّا

۳۵۲۹۔ أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفس، ح: ۲۱۹۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۹۴۲/۲، ۹۴۳.

۳۵۳۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في تعليق التمايم، ح: ۳۸۸۳ من حديث الأعمش به \* الأعمش عن، وتقدم، ح: ۱۷۸، وفيه علة أخرى، وله شاهد عند الحاكم: ۴/۴۱۷، ۴۱۸، وإسناده ضعيف.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

(پھر اندر داخل ہوتے۔) ایک دن وہ تشریف لائے۔ جب اس (برہمیا) نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ کر لیا۔ وہ آ کر میرے پاس بیٹھ گئے۔ انھوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو انھیں دھاگا محسوس ہوا (جو میں نے گلے میں ڈالا ہوا تھا)۔ انھوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اس میں مجھے سرخ باد کا دم کر کے دیا گیا ہے۔ انھوں نے اسے کھینچ لیا اور ٹوڑ کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں کو شرک کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”دم جھاڑ تعویذ اور حُب کا عمل (یہ سب) شرک ہیں۔“

میں نے کہا: میں ایک دن (گھر سے) نکل تو فلاں شخص نے مجھے دیکھ لیا۔ میری جو آنکھ اس کی طرف تھی اس سے پانی بہنے لگا۔ جب میں دم کرواتی تو پانی رک جاتا، جب میں (دم کرائے بغیر) چھوڑ دیتی تو اس سے پانی بہنے لگتا۔ انھوں نے کہا: وہ شیطان تھا، جب تو اس کی مرضی کا کام کرتی تھی وہ تجھے چھوڑ دیتا، جب اس کی مرضی کے خلاف کرتی وہ تیری آنکھ میں انگلی مار دیتا۔ لیکن اگر تو وہ کام کرتی جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تھا تو تیرے لیے بہتر ہوتا اور تجھے ضرور شفا مل جاتی۔ تو اپنی آنکھ پر پانی کے چھینٹے مار اور کہہ: [أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاءِكَ، شِفَاءُكَ، لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] ”بیماری دور کر دے اے لوگوں کے رب! شفا دے دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

الْحُمْرَةِ. وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ، إِذَا دَخَلَ، تَنَحَّنَجَ وَصَوَّتَ. فَدَخَلَ يَوْمًا. فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ اخْتَجَبَتْ مِنْهُ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي. فَمَسَّنِي فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ. فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: رُقَى لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ. فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ، فَرَمَى بِهِ وَقَالَ: لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشَّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالْتِمَائِمَ وَالتَّوَلَّهَ شِرْكٌ».

قُلْتُ: فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُي فُلَانٌ. فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ. فَإِذَا رَقِيْتُهَا سَكَتَتْ دَمْعُهَا. وَإِذَا تَرَكْتُهَا دَمَعَتْ. قَالَ: ذَاكَ الشَّيْطَانُ. إِذَا أَطْعَمْتَهُ تَرَكَكَ، وَإِذَا عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ. وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَانَ خَيْرًا لَّكَ وَأَجْدَرُ أَنْ تُشْفِيَ. تَنْضَحِينَ فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ: أَذْهَبِ الْبَاسُ. رَبِّ النَّاسِ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِي. لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ، شِفَاءُ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا.

## ۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل



فوائد و مسائل: ① مریض پر قرآن کی آیات یا مسنون دعائیں پڑھ کر دم کرنا درست ہے جبکہ شریک دم حرام ہے۔ ② عورتیں عورتوں کو دم کر سکتی ہیں۔ ③ مرد کو اپنے گھر میں آتے وقت بھی آواز دے کر یا کھانسی کر یا سلام کر کے آنا چاہیے تاکہ اگر کوئی غیر محرم عورت کسی کام سے آئی ہوئی ہو تو وہ پردہ کر لے۔ ④ بوڑھی عورتوں کو بھی پردہ کرنا چاہیے لیکن زیادہ بوڑھی عورتیں جن کی جسمانی کشش ختم ہو چکی ہو اگر انھوں نے زیب و زینت نہ کی ہوئی ہو تو ان کے لیے پردہ نہ کرنا جائز ہے۔ (سورہ نور: ۶۰) ⑤ دھاگے پر دم کر کے گلے میں ڈالنا یا بازو اور کمر وغیرہ پر باندھنا منع ہے۔ ⑥ گلے میں پڑا ہوا دھاگا یا تعویذ وغیرہ اتار کر پھینک دینا مقدس کلام کی توہین نہیں بلکہ غلط کام پر ناراضی کا اظہار ہے۔ ⑦ ﴿تَوَلَّهٖ﴾ (حُبُّ کَاغُل) ایک قسم کا جاوٹوٹا نا ہے۔ جاہلیت میں عربوں کا خیال تھا کہ اس کے نتیجے میں خاندن کے دل میں بیوی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ⑧ خاندن کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے ٹوٹوں کوں کے بجائے اس کی اطاعت اس کا احترام اس کی خدمت اور اس سے محبت کا اظہار بہتر عمل ہے۔ ⑨ بعض اوقات شریک ٹوٹوں سے بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہے یہ اصل میں شیطانی اثر ہوتا ہے تاکہ لوگوں کا اعتقاد ایسے کاموں پر پختہ ہو جائے۔ ⑩ صاف پانی آنکھ کی صفائی کے لیے اچھی چیز ہے تاہم آنکھ میں چھینے زور سے نہیں مارنے چاہئیں۔ ⑪ نظر بد کا اثر بھی شیطانی اثر ہے جس کا علاج اللہ سے دعا اور مسنون دم ہے۔ ⑫ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد وغیرہ ذکر کیے ہیں نیز اس پر خاصی طویل بحث بھی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سند اضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۱۰/۲، ۱۱۳، والصحيحة للآلباني، رقم: ۳۳۱، وسنن ابن ماجه بتحقيق محمود محمد محمود حسن نصار، رقم: ۳۵۳۰) ⑬ حُمْرَة ایک جلدی بیماری ہے جس میں جائے مرض کے سرخ ہونے کے علاوہ بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بعض حضرات نے اس سے خسرہ وغیرہ کی بیماری مراد لی ہے۔ واللہ اعلم۔



۳۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: ۳۵۳۱۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلَقَةٌ مِنْ صُفْرِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ  
ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتیل کا حلقہ (چھلایا کڑا) دیکھا تو فرمایا: ”یہ حلقہ کیسا ہے؟“ اس نے کہا: یہ واہنہ کی بیماری کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا:

۳۵۳۱۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أحمد: ۴۴۵/۴ من حديث مبارك بن فضالة عن الحسن قال: أخبرني عمران بن حصين به، وحسنه البوصيري، وهو شاذ مع تدليس ابن فضالة، ورواه أبو عامر صالح بن رستم عن الحسن به عند ابن حبان، ح: ۱۴۱۱، والحاكم: ۲۶۶/۴، وصححه، ووافقه الذهبي، وعلته الانقطاع بين الحسن وعمران رضي الله عنه.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

الْحَلَقَةُ؟ قَالَ: هَلْهِو مِنَ الْوَاهِيَةِ. قَالَ: "اے اتار دے اس سے تیری کمزوری میں اضافہ  
"انزعها، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا".  
ہی ہوگا۔"

🌞 فائدہ: واہنہ ایک بیماری ہے جس سے بازو کی ایک رگ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اہل عرب اس کے علاج کے  
لیے ایک خاص قسم کا منکا بازو پر باندھ لیتے تھے۔ ایسے توہمات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ النُّشْرَةِ (التحفة ۴۰) باب: ۳۰۔ آسیب (اور جن) کے اثر کا علاج

۳۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَبَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ [قَالَتْ]: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ. وَبِعَثَهُ امْرَأَةً مِنْ خَتْنَمِ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، بِه بَلَاءٌ، لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي. وَإِنَّ بِه بَلَاءٌ. لَا يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِثْنُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ» فَأَتَيْتُ بِمَاءٍ. فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا. فَقَالَ: «إِسْقِيهِ مِنْهُ، وَصَبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ، وَاسْتَشْفِي اللَّهُ لَهُ» قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتَ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ لِهِذَا الْمُتَبَلَّى. قَالَتْ: فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعِلَامِ فَقَالَتْ: بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعَقُولِ النَّاسِ.

۳۵۳۲۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وادی کے نشیبی حصے میں کھڑے ہو کر بڑے جمرے پر کنگریاں ماریں پھر واپس ہوئے۔ قبیلہ خثعم کی خاتون آپ کے پیچھے چل پڑی۔ اس کے پاس ایک بچہ تھا جسے آسیب کی شکایت تھی اور وہ بات نہیں کرتا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے اور میرے گھر میں یہی باقی بچا ہے اور اسے آسیب ہے یہ کلام نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ۔" پانی لایا گیا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کھلی کئی پھر (یہ مستعمل پانی) اسے دے دیا اور فرمایا: "کچھ پانی اسے پلا دینا" کچھ اس کے اوپر ڈال دینا اور اس کے لیے اللہ سے شفا کی دعا کرنا۔" ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس عورت سے ملی اور کہا: اس میں سے تھوڑا سا (مہربک پانی) مجھے بھی دے دو۔ اس نے کہا: یہ تو اس بیمار کے لیے ہے۔ ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک سال بعد اس عورت سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے اس لڑکے

۳۵۳۲۔ [صحیح] تقدم، ج: ۳، ۳۱۔

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: وہ صحت یاب ہو گیا ہے اور ایسا عقل مند ہو گیا ہے جو (عام) لوگوں کی طرح نہیں (بلکہ ان سے بڑھ کر عقل مند ہو گیا ہے۔)

باب: ۴۱- قرآن مجید کے ساتھ

حصولِ شفا

۳۵۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بہتر و اقرا قرآن ہے۔“

(المعجم ۴۱) - بَابُ الْأَسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْآنِ

(الشفعة ۴۱)

۳۵۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ عُبَيْدَةَ

ابن عبد الرحمن الكندي: حَدَّثَنَا عَلِيُّ  
ابن ثابت: حَدَّثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
أبي إسحاق، عن الحارث، عن علي قال:  
قال رسول الله ﷺ: «خير الدواء القرآن».

سُورَةُ فَاتَمَهُ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۳۵۰۱

(المعجم ۴۲) - بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ

(الشفعة ۴۲)

باب: ۴۲- دو دھاریوں والے

سانپ کو قتل کرنا

۳۵۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو دھاریوں والے سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بیٹائی ضائع کر دیتا ہے اور حمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔

(دھاریوں والے سے) مراد ایک برا سانپ ہے۔

۳۵۳۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ  
النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ. فَإِنَّهُ يُلْتَمَسُ  
الْبَصَرُ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ.

يَعْنِي حَيَّةً خَبِيَّةً.

۳۵۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

۳۵۳۳- [ضعيف] تقدم، ح: ۳۵۰۱.

۳۵۳۴- أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۲۲۳۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۵۳۵- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب قول الله تعالى: ويث فيها من كل دابة، ح: ۳۲۹۹ تعليقاً عن يونس من حديث الزهري به، ومسلم، السلام، الباب السابق، ح: ۱۳/۲۳۳ من حديث ابن وهب به.

طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۔ أبواب الطب

الشرح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ. فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ».

🌞 نواد و مسائل: ① لکڑیوں والے سانپ سے مراد ایک خاص قسم کا سانپ ہے جس کی پیٹھ پر دو لکیریں ہوتی ہیں۔ ② دم کے سانپ سے مراد وہ سانپ ہے جس کی دم دوسرے سانپوں کی طرح خروٹی نہیں ہوتی بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دم کا ٹکڑی دی گئی ہو۔ ③ یہ سانپ زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کے کانٹے سے آدمی کی بینائی ختم ہو سکتی ہے اور عورت کا حمل ساقط ہو سکتا ہے۔ ④ سانپ کی بہت سی قسمیں زہریلی نہیں ہوتیں انہیں مارنا ضروری نہیں۔ ⑤ گھر میں سانپ نظر آئے تو اسے تنبیہ کرنی چاہیے کہ چلا جا ورنہ ہم تجھے مار دیں گے۔ (صحیح مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، حدیث: ۲۳۳۶) اگر وہ جن ہوگا تو چلا جائے گا ورنہ اسے مار دیا جائے۔ ⑥ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے: [خَرَجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا] (حوالہ مذکورہ بالا) اس کی تشریح دوسرے طرح کی گئی ہے: ایک یہ کہ اسے تین بار تنبیہ کرو۔ اور دوسرے یہ کہ تین دن تنبیہ کرو۔ اگر اس کے بعد بھی نظر آئے تو مار دو۔ (فتح الباری: ۲/۴۲۰)

باب: ۴۳۔ اچھی فال پسند کرنا اور بد شگونوں کو برا جاننا

(المعجم ۴۳) - بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَأُلُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ (التحفة ۴۳)

۳۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَأُلُ الْحَسَنُ، وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۳۵۳۶۔ [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث عائشة رضي الله عنها عند أحمد، والحاكم: ۳۲/۱. ۳۵۳۷۔ أخرجه البخاري، الطب، باب لا عدوى، ح: ۵۷۷۶، ومسلم، السلام، باب الطيرة والفأل، وما يكون فيه الشوم، ح: ۱۱۲/۲۲۲۴ من حديث شعبه به.

۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَاثَانَ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَذْوَى، بَدَقَالِي كَچھ نہیں اور میں اچھی قال کو پسند کرتا ہوں۔» وَلَا طَبِيرَةَ، وَأَجِبَ الْفَالُ الصَّالِحُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل عرب کسی کام کے لیے جاتے تو راستے میں بیٹھے ہوئے کسی پرندے یا ہرن وغیرہ کو تنکر مارتے اور دیکھتے کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ اگر وہ دائیں طرف جاتا تو کہتے کام ہو جائے گا۔ اگر بائیں طرف جاتا تو کہتے یہ کام نہیں ہوگا یا اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا اور کام کیے بغیر واپس ہو جاتے۔ ② اس انداز سے فال لینا شرعاً منع ہے۔ ③ ہندسوں اور حروف پر انگلی رکھنا طوطے سے فال نکلوانا اور اس قسم کے مختلف طریقوں سے فال نکالنا سب منع ہے۔ ④ جائز قال صرف اس قدر ہے کہ بلا ارادہ کوئی اچھا لفظ کان میں پڑے اور انسان اس کی وجہ سے یہ امید رکھے کہ اللہ مجھے میرے مقصد میں کامیاب کر دے گا۔ اس میں سننے والے کے قصد و ارادے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

۳۵۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّاءَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّيْرَةُ شِرْكٌ. وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِمُهُ بِالتَّوَكُّلِ». ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدقالی شرک ہے۔ اور ہم میں سے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دفع کر دیتا ہے۔“

🌞 فائدہ: اگر کسی موقع پر دل میں بدشگونی کا تصور پیدا ہو جائے تو اس کا علاج اللہ پر توکل ہے یعنی یہ حقیقت ذہن میں لائی جائے کہ خیر و شر کا مالک اللہ ہے۔ یہ پرندے اور دوسری مخلوقات کسی مصیبت کا باعث نہیں۔

۳۵۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت  
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”چھوٹ کی کوئی حقیقت نہیں بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں کھوپڑی کے الو کی

۳۵۳۸- [صحیح] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الطيرة، ح: ۳۹۱۰ من حديث سفيان الثوري به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، ح: ۱۶۱۴، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۹/۹، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۷، والحاكم ۱/۱، ورواه شعبة عن سلمة بن كهيل به (هق) ۱۳۹/۸.

۳۵۳۹- [صحیح] أخرجه الطحاوي في معاني الآثار: ۴/۳۰۷ من حديث أبي الأحوص به، وهو في المصنف: ۴۰/۹، وصححه البوصيري \* سماك عن عكرمة تقدم حاله، ح: ۱۷۱، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۳۱۔ ابواب الطب۔ طب سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ: «لَا عَذْوَى، وَلَا طَيْرَةَ، وَلَا هَامَةَ، كَوْنِي حَقِيقَتِ نَيْسٍ اَوْر صَفْرِي كَوْنِي حَقِيقَتِ نَيْسٍ»۔  
وَلَا صَفَرَ»۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مریض سے صحت مند کو بیماری نہیں لگتی۔ ② موجودہ دور کے سائنس دان اور ڈاکٹر جراثیم کے ذریعے سے بیماری پھیلنے کے قائل ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہیں کہ جراثیم بھی اثر کر سکتے ہیں جب جسم میں موجود قوت مدافعت کمزور ہو جائے۔ گویا اصل سبب جراثیم کا وجود نہیں بلکہ جسم کے حفاظتی نظام کی کمزوری ہے۔ ③ اہل عرب کا ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ اگر مقتول کے خون کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپڑی سے ایک الو نکل کر چیختا ہے۔ جب بدلہ لے لیا جائے تو مقتول کی روح کو تسکین ہو جاتی ہے اور الو خاموش ہو جاتا ہے۔ حدیث اس توہم کی تردید کرتی ہے۔ ④ صفر سے مراد محرم کے بعد والا مہینہ ہے جسے نامہ راک سمجھا جاتا تھا۔ حقیقت میں کوئی دن مہینہ یا عدد منحوس نہیں ہوتا۔ ⑤ عربوں کا ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ بھوک پیٹ میں موجود ایک کیڑے کی وجہ سے لگتی ہے۔ اسے صفر کہتے تھے۔ یہ بھی ان کا وہم تھا۔

۳۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَ بِيَارِي مُتَعَدِي هُوَتِي هُنَّ  
أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَذْوَى، وَلَا طَيْرَةَ، وَلَا هَامَةَ»  
فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْبَعِيرُ خَارِشٍ اَوْتٍ سَ تَمَامِ اَوْتُوں كُو خَارِشِ لَگ جَاتِي هُے۔  
يَكُونُ بِهِ الْجَرْبُ فَتَجْرُبُ بِهِ الْإِبِلُ. قَالَ: اَللّٰهُ كَے رَسُوْلُ ﷺ نَے فرمایا: ”یہ تقدیر ہے پہلے اوت کو  
«ذَلِكَ الْقَدَرُ. فَمَنْ أُجْرِبَ الْأَوَّلُ؟» کس نے خارش لگائی؟“

🌞 فائدہ: اگر ایک اوت کو دوسرے سے خارش لگی اور دوسرے کو تیسرے سے تو کوئی اوت تو ایسا ہوگا جس کو دوسرے سے نہیں لگی ہوگی تو جس سبب سے وہ بیمار ہوا اسی سبب سے بعد والے بیمار ہو سکتے ہیں خواہ انھیں کوئی بیمار ملے یا نہ ملے۔

۳۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”بیمار اوتوں والا تندرست

۳۵۴۰۔ [صحیح] تقدم، ح: ۸۶۔

۳۵۴۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۴/۲ من حديث محمد بن عمرو به، وهو في المصنف: ۴۵/۹، وله شواهد عند البخاري، ح: ۵۷۷۴ وغيره.



۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمَصِحِّ».

☀️ فائدہ: اس ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ اگر اللہ کے حکم سے تندرست اونٹوں کو بیماری لگ گئی تو مالک کے دل میں یہ دوسوہ پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ بیماری بیمار اونٹوں کے ساتھ تندرست اونٹ چرانے یا انہیں ان کے ساتھ پانی پلانے سے لگی ہے، لہذا ایمان کی حفاظت کے لیے ایسا کام ہی نہ کیا جائے جس سے صحیح عقیدے کے منافی دوسوے پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

باب: ۴۴۔ کوڑھ کا مرض

(المعجم ۴۴) - بَابُ الْجَذَامِ (التحفة ۴۴)

۳۵۴۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں ڈال دیا (اور اسے کھانے میں شریک کر لیا)۔ پھر فرمایا: ”کھا اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔“

۳۵۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكْدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُومٍ، فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقُضْعَةِ. ثُمَّ قَالَ: «كُلْ». ثَبَّةٌ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلَا عَلَى اللَّهِ».

۳۵۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جذام کے مریضوں کو ٹھنکی باندھ کر نہ دیکھو۔“

۳۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

۳۵۴۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الطب، باب في الطيرة، ح: ۳۹۲۵ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي 'غريب'، ح: ۱۸۱۷، وضعفه العقيلي، وصححه الحاكم: ۱۳۶/۴، ۱۳۷، والذهبي، وحسنه العسقلاني، والناصري \* المفضل بن فضالة البصري ضعيف .

۳۵۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ۸/ ۱۳۲، ۴۴/۹ عن وكيع به، وضعفه الحافظ في الفتح، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث شواهد كثيرة.



طب سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- أبواب الطب

عُثْمَانُ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُدِيمُوا  
النَّظَرَ إِلَى الْمُجْذُومِينَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایسے مریض کو مسلسل دیکھنے سے اس کا دل دکھے گا لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

② کسی بھی مصیبت زدہ کو دیکھ کر آہستہ آواز سے یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ غَافَیَیْ مِمْا  
اِبْتَلَاکَ بِہِ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی سَکِیْرٍ مَّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بیماری سے  
عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا۔ اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت بخشی۔“ اس کی  
برکت سے دعا پڑھنے والا اس بیماری سے محفوظ رہے گا۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۸۹۲)

۳۵۴۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

۳۵۴۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

ثَقَفِيٌّ رَوَاهُ عَنْ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا

🌞 فوائد و مسائل: ① مجذوم کو چاہیے کہ عام لوگوں سے الگ رہے تاکہ لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔

② بیعت ایک وعدے کا نام ہے اس میں مصافحہ صرف تاکید کے لیے ہوتا ہے۔ بغیر مصافحے کے بھی بیعت ہو  
جاتی ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ (صحیح  
البخاری، الأحکام، باب بیعة النساء، حدیث: ۷۲۱۳)

باب: ۳۵- جادو کا بیان

(المعجم ۴۵) - بَابُ السَّحْرِ (التحفة ۴۵)

۳۵۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ،

يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَّيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدٌ

تھا۔ حتی کہ (یہ حالت ہوگئی کہ) نبی ﷺ کو یہ خیال ہوتا

۳۵۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ،

يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَّيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدٌ

تھا۔ حتی کہ (یہ حالت ہوگئی کہ) نبی ﷺ کو یہ خیال ہوتا

۳۵۴۴- أخرجه مسلم، السلام، باب اجتناب المعذوم ونحوه، ح: ۲۲۳۱ من حديث هشيم به.

۳۵۴۵- أخرجه مسلم، السلام، باب السحر، ح: ۲۱۸۹ من حديث ابن نمير به.

## ۳۱۔ أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

کہ آپ فلاں کام کر لیں گے اور اسے کر نہ سکتے۔ ایک دن یا ایک رات کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوب دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا: ”عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس کام کے بارے میں رہنمائی طلب کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں میری رہنمائی فرما دی ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے نے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے ہوئے سے پوچھا: اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: جادو کس نے کیا؟ اس نے کہا: لیبید بن الأعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھی میں کنگھی کے ساتھ اترے ہوئے (سر کے) بالوں میں اور نہ کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں۔“

ابْنُ الْأَعْصَمِ. حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ. قَالَتْ: حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ جَاءَنِي رَجُلَانِ. فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي. وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي. فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ مِنْ طَبِّهِ؟ قَالَ: لَيْبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفٌ طَلَعَتْ ذَكَرٍ. قَالَ: وَآيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَثْرِ ذِي أُرْوَانَ».



ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ واپس آنے کے بعد فرمایا: ”قسم اللہ کی! عائشہ! اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے پانی میں مہندی بھلوی گئی ہو۔ اور کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔“

قَالَتْ: فَأَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ، فِيهِ أَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ! لَكَأَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْجَنَّةِ. وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ».

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْرَجْتُهُ؟ قَالَ: «لَا. أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا».

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: ”میں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی ہے اور میں نہیں پسند کرتا کہ لوگوں میں



۳۱- أبواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

رسول! آپ نے جو ہریلی بکری کا گوشت کھایا تھا اس کی وجہ سے آپ کو ہر سال تکلیف ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس کی وجہ سے جو مصیبت پہنچی ہے، وہ تو اس وقت میری تقدیر میں لکھی جا چکی تھی جب کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی (کی شکل) میں تھے۔“

بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعُسَيْثِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، [وَأ] مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، الْمُصَرِّقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ، كُلُّ عَامٍ، وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمُسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ. قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ، وَأَدُمُ فِي طَبِئَتِهِ».

باب: ۳۶- پریشانی اور بے خوابی اور جن چیزوں سے اللہ کی پناہ لی جاتی ہے

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْفَرَجِ وَالْأَرْقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ (التحفة ۴۶)

۳۵۴۷- حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص کسی منزل پر ٹھہرتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو اسے اس کے کوچ کرنے تک اس منزل میں کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی۔ (دعا یہ ہے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“

۳۵۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانٌ: حَدَّثَنَا وَهَبٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ، إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ».

فوائد و مسائل: ① سفر میں کسی مقام پر دو پہر یا رات کو آرام کرنے کے لیے رکتا پڑے تو جانوروں کو ہٹا کر سامان اتار کر یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔ ② کسی ہوٹل میں ٹھہرتے وقت بھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھ لیں۔ ③ اللہ کی تعریف کے کلمات اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات مقدسہ کے ذکر میں بہت

۳۵۴۷- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۳۹۵ من حديث وهب بن نوحه، وأخرجه مسلم، الدعوات، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشفاء وغيره، ح: ۲۷۰۸ من حديث يعقوب عن بسر بن سعيد عن سعد عن خولة به .

۳۱۔ ابواب الطب ..... طب سے متعلق احکام و مسائل  
برکات ہیں۔ ⑤ اللہ کی صفات کی پناہ لینے سے مراد اللہ کی ذات کی پناہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان صفات سے متصف ہے۔

۳۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الطَّائِفِ، جَعَلَ يَعْزِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَذْرِي مَا أَصْلِي. فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي الْعَاصِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَزِضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي، حَتَّى مَا أَذْرِي مَا أَصْلِي. قَالَ: «ذَاكَ الشَّيْطَانُ. أَذُنٌ فَدَنَوْتُ مِنْهُ. فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَقَلَّ فِي فَمِي، وَقَالَ: «أُخْرِجْ، عَدُوَّ اللَّهِ» فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِلْحَقْ بِعَمَلِكَ».

۳۵۴۸۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب مجھے رسول اللہ ﷺ نے طائف میں عامل مقرر فرمایا تو مجھے نماز میں (پریشان کن) خیالات آنے لگے حتیٰ کہ مجھے یہ بھی پتہ نہ چتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں سفر کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے (تعب سے) فرمایا: ”ابن ابی العاص ہو؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم آ کیوں گئے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے نماز میں ایسی صورت حال پیش آتی ہے کہ مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ شیطان کی طرف سے (شرارت) ہے۔ میرے قریب آؤ۔“ میں نبی ﷺ کے قریب ہو گیا اور بچوں کے بل بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکا را اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن! نکل جا۔“ آپ نے تین بار اس طرح کیا۔ پھر فرمایا: ”اپنے کام پر چلے جاؤ۔“

قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَائِطَنِي بَعْدُ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری عمر گواہ ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے پریشان نہیں کیا۔

فوائد و مسائل: ① شیطان مومن کو نماز پڑھنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ② شیطان کے دوسو سے

## ۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

پریشان کن حد تک بھی پہنچ سکتے ہیں اس صورت میں اللہ سے دعا کرنا اور معوذتین وغیرہ پڑھنا مفید ہے۔  
 ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں نماز کی اہمیت عہدے اور دوسرے فرائض منہی سے بڑھ کر تھی۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے لعاب و ہن کی برکت سے شیطان دور ہو گیا۔ ⑦ شاگرد اور عقیدت مند افراد کی مشکل کے حل کے لیے دعا اور دم وغیرہ سے بھی مدد لی جاسکتی ہے خاص طور پر جب مشکل روحانی قسم کی ہو۔ ⑧ نبی ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے شیطان آپ کے کہنے سے نکل جاتا تھا۔ اور اس کے بعد اس شخص کو تنگ کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔  
 ⑨ شیطان انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور مستنون اذکار و ادعیه کی برکت سے نکل جاتا ہے۔

۳۵۴۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ:

حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَغْرَابِي، فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخًا وَجَعًا. قَالَ: «مَا وَجَعٌ أَجِيكَ؟» قَالَ: بِهِ لَسَمٌ. قَالَ: «إِذْ هَبْ فَأَتِينِي بِهِ» قَالَ: [فَدَهَبَ] فَبَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ عَوْدَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا: ﴿وَاللَّهُمَّ اكْفُرْهُ﴾ وَحَدَّثَ [البقرة: ۱۶۳] وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿سَمِعْتُ اللَّهَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةَ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّكَ رَبُّكُمْ

۳۵۴۹- حضرت ابوالحسن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے بھائی کو کیا بیماری لاحق ہے؟“ اس نے کہا: جنون کی شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے میرے پاس لاؤ۔“ وہ جا کر اسے لے آیا۔ نبی ﷺ نے اس (مریض) کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ میں نے سنا کہ نبی ﷺ نے اس پر مندرجہ ذیل آیات پڑھیں (اور دم کیا۔) سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اس (سورہ بقرہ) کے درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَاللَّهُمَّ اكْفُرْهُ﴾ وَحَدَّثَ (آیت: ۲۵۵) اور تین آیتیں اس کے آخر سے (۲۸۳ تا ۲۸۶) سورہ آل عمران سے ایک آیت۔ غالباً یہ آیت تھی: ﴿سَمِعْتُ اللَّهَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (آیت: ۱۸) سورہ اعراف کی ایک



۳۵۴۹- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۶۳۲ من حديث أبي جناب بن أبي حية به، وتقدم حاله، ح: ۸۶، وقال البوصيري فيه: "ضعيف مدلس"، وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۱۲۸/۵ من طريق عمر بن علي عن أبي جناب عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى به، وهذه علة أخرى ومع ذلك صححه الحاكم كما في الزوائد.

۳۱۔ ابواب الطب

طب سے متعلق احکام و مسائل

﴿اللَّهُ﴾ [الأعراف: ۵۴]، وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ :  
 ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ﴾  
 بِهِ﴾ [المؤمنون: ۱۱۷] وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ : ﴿وَأَنَّهُ  
 قَتَلَ جَدَّ رَبِّنَا﴾ [الجن: ۳]، وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ  
 أَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ  
 الْحَشْرِ : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: ۱]  
 وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ . فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ ،  
 لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ.....﴾ (آیت ۵۴)  
 سورہ مؤمنون کی ایک آیت: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ  
 إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ.....﴾ (آیت ۱۱۷) سورہ  
 جن کی ایک آیت: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا.....﴾  
 (آیت ۳) سورہ صافات کی پہلی دس آیات سورہ حشر  
 کی آخری تین آیات سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾  
 (کمل) اور معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس کمل)  
 چنانچہ اعرابی صحت یاب ہو کر کھڑا ہو گیا اسے کوئی  
 تکلیف نہ رہی۔



**RMPInternational.TK**

**The Real Muslims Portal**